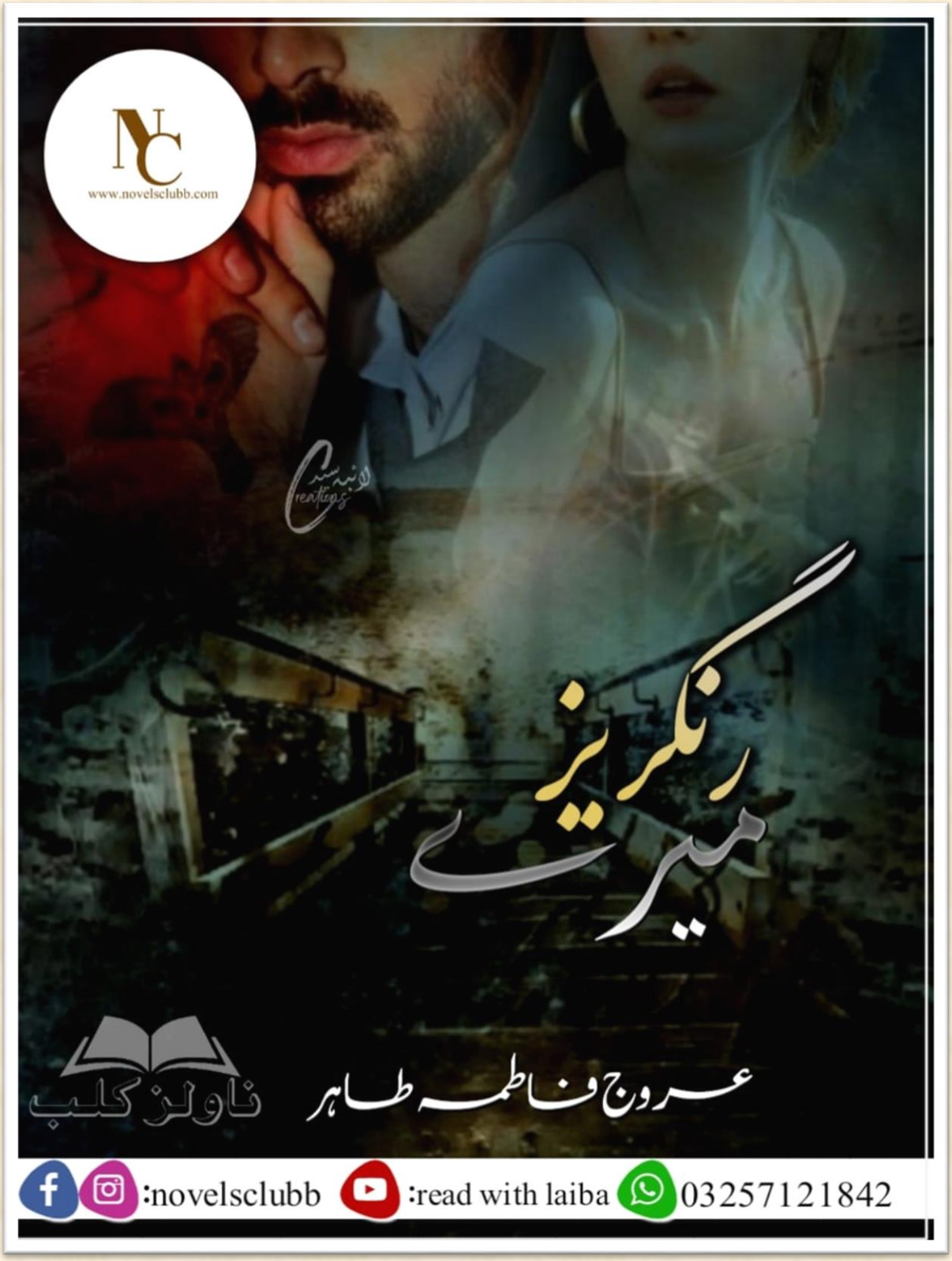
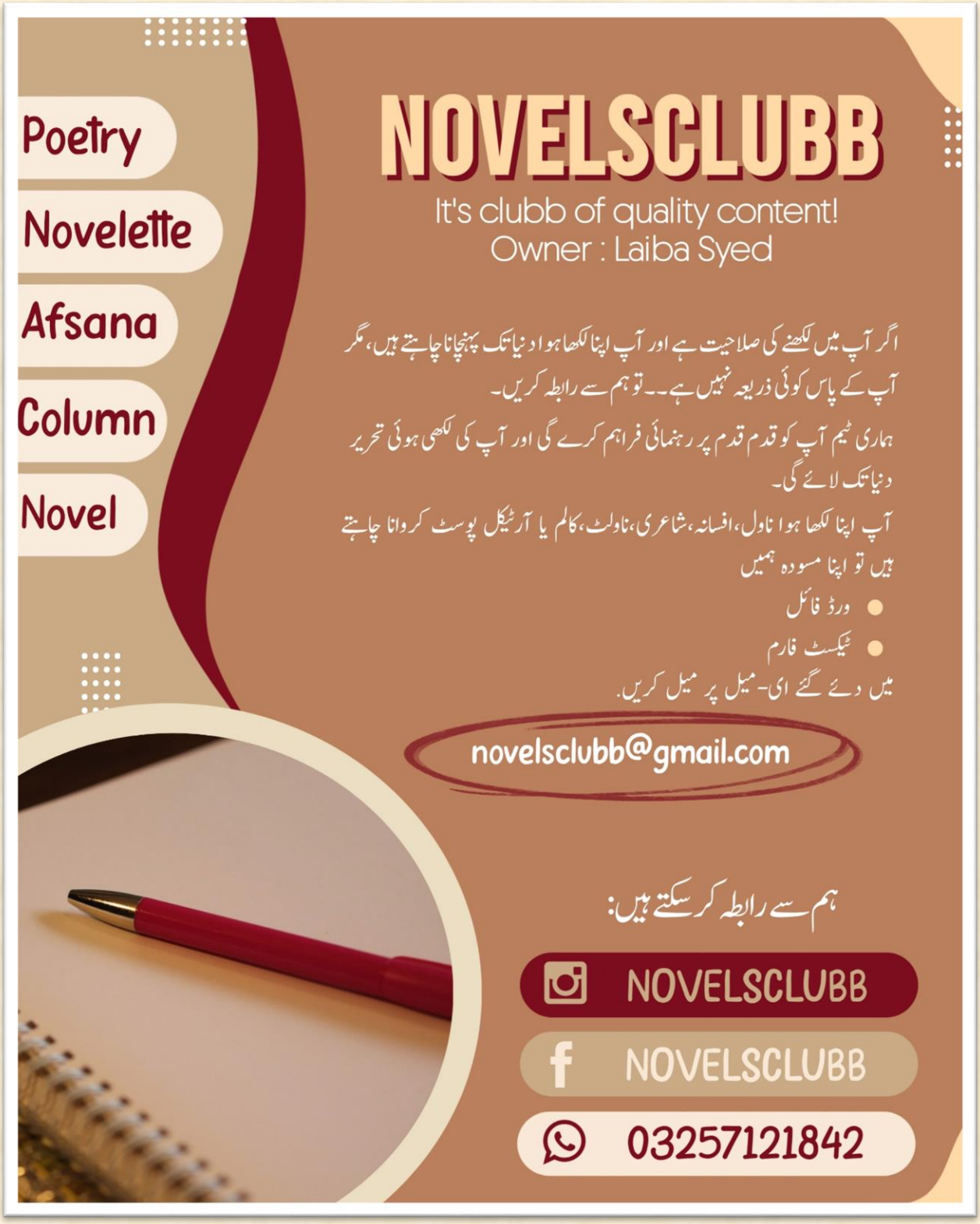

www.novelsclubb.com
رنگریز میرے
عروج فاطمہ طاہر
ناولز کلب
:novelsclubb
:read with laiba
03257121842


Poetry
Novelette
Afsana
Column
Novel
NOVELSCLUBB
It's clubb of quality content!
Owner : Laiba Syed
اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔
ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔
آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں
ورڈ فائل
ٹیکسٹ فارم
میں دئے گئے ای-میل پر میل کریں.
novelsclubb@gmail.com
ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں:
NOVELSCLUBB
NOVELSCLUBB
03257121842

رنگریز میرے

از قلم

عروج فاطمہ طاہر

Clubb of Quality Content

ایک عورت ہی انسان کو حیوان بناتی ہے اک عورت کی تربیت ایک انسان پر کیا کیا اثرات چھوڑتی ہے۔

نفرت انسان کو کس حد تک گرا سکتی ہے۔دھوکہ نفرت و محبت جیسا ہے جو کبھی بھی کہیں سے بھی کسی سے بھی مل سکتا ہے۔

یہ کہانی ہے یتیم خانوں میں پلے لاوارث بچوں کی۔یہ کہانی ہے اپنوں سے محبت اور نفرت کی۔یہ کہانی ہے غصے اور بدلے کی۔یہ کہانی ہے ایک عورت کی تربیت کی۔یہ کہانی ہے ایک معصوم بچے کہ شکوے کی۔انسان کے لئے سب سے دردناک اپنوں کی آنکھوں میں اپنے لئے نفرت دیکھنا ہوتا ہے۔اس نے ہمیشہ نفرت کو اپنے حصے میں دیکھا۔وہ بے حس نہیں تھا اسے بے حس بنایا گیا تھا***

ربیع نے دروازے پر نوک کی پھر رک کر انتظار کرنے لگا۔چند منٹ بعد کوئی جواب نا پا کر اس نے دوبارہ نوک کیا اور اس بار ہلکا سا سر دروازے سے نکال کر اندر کا منظر دیکھا۔پورے کمرے میں اندھیرا تھا۔کھڑکی سے آتی ہلکی سی روشنی میں وہ بیڈ پر گھٹنوں میں سر دیئے

بیٹھی نظر آئی۔ وہ دروازہ پورا کا پورا کھول کر اندر آ گیا۔ وہ ٹس سے مس نا ہوئی۔ ربیع نے ہاتھ بڑھا کر لائٹ آن کی کمرہ یک دم روشنیوں میں نہا گیا۔ وہ چلتا ہوا اس کے پاس آ کر بیڈ پر بیٹھ گیا۔ چھت پر لگا پنکھا سست روی سے چل رہا تھا۔

"عینی آپی۔"

ربیع کی آواز پر بھی وہ ٹس سے مس نا ہوئی۔

"عینی آپی آپ ٹھیک ہیں؟"

ربیع کو تشویش نے آ گیرا۔

وہ پھر بھی نہیں ہلی۔

"عینی آپی آپ۔"

ربیع کے الفاظ بیچ میں رہ گئے جب اس کی نظر بیڈ پر ادھ کھلی ناول پر پڑی وہ بے اختیار مسکرایا۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر ناول اٹھائی اور اسے الٹ پلٹ کر کے دیکھنے لگا۔ ناول کے آخری پیج پر چند سوکھے دبھے تھے۔ اس نے ساری بات سمجھتے ناول بند کی اور نور کی طرف

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

مڑا۔

"کیا ہوا؟"

اس نے سر اٹھایا وہ رو رہی تھی۔ آنکھیں لال ہونے کے ساتھ سوج چکی تھیں۔ناک بھی سرخ ہو چکی تھی۔

ربیع کو بے اختیار اس پر پیار آیا۔

"کیا ہوا آپی؟"

اس نے دوبارہ نرمی سے پوچھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"ہیرو مر گیا۔"

وہ کسی چھوٹے بچے کی طرح کہتی دوبارہ رونے کا شغل منانے لگی۔ربیع کا دل کیا اپنا سر پھوڑ لے۔

"تو کیا ہوا ایک کہانی ہی تو تھی آپ تو ایسے رو رہی ہیں جیسے خدانخواستہ سچ میں کوئی مر گیا ہو۔"

ربیع نے ناول سائیڈ پر رکھتے کہا۔

"تمہیں پتا ہے انہوں نے کتنی بے دردی سے اسے مارا وہ مر گیا اب بیچاری ہیروئن کا کیا ہو گا۔"

وہ واویلا کرتی پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔

"خدا کا خوف کریں آپی کیا ہو گیا ہے ایک کردار ہی تو تھا۔"

ربیع نے اس کے یوں رونے پر سر تھام کر کہا۔

"وہ کردار تھا میں تو نہیں مجھے تو سچ والا محسوس ہوا نا کیوں مارا انہوں نے؟"

ہائے اس کا درد کم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا۔

"اچھا آپی رونا تو بند کریں اٹھے ناشتہ بنا دیں ورنہ ہم دونوں لیٹ ہو جائیں گے۔"

ربیع نے اس کے آنسو صاف کرتے پچکارنے والے انداز میں کہا وہ جانتا تھا اب اسے اپنی اک لوتی بہن کو اگلے کئی دن تک ایسے ہی دیکھنا تھا۔ وہ جب بھی کوئی سیڈ ناول پڑھتی ایسے ہی کئی کئی دن رونے اور افسردہ رہنے میں گزار دیتی۔

نور بمشکل آنسو صاف کرتی بوجھل دل کے ساتھ چپل پہن کر اٹھی اور دروازے کی طرف چل دی۔ ربیع نے بے اختیار سکون کا سانس لیا۔ وہ دروازے کے پاس پہنچ کر دوبارہ منہ میں ڈوپٹا اڑسے چھوٹے بچوں کی طرح رونے لگی۔ ربیع کے تو تراہی نکل گئے۔

"آپی کیوں ڈرا رہی ہیں بس کر دیں۔"

ربیع نے دل پر ہاتھ رکھے کہا۔ نور ہچکیاں لیتی کمرے سے نکل گئی۔ ربیع نے گہرا سانس خارج کرتے ناول اٹھا کر الماری میں رکھا جہاں پہلے ہی بے شمار ناولز کا رش لگا ہوا تھا۔ ان میں آج ایک اور کا اضافہ ہو گیا تھا۔***

وہ چہرے پر ایسے افسردگی سجائے ناشتہ بنا رہی تھی جیسے کسی چھوٹے بچے کا کوئی کھلونا لے کر بھاگ گیا ہو جسے اس نے بہت محنت کے بعد حاصل کیا تھا۔

ربیع کچن میں پڑی کرسی پر بیٹھا کب سے اسے دیکھ رہا تھا جو کسی ممی کی طرح ایک ہی تاثر منہ پر سجائے مرے مرے ہاتھوں سے کام کر رہی تھی۔

"آپی اور کب تک ایسے رہنے کا ارادہ ہے؟"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

وہ آخر تھک کر پوچھ ہی بیٹھا۔

"انہوں نے ہیرو کو کیوں مارا؟"

اس کے منہ سے پھنسی پھنسی آواز نکلی۔ربیع کو افسوس ہوا کے اس نے پوچھا ہی کیوں۔ناشتے کے بعد ربیع بائیک پر بیٹھا کب سے نور کو آوازیں لگا رہا تھا۔گرمی سے اس کا برا حال تھا۔نور اچھے سے چادر لپیٹتی اپنا بیگ سمبھالے باہر نکلی۔

"آپی اتنا ٹائم کون لگاتا ہے؟"

ربیع نے بائیک کو کک مارتے کہا۔

"کچن بھی تو سمیٹنا تھا۔"

نور بائیک پر چادر سمبھالے بیٹھتی بولی۔ربیع نے بائیک آگے بڑھالی۔اسے اس کے آفس ڈراپ کرنے کے بعد ربیع اسے ڈھیر ساری ہدایت کرتا اپنے کالج کے لئے نکل گیا۔نور گہرا سانس لیتی اندر کی جانب بڑھی۔دل میں وہ مردہ ہیرو بھی ساتھ ساتھ ہی تھا جو نا جانے اور کتنے دن اس کے ساتھ رہنے والا تھا***

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

حیدر اور سمرن کے دو بچے تھے نورالعین اور رجب۔

نورالعین کے لئے وہ ربیع تھا اور ربیع کے لئے وہ عینی اور باقی سب کے لئے نور۔

نور نے ساتھ سال کی عمر میں قرآن کو اپنے دل میں محفوظ کر لیا تھا۔

حیدر ایک ایماندار پولیس آفیسر تھے اور یہی ایمانداری ان کی جان لے گئی۔ ایک دن دونوں کسی تقریب سے گھر لوٹ رہے تھے جب راستے میں ان کا کسی نے ایکسیڈینٹ کروا دیا۔ ایکسیڈنٹ اتنا خطرناک تھا دونوں موقع پر ہی جاں بحق ہو گئے۔ تب نور سترہ سال کی اور ربیع صرف بارہ سال کا تھا۔ سمرن اور ان کی پڑوسن سلمہ کی بہت اچھی دوستی تھی۔ دونوں کی طرح دونوں کے شوہروں میں بھی کافی گہری دوستی تھی کیونکہ دونوں ایک ہی پولیس سٹیشن میں ایک ساتھ کام کرتے تھے۔ اس مشکل وقت میں جہاں اپنوں نے ساتھ چھوڑا وہی سلمہ اور علی نے ساتھ دیا۔ انہیں اپنے بچوں کی طرح پالا مگر دونوں رہتے اپنے گھر ہی تھے۔ دونوں کے گھروں میں ایک گلی کا فاصلہ تھا۔ حیدر کی پینشن نور کے نام لگ گئی۔ علی اور سلمہ کی کوئی اولاد نہیں تھی۔ انہوں نے ہمیشہ نور اور ربیع کو ہی اپنی اولاد مانا۔ نور نے

بھی بڑی بہن ہونے کا فرض نبھاتے ربیع کا بہت خیال رکھا۔نور نے اکیس سال کی عمر میں پڑھائی چھوڑ کر جاب شروع کی۔وہ ربیع کو خوب پڑھا کر پولیس والا بنانا چاہتی تھی۔حیدر کچھ زیادہ تو نہیں مگر اپنا ذاتی گھر اور پینشن کی رقم چھوڑ گئے تھے اور ان کے جانے پر جو رقم ملی تھی وہ نور نے باحفاظت بینک میں رکھوائی تھی ربیع کہ فیوچر کے لئے۔زندگی نارمل گزر رہی تھی۔ربیع روز کالج جاتے وقت نور کو اس کے آفس چھوڑ دیتا۔نور حساس طبیعت کی مالک تھی ہر چھوٹی بات پر رونا اس کا مشغلا تھا***

آئی بی انٹیلیجنس آفس

"یس کم ان۔"

دروازے پر نوک ہونے پر آفیسر عزیز نے مصروف سے انداز میں کہا۔اجازت ملتے ہی اذان تیزی سے اندر آیا۔

"اینی رپورٹ؟"

آفیسر عزیز نے آئی برو ابکا کر پوچھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"یس سر سالوں سے جس موقع کے انتظار میں تھے وہ آ گیا۔"

اذان نے جوش سے کہتے ہاتھ میں پکڑی فائل ٹیبل پر رکھی۔ عزیز کی آنکھوں میں چمک در آئی۔اس نے پھرتی سے فائل اٹھا کر کھولی۔اس فائل میں کسی کی مکمل تفصیل تھی۔ایک پراسرار مسکراہٹ اس کے لبوں کا طواف کرنے لگی۔

"فائنلی وہ پاکستان آرہا ہے۔"

عزیز نے فائل ٹیبل پر پٹخی۔

"اگر وہ پاکستان آرہا ہے تو ضرور کوئی بڑی وجہ ہوگی یاد رہے اس بار اس کے خلاف ثبوت چاہیے کسی بھی حال میں۔"

عزیز نے شہادت کی انگلی اٹھائے سختی سے کہا۔

"یس سر۔"

اذان سینہ پھلائے بولا۔

"سب کو الرٹ کرو مجھے اسے سلاخوں کے پیچھے دیکھنا ہے سالوں سے کیا گیا انتظار اس بار

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

رائیگا نہیں جانا چاہیے۔"

"یس سر اس بار اس کے خلاف کوئی نا کوئی ثبوت ضرور اکھٹا کریں گے۔"

اک عزم تھا اس کی آواز میں۔

"ہمم تم جاؤ ابھی۔"

عزیز نے کسی نکتے پر نظریں ٹکائے کہا۔ اذان سلیوٹ کرتا جیسے آیا تھا ویسے ہی چلا گیا۔

"اس بار نہیں بچ پاؤ گے مجھ سے۔"

ہاتھ کا مکا بناتے اس نے ٹیبل پر مارا ساتھ ہی چہرے پر سب مٹا دینے جیسی مسکراہٹ تھی

***

نور کو آفس ریسیپ ڈراپ کرتا مگر شام میں وہ بس کے زریعے واپس آتی ابھی بھی وہ واپسی آ کر کچن میں کھانا بنانے کی غرض سے گئی تھی جب دروازے پر دستک ہوئی۔ نور ایپرن اتارتی دروازہ کھولنے آئی۔ دروازہ کھولنے پر سامنے ہی سلمہ کو کھڑے پایا۔ دعا سلام کے بعد وہ اندر آ گئیں۔

"آنٹی اس کی کیا ضرورت تھی؟"

نور نے سلمہ کے ہاتھ سے سالن سے بھرا برتن تھامتے کہا۔

"تمہارا پسندیدہ آلو گوشت بنایا ہے تو سوچا دے آؤں۔"

سلمہ نے پیار سے کہتے اسے دیکھا جس کا گندمی رنگ گرمی سے دہک رہا تھا۔

"بہت شکریہ آنٹی۔"

نور نے برتن ٹیبل پر رکھا۔

"شکریہ کہہ کر پرایا ثابت کرنا چاہتی ہوں؟"

سلمہ نے خفگی ظاہر کی۔

"نہیں آنٹی اچھا سوری آپ بیٹھیں میں آپ کے لئے شربت بنا کر لاتی ہوں۔"

نور نے کرسی گھسیٹ کر آگے کی۔

"نہیں میں بیٹھنے نہیں آئی ابھی تمہارے چاچو آنے والے ہیں میں پھر آؤں گی۔"

سلمہ نے پیشانی پر آیا پسینہ ڈوپٹے کی مدد سے صاف کرتے عجلت میں کہا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"پر شربت تو پی لیتیں۔"

نور نے مزحمت کی۔

"نہیں میں تو بس سالن دینے آئی تھی کے کہی تم بنانا لو اب میں چلتی ہوں۔"

سلمہ اس کے سر پر ہاتھ پھیرتی دروازے کی طرف بڑھی۔ نور نے ڈھکن اٹھا کر دیکھا۔ گرما گرم آلو گوشت دیکھ اس کے منہ میں پانی بھر آیا۔ رات کا کھانا وہ ربیع کے ساتھ ہی کھاتی تھی اسی لئے برتن ایسے ہی اٹھا کر کچن میں رکھ دیا اور روٹیاں بنانے لگی۔ ڈنر کے بعد دونوں اپنا اپنا دن کیسے گزرا بتانے لگے۔

"ربیع یہ تم کالج سے آنے کے بعد کہاں چلے جاتے ہو؟"

نور کافی دنوں سے نوٹ کر رہی تھی ربیع کالج سے آنے کے بعد کہیں چلا جاتا تھا۔

"وہ آپی کہیں نہیں بس یونہی دوستوں کے ساتھ۔"

ربیع نے پہلو بدلا۔

"دیکھو ربیع کبھی ایسا کوئی کام مت کرنا جو ہم دونوں کے لئے نقصان دہ ہو۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

نور ہر دن اسے کوئی نا کوئی نصیحت کرتی رہتی تھی۔

"آپی پتا ہے اچھا آپ چائے پلا دیں سر درد ہو رہا ہے۔"

ربیع نے معصومیت سے کہتے بات بدلی۔

"یہ ڈرامے میرے ساتھ مت کیا کرو رات کی چائے کی زمیداری تم پر ہے۔"

نور اس کی چالاکی سمجھتی سر ہلا ہلا کر بولی۔

"آپی سر درد ہے نا اسی لئے آج آپ بنا دیں۔"

وہ معصومیت کی اتھا گہرائیوں میں تھا۔

"ربیع ڈرامے کم کیا کرو میں جانتی ہوں تمہارا سر درد۔"

نور نے کڑی نظروں سے اسے گھورا۔

"بڑی کوئی ظالم آپی ہیں آپ۔"

وہ برا سا منہ بناتا کچن میں چلا گیا۔

"چینی کم ڈالنا۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

نور نے پیچھے سے ہانک لگائی۔

"فکر مت کریں کم ہی ڈالوں گا۔"

ربیع نے چبا کر کہا۔ نور نے زندگی سے بھرپور قہقہہ لگایا۔ ربیع کی جان جاتی تھی چائے بنانے سے۔

نور گھر کا زیادہ تر کام خود ہی کرتی تھی مگر کچھ زمیداری اس نے ربیع پر بھی ڈال رکھی تھی۔ نور چاہتی تھی وہ زمیدار بنے۔ ربیع ہر بار کوئی نا کوئی بہانہ بناتا رہتا مگر نور کان پر جو تک نا رینگنے دیتی۔ وہ ہر بار زبردستی اس سے اس کے حصے کے کام کرواتی تاکہ وہ کام چور نا بن جائے۔

نور آدھا کپ چائے کا پی کر باقی وہیں ٹیبل پر چھوڑے سونے کی غرض سے اپنے کمرے کی طرف بڑھی۔

"آپی کتنی بار کہا ہے چائے مت بچایا کریں۔"

ربیع نے آدھا کپ دیکھ پیچھے سے آواز لگائی۔ نور بنا کوئی جواب دیئے اپنے کمرے میں گم

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

ہو گئی۔ ربیع نے چائے پی کر برتن دھو کر کر سٹینڈ میں رکھے اور لائٹ بند کر کے اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا***

"کیا نور اتنی لیٹ آئی ہو کب سے انتظار کر رہی تھی۔"

ملیحہ نے منہ بسور کر کہا۔

"سوری یار تم جانتی تو ہو ربیع کے ساتھ آتی ہوں اسی لئے تھوڑا لیٹ ہو گیا۔"

نور نے پیشانی پر آیا پسینہ رومال کی مدد سے صاف کرتے کہا۔

"ویسے تمہارا بھائی ہے بہت ہینڈسم۔"

ملیحہ نے ایک آنکھ ونک کی۔

"شرم کرو ملیحہ ستر اسال کا ہے میرا بھائی اور خبردار جو میرے بھائی پر بری نظر ڈالی تو۔"

نور نے انگلی اٹھائے تنبیہہ کیا۔

"کالم ڈاؤن میں تو مذاق کر رہی تھی۔"

ملیحہ نے دونوں ہاتھ اٹھاتے سیرینڈر کرنے والے انداز میں کہا۔ ملیحہ ایک برگر فیملی سے

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

بیلونگ کرتی تھی۔دونوں اسکول سے کالج تک ساتھ تھیں۔جاب کرنا نور کی مجبوری تھی اور ملیحہ کا شوق۔یہ کمپنی ملیحہ کے ڈیڈ کے دوست کی تھی۔ان کی سفارش سے ہی دونوں کو جاب ملی تھی جس کا فرض دونوں بہت فراخ دلی سے نبھا رہی تھیں۔

"آج رات ڈنر کا کیا پلان ہے؟"

ملیحہ کرسی گھسیٹ کر بیٹھ گئی۔

"نہیں میرا موڈ نہیں ہے۔"

نور نے کمپیوٹر آن کیا۔

"کیا یار پچھلے کئی دنوں سے صرف ٹالتی جا رہی ہو۔"

ملیحہ نے خفگی سے کہتے نور کے اشارے پر پانی کا گلاس اسے پاس کیا۔

"اچھا ٹھیک ہے چلے جائیں گے۔"

نور نے ایک نظر اس کے پھولے چہرے پر ڈال کر پانی کا گلاس منہ کو لگایا۔

"اوہ نو ریو آر دی بیسٹ۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ملیحہ اٹھ کر اس کے گرد بانہیں پھیلائے کھڑی ہو گئی۔

"اچھا اچھا اب زیادہ فرینک مت ہو بل تم نے ہی دینا ہے۔"

نور نے کیبورڈ پر انگلیاں چلاتے مصروف سے انداز میں کہا۔

"ہاں مجھے پتا ہے تم صدا کی کنجوس ہو۔"

ملیحہ واپس اپنی کرسی پر بیٹھی۔

"کنجوس نہیں ہوں یار ربیع کی کالج فیس دینی ہے اسی لئے بچت کر رہی ہوں۔"

نور نے رک کر اسے دیکھا۔

"جانتی ہوں میں تو مذاق کر رہی تھی ویسے ربیع بہت لکی ہے جو تمہارے جیسی بہن ملی۔"

نور مسکرائی۔

"پرہائے رے افسوس۔"

ملیحہ نے دہائی دی۔

"کیا ہوا؟"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

نور نے تعجب سے اسے دیکھا۔

"میری دوست کا بھائی اتنا ہینڈسم ہے مگر مجال ہے جو وہ اسے ایک نظر دیکھنے بھی دے۔"

"ملیحہ باز آجاؤ بڑی ہو تم اسی چیز کا لحاظ کر لو۔"

نور نے اپنا ماتھا پیٹا۔

"تو کیا ہوا تم بس ایک چانس دو بہت اچھی بھابھی کا فرض نبھاؤں گی۔"

"ملیحہ۔"

نور نے لفظ پر زور دیا۔

"جاؤ دفع ہو جاؤ کام کرنے دو مجھے۔"

نور نے اکتا کر کہتے نظریں دوبارہ کمپیوٹر پر ٹکا لیں۔ اسے پریزنٹیشن بنانی تھی***

پیر صبح دس بجے

بلو کلر کی ہوڈی پہنے ہاتھ جیبوں میں ڈالے وہ بڑی شان سے ایئر پورٹ سے نکل رہا تھا۔ آس پاس ڈھیروں سیکیورٹی تھی جیسے کسی وی آئی پی کے ساتھ ہوتی ہے۔ پاس کے گزرتے کئی

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

لوگوں نے آنکھیں پھاڑے اسے دیکھا تھا۔ایئر پورٹ سے باہر نکلوں تو ایک قطار میں کئی ساری گاڑیاں کھڑی تھی۔ایک گاڑی کے پاس رک کر اس نے گارڈ کو اشارہ کیا جسے سمجھتے گارڈ دوسری گاڑی کی طرف چل پڑے۔

"ویلکم ٹو پاکستان۔"

جیری نے بازو پھیلائے گرمجوشی سے کہا ساتھ ہی گارڈ کے ہاتھ سے پھول لے کر اس کے آگے کئے۔مارٹن نے سرد آنکھوں سے پھولوں کو دیکھا مگر تھامنے کی زحمت نہیں کی۔جیری نے پھول واپس گارڈ کو تھمائے اور گاڑی کا دروازہ کھول دیا۔وہ بڑی شان بے نیازی سے گاڑی میں بیٹھا تھا۔ سبھی گاڑیاں آگے پیچھے ایئر پورٹ کی حدود سے نکلی۔اس کی نظریں ہنوز اسلام آباد کی صاف شفاف سڑکوں پر ٹکی تھیں۔کوئی دیکھ کر یہ اندازہ نہیں لگا سکتا تھا کہ گاڑی میں بیٹھے شخص کی آنکھیں زیادہ پتھر ہیں یا وہ سڑکیں۔

"پلان کیا ہے؟"

گاڑی میں چھائی خاموشی کو حاشر کی آواز نے توڑا

"ڈیتھ، موت۔"

اک مختصر الفاظ نے ڈرائیور کے اوسان خطا کر دیئے۔اس نے بمشکل تھوک نگل کر بیک ویو مرر سے اس کا چہرہ دیکھا تھا۔وہ بنا کسی تاثر کے باہر دیکھ رہا تھا اسی پل اس نے نظروں کا زاویہ بدل کر مرر میں دیکھا۔اس کی سرد آنکھیں ڈرائیور کی آنکھوں سے ٹکرائیں وہ گھبرا کر نگاہیں موڑ گیا تھا***

نور کی بس مس ہو گئی تھی اسی لئے اس نے ٹیکسی پکڑی اور گھر کی راہ لی۔ابھی ٹیکسی گھر سے تھوڑی دوری پر ہی تھی جب اچانک بند پڑ گئی۔

"کیا ہوا بھائی؟"

نور نے اکتا کر پوچھا پہلے ہی گھر جانے میں دیر ہو گئی تھی اوپر سے پینتالیس ڈگری گرمی میں وہ بوندلا رہی تھی۔

"باجی لگتا ہے گاڑی خراب ہو گئی ہے میں دیکھتا ہوں آپ اندر ہی بیٹھیں۔"

ڈرائیور کہہ کر نیچے اتر گیا۔بونٹ کھولنے پر انجن کو بے حد گرم پایا۔گاڑی اندر سے تندور کی

طرح پگھل رہی تھی۔ نور بھی گرمی کی تاب نا لاتے نیچے اتر آئی۔

" کتنا ٹائم لگے گا بھائی؟"

نور نے آس پاس نظریں دوڑاتے پوچھا۔ گاڑی ایک سنسان راستے پر کھڑی تھی۔

"باجی انجن گرم ہو گیا ہے جب تک ٹھنڈا نہیں ہوتا تب تک انتظار کرنا ہو گا۔"

ڈرائیور نے پانی کی بوتل انجن میں انڈیلتے تحمل سے کہا۔

"پتا نہیں کتنا ٹائم لگے گا۔"

نور کو کوفت ہونے لگی۔

آسمان پر وقفے وقفے پر چھائے بادل بجائے بارش برسانے کے گرمی کو مزید بڑھاوا دے رہے تھے۔ پہاڑوں پر حبس کی وجہ سے دھند کا گمان ہوتا تھا۔ گرمی سے بچنے کے لئے اس نے سر پر بیگ کا سایہ کرنا چاہا مگر بے صد۔

"بھائی ایک کام کریں آپ کرایا بتا دیں میں دوسری ٹیکسی لے کر چلی جاتی ہوں۔"

نور نے گرمی کی تاب نا لاتے لچکدار آواز میں کہا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"باجی تھوڑا سا انتظار کر لیں ابھی ٹھیک ہو جائے گی۔"

ابھی ڈرائیور کی بات پوری ہی ہوئی تھی جب فضا میں زور دار چڑ چڑاہٹ کی آوازیں گونجی اور ایک ہی قطار میں کئی گاڑیاں آگے پیچھے رکی۔ نور نے ناگوار نظروں سے گاڑیوں کو دیکھ کر رخ بدلا تھا۔

"کیا ہوا؟"

حاشر نے پریشانی سے پوچھا۔

"سر لگتا ہے ٹائر پنکچر ہو گیا ہے میں ابھی دیکھتا ہوں۔"

ڈرائیور مؤدب کا کہتا نیچے اتر گیا۔ مارٹن نے کسی خیال کے تحت شیشہ نیچے گرا دیا۔ ڈرائیور ڈگی سے سٹپنی نکال رہا تھا۔ مارٹن نے ایک سرسری سی نگاہ نور پر ڈالی اور نظروں کا زاویہ بدل لیا۔

"بھائی آپ اپنا حساب کریں مجھے لیٹ ہو رہا ہے۔"

نور نے تنک کر کہا۔ اب مزید گرمی برداشت کرنا اس کے بس میں نہیں تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"اچھا ٹھیک ہے باجی یہاں پر آنے کے ہوئے تین سو روپے وہ دے دیں۔"

"کیا تین سو روپے؟ کس چیز کے؟ میں ٹیکسی میں بیٹھ کر آئی ہوں جہاز میں نہیں۔"

نور نے صدمے سے منہ کھولے کہا۔

"باجی جی اس زمانے میں جہاز میں بیٹھنے کے لاکھوں روپے لگتے ہے تین سو روپے نہیں۔"

ڈرائیور کی بات پر نور اچھا خاصا تپ گئی۔

"پہلے تو اپنی اس کھٹارا کا علاج کرواؤ جس کی وجہ سے آج مجھے یہاں کھڑے ہو کر ذلیل ہونا پڑ رہا ہے۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

نور نے زور دار لات گاڑی کے ٹائر پر ماری۔ شور پر مارٹن کی نظریں بے اختیار تیوری چڑھائے کھڑی نور پر جا ٹکی۔

"باجی میری گاڑی کا کیا قصور آپ ہی منحوس ہیں ورنہ آج سے پہلے تو یہ کبھی خراب نہیں ہوئی۔"

ڈرائیور نے کہتے صدمے سے اپنی گاڑی کو دیکھا جہاں نور نے تازہ تازہ لات ماری تھی۔

"تم نے مجھے منحوس کہا تم منحوس تمہاری یہ کار منحوس۔"

نور نے ایک اور لات گاڑی پر دے ماری۔

"باجی۔"

ڈرائیور کی آواز لرز گئی۔

مارٹن دلچسپ نظروں سے نور کو دیکھ رہا تھا۔

"باجی عزت سے میرے پیسے دیں ورنہ۔"

"ورنہ کیا؟"

نور نے اس کی بات کاٹتے غصے سے کہا۔

"دھمکی دے رہے ہو مجھے؟ جانتے ہو میرے انکل پولیس میں ہوتے ہیں تمہاری شکایت لگا کر ایسا اندر کرواؤں گی ساری زندگی یاد رہے گا۔"

"اچھا باجی غصہ چھوڑیں جو آپ کو مناسب لگے وہ دے دیں۔"

نور کی دھمکی پر ڈرائیور نے ہتھیار ڈالے۔ نور نے بیگ سے پیسے نکال کر ڈرائیور کو تھمائے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"پانچ روپے واپس دو۔"

ڈرائیور جو پیسے ملتے ہی تشکر بھرا سانس خارج کرنے لگا تھا نور کی بات پر اس کا سانس وہی اٹک گیا۔

"باجی پانچ روپے کا کیا کریں گی؟"

"کیا کروں گی مطلب تم نے ہی کہا تھا جو مناسب لگے وہ دے دو اب آدھا لیٹر پیٹرول کے پیسے دے دیئے تو پانچ روپے ایکسٹرا ہے تمہاری طرف واپس دو۔"

نور نے ہتھیلی آگے پھیلائی۔ مشرقی عورتیں پیسے کم کروانا اپنا فرض سمجھتی ہیں۔

"باجی اللہ کا خوف کریں پہلے ہی اتنے کم پیسے دیئے ہیں اوپر سے پانچ روپے واپس مانگ رہی ہیں پانچ روپے کا تو آج کل ایک پاپڑ نہیں آتا۔"

ڈرائیور اس وقت کو کوس رہا تھا جب اس نے نور کو اپنی ٹیکسی میں بیٹھایا تھا۔

"پاپڑ نہیں آتا تو کیا ہوا ایک بوم بوم تو آ ہی جاتی ہے وہی کھا کر اپنے منہ کی ایکسر سائز کر لوں گی مگر تمہیں نہیں دوں گی نکالو میرے پیسے۔"

نور نے ہتھیلی بند کر کے کھولی۔ گاڑی میں بیٹھے مارٹن کے لبوں پر مسکراہٹ آ گئی۔ حاشر اور جیری نے بے یقینی اور صدمے سے اسے دیکھا تھا۔ آج پہلی بار وہ مارٹن ہنٹر کو یوں ایسے کسی موقعے پر مسکراتے ہوئے دیکھ رہے تھے۔ دونوں کے یوں دیکھنے پر مارٹن کو اپنی پوزیشن کا احساس ہوا۔ لمحوں میں وہ اپنے خول میں واپس لوٹا تھا۔ سر جھٹک اس نے دوبارہ نور کو دیکھا جو ابھی بھی زیرِ بحث تھی۔

"باجی ببل کھانا حرام ہے۔"

"یوں دوسروں کے پیسے کھانا بھی حرام ہی ہے۔"

ترکی بہ ترکی جواب آیا۔

"باجی پانچ روپے تو جانے دیں اور میرے پاس سکے نہیں ہے۔"

ڈرائیور روہانسا ہو گیا۔

"جاؤ جا کر دیکھو کیا مسلا ہے۔"

مارٹن نے سنجیدگی سے کہا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

حاشر نے ایک لمحے اسے دیکھا پھر دوسرے ہی لمحے گاڑی سے نیچے اتر گیا۔

"اچھا ٹھیک ہے تم رکھ لو۔"

نور نے اس کی رونی صورت دیکھ کہا۔

"یا اللہ پھر کبھی اس باجی سے سامنا نا ہو۔"

ڈرائیور نے باقاعدہ ہاتھ اٹھا کر دعا کی تھی۔ نور کچھ کہنے ہی لگی جب حاشر وہاں پہنچا۔

"اینی پروبلم؟"

"آپ کون؟"

نور نے آئی برو اٹھائے اس کا جائزہ لیا۔

"میں نے آپ کو جھگڑتے دیکھا اسی لئے چلا آیا کیا یہ آدمی آپ کو پریشان کر رہا ہے؟"

حاشر نے انگلی ڈرائیور کی طرف کی۔ ڈرائیور گڑبڑا گیا۔

"آپ سے مطلب اگر یہ مجھے تنگ بھی کر رہا ہے تو؟ اتنی دیر سے تو باہر نہیں آئے پتا کرنے اور اب جب معملہ سلجھ گیا بات ختم ہو گئی تو آ گئے اینی پروبلم۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

نور نے لڑاکا عورتوں کی طرح کمر پر ہاتھ رکھے اس کی نقل اتاری۔حاشر منہ کھولے اسے دیکھ رہا تھا۔

"میڈم میں تو بس۔"

"آپ جائیے یہاں سے پہلے ہی میرا دماغ خراب ہے آج میں کسی کا لحاظ نہیں کروں گی اسی لئے جیسے آئے ہیں ویسے ہی واپس چلے جائیں۔"

نور نے تپ کر کہا۔حاشر ضبط سے مٹھیاں بینچے واپس آ کر گاڑی میں بیٹھ گیا۔

"عجیب مخلوق ہے۔"

وہ بڑبڑایا۔

"کیا ہوا؟"

دونوں کی باتیں انگلش میں ہو رہی تھیں۔

"کچھ نہیں گرمی دماغ کو چڑھ گئی ہے۔"

حاشر نے ایک خونخوار نظر نور پر ڈالتے سر جھٹک کر کہا۔جیری نے بمشکل اپنی ہنسی کنٹرول

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

کی تھی۔

ڈرائیور ٹائر چینج کر کے گاڑی آگے بڑھا چکا تھا۔

نور نے فوٹ پاتھ پر چڑھ کر قدم آگے بڑھا دیئے۔وہ غصے سے تن فن کرتی گھر آئی۔اسے ملیحہ کے ساتھ ڈنر پر جانا تھا جس پر وہ لیٹ ہو گئی تھی۔ربیع کافی دیر سے اس کا سرخ پڑتا چہرہ نوٹ کر رہا تھا۔

"کیا ہوا آپی اتنے غصے میں کیوں ہیں؟"

ربیع نے پوچھ ہی لیا۔

"مت پوچھو آج کا دن ہی خراب تھا۔"

اس نے ڈوپٹا پریس کر کے اسٹینڈ پر رکھا۔

"کیا ہوا بتائیے نا؟"

اس کا غصہ دیکھ ربیع کو بھی جاننے کا تجسس ہوا۔

نور نے ساری بات اس کے گوش گزار دی جسے سننے کے بعد ربیع کے چھت پھاڑ قہقہے

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

گونجے۔

"اس میں ہنسنے کی کیا بات ہے؟"

نور تپ کر بولی۔

"آپی آپ کو کیا ضرورت تھی ان سے جھگڑا کرنے کی اور وہ بھی پانچ روپے کے پیچھے۔"

"حرام کے پیسے نہیں تھے جو یوں جانے دیتی تم محنت کرو تو پتا چلے گا۔"

نور کا غصے کسی طور کم ہونے کا نام نہیں لے رہا تھا۔

"ویسے آپی اس بیچارے کا کیا قصور تھا اس بیچارے کی تو آپ نے خوامخواہ ہی بے عزتی کر دی۔"

ربیع کو حاشر کے لئے برا لگا۔

"اتنی دیر سے بحث ہو رہی تھی تب نہیں آیا جب بات ختم ہو گئی تب آ گیا منہ اٹھا کر پتا نہیں ہماری عوام کو چسکے لینے کا اتنا شوق کیوں ہے۔"

"اچھا پیاری آپی غصہ چھوڑیں اور یہ بتائے کہاں جانے کی تیاری ہیں؟"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

ربیع نے بات بدلنے کی کوشش کی جس میں وہ کامیاب رہا۔

"ملیحہ کے ساتھ ڈنر پر جا رہی ہوں مجھے شاید لیٹ ہو جائے تم کھانا کھا کر سو جانا۔"

نور غصہ بھلائے اسے ہدایت دینے لگی۔

"میں آپ کو پک کر لوں گا۔"

"نہیں کوئی ضرورت نہیں ہے رات کو گھر سے نکلنے کی میں خود آجاؤں گی۔"

نور نے سختی سے کہا۔

"آپی بچہ نہیں ہوں جو آپ رات کو باہر نہیں جانے دیتی۔"

ربیع نے منہ بسور کر کہا۔

"ربیع حالات ٹھیک نہیں ہے میں کوئی رسک نہیں لینا چاہتی۔"

نور نے لہجہ ہموار رکھتے سمجھانے والے انداز میں کہا۔

"آپی اس ملک کے حالالت تو کبھی بھی ٹھیک نہیں ہوں گے اب اس کا مطلب یہ تو نہیں ہم گھر سے باہر ہی نا جائیں۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ربیع نے احتجاجاً کہا۔

"ربیع مجھے کچھ نہیں سننا کہہ دیا نا میں خود آجاؤں گی۔"

نور نے سختی سے کہتے بات ختم کرنے کی کوشش کی۔

"آپی آپ بھی تو رات کو اکیلی آئیں گی یہ بھی تو محفوظ نہیں ہے۔"

ربیع کے لہجے میں فکر تھی۔

"ربیع میں تم سے بڑی ہوں مجھے اپنی حفاظت کرنی آتی ہے۔"

ربیع ٹھنڈی آہ بھر کر رہ گیا۔ نور اسے مغرب کے بعد گھر سے نکلنے نہیں دیتی تھی***

"کیا خبر ہے؟"

"وہاں بہت سیکیورٹی ہے گھر میں گھسنا آسان نہیں۔"

جیری نے پریشانی سے کہا۔

"مجھے پتا ہے گھر میں کیسے گھسنا ہے۔"

مارٹن نے ہاتھ میں پکڑا شراب کا گلاس گول گول گھمایا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"اوکے نکلتے ہیں۔"

جیری کہتا باہر نکل گیا وہ جانتا تھا مارٹن ایک بار جو کہہ دے وہ کر کے ہی رہتا ہے۔

گاڑی ایک اندھیری جگہ پر رکی۔ سامنے ہی ایک عالیشان ولاجگ مگ کر رہا تھا۔

گھر کے اندر اور ارد گرد بھر بھر کے سیکورٹی تھی۔

دونوں کی سفاک نظریں گھر پر ٹکی تھیں۔ جیری دروازہ کھول کر نیچے اترا۔ اندھیرے میں چھپتے چھپاتے وہ گھر کے سامنے بنے چھوٹے سے پارک میں آ کر کھڑا ہو گیا۔

پورے گھر کا جائزہ لینے کے بعد وہ پلٹا۔

"اگر کوئی مسلہ ہو تو میرا انتظار کئے بنا نکل جانا۔"

گاڑی کی پچھلی سیٹ پر پڑا بیگ اٹھایا پھر کپڑے چینج کر کے وہ مارٹن کو کہتا واپس پلٹا۔ مارٹن وہی گاڑی سے ٹیک لگا کر کھڑا ہو گیا۔

وہ چاہتا تو خود جا سکتا تھا مگر اس نے خود یہ کام جیری کو سونپا تھا۔ جیری دوبارہ اسی جگہ پر آ کر کھڑا ہو گیا۔ سارا پلان ترتیب دیتے اس نے اپنے قدم گیٹ کی طرف بڑھا لئے۔ سیکورٹی

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

گارڈ نے چونک کے بندوق کا رخ اس کی طرف کیا تھا۔

"کون ہو تم؟"

گارڈ نے ایک نظر اس کے سراپے پر ڈالی جو بلکل اس کے جیسا تھا۔

"ام سیکورٹی گارڈ اے آج ہی آیا اے وہ راستے میں ہمارا گاڑی خراب ہو گیا اسی لئے ام لیٹ ہو گیا۔"

"پر یہاں تو کسی گارڈ کے آنے کی اطلاع نہیں دی گئی؟"

گارڈ کی مشکوک نظروں کے ساتھ گن بھی اسی پر تھی۔

"آپ چیک کرے امکو خود یہاں بلایا گیا ہے آپ چاہے تو پوچ سکتا اے ہم ویٹ کرے گا۔"

جیری نے جیبوں میں ہاتھ ڈالے اطمینان سے کہا۔

گارڈ نے گن سائیڈ پر کرتے اسے وہی رکنے کا کہا اور اندر کی طرف مڑا۔اس کے رخ موڑتے ہی حاشر تیر کی تیزی سے اس پر جھپٹا۔اس کی گردن کی نس پر زور سے وار

کرتے وہ اسے ڈھیر کر چکا تھا۔جیری نے اس کے بیہوش وجود کو گھسیٹتے لا کر پارک میں پودوں کے پیچھے چھپا دیا۔اب وہ ہاتھ جھاڑتا دوبارہ اندر کی طرف بڑھا۔

گیٹ پر دستک دیتے ہی ایک دوسرے گارڈ نے گردن نکال کر باہر دیکھا۔جیری اندھیرے میں ہو کر کھڑا ہو گیا۔

"کیا ہوا سب ٹھیک ہے؟"

گارڈ نے تشویش سے پوچھا۔

"ہاں ٹھیک ہے مجھے واش روم جانا تھا۔"

وہ عجلت میں بولا۔

"کیا مصیبت ہے باقی سب کھانا کھانے گئے ہیں گیٹ کو خالی چھوڑ کر اندر نہیں آسکتے تھوڑی دیر رک جاؤ۔"

"کنٹرول نہیں ہو رہا تم یہاں میری جگہ کھڑے ہو جاؤ۔"

"اچھا ٹھیک ہے دو منٹ سے لیٹ نا ہو۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

گارڈ نے وارن کرتے کہا اور باہر نکل آیا۔جیری تیزی سے اندر بڑھا تھا۔اندر جگہ جگہ سیکورٹی گارڈ تعینات تھے۔

اس نے نظریں چاروں اور دوڑا کر پل بھر میں جگہ کا جائزہ لیا تھا۔وہ جیبوں میں ہاتھ ڈالے ایک طرف چل دیا۔

"اوئے کدھر جا رہے ہو؟"

آواز پر جیری کے بڑھتے قدم رکے۔

"وہ صاحب نے بلایا ہے۔"

وہ بولا مگر مڑا نہیں۔

"صاحب کو اس وقت کیا کام؟"

گارڈ محتاط سا گن تھامے اس کے پیچھے آ کر کھڑا ہو گیا۔

"مڑو۔"

وہ ٹس سے مس نا ہوا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"میں نے کہا مڑو ورنہ گولی چلادوں گا۔"

سامنے کھڑا شخص ڈھیٹ تھا اس پر اس کی دھمکی کا کوئی اثر نہیں ہوا۔

"مڑو ورنہ گولی۔"

گارڈ کے الفاظ منہ میں ہی رہ گئے۔ جیری نے تیر کی تیزی سے مڑتے گن اس کے ہاتھ سے لے کر اس کے سر پر ماری۔ وہ اسے وہیں ڈھیر چھوڑ ایک طرف آیا۔ مین سوچ گراتے ہی پورا گھر اندھیرے میں ڈوب گیا۔ اب اس کا رخ گھر کے اندر تھا۔ لیونگ ایریا میں چہ مگوئیاں ہو رہی تھی۔

"کون ہے وہاں؟"

آہٹ پر ایک نسوانی آواز اس کے کانوں سے ٹکرائی۔

"میڈم جی ہم ہیں وہ لائٹ لینے آئے تھے تاکہ چیک کر سکے کہ لائٹ کو کیا ہوا ہے۔"

جیری پھرتی سے سیڑیاں چڑھنے لگا۔

"پلیز جلدی لائٹ آن کر دیں۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

دوبارہ گھبرائی ہوئی آواز آئی۔

"آپ فکر مت کریں ابھی آن کر دیتے ہیں۔"

جیری اپنا غصہ ضبط کرتا سیڑیاں چڑھنے لگا۔

"نفیس لائٹ کو کیا ہوا ہے؟"

ابھی وہ راہداری میں پہنچا ہی تھا جب ایک مردانہ آواز اس کے کانوں سے ٹکرائی۔ آواز پر سرد چہرے پر سفاکی چھا گئی۔

"نفیس کیا یہ تم؟ ہو وہاں ٹیبل پر میرا موبائل پڑا ہے اٹھا دو اور یہ لائٹ کو کیا ہوا ہے اسے جلدی ٹھیک کرو۔"

کبیر نے غصے سے کہا۔

دوسری طرف مکمل خاموشی تھی۔

"نفیس بہرے ہو گئے ہو کیا؟ میرا موبائل اٹھا کر دو۔"

کبیر پھٹ پڑا۔ جیری موبائل اٹھاتا اس کے سامنے بیڈ پر بیٹھ گیا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"ک۔۔کون۔۔ہے؟"

آواز میں کپکپاہٹ در آئی۔

"تمہاری موت۔"

کبیر کے اوسان خطا ہو گئے۔

"ک۔۔کون ہو تم؟"

آواز بیچ میں ہی رہ گئی۔جیری نے اسی کا موبائل ترچھا کر کے اس کی گردن کی نس پر مارا۔کبیر لمحوں میں ہوش کی دنیا سے بے گانہ ہوا تھا***

یہ ایک ڈیزل کی فیکٹری تھی جہاں ہر جگہ ڈیزل کی بُو پھیلی تھی۔آس پاس ڈھیروں ڈرم بکھرے پڑے تھے۔فیکٹری دیکھ یہی گھمان ہوتا تھا جیسے یہ فیکٹری سالوں سے بند ہو۔

اس وقت وہاں پانچ لوگ موجود تھے۔تین جن کے چہروں پر سفاکی تھی۔ایک جو بار بار پیشانی پر آیا پسینہ رومال کی مدد سے صاف کر رہا تھا اور آخری جو ایک کرسی سے بندھا ہوش کی دنیا سے بے گانہ تھا۔اس کی گردن آگے کو لڑھک رہی تھی۔اس کے سامنے ایک خستہ حال

سی کرسی پر مارٹن ٹانگ پر ٹانگ چڑھائے بیٹھا تھا۔اس کی وحشت ٹپکاتی آنکھیں سامنے کرسی سے بندھے وجود پر ٹکی تھیں۔ چھت کے این بیچوں بیچ لٹک رہے بلب کی زرد روشنی مارٹن کے چہرے پر پڑتی اسے اور خوفناک بنا رہی تھی۔ لمحہ لمحہ ضبط کا پیمانہ لبریز ہو رہا تھا مگر کرسی سے بندھے آدمی کو ہوش ہی نہیں آرہا تھا یا وہ ہوش سے بے گانہ ہونے کی ایکٹنگ کر رہا تھا۔ مارٹن نے گھڑی پر ٹائم دیکھ کر جیری کو کوئی اشارہ کیا جسے سمجھتے اس نے گرم پانی سے بھری بالٹی جھٹکے سے کبیر انصاری کے منہ سے دے ماری۔ گہرے سکوت کو دل دہلا دینے والی چیخوں نے توڑا تھا۔ کبیر زور زور سے اپنے جسم کو ہلاتا خود کو آزاد کروانے کی کوشش کر رہا تھا۔چہرے اور ہاتھوں کی چمڑی لمحوں میں اکھڑی تھی۔وہاں موجود تین نفوس اس منظر کو ایسے دیکھ رہے تھے جیسے وہ کوئی حقیقت نہیں کسی فلم کا سین ہو البتہ وہاں موجود ڈرائیور تھر تھر کانپنے لگا تھا۔ کبیر انصاری کا چہرہ حد سے زیادہ لال ہو چکا تھا۔ آنکھوں کی چمڑی اکھڑ کر پلکوں کے زریعے دیکھنے کا راستہ بند کر رہی تھی۔وہ زور زور سے سر ہلاتا اپنی اذیت کو کم کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔

"ششش۔"

مارٹن کے ضبط کا پیمانہ لبریز وہ ہونٹوں پر انگلی رکھے اتنی زور سے پھنکارا کبیر انصاری کی چیخیں منہ میں ہی دم توڑ گئی۔

مارٹن کو دیکھ دنیا جہاں کا خوف ان دو آنکھوں میں در آیا تھا۔وہ منہ بند کئے ابھی بھی اوں اوں جیسی آوازیں نکال رہا تھا۔حاشر اور جیری اطمینان سے کھڑے سارا منظر دیکھ رہے تھے۔

"مجھے معاف کردو پلیز مارٹن مجھے جانے دو جو تم کہو گے میں وہ کروں گا پلیز مجھے جانے دو۔"

کبیر انصاری ساری تکلیف کو ایک طرف رکھے گڑگڑانے لگا تھا۔

"جب تم سے کہا تب نہیں مانے اب بات کرنے کا وقت گیا کبیر انصاری۔"

وہ انگلش میں غرایا تھا۔

اپنے انجام کی خبر ہوتے ہی کبیر انصاری کی آنکھیں پھیل کر مزید بڑھ گئی۔

مارٹن نے ترچھی نظریں کرکے جیری کو دیکھا تھا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

جیری نے دوسری بالٹی اٹھالی۔

"نہیں مجھے جانے دو نہیں۔"

گرم پانی سے بھری بالٹی دیکھ کبیر انصاری خوف سے چلایا تھا۔جیری نے بنا اثر لئے بالٹی کا پانی اس کے منہ پر پھینکا۔اس بار پانی چہرے کے ساتھ ہلک میں بھی گیا تھا۔کبیر انصاری کی دل دہلا دینے والی چینخین فیکٹری کی دیواروں سے ٹکراتی واپس انہی کے گرد گھومنے لگی تھیں۔پاس کھڑا ڈرائیور تھر تھر کانپ رہا تھا۔مارٹن اپنی جگہ سے اٹھا۔ہاتھ میں پکڑا بلیڈ ترچھا کر کے دیکھتے وہ اس تک پہنچا۔کبیر انصاری کی نظریں اس کے ہاتھ میں پکڑے بلیڈ پر تھیں۔

"تم نے للکارا تھا مجھے چیلنج کیا تھا۔"

وہ اس کے بالوں کو مٹھی میں جکڑے غرایا۔

"اب انجام بھگتنا ہو گا جانتے ہو تمہیں تمہارے گھر سے کیوں اٹھایا؟تاکہ دوسرے بھی تم سے عبرت حاصل کریں اور کریں گے اور ہو گی تمہاری موت سے سب کو عبرت حاصل۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

وہ منہ کو اوپر کی طرف کئے چلایا تھا اور اگلے ہی لمحے بلیڈ کبیر انصاری کے گلے پر لکیر چھوڑ چکا تھا۔ خون فوارے کی طرح بہنے لگا۔ کبیر انصاری کے منہ سے خر خر جیسی آوازیں آنے لگی۔ خون گلے سے نکلتا سیدھا مارٹن کے کپڑوں کے ساتھ اس کا چہرہ بھی بگو رہا تھا۔ لمحوں کا کام تھا لمحوں میں ہوا۔ کبیر انصاری کی گردن ایک طرف ڈھلک گئی۔ خون فرش پر پھیل رہا تھا۔ ابھی وہ اپنا کام کرنے مڑا ہی تھا جب فضا میں گولی چلنے کی آواز گونجی۔ گولی مارٹن کے بازو کو چھو کر گزری تھی۔ اس نے پھرتی سے ہاتھ میں پکڑا بلیڈ گھما کر پھینکا تھا۔ بلیڈ ڈرائیور کے گلے میں اٹک گیا۔ وہ لمحوں میں زمین بوس ہوا تھا۔ یہ سب اتنا اچانک ہوا جیری اور حاشر کچھ سمجھ ہی نہیں پائے۔ ڈرائیور کا وجود تڑپتے تڑپتے ٹھنڈا ہو گیا ساتھ ہی کئی قدموں کی آوازیں ان کی سماعت سے ٹکرائی۔

"ٹریٹر۔"

مارٹن حقارت سے ڈرائیور کی لاش کو دیکھتے بڑبڑایا تھا۔

"مارٹن تم ٹھیک ہو؟"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

حاشر نے فکر مندی سے پوچھا۔مارٹن کے بازو سے خون بہہ کر زمین میں جزب ہو رہا تھا۔مارٹن بنا اس کی بات کا جواب دیئے اوندھے منہ گرے ڈرائیور کے بے جان وجود کے پاس بیٹھ گیا۔

قدموں کی چاپ لمحہ لمحہ قریب ہو رہی تھی۔

"مارٹن لگتا ہے کوئی آرہا ہے نکلو یہاں سے۔"

جیری نے گن پر گرفت سخت کرتے سرگوشی کی۔حاشر بھی اپنی پوزیشن سمبھال چکا تھا۔مارٹن نے ڈرائیور کے ہاتھ میں پہنی گھڑی کو اتار کر غور سے دیکھا۔ایک لال رنگ کی لائٹ گھڑی کی سوئیوں کے درمیان جل بجھ رہی تھی۔اس نے پوری قوت سے گھڑی زمین پر دے ماری۔جب اس سے بھی دل نہیں بھرا تو اپنے بھاری بھرکم بوٹ کو گھڑی کے اوپر تین چار بار زور زور سے مارا۔

"مارٹن جلدی۔"

حاشر تیزی سے آگے بڑھا۔مارٹن ایک آخری نگاہ کبیر انصاری کے مردہ جسم پر ڈالتا

فیکٹری کے پیچھلے دروازے سے نکلا تھا۔

"وہ رہے پکڑوں انہیں۔"

ایک انجان آواز کے ساتھ گولی چلنے کی آواز بھی فیکٹری میں گونجی تھی ساتھ ہی قدموں کی آوازوں میں تیزی پیدا ہو گئی۔

دونوں گاڑیاں آگے پیچھے تیزی سے چلتی آگے بڑھ رہی تھی۔وقفے وقفے سے فضا کو چیر دینے والی گولیوں کی آوازیں بھی گونج رہی تھی۔درختوں پر پرسکون نیند سوئے پرندے اس اچانک افتاد پر اپنے گھونسلوں کو چھوڑ کر انجان راستے دوڑ پڑے تھے۔حاشر گاڑی ڈرائیور کر رہا تھا۔مارٹن اور جیری وقفے وقفے سے پیچھے آتی گارڈز کی گاڑی کو روکنے کی کوشش کرتے فائرنگ کر رہے تھے۔گارڈز بھی جوابی فائرنگ کرتے مقابلے پر تھے۔

حاشر نے گاڑی کی سپیڈ مزید تیز کر دی۔دوسری گاڑی پیچھے چھوٹتی جا رہی تھی۔

"جیری کو کسی سیف جگہ اتار دو۔"

ان کے وقفے کا تعین کرتے ہی مارٹن نے کہا۔

"بلکل نہیں میں تمہارے ساتھ آیا تھا تمہارے ساتھ ہی جاؤں گا۔"

جیری نے اپنی گن لوڈ کرتے کہا۔

"میں پوچھ نہیں رہا بتا رہا ہوں۔"

مارٹن کی سرد آنکھیں جیری پر پڑی۔اس کی کیا مجال جو مارٹن کی بات کا انکار کرے۔گن لوڈ کرتے اس نے جیب میں ڈالی۔حاشر نے گاڑی ایک سنسان روڈ کی طرف موڑ دی اس سے پہلے وہ گاڑی کہیں روکتا پیچھے سے آتی گاڑی نے ان کی گاڑی کو بری طرح ہٹ کیا وہ بیلنس کھوتے کھوتے بچے تھے***

"نور تیز تیز قدم اٹھاتی بس اسٹاپ کی طرف بڑھ رہی تھی۔ملیحہ کے ساتھ ڈنر پر ٹائم کا پتا ہی نہیں چلا۔سنسان سڑک پر چلتے اس کا دل گھبرا رہا تھا۔ملیحہ نے اسے گھر چھوڑنے کی پیشکش بھی کی تھی جسے اس نے ٹھکرا دیا اور اب وہ کوس رہی تھی اس وقت کو جب اس نے ملیحہ کی پیشکش ٹھکرائی تھی۔

بس اسٹاپ سے تھوڑی دوری پر ایک آدمی بیٹھا اپنی کار کا ٹائر بدل رہا تھا۔نور کے گزرنے پر

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اس نے نور کو بہت غور سے دیکھا۔اس کے یوں دیکھنے پر نور گھبرا کر لمبے لمبے ڈگ بھرنے لگی۔سنسان روڈ تھا۔کوئی ٹیکسی بھی دکھائی نہیں دے رہی تھی۔آخری بس گیارہ بجے کی تھی اور ابھی گیارہ بجنے میں پندرہ منٹ باقی تھے۔اگر یہ بس بھی مس ہو جاتی تو اسے پیدل ہی گھر جانا پڑتا۔ربیع کو وہ پریشان نہیں کرنا چاہتی تھی۔ابھی وہ بس اسٹاپ کے نزدیک پہنچی ہی تھی جب تیز فائرنگ کی آواز اس کے کانوں سے ٹکرائی ساتھ ہی گاڑیوں کے ٹائروں کی چڑ چڑاہٹ فضا میں خوف پھیلا گئی۔

"یا اللہ۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

نور نے دہل کر کانوں پر ہاتھ رکھے۔نظر سامنے سے آتی تیز رفتار گاڑیوں پر پڑی۔اک لمحے میں اس کے جسم سے جان نکلی تھی۔پیچھے سے آتی گاڑی اگلی گاڑی کو ہٹ کر کے روکنے کی کوشش کر رہی تھی۔پچھلی گاڑی کے مقابل آتے ہی اگلی گاڑی نے اسے سائیڈ سے زور سے ہٹ کیا جس سے وہ بیلنس کھوتی سامنے لگے کھمبے سے ٹکرا گئی۔حاشر نے بڑی مشکل سے سامنے کھڑی نور کو گاڑی کی زد میں آنے سے بچایا تھا۔نور کانوں پر ہاتھ رکھتی زمین پر

بیٹھ گئی۔

گاڑی چڑ چڑ کی آواز سے رکی۔مارٹن نے گن نکال کر زخمی پڑے گارڈز کی ٹانگوں پر پے در پے وار کئے۔نور جو ہمت جمع کرتی اٹھنے لگی تھی آواز پر دوبارہ گرنے سے انداز میں بیٹھ گئی۔اس کا پورا وجود تھر تھر کانپ رہا تھا۔مارٹن گارڈز کو اٹھنے کے قابل نا چھوڑ گاڑی کا پچھلا دروازہ کھول کر ہوڈی نکالنے لگا۔شرٹ کے اوپر سے ہی ہوڈی پہن کر وہ نور کی طرف بڑھا۔دونوں کے چہرے ماسک سے ڈھانپے ہوئے تھے۔حاشر نور کے بلکل سامنے کھڑا تھا۔جیری پہلے ہی زمین پر بیٹھی نور کے سر پر گن تان چکا تھا۔

مارٹن گھٹنوں میں سر دیئے تھر تھر کانپتی نور کو دیکھنے لگا۔

"ہے یو۔"

مارٹن کی آواز پر نورٹس سے مس نا ہوئی۔

"اٹھتی ہو یا ایک گولی تمہارے بھیجے میں بھی ڈالوں؟"

جیری کی دھمکی پر نور نے فورن سر اٹھا کر دیکھا۔

اپنی طرف تنی گن دیکھ نور کے اوسان خطا ہو گئے۔

مارٹن جہاں تھا وہی تھم گیا۔ کہاں وہ غصے سے شیرنی بنی لڑکی اور کہاں یہ خوف سے تھر تھر کانپتی ہرن۔ مارٹن مبہوت سا کھڑا اسے دیکھ رہا تھا۔

"ارے کیسی ہیں آپ؟"

حاشر سینے پر بازو باندھے اس کی حالت سے لطف لیتا پوچھنے لگا۔

"ک۔۔ کون ہیں۔۔ آپ؟"

نور نے بمشکل تھوک نگلتے پوچھا۔ اس نے اٹھنے کی کوشش کی مگر ٹانگوں پر وزن نہیں آیا۔ مارٹن نے ٹرانس سی کیفیت میں اپنا خون آلود ہاتھ آگے بڑھایا تھا۔ حاشر نے حیرت سے اس کے ہاتھ کو دیکھا۔ جیری کی بے یقین نظریں بھی اس کی ہاتھ پر تھیں۔ نور چند لمحے اس کے آدھے اندھیرے میں چھپے ہاتھ کو دیکھتی رہی پھر ہمت کر کے اپنا کانپتا ہاتھ آگے کیا۔ مارٹن نے جھٹکے سے اسے اوپر کھینچا تھا۔ نور اس کے سینے سے ٹکراتی ٹکراتی بچی۔ اپنے ہاتھ کو دیکھ نور کی چیخ نکلتے نکلتے رکی۔ اس کا سارا ہاتھ خون سے تر تھا۔ نور نے اپنے بیگ سے

رومال نکال کر مارٹن کی اور بڑھایا۔مارٹن نے بنا کسی تکلف کے رومال تھام کر اپنے بازو پر رکھا۔نور نے اپنا ہاتھ ڈوپٹے کی مدد سے صاف کیا۔

"تم نے ابھی کیا دیکھا؟"

وہ واپس اپنے خول میں آیا تھا۔

"م۔۔میں نے۔"

"ہاں تم نے ابھی کیا دیکھا؟"

لال انگارا آنکھیں اور غراہٹ بھری آواز نور کے اوسان خطا کر رہی تھی۔

"میں نے دیکھا وہ آپ۔"

ابھی وہ بول ہی رہی تھی جب مارٹن کی لال انگارا آنکھیں خود پر گڑی پائی۔

"میں نے کچھ نہیں دیکھا یہ جو سب ہوا میرے آنے سے پہلے ہوا تھا۔"

نور نے ہونٹوں کو تر کرتے بمشکل کہا۔

"گڈ گرل۔"

مارٹن کی خالی آنکھیں نور کے خوف زدا چہرے پر ٹکی تھیں۔

"ی۔۔یہ گن۔"

نور نے کانپتی آواز میں گن کی طرف اشارہ کیا۔مارٹن کے اشارے پر جیری نے گن واپس پینٹ میں اڑس لی۔

"چلو مارٹن اس سے پہلے کے پولیس آجائے۔"

حاشر نے اسے یک ٹک نور کو دیکھتے پا کر مخاطب کیا۔

مارٹن اپنے خول میں لوٹتا واپس پلٹا۔گاڑی زن سے نور کی آنکھوں کے سامنے سے گزری تھی۔

"میں کیوں پولیس کے چکروں میں پڑوں اس سے پہلے پولیس آئے مجھے یہاں سے نکلنا چاہیے۔"

ذرا سے حواس بحال ہوتے ہی نور نے آس پاس نظریں دوڑائی سوائے اس کے وہاں کسی زی روح کا نشان نہیں تھا۔نور کو ٹھنڈے پسینے آنے لگے۔کھمبے سے ٹکرائی گاڑی سے خون

نکل کر زمین پر پھیل رہا تھا۔ساتھ ہی نیم مردہ گارڈز کی درد بھری آوازیں گونج رہی تھیں۔خون کو دیکھ نور کو بے اختیار ابکائی آئی تبھی دور کہیں سے پولیس سائرن کی آوازیں اس کے کانوں سے ٹکرائی۔لمحوں پہلے بحال ہوئے حواس پھر سے معتل ہونے لگے۔نور کو سمجھ نہیں آرہا تھا وہ یہاں سے کیسے نکلے کیا کرے۔

"اگر پولیس نے مجھ پر الزام لگادیا تو؟نہیں نہیں ایسے کیسے پر میرے سوا یہاں پر ہے کون؟ اگر انہوں نے پوچھ لیا تو میں سب بتا دوں گی پر اس طرح اگر وہ لوگ میرے پیچھے پڑ گئے؟"

مختلف سوچیں اس کے خوف کو بڑھا رہی تھی۔تبھی وہاں آکر ایک گاڑی رکی۔

"جلدی اندر بیٹھو۔"

حاشر نے تیزی سے کہا۔

"نہیں میں چلی جاؤں گی۔"

نور نے سہم کر کہا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"اگر انہوں نے مجھے لے جا کر مار دیا تو؟"

نور کے ہاتھ پیر پھولنے لگے۔

"اگر تمہیں مارنا ہوتا تو کب کے مار چکے ہوتے جلدی اندر بیٹھو اس سے پہلے پولیس آجائے۔"

حاشر نے جیسے اس کی سوچ پڑھ لی تھی۔

سائرن کی آوازیں لمحہ لمحہ قریب تر ہوتی جا رہی تھیں۔

نور کو پولیس کے معملے سے دور رہنا تھا کسی بھی صورت لیکن تین مردوں کے ساتھ جانا بھی اسے گوارا نہیں تھا وہ سمجھ نہیں پا رہی تھی کیا کرے۔ زمین پر پھیلا خون بدبو پھیلانے لگا تھا۔ آخر نور نے خود کو اللہ کے حوالے کر کے گاڑی کا دروازہ کھول دیا۔ پچھلی سیٹ بلکل خالی تھی یقیناً وہ جیری کو کہیں اتار چکے تھے۔ گاڑی میں مکمل خاموشی تھی۔ نور کبھی مارٹن کے سرد چہرے کو دیکھتی کبھی حاشر کے سنجیدہ چہرے پر نظر ڈالتی۔

"آپ لوگ کون ہیں؟"

اس نے کپکپاتی آواز میں زبان کو تر کرتے پوچھا۔

"کیوں؟ تاکہ تم پولیس کو ہماری ساری ڈیٹیل بتا دو۔"

حاشر نے تیکھے انداز میں کہا۔

"نہیں۔"

نور بوکھلا گئی۔

"وہ میں۔"

اس سے جواب نہیں بن پا رہا تھا۔ مارٹن نے مرر میں اس کے بوکھلائے چہرے پر نظر ڈالی۔

"جو بھی ہیں تمہارے خیر خواہ ہیں اور وہ بھی تب تک جب تک تمہاری زبان بند رہے گی اور جس دن تمہاری زبان کھلی وہ دن تمہارا آخری دن ہو گا۔"

حاشر کی بات پر نور کا رنگ زرد پڑ گیا۔

"ویئر از یور ہوم؟"

اس کا فق ہوتا چہرہ دیکھ مارٹن نے نرمی سے پوچھا۔ یہ پہلی بار تھا وہ کسی سے نرمی سے بات کر

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

رہا تھا۔حاشر چند لمحے حیرت سے اس کا چہرہ تکتا رہا جو ہر احساس سے عاری تھا۔

"وہ میرا گھر؟وہ یہاں نہیں،وہاں اتار دیں۔"

نور نے بوکھلا کر ایک طرف اشارہ کیا۔وہ کسی بھی صورت انہیں اپنے گھر کا پتا نہیں بتانا چاہتی تھی۔

"یہاں ہے تمہارا گھر؟"

حاشر نے آئی برو اچکائے اس جگہ دیکھا جہاں اس نے اشارہ کیا تھا۔وہاں پر ڈھیروں جھونپڑیاں تھی۔

"ہاں،نہیں آگے میں خود چلی جاؤں گی۔"

نور نے گڑبڑا کر کہا۔

"گھر کہاں ہے تمہارا؟"

اس بار لہجے میں سختی تھی۔

"وہ آگے ہے۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

نور منمنائی۔ گاڑی اس کے بتائے راستے پر گامزن ہو گئی۔

"بس یہی روک دیں۔"

نور نے گھر سے دو گلی پیچھے گاڑی رکوائی۔

"کون سا گھر ہے تمہارا؟"

حاشر نے آس پاس نظریں دوڑائی۔

"آپ سے مطلب؟"

نور نے غصے سے کہا۔

حاشر نے سخت نظروں سے اسے گھورا۔

"وہ یہی ہے اس گلی میں آگے میں خود چلی جاؤں گی۔"

نور تیزی سے کہتی نیچے اتری۔ نور کسی بھی صورت انہیں اپنا گھر نہیں دکھانا چاہتی تھی۔ کیا پتا راتوں رات یہ میرا کام تمام کر دیں۔ اس سوچ کے آتے نور نے جھرجھری لی۔

"اب جاؤ اپنے گھر۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

حاشر نے اسے سوچوں میں گم دیکھ کہا۔

"پہلے آپ چلے جائیں۔"

"جانا ہے گھر یا یہی سے واپس لے جائیں؟"

حاشر کی دھمکی پر نور نے فورن قدم آگے بڑھائے۔

مارٹن کی نظریں اس کا پیچھا کر رہی تھیں۔ کچھ تھا ان آنکھوں میں۔ کچھ بہت خاص۔ کچھ سب سے ہٹ کر۔ نور گھر سے پہلے آنے والی گلی میں غائب ہو گئی۔

"شارپ لیڈی۔"

مارٹن بڑبڑایا تھا۔

نور کافی دیر یونہی گلی میں کھڑی رہی ان کے جانے کا یقین کرتی وہ اندھیری گلی سے باہر نکل کر ٹھٹھکی۔ گاڑی ابھی بھی وہی کھڑی تھی۔ نور کی سانس وہیں اٹک گئی۔

حاشر اونگتا اس کی ہر حرکت دیکھ رہا تھا۔ مارٹن کی سرد نظریں بھی اسی پر ٹکی تھیں۔ نور نے خود کو کمپوز کرتے ایک خفیف سی مسکراہٹ گاڑی کی طرف پاس کی اور بھاگتی ہوئی

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اپنی گلی میں گم ہو گئی۔مارٹن کے ہونٹ پھیل کر سمٹے تھے۔

"مجھے پوری ڈیٹیل چاہیے اس کی۔"

"مجھے نہیں لگتا جتنی ڈرپوک وہ ہے پولیس کو کچھ بھی بتائے گی آئی ڈونٹ تھنک سو۔"

حاشر نے لاپرواہی سے کہتے گاڑی سٹارٹ کی۔

"ڈیٹیلز چاہیے تو چاہیے۔"

اندھیرے میں وہ دو آنکھیں پھر سے چمک اٹھی تھیں۔

حاشر نے سر ہلاتے گاڑی ریورس گیئر میں ڈال دی***

نور تیزی سے دروازہ کھول کر گھر کے اندر داخل ہوئی تھی۔ربیع پریشان سا اپنی بائیک نکال رہا تھا اسے دیکھ ٹھٹھکا۔

"آپی کیا ہوا کہاں رہ گئی تھی آپ؟"

وہ اپنے ہی دھیان میں کہتا اس کی طرف بڑھا۔نور اچھے سے دروازے کی کنڈی لگاتی وہی رک کر گہرے گہرے سانس لینے لگی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"آپ کیا ہوا سب ٹھیک ہیں؟"

ربیع کی نظریں اس کے بوکھلائے چہرے کا طواف کرنے لگی۔ خود کو اچھی طرح کمپوز کرنے کے بعد نور نے ربیع کو دیکھا جو چہرے پر پریشانی سجائے اس کے جواب کا منتظر کھڑا تھا۔

"وہ باہر دو کتے میرے پیچھے پڑ گئے تھے۔"

نور نے زبان تر کرتے کہا۔

"کیا کتا؟ آپی آپ نے تو میری جان ہی نکال دی تھی۔"

ربیع نے سکون کا سانس خارج کرتے کہا۔

"تو کیا کتا کوئی معمولی چیز ہے؟ اگر وہ مجھے کاٹ لیتا تو؟"

نور ان کا غصہ ربیع پر اتارنے لگی۔

"آپی آپ مجھے فون کرتی میں آپ کو لینے آجاتا پتا ہے کتنا پریشان ہو گیا تھا ابھی نکل رہا تھا آپ کو ڈھونڈنے۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

ربیع کچھ فکر خود ناراضگی سے بولا۔

"اچھا چلو اچھی سی چائے پلاؤ۔"

نور اس کا دھیان بٹاتی اندر کی جانب بڑھی۔

"ڈنر کیا تھا تو چائے بھی پی لیتیں۔"

ربیع ساتھ ساتھ چلتا بولا۔

"ارے اپنے بھائی کی چائے جیسا ذائقہ کسی اور چائے میں نہیں آتا۔"

نور نے بیگ اتار کر صوفے پر رکھا۔ ربیع برا سا منہ بنا کر کچن میں چلا گیا۔

"کون تھے وہ لوگ؟ کیا مجھے پولیس کو بتانا چاہیے؟ نہیں نہیں اگر انہوں نے کچھ کر دیا تو؟ اگر ربیع کے ساتھ کچھ کر دیا تو؟"

نور بیڈ پر بیٹھی ابھی بھی خوف کے زیر اثر تھی۔ وہ گھر کی کھڑکیاں دروازے بند کر چکی تھی۔ آنکھیں بند کرتے ہی دو وحشت ٹپکاتی آنکھیں اس کے بند پپوٹوں پر نظر آئی۔ نور نے گھبرا کر آنکھیں کھولی تھیں۔ ساری رات یونہی آنکھوں میں کٹی۔ ہلکی سے ہلکی آہٹ پر بھی اس کی

جان نکل جاتی۔ وہ رات میں وقفے وقفے سے ربیع کا کمرہ چیک کرتی رہی تھی۔ سر ساری رات ناسونے کی وجہ سے بھاری محسوس ہو رہا تھا۔ وہ ناشتہ بنانے کے ساتھ دھیمی آواز میں تلاوت بھی کر رہی تھی۔

"آپی ناشتہ دے دیں میں لیٹ ہو جاؤں گا۔"

نک سک سے تیار ربیع اپنے کمرے سے نکلا۔ نور نے توے سے نظر ہٹا کر اسے دیکھا۔ سترا سال کی عمر میں وہ بائیس تئیس کا لگتا تھا۔ گورا رنگ چھ فٹ سے نکلتا قد اسے پر کشش بناتا تھا۔ ربیع اپنی کرسی سمبھال کر بیٹھ گیا۔

"ربیع آج کالج مت جاؤ۔"

نور نے لٹھ مار انداز میں کہا۔

"پر آپی کیوں آج پیپر ہے میرا اگر نہیں گیا تو فیل ہو جاؤں گا؟"

ربیع نے حیرانی سے کہا۔

"کہا نا نہیں جاؤ۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

نور نے پلیٹ اس کے سامنے رکھتے سخت لہجہ اپنایا۔

"آپی آپ کی طبیعت ٹھیک ہے رات سے دیکھ رہا ہوں کچھ پریشان لگ رہی ہیں؟"

ربیع نے بہت غور سے اس کا چہرہ دیکھا جو ساری رات نا سونے کا گھمان کر رہا تھا۔

"ٹھیک ہے اگر جانا ہے تو میں بھی تمہارے ساتھ چلوں گی۔"

نور نے پراٹھا اس کی پلیٹ میں رکھا۔

"آپی آپ وہاں کیا کریں گی؟"

ربیع نے آملیٹ کی پلیٹ اپنے آگے کی۔

"ربیع مجھے ڈر لگ رہا ہے۔"

نور کرسی گھسیٹ کر اس کے سامنے بیٹھ گئی۔

"کس چیز کا ڈر؟"

ربیع پراٹھا چھوڑ اسے دیکھنے لگا۔

"پتا نہیں پر تمہیں یوں اکیلے بھیجنا مجھے ٹھیک نہیں لگ رہا۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

نور نے چائے کا کپ آگے کھسکاتے بات گھمائی۔

"آپی کچھ نہیں ہوتا پیپر دیتے ہی فورن واپس آجاؤں گا وعدہ۔"

نور نے پیار سے اسے دیکھا۔

"کیا آپی کچھ زیادہ ہی پیار الگ رہا ہوں؟"

وہ شریر سا بولا۔

"ہاں بہت زیادہ اللہ میرے بھائی کو نظر سے بچائے۔"

نور نے دونوں ہاتھوں سے اس کی بلائیں لی۔

"آج آپ آفس نہیں جائیں گی؟"

ربیع نے نوالا توڑ کر منہ میں رکھا۔

"نہیں آج دل نہیں ہے۔"

وہ نظریں چرا گئی۔

"آپی آپ ساری رات سوئی نہیں نا؟"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"نہیں بس تھوڑی نیند پوری نہیں ہوئی رات لیٹ آئی تھی نا اسی لئے آج سارا دن سونے کا ارادہ ہے۔"

نور نے مسکرا کر کہا۔

"اچھا اب نکلتا ہوں ورنہ لیٹ ہو جاؤں گا۔"

آدھا پراٹھا پلیٹ میں ہی چھوڑتے وہ اٹھا۔

"آرام سے بیٹھ کر کھانا کھاؤ۔"

"نہیں آپی الریڈی لیٹ ہوں اگر بھوک لگی تو کینٹین سے کچھ کھا لوں گا آپ اپنا دھیان رکھیے گا اللہ حافظ۔" وہ تیزی سے کہتا چابی سمبھالے باہر نکل گیا۔

سبھی کام سمیٹ کر وہ لاؤنج میں بیٹھی تھی۔ دل میں عجیب سے وسوسے پل رہے تھے۔ ملیحہ کو اپنے نا آنے کی اطلاع وہ پہلے ہی کر چکی تھی۔ اس کا ارادہ ابھی کچھ دن گھر میں ہی رہنے کا تھا۔

"کیا پتا وہ لوگ میری نگرانی کر رہے ہوں۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

وہ سوچ کر جھرجھرا گئی۔اپنا دھیان بھٹکانے کے لئے اس نے ٹی وی آن کیا۔ مختلف چینل بدلتے اس کا ہاتھ ایک جمع منجمند ہو گیا۔ رات کا سارا منظر ایک بار پھر کسی فلم کی طرح آنکھوں کے پردوں پر لہرانے لگا۔

"اہم خبر سے آپ کو آگاہ کرتے چلیں کل رات اسلام آباد کی وی آئی پی شخصیت کو ان کے گھر میں گھس کر اغواہ کیا گیا اور ایک پرانی ڈیزل کی فیکٹری میں انتہائی بے دردی سے قتل کر دیا گیا وہاں ایک انجان ڈرائیور کی لاش بھی بر آمد ہوئی ہے اور یہ سفاکیت کا دور یہی ختم نہیں ہوا بلکہ ان کے گارڈز کو بھی گولیوں کے زریعے بے دردی سے زخمی کیا گیا سننے میں آیا ہے یہ کسی دوسرے ملک سے آئے درندوں کا کام ہے۔"

اینکر مزید بھی کچھ کہہ رہی تھی مگر نور کی آنکھیں سکرین پر چل رہے ایک کھمبے سے ٹکرائی گاڑی کے مناظر پر ہی ٹک گئی۔

گارڈز کو گاڑی سے نکال کر سٹریچر پر ڈالا جا رہا تھا۔"پولیس کا کہنا تھا موقع و واردات پر ایک گواہ بھی موجود تھا جس کا پتا لگانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔"

نور کے ہاتھ سے ریموٹ گرتے گرتے بچا۔ تیزی سے ٹی وی بند کرتے وہ لمبے لمبے سانس لینے لگی***

مارٹن صوفے پر بیٹھا سامنے سکرین پر چلتی خبر دیکھ رہا تھا۔ رپپورٹر بنار کے نون اسٹاپ بولتے جا رہے تھے۔ فیس بک، واٹس اپ،

انسٹا گرام، جگہ جگہ پر مختلف طرح کی خبرے شیئر ہو رہی تھی۔ دروازہ نوک کرتے حاشر اندر آیا۔

"نورالعین نام ہے ایک بھائی ہے اس کے ساتھ ہی رہتی ہے ماں باپ نہیں ہیں بھائی کالج میں سیکنڈ ایئر کا سٹوڈنٹ ہے خود ایک کمپنی میں جاب کرتی ہے یہ رہی اس کی تصویر۔"

ساری ڈیٹیل دیتے حاشر نے ایک تصویر ٹیبل پر رکھی۔

"نورالعین۔"

تصویر کو نظروں کے حصار میں لئے وہ بڑبڑایا تھا۔

"آج رات کی فلائٹ ہے۔"

حاشر نے سکرین پر چلتی خبر دیکھ کہا۔

"کینسل کردو۔"

"پر کیوں؟ پولیس کو پتا ہے تم یہاں ہو اور وہ آفیسر عزیز کتے کے طرح تمہارے پیچھے پڑا ہے۔"

حاشر نے حیرت سے کہا۔

"اب تک کوئی کلو ملا اسے جو اب ملے گا؟"

وہ انگلش میں غرایا تھا۔

"ٹھیک ہے جیسے تمہاری مرضی۔"

حاشر سنجیدگی سے کہتا جیسے آیا تھا ویسے ہی چلا گیا۔مارٹن کی گہری سیا آنکھیں تصویر پر ٹکی تھی***

عزیز اپنے کیبن میں کھڑا چلا رہا تھا۔

"ثبوت ڈھونڈو اس کے خلاف اپنے آفیسرز کو لگاؤ اس کے پیچھے مجھے کسی بھی حال میں اس

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

کے خلاف ثبوت چاہیے۔"

وہ ٹیبل بجاتا در شتگی سے کہہ رہا تھا۔

"سر سب جگہ دیکھا کوئی کلو نہیں ملا حلانکہ سی سی ٹی وی فوٹج بھی دیکھی وہاں بھی کچھ خاص نہیں ملا ساری فوٹج پہلے ہی ڈیلیٹ کر دی گئی تھی۔"

اذان نے ہمت کرتے بتایا۔

"کس کام کے لئے رکھا ہے تم لوگوں کو یہاں؟"

عزیز اپنے سامنے کھڑے تین آفیسرز پر چلا رہا تھا جو مجرموں کی طرح سر جھکائے کھڑے تھے۔

"ہر بار بچ جاتا ہے اس بار نہیں۔"

وہ جلے پیر کی بلی بنے ادھر ادھر گھوم رہا تھا۔

"اس وکٹم کا کیا ہوا جو اس رات بس اسٹاپ پر تھا؟"

"سر فلحال ابھی ہم اسے ڈھونڈ رہے ہیں بہت جلد وہ آپ کے سامنے ہو گا۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

ساحل نے ہمت کرتے بتایا۔

"کسی کام کے نہیں ہو تم لوگ نکلو ابھی کے ابھی یہاں سے سب کے سب۔"

آفیسر عزیز دھاڑا۔ تینوں سلیوٹ کرتے باہر نکلنے لگے۔

"تم رکو اذان۔"

عزیز چیئر پر بیٹھتا بولا۔

اذان فورن سیدھا ہوا۔

"مارٹن ہنٹر کے پیچھے سیول کپڑوں میں اپنے آدمی لگاؤ جب تک وہ پاکستان میں ہے وہ کہاں جاتا ہے کہاں نہیں مجھے ساری انفرمیشن چاہیے چھوٹی سے چھوٹی بات بھی۔"

"یس سر۔"

"اب جاؤ یہاں سے۔"

اجازت ملتے ہی اذان باہر نکل گیا۔

"ہر دفع بچ جاتا ہے لیکن اس بار نہیں کہیں تو ہو گا تمہاری بربادی کا سامان۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

چیئر سے پشت ٹکائے وہ بڑبڑایا تھا***

پیپر دینے کے بعد ربیع سیدھا گھر آیا۔چابی کی مدد سے دروزہ کھول کر وہ اندر داخل ہوا۔ گھر میں مکمل خاموشی تھی۔

"آپی ابھی تک سو رہی ہیں؟"

بیگ وہی صوفے پر رکھتا وہ کچن میں گیا۔فریج سے پانی نکال کر پینے کے بعد وہ واپس پلٹا۔اس کی نظر کمرے کے ادھ کھلے دروازے پر پڑی۔یہ کمرہ حیدر اور سمرن کا تھا جو اکثر بند رہتا تھا اگر وہ کھلا تھا تو یقیناً نور وہی پائی جانی تھی۔ربیع نے بھی اپنے قدم کمرے کی طرف بڑھادیے۔نور گھٹنوں میں سر دیے رونے کا شغل منا رہی تھی۔

"آپی۔"

ربیع نے گہرا سانس لیتے اسے پکارا۔نور نے سر اٹھا کر اسے دیکھا۔آنکھیں اور ناک حد سے زیادہ سرخ تھی۔

"تم کب آئے؟"

وہ آنسو صاف کرتے مسکرائی۔

"ماما بابا کی یاد آ رہی ہے؟"

ربیع اس کی بات کو نظر انداز کرتا اس کے پاس ہی بیٹھ گیا۔ نور نے سر ہلا دیا۔

"ربیع اگر آج ماما بابا زندہ ہوتے تو کتنا اچھا ہوتا نا۔"

"پر وہ نہیں ہیں نا آپی۔"

ربیع نے نم آنکھوں سے کہا۔

نور مزید تیزی سے رونے لگی۔

"آپی روئے نہیں آپ میری ہمت ہیں آپ یوں روئیں گی تو میں خود کو کیسے سمبھالوں گا؟"

ربیع نے روتے سر اس کے گھٹنے سے ٹکا دیا۔

"پیپر کیسا رہا تمہارا؟"

نور نے اس کی آنکھیں صاف کرتے بات بدلی۔

"اچھا تھا۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہ نم آواز میں بولا۔

"اچھا اٹھو تم تو چھوٹے بچوں کی طرح رونے لگے چلو فریش ہو جاؤ پھر کھانا کھاتے ہیں۔"

نور نے اسے پیار سے پچکارتے کہا۔

"آپ بھی تو رو رہی تھی پہلے خود رلایا پھر کہہ رہی میں چھوٹے بچوں کی طرح رو رہا ہوں۔"

ربیع سیدھا ہوتا منہ بسور کر بولا۔ نور کو بے اختیار اس پر ڈھیروں پیار آیا۔

"اچھا نہیں روتی میں اٹھو شاباش۔"

نور نے اسے پچکارتے اپنے ساتھ کھڑا کیا۔

"کیا بنایا ہے کھانے میں؟"

ربیع نے ساتھ چلتے اشتیاق سے پوچھا۔

"ٹینڈے۔"

"کیا آپی کچھ اور نہیں ملتا بنانے کو اس سے اچھا میں انڈا فرائی کر کے کھالوں۔"

ربیع نے برا سا منہ بنایا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

دونوں یونہی نوک جھوک کرتے کمرے سے باہر نکلے تھے***

نور کو کچھ گروسری شوپنگ کرنی تھی ساتھ ہی ملیحہ نے اس کی غیر حاضری پر سر کے ناراض ہونے کا بتایا تھا جس کے چلتے نور کو مجبوراً گھر سے باہر نکلنا پڑا۔ ربیع اسے آفس کے باہر ڈراپ کر کے جا چکا تھا۔ نور نے اپنی تسلی کے لئے آس پاس نظریں دوڑائی۔ اس جگہ اس کی طرح کے ہی ڈھیروں ور کر اندر باہر آجا رہے تھے وہ بھی ایک گہرا سانس لیتی اندر چل دی بنا یہ جانے کوئی تھا جو اس پر نظر رکھے تھا۔ سارا دن بے دلی سے کام کرتے ملیحہ سے ملتی ملاتی وہ مارکیٹ کے لئے نکل پڑی۔ مارکیٹ آفس سے چند منٹوں کی دوری پر ہی تھی اسی لئے اس نے پیدل چلنے کا ارادہ کیا۔ وہ فٹ پاتھ کے اوپر چڑھ کر چلنے لگی۔ درختوں کی چھاؤ میں سورج کی روشنی سے بچا جا سکتا تھا۔ ابھی وہ اپنی دھن میں چل رہی تھی جب اچانک ایک چڑیا اس کے قدموں میں آکر گری۔ نور نے لپک کر چڑیا کو اٹھایا تھا۔

"یا اللہ کتنی گرمی ہے کیا حالت ہو گئی بیچاری کی۔"

وہ خود سے بڑبڑاتی زمین پر بیٹھ گئی۔ روڈ پر گاڑیاں روادواں تھی۔ چڑیا اس کے ہاتھوں میں

جھول رہی تھی۔ نور نے اپنا بیگ سائیڈ پر رکھتے چڑیا کو دونوں ہاتھوں میں تھام لیا۔ گرمی سے اس کا منہ کھلا ہوا تھا۔ وہ لمبے لمبے سانس لے رہی تھی۔ نور نے اپنے بیگ سے پانی کی بوتل نکالی۔ پانی آگ جیسا گرم تھا۔ وہ بے بسی سے ارد گرد دیکھنے لگی۔ اس وقت ایسی جگہ سے ٹھنڈا پانی ملنا کسی پہاڑ کو سر کرنے کے برابر تھا۔ ابھی وہ اسی کشمکش میں ہی تھی کے کیا کرے جب اس کی دائیں جانب سے کسی نے پانی کی بوتل آگے کی۔ نور نے تیزی سے بوتل تھام کر پانی ہتھیلی پر ڈالا چڑیا کے پانی پیتے ہی اس نے سکون کا سانس لیا اور شکریہ کہنے کے لئے آس پاس نظریں دوڑائی مگر وہاں اس کے سوا کوئی نہیں تھا۔

"اتنی جلدی کہاں چلا گیا وہ انسان؟"

نور نے حیرت سے سوچا اور دوبارہ نظریں گھمائی مگر وہاں کوئی نہیں تھا۔ ابھی وہ سوچ ہی رہی تھی کہ چڑیا کی چوں چوں نے اس کا دھیان اپنی طرف کھینچا۔ اس نے ہاتھ کی دو انگلیوں سے اس کی پیٹھ سہلائی۔ چڑیا کی پیٹھ سے ایک جگہ دائرے کی شکل میں بال غائب تھے۔ چڑیا کی چوں چوں میں مزید تیزی آئی ساتھ ہی وہ اپنے پر ہلانے لگی جس کا مطلب تھا اب اسے

آزاد کر دیا جائے۔

نور اس کی بات سمجھتی مسکرائی پھر کسی خیال کے تحت اس نے اپنے بیگ سے مارکل نکال کر اس کی نتی پیشانی پر چھوٹے لفظ میں صفائی سے پانی لکھا۔

"اب جب تمہیں پیاس لگے تو کسی بھلے انسان کے پاس جا کر بیٹھ جانا اسے دیکھ کر وہ خود ہی سمجھ جائے گا۔"

نور نے ان کی پیشانی پر انگلی رکھے ایسے کہا جیسے چڑیا اس کی بات سمجھ رہی ہو اور حیرانی کی بات یہ تھی نور کی بات پر چڑیا نے چوں چوں کرتے اپنے پر پھیلا دیئے جیسے وہ اس کی بات سمجھ گئی ہو۔

نور نے اس کی نتی پیشانی پر اپنے لب رکھتے اسے آزاد کر دیا ساتھ ہی خود بھی کھڑی ہو گئی۔

اس وقت کسی کا شدت سے دل کیا تھا اس چڑیا کو قید کر لے جس پر اس کے ہونٹوں کا لمس تھا۔

چڑیا نے اس کے سر کے گرد تین چار چکر لگائے اور اپنے راستے چل دی شاید یہ انداز تھا اس

کا شکریہ ادا کرنے کا۔ نور بھی مسکراتی اپنے راستے چل دی لیکن اس انسان کی تلاش میں نظریں گھمانا نہیں بھولی

تھی۔ کسی کی نظریں ایک سے دوسرے درخت پر پھدکتی چڑیا پر ٹکی تھیں***

سامان خریدتے اس کی نظر بے اختیار شیشہ گیر دیوار کے پار گئی جہاں کوئی کھڑا تھا۔ بلو ہڈی پہنے چہرے پر ہم رنگ ماسک لگائے اس کی خالی آنکھیں نور پر ہی تھیں۔ نور نے گھبرا کر آس پاس دیکھا۔ لوگ اپنے میں مگن شوپنگ کر رہے تھے۔ دوبارہ نظریں اسی جگہ جانے پر وہ جگہ بلکل خالی تھی۔

"کیا یہ میرا وہم تھا؟"

اے سی میں بھی اس کے پسینے چھوٹ رہے تھے۔ تیز تیز شوپنگ کرتے وہ دکان سے باہر نکلی۔ تیز تیز قدم اٹھاتی وہ آس پاس ٹیکسی کی تلاش میں نظریں دوڑا رہی تھی۔ ایک ٹیکسی نظر آنے پر اس نے اپنے موم ہاتھ کو آگے کئے اسے روکنے کی کوشش کی مگر ٹیکسی اس کے سامنے سے زن سے گزر گئی۔ نور نے بے بسی سے آس پاس دیکھا۔ ہاتھ میں پکڑے

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

بھاری شاپر اس کی ہتھیلیاں بھگو رہے تھے۔

"یا اللہ کیا کروں۔"

مغرب کا وقت ہو چکا تھا۔ آس پاس لمحہ لمحہ لوگوں کا ہجوم گھٹتا جا رہا تھا۔

نور کو سمجھ نہیں آ رہی تھی وہ کیا کرے۔ کوئی بھی ٹیکسی اس کے لئے رک نہیں رہی تھی۔ ابھی وہ پریشان سی کھڑی تھی کہ اچانک ایک گاڑی اس کے بلکل سامنے آ کر رکی۔ نور ڈر کر دو قدم پیچھے ہوئی۔

"او ہو میڈم کہاں جانا ہے؟ ہمیں بتا دیں ہم چھوڑ آتے ہیں۔"

گاڑی میں بیٹھا ایک نوجوان خباثت سے بولا۔ نور نے گھبرا کر ارد گرد دیکھا جہاں اکا دکا لوگ ہی رہ گئے تھے۔

"کیا دیکھ رہی ہیں کوئی نہیں آئے گا اسی لئے تو کہہ رہے ہیں ہم چھوڑ آتے ہیں۔"

اسی کے ساتھ بیٹھا دوسرا لڑکا بولا۔ دونوں لڑکے گاڑی سے نکل کر بلکل اس کے سامنے آ کر کھڑے ہو گئے۔ ڈر کے مارے نور کے ہاتھوں سے سامان نکل کر زمین پر گر گیا۔ نور نے

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

بھاگنے کی کوشش سے مگر لڑکے نے پھرتی سے راستے میں حائل ہو کر اس کی کوشش ناکام بنادی۔

"دیکھو جانے دو ورنہ شور کر کے سب کو بلالوں گی۔"

نور نے انگلی اٹھائے کمزور سی دھمکی دی جس کا ان لڑکوں پر رتی برابر اثر نہیں ہوا۔

"بلاؤ نا بے بی بلاؤ۔"

ایک لڑکے نے اس کا ہاتھ پکڑتے کمینگی سے کہا۔

نور کی ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ دوڑ گئی۔

نور اپنا ہاتھ چھڑانے کی کوشش کرتی ارد گرد بھی دیکھ رہی تھی جہاں سے آتے جاتے چند اک لوگ اسے دیکھ کر ایسے آگے بڑھ جاتے جیسے یہ کوئی فلم کا سین ہو۔ نور کو بے اختیار ان پر افسوس ہوا تھا۔

"کیا ہوا بے بی چلاؤ۔"

بے بسی سے نور کی آنکھوں میں آنسو آگئے۔ کوئی بہت ضبط سے سارا منظر دیکھ رہا تھا۔ اس

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

کی وحشت ٹپکاتی آنکھیں آگ کی مانند دہکنے لگی تھیں۔

"پلیز جانے دو میں ویسی لڑکی نہیں ہوں۔"

نور نے روتے ہوئے التجائیہ کہا۔

"ہم بھی ایسے لڑکے نہیں ہیں سچی میں ایک بار چلو جتنا مانگو گی دیں گے بس ایک رات کی بات ہے۔"

ان میں سے ایک لڑکا خباثت سے بولا۔

"پلیز مجھے جانے دو۔"

نور گڑگڑانے لگی۔چاروں اور اندھیرا پھیلنے لگا تھا۔جو اکا دکا لوگ تھے اب وہ بھی وہاں موجود نہیں تھے۔

"کیا میں ایسی نہیں ہوں کی رٹ لگا رکھی ہے تم کیا کوئی دودھ کی دھولی ہو اوئے اٹھا اس کو ڈال گاڑی میں۔"

پہلے لڑکے نے غصے سے کہا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

گاڑی کے نام پر نور کے ہاتھ پاؤں پھول گئے۔وہ بھاگنا چاہتی تھی وہاں سے پر اس سے ہلا نہیں جا رہا تھا۔

دونوں لڑکے اسے گھسیٹ کر گاڑی کی طرف لے جانے لگے۔

"نہیں جانے دو۔"

وہ سر دائیں بائیں ہلاتی مسلسل چلا رہی تھی۔رات کا اندھیرا اپنے پر پھیلا رہا تھا اور اس میں نکلے دو گیدڑ ایک معصوم کو نوچ کھانے کی فیراق میں تھے۔

نور جدو جہد کرتی خود کو چھڑانے کی کوشش میں تھی۔دوسرے لڑکے نے ایک زوردار تھپڑ اس کے چہرے پر دے مارا۔تھپڑ اتنی زور کا تھا نور کا سر چکرانے لگا۔ناک سے کچھ گاڑا سا نکلتا محسوس ہوا۔نور نے ہاتھ بڑھا کر ناک کو چھوا۔خون دیکھ اس کی بچی کچی حسیات بھی اس کی طرح منجمند ہو گئی۔اس کا دماغ دھیرے دھیرے اندھیرے میں ڈوبنے لگا۔جو آخری آواز اس نے سنی تھی وہ فضا میں گولی چلنے کی آواز کے ساتھ ایک انسانی چیخ تھی اس کے ساتھ ہی اس کا دماغ مکمّل طور پر اندھیرے میں ڈوب چکا تھا***

ہوش میں آنے پر اس نے خود کو ہوسپٹل کے کمرے میں پایا۔دماغ پر زور دینے سے سارا منظر ایک ایک کر کے یاد آنے لگا۔

"سسٹر میں یہاں کیسے؟"

نرس کے کمرے میں آتے ہی نور نے لچکدار آواز میں پوچھا۔

"آپ کو یہاں پولیس لائی تھی۔"

"پولیس؟"

نور نے نا سمجھی سے دوہرایا۔

"جی پولیس والے شاید آپ کو کوئی تنگ کر رہا تھا پھر وہاں پولیس آئی پر تب تک آپ بیہوش ہو چکی تھی پولیس آپ کو یہاں چھوڑ گئی۔"

نرس کے علم میں جتنا تھا اس نے بتا دیا۔

"میں یہاں کب سے ہوں؟"

"کل رات سے۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"کیا کل رات سے۔"

نور اچھل پڑی۔

"میرے ساتھ کوئی اور بھی تھا؟"

نور نے ربیع کا خیال آتے پوچھا۔

"آپ کا بھائی ہے باہر بیٹھا ہے میں بلا دیتی ہوں۔"

نرس کمرے سے نکل گئی۔اس کے جاتے ہی ربیع اندر آیا تھا۔

"آپی آپ ٹھیک ہیں؟"

وہ فکر مند سا بیڈ پر بیٹھ گیا۔

"ربیع۔"

نور نے اسے ایسے دیکھا جیسے سالوں بعد دیکھ رہی ہو۔وہ اس کے گلے لگ کر پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔

"آپی کیا ہوا ہے؟"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اس کے یوں رونے پر ربیع نے بوکھلا کر پوچھا۔ نور خود پر ضبط کرتی دور ہوئی اور کل رات کی ساری کہانی حرف با حرف اسے سنادی۔

"آپی اس لئے کہتے ہوں اکیلے مت جایا کریں مگر آپ مانتی ہی نہیں آگر وہاں پولیس نہیں آتی تو کیا ہوتا۔"

ربیع نے غصے اور فکر سے اسے ڈانٹا۔ نور خاموش آنسو بہاتی رہی۔

"اچھا اب رونا بند کریں۔"

ربیع نے اسے پچکارتے کہا۔

"پتا ہے میں کتنا ڈر گیا تھا۔"

اب وہ بچوں کی طرح فکر کے ساتھ ناراضگی دکھا رہا تھا۔

"سوری میری وجہ سے ٹینشن ہوئی نا۔"

نور نے خود کو سمبھالتے کان پکڑ لئے۔

"جی ہوئی ہے اور آج کے بعد آپ اکیلی کہیں نہیں جائیں گی جب بھی جانا میرے ساتھ جانا

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ہے۔"

ربیع نے لہجے میں تھوڑی سختی پیدا کی۔

نور محض سر ہلا کر رہ گئی۔ اب وہ خود بھی دوبارہ کہیں اکیلے جانے کی غلطی نہیں کرنا چاہتی تھی۔ ربیع اسے لئے ہوسپٹل سے باہر نکل رہا تھا۔ کوریڈور سے گزرتے نور کی نظر سٹریچر پر پڑی لاش پر گئی۔ پل بھر میں اس کا سر چکرایا اگلے ہی لمحے ربیع نے اسے گرنے سے پہلے تھام لیا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"آپی آپ ٹھیک ہیں؟"

ربیع نے فکرمندی سے پوچھا۔

نور کا سارا دھیان لاش پر تھا۔ کل کا سارا منظر اس کی آنکھوں کے آگے گھومنے لگا۔ سٹریچر پر ان دو لڑکوں میں ایک کی لاش تھی خون میں لت پت۔ نور کی آنکھیں پتھرا گئی۔

"آپی۔"

ربیع کے ہلانے پر وہ ہوش کی دنیا میں واپس آئی تھی۔ جیسے تیسے وہ ربیع کے ساتھ ہوسپٹل

سے باہر نکلی۔ خوف سے اس کا جسم کپکپا رہا تھا۔ گھر پہنچنے تک دماغ میں مختلف سوچیں بسیرا کر چکی تھیں۔ وہ لڑکا کیسے مرا؟ کیا اسے پولیس نے مارا تھا؟ کیا دوسرا لڑکا بھی مر گیا؟ پولیس وہاں کیسے پہنچی؟

کئی سوال اس کے دماغ میں رقص کر رہے تھے۔

"بیٹا کون تھے وہ؟ مجھے بتاؤ باقی میں دیکھ لوں گا۔"

علی اور سلمہ اس وقت اس کے سامنے بیٹھے تھے۔

"نہیں انکل اب اس کی ضرورت نہیں ہے۔"

نور نے غائب دماغی سے کہا۔

"کیوں ضرورت نہیں ہے ان کی ہمت کیسے ہوئی تمہیں ہاتھ لگانے کی اس کی سزا تو ملنی چاہیے انہیں۔"

سلمہ معترض ہوئیں۔

"آنٹی اگر آج ہم ان پر کیس کر کے انہیں اندر کریں گے تو کل وہ باہر نکل کر دوبارہ مجھ پر

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

حملہ کر سکتے ہیں ابھی جو معملہ ختم ہوا ہے وہ بڑھ جائے گا اس سے اچھا ہے ہم ان سب کو بھلا کر آگے بڑھیں۔"

نور نے سمجھداری کا مظاہرہ کرتے کہا۔ علی نے اس کی بات سمجھتے سر ہلا دیا۔

"اچھا تم کچھ دن گھر سے باہر مت نکلنا۔"

علی کی ہدایت پر نور نے خاموشی سے سر ہلا دیا اس کا خود بھی یہی ارادہ تھا۔

اب وہ کہیں بھی جاتی ربیع کے ہمراہی جاتی تھی لیکن ہر وقت اسے یہ احساس رہتا جیسے وہ اکیلی نہیں ہے۔ کوئی اور بھی اس کے ساتھ ہے جو اسے ہر پل دیکھتا ہے اس پر نظر رکھتا ہے ***

مارٹن کا نور کے لئے روائیہ حاشر کو کشمکش میں ڈال رہا تھا۔ جس دنیا سے وہ تھے وہاں رحم کی کوئی جگہ نہیں تھی اور نور جیسی لڑکی اگر مارٹن کی ضد بن جاتی تو تباہی ہو سکتی تھی۔ وہ ایک سفاک درندا تھا۔ ایک ایسا انسان جس کی زبان کم ہاتھ زیادہ چلتے تھے۔ اتنے اس کے منہ سے آج تک الفاظ نہیں نکلے تھے جتنے وہ قتل کر چکا تھا۔

ایک ہفتہ پاکستان میں رہ کر وہ درندا میڈیا پر اپنی چھاپ چھوڑ واپس تھائلینڈ چلا گیا لیکن جاتے وقت ایک عہد کرنا نہیں بھولا تھا۔

مارٹن ہنٹر کے واپس جانے کی خبر سن عزیز پیچ و تاب کھا کر رہ گیا۔ دروازہ نوک کر کے اذان اندر آیا۔ کیبن کی حالت بدتر تھی۔ عزیز کرسی پر بیٹھا اپنی کنپٹی سہلا رہا تھا۔

"سر ایک خبر ہے۔"

اذان نے فائل ٹیبل پر رکھی۔

"کون سی خبر؟"

لہجے میں ابھی بھی لرزش تھی۔

"سر آپ خود دیکھ لیں۔"

اذان نے فائل آگے سرکائی۔

عزیز نے سر اٹھا کر پہلے اسے دیکھا پھر فائل اٹھا کر کھولی۔ جوں جوں فائل پر نظریں دوڑتی جا رہی تھی آنکھیں حیرت سے پھیل رہی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"مارٹن ہنٹر جب تک پاکستان رہا تب تک ایک لڑکی کا تعاقب کرتا رہا۔"

اذان نے فائل کے آخر میں رکھی تصویر پر انگلی رکھی۔ عزیز نے تصویر اٹھا کر بہت غور سے دیکھا۔

"سر سمجھ نہیں آ رہی مارٹن کا اس لڑکی سے کیا تعلق اور اگر یہ لڑکی اس کی کوئی دشمن ہے تو اس نے ابھی تک اسے مارا کیوں نہیں؟ جبکہ مارٹن سے دشمنی مول لینے والے زیادہ دیر اس دنیا میں زندہ نہیں رہتے۔"

اذان کے لہجے میں الجھن تھی۔ عزیز کی آنکھیں تصویر پر تھیں مگر سوچ کسی اور ہی نکتے پر ٹکی تھی۔

"کچھ دن پہلے اس لڑکی کو دو لڑکوں نے ہیرس کرنے کی کوشش کی تب پولیس کو ایک انجان نمبر سے کال آئی پولیس اس علاقے کے نزدیک ہی تھی اسی لئے فورن موقع وواردات پر پہنچی پولیس سائرن کی آواز سن کر دونوں لڑکے بھاگنے لگے ایک کانسٹیبل نے گولی چلا کر ایک لڑکے کی ٹانگ زخمی کر دی مگر دوسرا فرار ہونے میں کامیاب رہا تب لڑکی بیہوش

ہو چکی تھی اس کے ساتھ اس لڑکے کو بھی ہو سپٹل میں ایڈمٹ کر دیا تھا مگر سر۔"

اذان سانس لینے کے لئے۔

"مگر کیا؟"

عزیز کے لہجے میں بے چینی تھی۔

"سر جس لڑکے کو ہو سپٹل ایڈمٹ کیا تھا راتوں رات ہی کسی نے بے دردی سے اسے قتل کر دیا دوسرے لڑکے کی لاش بھی ڈبل روڈ کے قریب بر آمد ہوئی ہے لیکن قاتل کا کوئی پتا نہیں اور سر پچھلے ایک ہفتے سے مارٹن اس لڑکی کے ساتھ سائے کی طرح تھا۔"

اذان کی باتیں عزیز کو کشمکش میں ڈال گئی۔

"مارٹن کا اس لڑکی سے کیا تعلق؟"

عزیز نے تصویر ٹیبل پر پٹخی۔

"سر یہی تو سمجھ نہیں آرہا اس جیسا سفاک انسان ایک لڑکی پر نظر کیوں رکھے گا اور صرف نظر ہی نہیں اس کی ہر چیز سے حفاظت بھی کیوں کرے گا؟"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اذان بھی کنفیوز تھا۔

"جس نے پولیس کو اطلاع کی تھی اس کا کچھ پتا چلا؟"

"نہیں سر فون کرنے والے نے موبائل اور سم اسی جگہ چھوڑ دی تھی۔"

"اذان کہیں ایسا تو نہیں وہ خود اپنی بربادی کا سامان تیار کر رہا ہو؟"

عزیز نے پر سوچ انداز میں پوچھا۔

"سر آپ کا مطلب؟"

عزیز کے چہرے پر پراسرار مسکراہٹ دیکھ اذان رکا۔

"اگر واقعی ایسا ہے تو وہ پاکستان دوبارہ ضرور آئے گا۔"

عزیز کی آنکھوں میں چمک ابھری تھی کچھ پا لینے کی، اپنی منزل کی طرف پہلے قدم کی۔

"تم جاؤ۔"

وہ یک دم سنجیدہ ہوا۔

اذان سلیوٹ کرتا باہر نکل گی۔ عزیز چند لمحے راکنگ چیئر پر جھولتا رہا پھر رک کر ایک نمبر

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

ملانے لگا***

نور کافی سمبھل گئی تھی۔ وہ احساس کے کوئی اس کا پیچھا کر رہا ہے وہ بھی ختم ہو گیا تھا۔زندگی جیسے دوبارہ نارمل ہو گئی تھی مگر کہیں نور کے اندر اس رات کا خوف ابھی بھی بسا تھا۔وہ آنکھیں اکثر اسے نیند سے بیدار کر دیتی تھیں۔اس روز ربیع گھر پر نہیں تھا۔نور ظہر کی نماز کے بعد کچن میں تھی۔اس کا موبائل بجا۔

"اسلام و علیکم انکل۔"

نور نے فون اٹھاتے سا ئشتگی سے کہا۔

"پولیس سٹیشن کیوں؟"

دوسری طرف کا جواب سن نور فکر مند ہوئی۔

"جی جی میں ابھی آرہی ہوں۔"

لمحوں میں اس کے چہرے پر گھبراہٹ کے آثار نمودار ہوئے تھے۔نور چادر لے کر باہر نکلی۔وہ عجلت میں پولیس سٹیشن پہنچی تھی۔علی پہلے ہی اس کے انتظار میں کھڑے تھے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"انکل کیا ہوا؟"

نور کی نظر ربیع پر گئی جو مجرموں کی طرح سر جھکائے کھڑا تھا۔ اسے شدت سے کچھ غلط ہونے کا احساس ہوا تھا۔ پولیس سٹیشن میں کانسٹیبل اندر باہر آجا رہے تھے۔ دیوار کے ساتھ لگے بینچ پر مرد و عورت بیٹھے اونگ رہے تھے۔ وہاں ہر طرح کے لوگ تھے۔

"انکل ربیع یہاں کیسے؟"

"نور تحمل سے سنو۔"

علی نے جو بات اسے بتائی نور کو لگا سٹیشن کی چھت اس پر آن گری ہے۔ ربیع جوے کے اڈے پر رنگے ہاتھوں پکڑا گیا تھا۔ نور نے گردن گھما کر اسے دیکھا۔ نور کی آنکھوں میں چھائی بے یقینی دیکھ ربیع نے بے اختیار نظریں چرائی تھیں۔

"یہ تو اچھا تھا یہاں میں تھا ورنہ اگر ربیع پر ایف آئی آر درج ہو جاتی تو اس کا پولیس کریئر بننے سے پہلے ہی ختم ہو جاتا۔"

علی کی بات پر نور نے لال انگارا آنکھوں سے ربیع کو دیکھا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"نور بچے غصہ کرنے سے کچھ نہیں ہو گا جوان خون ہے غصہ کرنے سے بات بگڑے گی پیار سے سمجھانا سمجھ جائے گا۔"

علی نے سمجھداری کا مظاہرہ کرتے بہت طریقے سے اسے سمجھایا۔

"جی انکل۔"

وہ بس اتنا ہی کہہ پائی۔

"میں نے تمہیں اسی لئے بلایا ہے تمہیں کچھ کاغذات پر سائن کرنے ہے۔"

علی اسے لے کر ایک طرف آ گئے۔دونوں علی کے ہمراہ پولیس سٹیشن سے باہر نکلے۔

"آپی۔"

ربیع نے ہمت کرتے دھیرے سے اسے پکارا۔

"انکل آپ نے جو احسان کیا ہے اس کا بدلہ میں ساری زندگی نہیں چکا سکتی۔"

ربیع کی پکار کو نظر انداز کرتی وہ شرمندہ سی علی کے سامنے کھڑی تھی۔

"احسان کیسا یہ میرا فرض تھا تم دونوں میرے جگری دوست کی اولاد ہو۔"

علی نے شفقت سے اس کے سر پر ہاتھ رکھا۔

"آپی میری بات۔"

"انکل میں گھر جا رہی ہوں۔"

نور نے سختی سے اس کی بات کاٹتے علی سے کہا۔

ربیع کے اندر چھن سے کچھ ٹوٹا تھا۔ نور ایک ناراضگی بھری نظر ربیع پر ڈالتی وہاں سے چلی گئی۔ اسے یقین نہیں آرہا تھا ربیع جوے جیسا گندا کھیل کھیل سکتا ہے ***

"ماما بابا سوری شاید میں اس کی تربیت صحی سے نہیں کر پائی۔"

سمرن اور حیدر کی تصویر کو ہاتھوں میں تھامے وہ زار و قطار رو رہی تھی۔

علی نے ربیع کو گھر ڈراپ کیا۔ وہ مرے مرے قدم اٹھاتا گھر میں داخل ہوا۔ سمرن اور حیدر کا کمرہ کھلا دیکھ اس نے ایک گہری سانس خارج کی۔ مرے مرے قدموں سے وہ کمرے میں داخل ہوا۔ نور زمین پر بیٹھی بیڈ سے ٹیک لگائے رو رہی تھی۔

"آپی۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

وہ نزدیک آیا۔

"عینی آپی۔"

وہ اس کے سامنے گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا۔ نور کی حالت دیکھ اس کا دل کٹ سا گیا تھا۔

"ربیع کیا کوئی کمی رہ گئی تھی میری تربیت میں کیا میں نے کبھی تمہیں کسی چیز کی کمی محسوس ہونے دی جو تم نے یہ سب کیا؟"

وہ شکوہ کناں تھی۔

"آپی مجھے معاف کر دیں۔"

وہ شرمندہ سا بولا۔

"معافی ربیع؟ تم نے اسلام کی حدود کو پار کیا ہے معافی مجھ سے نہیں اس سے مانگو جس کی بنائی حدود تم نے توڑی۔"

وہ چیخ ہی تو پڑی تھی۔

ربیع سر جھکائے بیٹھا رہا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"میں نے تمہاری ہر خواہش پوری کرنے کی کوشش کی خود چھوٹی تھی مگر پھر بھی تمہیں ہر صحی غلط کے بارے میں بتایا مجھے بہت مان تھا تم پر کے میرا بھائی کبھی کچھ غلط نہیں کر سکتا اگر آج تمہارے خلاف پرچا کٹ جاتا تو تمہارے پولیس کریئر کے ساتھ بابا کی ایمانداری پر ان کے نام پر بھی داغ لگتا جس کے لئے انہوں نے اپنی جان تک گنوادی۔"

سر دونوں ہاتھوں میں دیئے وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔

"آپی مجھے معاف کر دیں غلطی ہو گئی میں بھٹک گیا تھا ان لوگوں نے مجھے بھٹکا دیا آپی مجھے معاف کر دیں چاہے تو مار لیں پر یوں ناراض نا ہو۔"

وہ روتے ہوئے اس کے گھٹنے سے سر ٹکا گیا۔

"آپی آج کے بعد کبھی ایسی غلطی نہیں ہو گی پلیز مجھے معاف کر دیں۔"

"غلطی؟ ربیع یہ غلطی نہیں گناہ ہے۔"

"عینی آپی معاف کر دیں۔"

وہ ایک ہی رٹ لگائے بیٹھا تھا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"مجھ سے نہیں اللہ سے معافی مانگو اس کی حدود توڑی ہے تم۔"

وہ سخت کبیدا خاطر تھی۔

"آپی اللہ تو بہت آسانی سے معاف کر دیتے ہیں پر انسان نہیں کرتے پلیز مجھے معاف کر دیں۔"

"اسی یقین پر تم گناہ کرتے ہو نا ربیع؟"

ربیع کو چپ لگ گئی۔

"جاؤ مجھے اکیلا چھوڑ دو۔"

وہ منہ پھیر گئی۔

"جب تک آپ معاف نہیں کرتی میں تب تک کہیں نہیں جاؤں گا۔"

وہ ضدی انداز میں بولا۔

"ربیع اگر آج انکل نہیں ہوتے تو جانتے ہو کیا ہوتا؟"

اس بار اس کا لہجہ ہموار تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"مجھ سے غلطی ہو گئی آپی وہ میرا کلاس فیلو ہے اس نے مجھے بھٹکایا تھا اس نے مجھے ورغلایا میں یہ نہیں چاہتا تھا وہ مجھے زبردستی اپنے ساتھ لے کر گیا تھا۔"

"ربیع جب تک انسان خود نا چاہے اسے کوئی ورغلا نہیں سکتا۔"

نور نے نرمی سے کہتے اس کے بال سہلائے۔

"آپی آپ نے مجھے معاف کیا؟"

وہ اس کی طرف دیکھتا امید سے پوچھنے لگا۔

"تمہاری پہلی اور آخری غلطی سمجھ کر معاف کر رہی ہوں اگر دوبارہ ایسا کیا تو بھول جانا تمہاری کوئی آپی ہے۔"

وہ سختی سے اسے باور کروا گئی۔

"وعدہ آپی کبھی نہیں کروں گا۔"

وہ خوشی سے بولا۔

"اب زیادہ خوش نا ہو جاؤ جا کر چائے بناؤ۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

نور نے اس کا سر اپنے گھٹنے سے ہٹایا۔

"آپی یار۔"

ربیع نے منہ بگاڑا۔

"اٹھو مجھے کھانا بھی بنانا ہے تمہارے چکر میں وہ بھی نہیں بنایا۔"

نور اپنی جگہ سے کھڑی ہو گئی۔ ربیع بھی اٹھا اور دونوں کمرے سے نکلے۔ نور نے اسے معاف تو کر دیا تھا مگر اس کا گھر سے باہر جانا سختی سے بند کر دیا تھا۔ ربیع کو اپنی غلطی کا احساس تھا اسی لئے وہ بھی نور کی پابندی پر خاموش ہو گیا۔

***

عزیز اپنے کیبن سے نکلا۔ ساحل تیزی سے اس کے پاس آیا۔

"سر اس رات کا چشمدید گواہ مل گیا ہے۔"

"ویری گڈ۔"

عزیز نے گھڑی پر نظریں ٹکائے سپاٹ سے چہرے کے ساتھ کہا۔

"کون ہے وہ فورن میرے آفس لے کر آؤ اسے۔"

وہ تیز تیز قدم اٹھاتا بولا لہجے میں عجلت تھی۔

"سر وہ وہی لڑکی ہے جس کا مارٹن تعاقب کرتا رہا تھا۔"

"وہاٹ؟"

عزیز کرنٹ کھا کر رکا۔

"یس سر۔"

ساحل کے قدم بھی وہی تھم گئے۔

"تو کیا وہ اس لڑکی کا اسی لئے پیچھا کر رہا تھا کہ کہیں وہ ہمیں کچھ بتا نا دے۔"

عزیز خود سے ہمکلام ہوا تھا۔

"ہو سکتا ہے سر مگر اگر اس نے لڑکی کا پیچھا ہی کرنا تھا وہ اپنے کسی آدمی کو بھی اس کام پر لگا سکتا تھا خود ہی کیوں؟"

ساحل نے اپنی سوچ ظاہر کی۔

"تم شیور ہو وہ لڑکی وہی تھی؟"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

عزیز نے انگلی اٹھائے تصدیق چاہی۔

"یس سر اس رات جب یہ لڑکی بس اسٹاپ کی طرف جا رہی تھی تب ایک آدمی نے اسے دیکھا تھا جو اس رات وہاں اپنی گاڑی کا ٹائر چینج کر رہا تھا اس کا کہنا ہے کہ لڑکی کے جانے کے چند منٹ بعد وہاں سے تیز فائرنگ کی آوازیں آئی جسے سن وہ آدمی ڈر کر وہاں سے بھاگ گیا۔"

"پر یہ بھی ہو سکتا ہے وہ لڑکی بس میں بیٹھ کر پہلے ہی جا چکی ہو؟"

عزیز نے اس کی بات اچک کر کہا۔

"مگر سر اس آدمی کا کہنا ہے اس نے گولی چلنے کی آواز سے پہلے وہاں سے کوئی بس گزرتے نہیں دیکھی اور ہم نے بھی چیک کیا تھا اس رات بس اسٹاپ پر بس کسی وجہ سے نہیں آسکی اس کا مطلب صاف ہے سر وہ لڑکی حادثے کے وقت وہی موجود تھی۔"

ساحل کی تفصیل عزیز کو الجھا گئی۔

"اس لڑکی پر نظر رکھو کچھ تو ہے جو ہم نہیں سمجھ پا رہے۔"

عزیز کی سوچ ابھی بھی کسی نکتے پر ٹکی تھی***

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

ہاتھوں میں ساغر کا جام لئے وہ وقفے وقفے سے منہ کو لگاتا نور کی تصویر کو دیکھ رہا تھا۔ کوئی کہہ نہیں سکتا تھا اس کی آنکھوں میں اترا نشہ شراب کا ہے یا اس تصویر کا۔ وہ شیطان صفت انسان ایک بھولی سی معصوم سی لڑکی کو دل دے بیٹھا تھا بنا یہ جانے بنا یہ سوچے کہ اس کا انجام کتنا بھیانک ہو سکتا ہے۔ سمندر کی لہرے ماحول میں ارتعاش پیدا کر رہی تھیں۔ چاند بھی پوری آب سے چمکتا سمندر کی جو متی لہروں کو دیکھ رہا تھا۔ بینکاک کی یہ رات آج بھی گناہوں سے بھری تھی۔

بینکاک جسے امیروں کا شہر کہا جاتا ہے لیکن اگر ہم اسے گناہوں کا شہر بھی کہے تو غلط نہیں ہو گا۔ ہر رات یہاں لوگ پیسہ پانی کی طرح بہاہ کر گناہ کرتے ہیں۔

آج کی رات بھی معمول کی طرح بینکاک کی سڑکوں پر رش لگا تھا۔ یہاں ہر طرز کے ہوٹل، پبز، کسینو موجود تھے۔ کسینو میں لوگ بڑھ چڑھ کر جوے کی بازی لگاتے اور ہارنا انہیں مزید جوش دلاتا جس سے وہ دگنی بولی لگاتے آخر کس چیز میں؟ لالچ میں، پیسے کی، جیت کی، ہوس کی۔ وہاں ہر عمر کی عورت موجود تھی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اگر کوئی مشرقی مرد یا عورت ان عورتوں کے کپڑے دیکھ لیتے تو وہ اندھا ہونا قبول کرتے۔ کسینوں سے باہر آؤ تو جگہ جگہ لڑکیوں کا رش لگا تھا جو ہر چلتے راہ گیر کو گناہ کی دعوت دے رہی تھی۔ پاس سے گزرتے مرد ان کی اداؤں میں ایسا جھکڑتے کے منہ مانگی قیمت ادا کرنے کو بھی تیار تھے۔ لڑکیوں کے پاس کھڑے دیو قامت مرد جن کے چہرے اور بازوؤں پر الگ الگ طریقے کے ٹیٹو بنے تھے لڑکی کی قیمت لگا کر پیسہ جیبوں میں ڈالتے۔ انہیں دیکھ کے ایسا لگتا تھا جیسے یہ سب ان لڑکیوں سے زبردستی کروایا جا رہا تھا لیکن نہیں وہ خود شوق سے کھڑی تھی کس چیز کے زیرِ اثر؟ ہوس کے لڑکیوں کو پیسوں کی اور مردوں کو جسم کی۔

آس پاس بنی بلڈنگز میں جلتی لائٹز جگ مگ جگ مگ کر رہی تھیں۔ اس سے تھوڑی دور ایک خوبصورت سے علاقے میں بنے گھر کی بالکنی میں وہ سفاک انسان بیٹھا تھا جسے بینکاک کا بچہ بچہ جانتا تھا اگر کوئی نہیں جانتا تو اس کے چہرے کی پہچان۔ وہ مارٹن تھا مارٹن ہنٹر۔ وہ انسانی ہنٹر جو جانوروں کا نہیں انسانوں کا شکار کرنا پسند کرتا تھا***

"ہیپی برتھڈے۔"

نور ابھی کمرے سے نکلی ہی تھی جب دل کو دہلا دینے والی آوازیں اس کے کانوں سے ٹکرائی ساتھ ہی دو شناسا چہرے بھی دکھائی دیے۔

"مینی مینی ریٹرنس اوف داڈے آپی۔"

ربیع نے آگے بڑھ کے اسے گلے لگایا۔

"تھنک یو ربیع۔"

نور نے دل کی بڑھی دھڑکن کو سمبھالتے مسکرا کر کہا۔ دونوں نے اس کی جان ہی نکال دی تھی۔ ملیحہ نے بھی اسے گلے لگائے وش کیا۔

"آپی آج آپ پورے تئیس کی ہو گئی ہیں۔"

"ہاں تو؟"

نور نے لاپرواہی سے کہا۔

"اب اتنی بڑی ہو گئی ہیں تو ایک عدد شوہر یا بوائے فرینڈ تو ہونا چاہیے نا؟"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

ربیع نے شرارت سے کہا۔

"ربیع کیسی باتیں کر رہے ہو مار کھاؤ گے۔"

نور نے تیز گھوری کے ساتھ اسے جھڑکا۔

"سہی تو کہہ رہا ہے رجب۔"

ملیحہ نے بھی ربیع کی بات کی تائید کی۔

"بکو مت۔"

نور نے چڑ کر کہا۔

"ان سب کی کیا ضرورت تھی؟"

نور کی نظر ٹیبل پر رکھے سامان پر پڑی۔

"کیوں نہیں تھی میری دوست کی سالگرہ ہے تھوڑی بہت انجوائے مینٹ تو بنتی ہے نا۔"

ملیحہ نے چہک کر کہا۔

"پر پھر بھی۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"پر ور کچھ نہیں تم نے رجب کے گھر سے باہر جانے پر پابندی لگا رکھی ہے اسی لئے میں یہ سب لے آئی اب چلو کیک کاٹے۔"

ملیحہ نور کو گھسیٹے ٹیبل تک لائی جہاں کیک کے ساتھ مختلف کھانے پینے کی اشیاء پڑی تھیں۔

"ملیحہ کتنی بار کہا ہے کیک کاٹنا حرام ہے۔"

نور نے اسے جھڑکا۔

"اچھا بابا بھول گئی تھی تم مت کاٹو ایسے ہی منہ میٹھا کر لیتے ہیں۔"

ملیحہ نے زبان دانتوں تلے دبائی۔اس نے خود ہی کیک کاٹ کر نور کا منہ میٹھا کروایا تھا۔

"یہ لو تمہارا گفٹ۔"

"اس میں کیا ہے؟"

نور نے تجسس سے پوچھا۔

"کھول کر دیکھو۔"

ملیحہ کی بات پر اس نے گفٹ کھول کر دیکھا۔

"ملیحہ۔"

خوشی کے مارے اس کے منہ سے ایک چیخ نکلی۔

"کیسی لگی؟"

ملیحہ نے چہک کر پوچھا۔

"یہ تو میں پڑھ کر بتاؤں گی۔"

نور نے ناول کو گلے سے لگائے کہا جیسے وہ اس کا کوئی قیمتی اثاثہ ہو۔ ربیع نے ناول دیکھ برا سا منہ بنایا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"کتنا اچھا ہونا میں یہ ناول رات میں سمندر کنارے بیٹھ کر پڑھوں۔"

نور نے حسرت سے کہا۔

"کراچی کا چکر لگا لو ہو جائے گی تمہاری حسرت پوری۔"

ملیحہ نے کیک پلیٹ میں ڈالا۔

"وہاں پر تو اتنے لوگ ہوتے ہیں مجھے اکیلے میں پڑھنی ہے۔"

نور نے افسردگی سے کہا۔

"عینی آپی رات میں آپ کو نظر آجائے گا؟"

ربیع نے ناک چڑا کر کہا۔

"تم ہو نا لائٹ لے کر کھڑے ہو جانا میں ناول پڑھ لوں گی۔"

نور نے اس کے تاثرات دیکھ مزے سے کہا۔ ربیع نے مزید برا منہ بنایا۔ کھانے کے بعد تینوں بیٹھے باتوں میں مگن تھے جب نور نے ربیع کا سکون غارت کیا۔

"ربیع جاؤ اچھی سی چائے بنا کر لاؤ۔"

ربیع جو کسی بات پر مسکرا رہا تھا یک دم اس کی مسکراہٹ غائب ہوئی وہ بھاری بھاری قدم اٹھاتا کچن میں چلا گیا۔

"چائے تو اچھی بنا لیتے ہو ربیع۔"

ملیحہ نے گھونٹ بھرتے تعریفی انداز میں کہا۔

"تھنک یو آپی۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ربیع نے شرمیلی مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔

"آپی؟"

ملیحہ نے برا سا منہ بنایا۔

نور نے مشکل سے اپنی ہنسی کا گلہ گونٹا تھا۔

"ربیع آپی ہو گی تمہاری یہ بہن تم مجھے ملیحہ بولا کرو۔"

ملیحہ نے منہ بسور کر کہا۔

"ٹھیک ہے ملیحہ آپی۔"

نور کا قہقہہ ہلک پھاڑ کر باہر نکلا تھا۔

"آپی نہیں صرف ملیحہ۔"

وہ تپ گئی۔

"پر بڑوں کو عزت سے بلانا چاہیے آپ کو نام سے بلانا مجھے اچھا نہیں لگتا۔"

"اتنی بھی بڑی نہیں ہوں میں۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ملیحہ جل کر بولی۔

نور وقفے وقفے سے مسکرائی جا رہی تھی۔ ملیحہ کے جانے کے بعد نور مغرب کی نماز پڑھ کر فارغ ہوئی ہی تھی کہ دروازے پر دستک ہوئی۔ ربیع علی کے ساتھ مسجد میں نماز پڑھنے گیا تھا۔ دروازہ کھولنے پر سامنے ڈیلیوری بوائے کو پایا۔

"میڈم آپ کا پارسل۔"

لڑکے نے ایک بکے اور باکس نور کو تھمایا۔

"یہاں سائن کر دیں۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

نور کے کچھ کہنے سے پہلے ہی لڑکے نے ریجسٹرڈ آگے کرتے عجلت میں کہا۔

نور نے نہ سمجھی سے سائین کئے اور اس سے پہلے وہ کچھ پوچھتی لڑکا بائیک لے کر وہاں سے چلا گیا۔

"کس نے بھیجا ہو گا؟"

اسی الجھن میں وہ صوفے پر بیٹھ گئی۔ پھولوں کی مسحور کن مہک کو اندر اتارتے اس نے

بکے ٹیبل پر رکھ کر باکس کھولا۔اندر ڈھیروں چاکلیٹس کے ساتھ ایک خوبصورت سا سمال سائز کا ٹیڈی بیئر بھی تھا۔

نور نے حیرت سے ٹیڈی ایک طرف رکھا۔نظر ایک چھوٹے سے لیٹر پر گئی۔

"ہیپی برتھڈے مائی لیڈی۔"

لیٹر دیکھ اس کی آنکھیں پھیل گئی۔

"کس بے شرم نے بھیجا ہے۔"

اس نے غصہ سے لیٹر ایک طرف پٹخا۔کافی دیر دماغ پر زور دینے کے بعد جب کوئی چہرہ نظر نہیں آیا تو اس نے ٹیڈی اور چاکلیٹس الماری میں رکھ دی۔پھولوں کا بکے لے کر وہ دوبارہ صوفے پر بیٹھ گئی۔بکے میں ہر رنگ کے پھول تھے۔نور کو پھول بہت پسند تھے۔خوشبو کو اندر اتارتے وہ مسلسل دماغ کے گوڑے دوڑا رہی تھی***

آئی بی انٹیلیجینس آفس

"سر اس لڑکی کے گھر بکے اور باکس بھیجا ہے۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اذان نے اندر آتے عجلت میں بولنا شروع کیا۔

"کس خوشی میں کہیں تم اس میں انٹرسٹڈ تو نہیں ہو گئے؟"

عزیز نے آئی برو ابکا کر پوچھا۔

"نہیں سر میں نے نہیں کسی اور نے۔"

اذان گڑبڑا گیا۔

"تو میں کیا کروں؟"

عزیز نے ماتھے پر بل ڈالے۔

"سر جیری نامی شخص نے ایک ڈیلوری بوائے کو ایسا کرنے کو کہا تھا اور جیری کوئی اور نہیں مارٹن کا آدمی ہے۔"

عزیز گویا اچھل پڑا۔

"مارٹن ایک لڑکی کو پھول کیوں بھیجے گا؟"

عزیز کی آواز کسی کھائی سے آتی محسوس ہوئی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"سر اس کا تو ایک ہی مطلب ہو سکتا ہے۔"

وہ دانستہ بات ادھوری چھوڑ گیا۔

عزیز اس کی بات کا مفہوم سمجھتے مسکرایا تھا***

ربیع کب سے نور سے باہر جانے کی اجازت مانگ رہا تھا مگر نور مسلسل منع کر رہی تھی۔

"آپی جانے دیں نا جلدی واپس آجاؤں گا۔"

ربیع اس کا گھٹنا پکڑے بیٹھا تھا۔

"میں نے کہا نا ربیع تم کہیں نہیں جاؤ گے۔"

نور نے دو ٹوک کہا۔

"اگر آج ماما بابا ہوتے تو مجھے کبھی بھی اتنی منت نہیں کرنی پڑتی۔"

ربیع نے ایموشنلی بلیک میل کرنا چاہا۔

"ربیع تم جانتے ہو میں تمہیں اجازت کیوں نہیں دے رہی۔"

نور نے لہجہ ہموار رکھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"آپی آپ سے وعدہ کیا ہے یقین رکھیں کچھ غلط نہیں کروں گا۔"

ربیع نے نور کو یقین دہانی کروائی جس پر نور نے اسے گھر سے باہر جانے کی اجازت دے دی۔ نور اپنے کمرے میں بیٹھی اس گفٹ باکس کے بارے میں سوچ رہی تھی۔

"کس نے بھیجا ہے تمہیں؟ کب سے سوچ رہی ہوں کچھ دماغ میں نہیں آرہا تم بتاؤ تمہیں کس نے بھیجا ہے؟"

نور نے مشکوک نظریں ٹیڈی پر گاڑ دی۔ کوئی اس کی ادا پر گہرا مسکرایا تھا۔

"ویسے ہو تم کیوٹ۔"

نور نے ٹیڈی کی گال پر کس کرتے کہا۔ کسی نے گہرا سانس لیتے آنکھیں موندی تھیں۔

"تمہیں بھیجنے والا کوئی لڑکا ہے یا لڑکی؟"

نور نے پر سوچ انداز میں پوچھا۔

"مین مائی لیڈی۔"

کسی کے لب ہلے تھے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"کون ہو سکتا ہے۔"

وہ ٹیڈی کو سامنے رکھے بیڈ پر لیٹ گئی بہت دیر سوچنے کے بعد بھی کوئی سرا ہاتھ نہیں لگا۔ آخر تھک ہار کر وہ ٹیڈی وہی چھوڑتی روم سے نکل گئی تھی***

"تمہیں پتا ہے آج باس کی کسی فارنر کے ساتھ میٹنگ ہے۔"

نور کے آفس آتے ہی ملیحہ نے اس کے سر پر بم پھوڑا تھا۔

"کیا فارنر کے ساتھ؟"

نور پریشان ہو گئی۔

"ہاں یار آج تو تم گئی۔"

ملیحہ نے دونوں ہاتھ اٹھائے کہا۔

"باس نمرہ کو رکھ لیتے ساتھ مجھے ہی کیوں؟"

نور نے آہستہ آواز میں کہا۔

"پریزنٹیشن تمہاری ہے اسی لئے۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ملیحہ مزے سے بولی۔

"تم میری حالت سے لطف لے رہی ہو جبکہ تم جانتی ہو مجھے انگلش بولنا نہیں آتی۔"

نور نے بنا آس پاس کا لحاظ کئے اس کے بال پکڑ کر کھینچے۔

"اچھا تم فکر مت کرو سب ٹھیک ہو جائے گا۔"

ملیحہ نے کراہ کر اسے دلاسا دیا۔

"کیا ٹھیک ہو گا باس مجھے بلائیں گے اور کہیں گے انگلش میں ساری پریزنٹیشن دو۔"

نور دونوں ہاتھ آپس میں مسلتی پریشان سی بولی۔

"ایک کام کرو تم واپس چلی جاؤ باس پوچھیں گے تو میں کہوں گی تمہاری طبیعت ٹھیک نہیں تھی اسی لئے واپس چلی گئی یہ سب میں دیکھ لوں گی۔"

ملیحہ نے چند لمحوں کے توقف کے بعد حل نکالتے کہا۔

"کہہ تو ٹھیک رہی ہو۔"

نور نے سکون کا سانس خارج کیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"اچھا باس کے آنے سے پہلے مجھے پریزنٹیشن سمجھاؤ۔"

ملیحہ نے لیپ ٹاپ آن کیا نور اسے پریزنٹیشن کے مطلق بتانے لگی۔

نور گھر آکر صوفے پر ڈھنے سے انداز میں لیٹ گئی۔

"کیا ہوا آپی آج جلدی آگئی؟"

ربیع نے پانی کا گلاس اسے پکڑایا۔

"ناسلام نہ دعا سیدھا سوال؟"

نور نے گلاس تھامتے گھور کر اسے دیکھا۔

"اوہ سوری اسلام و علیکم کیسی ہیں آپ کیا لیں گی آپ چائے یا کافی؟"

وہ مؤدب سا سر جھکا کر بولا۔

"وا علیکم اسلام ایک کپ چائے لادو۔"

نور مزے سے کہتی اس کے تاثرات دیکھنے لگی۔

"میں تو یونہی پوچھ رہا تھا آپ تو سیریس ہی ہو گئی۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

وہ فورن سنجیدہ ہوا۔

"خیر اب ہو گئی ہوں تو جاؤ شاباش چائے لے آؤ۔"

نور نے لاپرواہی سے کہتے گلاس ٹیبل پر رکھا۔

ربیع منہ بناتا وہاں سے چلا گیا۔چائے پی کر نور فریش ہونے اپنے کمرے میں چلی آئی۔الماری سے کپڑے نکال کر وہ واش روم میں گھس گئی۔کوئی بڑی فرصت سے سارا منظر دیکھ رہا تھا۔

فریش ہو کر وہ شیشے کے سامنے آکر کھڑی ہو گئی۔اس کے گھنے بال کمر پر سانپ کی طرح بل کھا رہے تھے۔

بال برش کر کے وہ مڑی جب اس کی نظر ٹیڈی پڑی۔وہ مسکرائی ساتھ ہی اسے الماری میں رکھی چاکلیٹس یاد آئی۔الماری سے چاکلیٹ اٹھا کر وہ بیڈ پر بیٹھی ٹیڈی کو گود میں رکھے چاکلیٹ کھانے لگی ساتھ ہی ٹیڈی سے ایک ادھ بات کرتی جس کا جواب کوئی بڑے تحمل سے دیتا تھا***

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

پولیس نے نور پر ہر جگہ نظر رکھی تھی مگر ابھی تک کوئی ایسا کلو نہیں ملا تھا جس سے یہ ثابت ہو کہ نور کا مارٹن سے کسی قسم کا کوئی تعلق ہے۔دوسری طرف مارٹن کے آدمی نور کی ہر طرح حفاظت کرتے۔ہر روز اس کے لوگ بدلتے تاکہ نور کو کسی قسم کا شک نا ہو۔

نور آنے والے کل سے بے خبر اپنی زندگی میں مگن تھی۔

ایک طرف عزیز مارٹن سے اس کا تعلق جاننے کی سر توڑ کوشش کر رہا تھا مگر سب بے صد۔دوسری طرف مارٹن جیسا سفاک انسان نور جیسی لڑکی کو اپنی زندگی میں شامل کرنے کے خواب سجانے لگا تھا***

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ربیع نے شام تک گھر آنا تھا اسی موقعے کے فائدہ اٹھاتے نور نے اس کے رزلٹ آنے پر ایک سرپرائز پلان کیا تھا۔شام کو ربیع گھر آیا سب کچھ نارمل تھا۔وہی بات چیت وہی روٹین اگلے دن جمعہ تھا۔ربیع سفید شلوار قمیض پہنے عطر میں نہایا باہر نکلا۔

"آپی میں جمعہ پڑھنے جا رہا ہوں۔"

ربیع نے بائیک کی چابی اٹھاتے نور کو اطلاع کیا۔

"سیدھا جمعہ پڑھ کر گھر آنا ادھر ادھر جانے کی ضرورت نہیں ہے۔"

نور نے یاد دلانا ضروری سمجھا۔

"آپی کل میرا رزلٹ ہے اس کے بعد بھی میں کالج جانا شروع ہو جاؤں گا تب بھی ایسے ہی سختی کریں گی؟"

ربیع نے ناک بوچڑائی۔

"ربیع بحث نہیں کرو یہ سب تمہاری ہی کرنی کا نتیجہ ہے۔"

نور نے ربیع کا کان پکڑے کہا۔ربیع کراہ اٹھا۔

"اچھا آجاؤں گا جلدی اب جاؤں؟"

ربیع نے شرافت کا لبادہ اوڑھے پوچھا۔

نور نے اس کا کان چھوڑ دیا۔

نور قرآن کی تلاوت ختم کر کے لاؤنج میں آ کر بیٹھ گئی۔ربیع ابھی تک نہیں آیا تھا۔تسبیح کرتے ساتھ وہ اس کی راہ بھی دیکھ رہی تھی۔تسبیح رکھ کر نور نے وقت دیکھا ربیع معمول سے

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

لیٹ تھا۔

"کہاں چلا گیا یہ لڑکا کہیں پھر سے اپنے آوارہ دوستوں کے ساتھ تو نہیں نکل گیا؟"

نور غصّے سے بڑبڑائی۔

ایک گھنٹہ مزید گزرنے کے بعد بھی جب ربیع نہیں آیا تب سہی معنوں میں نور کا دل گھبرانے لگا۔عصر کا وقت بھی گزر گیا مگر ربیع کا کوئی اتا پتا نہیں تھا۔

بے چین دل کے ساتھ نور نے علی کو کال ملائی۔

"اسلام و علیکم انکل۔"

آواز میں گھبراہت واضح تھی۔

"وا علیکم اسلام نور بیٹا کیا ہوا اتنی گھبرائی ہوئی کیوں ہو؟"

علی نے تشویش سے پوچھا۔

"انکل ربیع جمعہ پڑھنے گیا تھا لیکن ابھی تک گھر نہیں آیا میرا دل بہت گھبرا رہا ہے۔"

"جمعہ کے وقت مسجد میں ملاقات ہوئی تھی اس کے بعد وہ گھر کے لئے روانہ ہو گیا تھا۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

علی کی آواز میں بھی فکر در آئی۔

"ہو سکتا ہے وہ اپنے کسی دوست کی طرف چلا گیا ہو؟"

علی نے نور کو تسلی دیتے کہا۔

"نہیں انکل وہ مجھے بنا بتائے کہیں نہیں جاتا۔"

نور کی آواز بھرا گئی۔

"اچھا بیٹا تم پریشان نا ہو میں دیکھتا ہوں۔"

علی نے دلاسا دیتے فون کاٹ دیا۔ نور موبائل رکھ کر مسلسل چکر کاٹ رہی تھی۔ ربیع مسجد جاتے وقت موبائل گھر رکھ کر جاتا تھا اس وقت بھی اس کا موبائل گھر پر ہی موجود تھا۔

علی کو فون کئے گھنٹے سے زیادہ ہو گیا تھا اسی دوران سلمہ بھی وہاں آچکی تھیں۔ سلمہ نور کو دلاسے دے رہی تھیں لیکن اندر ہی اندر وہ خود بھی پریشان اور خوفزدہ تھیں۔ بہت انتظار کے بعد نور نے دوبارہ علی کا نمبر ملایا جو مسلسل بیل جانے کے بعد بھی کسی نے نہیں اٹھایا۔ نور کی حالت غیر ہونے لگی تھی۔ مغرب سے عشاء کا وقت تہہ ہو گیا مگر نہ ہی ربیع کا کچھ پتا تھا اور نہ

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

ہی علی کا۔ ہمت ہار کر نور رونے لگی۔

سلمہ اسے دلاسا دیتے ہلکان ہو رہی تھیں۔ تھکے قدموں سے علی اندر آیا۔ نور دوڑ کر اس تک گئی تھی۔

"انکل ربیع کہاں ہے؟ وہ آیا ہے؟"

لہجے میں بے چینی تھی۔

"نہیں ملا سب جگہ دیکھا مگر اس کا کوئی پتا نہیں چلا۔"

علی نے تھکے سے انداز میں کہا۔ نور کو لگا چھت اس پر آن گری ہے۔ سلمہ بھی حیرت کی مورت بنی کھڑی تھیں۔

"انکل۔"

نور کو اپنا سر گھومتا ہوا محسوس ہوا۔

"انکل ایسا کیسے ہو سکتا ہے وہ مجھے کہہ کر گیا تھا جمعہ پڑھتے ہی سیدھا گھر آئے گا کل اس کا رزلٹ آنے والا ہے اور آپ کہہ رہے ہیں وہ مل نہیں رہا۔"

وہ بے ربط لہجے میں بولی۔

سلمہ نے آگے بڑھ کر اسے تھاما تھا۔

"آنٹی دیکھیں نا انکل کہہ رہے ہیں وہ مل نہیں رہا۔"

وہ ہزیاتی انداز میں کہتی رونے لگی۔

"پولیس اسے ڈھونڈ رہی ہے تم فکر مت کرو وہ مل جائے گا۔"

علی نے اس کی بگڑتی حالت دیکھ لہجے کو ہلکا پھلکا رکھتے کہا۔

"کب ملے گا کہاں ہے وہ؟"

نور زمین پر بیٹھ گئی۔

"سمبھالو اسے میں کوشش کرتا ہوں اسے ڈھونڈنے کی۔"

علی سلمہ سے کہتے ایک افسردہ نظر نور پر ڈالتے باہر نکل گئے۔ نور دل پر ہاتھ رکھے رو رہی تھی۔ ربیع کو کھونے کا خیال ہی اس کی جان نکال رہا تھا۔ لمحہ لمحہ رات بیت رہی تھی۔ نور مسلسل آنسوں بہاتی ربیع کے لئے دعائیں کر رہی تھی۔ سلمہ اسے دلاسا دیتی اس پر پڑھ پڑھ

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

کر پھونک رہی تھیں۔اس سے بے خبر کوئی اس کے کمرے میں آنے کے بے صبری سے انتظار کر رہا تھا۔

صبح کے سائے چاروں اور پھیل رہے تھے مگر ربیع نے نا آنا تھا اور نا ہی آیا۔

ساری رات دونوں کی آنکھوں میں کٹی۔

لگاتار رونے کی وجہ سے نور کی آنکھوں کے پپوٹے سوج کر لال ہو چکے تھے۔

سلمہ اس کے لئے کچن سے پانی کا گلاس لے کر اندر داخل ہوئی ہی تھی کہ نور کا فون بجا۔

"انکل ربیع کا پتا چلا؟"

فون کان سے لگائے وہ بے صبری سے بولی۔

"نور وہ ٹھیک ہے میرا آدمی تمہیں لینے آرہا تھا اس کے ساتھ آجاؤ۔"

علی نے تحمل سے کہا۔

"کہاں ہے ربیع میری بات کروائیں اس سے۔"

نور عجلت میں بولی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"نور کہاں ہے میرا آدمی تمہیں لینے آرہا ہے اس کے ساتھ آجاؤ۔"

علی نے اس کی سنے بنا ہی کال کاٹ دی۔اس سے پہلے نور کچھ سمجھتی باہر سے ہارن کی آواز آئی سلمہ کو ساتھ لیتی وہ چادر لپیٹے باہر نکلی۔ربیع کے ملنے پر جہاں اس کی سانس میں سانس آئی تھی وہی علی کے ایسے روائیے پر اسے عجیب وغریب وسوسوں نے گھیر لیا رہی سہی کسر جگہ پر پہنچ کر پوری ہو گئی۔

پولیس کانسٹیبل نے ایک جگہ گاڑی روکی۔وہاں خاصا رش تھا۔نور خود کو سمبھالتی باہر نکلی۔سامنے ہی علی انہیں تیزی سے اپنی طرف آتا دکھائی دیا۔

"انکل ربیع؟"

علی کے چہرے پر کچھ ایسا تھا جو نور کو خوف میں مبتلا کر گیا۔

"آؤ میرے ساتھ۔"

علی اس کا سوال نظر انداز کرتے اسے کندھوں سے تھامے ایک طرف لے جانے لگے سلمہ بھی ساتھ تھیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

نور کسی بے جان گڑیا کی طرح ساتھ گھسٹی جا رہی تھی۔اس کی خوف سے بھری آنکھیں علی کے سنجیدہ چہرے پر ٹکی تھیں۔علی بھیڑ کو چیرتے انہیں ایک جگہ لائے وہاں پولیس کا خاصا رش تھا۔نور کی نظریں گھومتی ایک جگہ جا ٹکی۔سامنے ہی زمین پر ایک بے جان وجود پڑا تھا۔سفید چادر میں چھپا۔کپڑے پر جگہ جگہ خون کے دھبے لگے تھے۔نور نے سختی سے علی کے بازو کو تھاما تھا۔نظریں ڈیڈ باڈی پر جمی تھیں۔دل کبوتر کی طرح دھڑک رہا تھا۔

"نور۔"

علی نے بہت ضبط سے اسے پکارا۔نور کی سانسے رکنے لگی تھیں۔

"نور ربیع۔"

علی نے اپنے ضعیف کانپتے ہاتھوں کو سفید کپڑے میں ڈھکے وجود کی طرف کر کے یہی دو لفظ بولے تھے جو نور کو بے جان کرنے کے لئے کافی تھے۔نور کو لگا اس نے کچھ غلط سنا ہے۔

"ربیع کا ایکسیڈینٹ ہو گیا وہ نہیں رہا۔"

علی کو اس بات کا اندازہ تھا کہ نور کو اس کا کہا غلط لگا ہو گا اسی لئے اس نے خود ہی تصدیق کے

لئے دوبارہ اس کے کانوں میں صور پھونکا تھا۔

نور یک ٹک نظریں ٹکائے کفن میں لپٹے وجود کو دیکھ رہی تھی۔ سلمہ منہ پر ہاتھ رکھے اپنی امڈ آنے والی چیخوں کا بمشکل گلا گونٹ رہی تھیں۔ دور سے ایمبولینس کے ہارن کی آواز سنائی دینے لگی۔

"نور یہ ہمارا ربیع ہے۔"

اسے یوں ساکت دیکھ علی نے اس کا کندھا ہلائے کہا اور تبھی نور جیسے ہوش میں آئی تھی۔

"ر۔۔رب۔۔ربیع۔"

اس کے لب کپکپانے لگے۔

ایمبولینس باڈی کے پاس آ کر رکی۔ دو آدمی تیزی سے باڈی کی طرف بڑھے تھے۔

آس پاس لوگوں کی چہ مگوئیاں بڑھنے لگی تھیں۔

باڈی کو اٹھاتے لاش سے سفید کپڑا سرکا تھا اور تبھی فضا میں دل دہلا دینے والی چیخیں گونجنے لگی۔ ربیع کا سارا چہرہ کچلا ہوا تھا جیسے کسی چیز نے اس کے خوبصورت چہرے کو بری طرح

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

مسلا ہو۔

علی نے جلدی سے ہمت دکھاتے کپڑا واپس ٹھیک کیا تھا۔نور منہ پر ہاتھ رکھے مسلسل چیخ رہی تھی۔سارا وجود جیسے زلزلوں کی زد میں تھا۔آس پاس کھڑے لوگ جو کچھ وقت پہلے تک آپس میں چہ مگوئیاں کر رہے تھے اب دکھ اور تکلیف سے نور کی طرف دیکھ کر سر ہلا رہے تھے۔

ربیع کی باڈی کو ایمبولینس میں ڈالا جا رہا تھا۔سلمہ نے ہمت کرکے نور کو اپنے ساتھ لگایا۔ایمبولینس لمحہ لمحہ دور جا رہی تھی۔فضا میں خاموشی چھانے کے ساتھ ہی نور کا بے جان وجود زمین پر ڈھہہ گیا۔

"ایمبولینس کو بلاؤ جلدی۔"

علی بھیڑ کو چیر کر نور کی طرف دوڑے تھے***

ربیع کی تدفین جلدی کر دی گئی تھی۔جنازے میں آئے لوگ اپنے گھروں کو لوٹ چکے تھے مگر نور وہی گھم سم بیٹھی رہی اس کی آنکھ سے ایک آنسوں بھی نہیں نکلا۔سلمہ اور ملیحہ نے

بہت کوشش کی کے وہ روئے اپنے دل کا بوجھ ہلکا کرے مگر نور کی آنکھیں سوکھا صحرا بن چکی تھیں۔

اسی دن ربیع کا رزلٹ بھی آیا تھا جس میں وہ اچھے نمبروں سے پاس ہوا تھا یہ بات اگلے دن ملیحہ نے اسے بتائی تھی۔ نور نے کوئی تاثر نہیں دیا وہ ہنوز ویسے ہی گھم سم تھی۔ ملیحہ ابھی اسے اس بات کی اطلاع دے ہی رہی تھی کہ دروازے پر دستک ہوئی۔ ملیحہ اسے ابھی آنے کا کہہ کر باہر کی اور بڑھ گئی۔ نور کے دل میں بھی ناجانے کیا سمائی وہ بھی مرے قدموں سے اس کے پیچھے ہی چل دی شاید وہ جانتی تھی باہر کون ہے۔

ملیحہ اور سلمہ حیرت سے سوزوکی سے نکلتا بائیک دیکھ رہی تھیں جسے تین لوگ بڑی مشقت کے ساتھ نیچے اتار رہے تھے۔

نور نے ربیع کے رزلٹ کی خوشی میں اس کے لئے سرپرائز پلان کیا تھا۔

اس سے پہلے کوئی کچھ کہتا یا پوچھتا نور کی چیخوں کے ساتھ اس کے رونے کی آواز سب کی سماعت سے ٹکرائی۔ نور دروازے کی دہلیز پر بیٹھی زاروقطار رو رہی تھی۔ ملیحہ اور سلمہ گھبرا کر

اس کے نزدیک گئی تھیں۔بائیک لانے والے آدمی ہونک بنے نور کو دیکھ رہے تھے***

"ربیع۔"

نور گھبرا کر نیند سے بیدار ہوئی۔سلمہ جو اس کے پاس ہی لیٹی تھیں بوکھلا کر اٹھی۔نور کی پیشانی پر پسینے کی ننی ننی بوندے چمک رہی تھی۔

"آنٹی ربیع کہاں ہے؟وہ ایسے کیسے جاسکتا ہے؟اسے بلائیں نا اسے کہیں وہ واپس آجائے۔"

نور سلمہ کے دونوں ہاتھوں کو تھامے زاروقطار رو رہی تھی۔سلمہ نم آنکھوں سے اسے دیکھ رہی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

پچھلے تین دنوں سے اس کی حالت ایسی ہی تھی۔وہ ہر رات نیند سے ڈر کر بیدار ہوتی اور رو کر یہی سب کہتی جس کے جواب میں سلمہ بس نم آنکھوں سے اسے دیکھتی رہتیں۔

ربیع کا جانا نور کسی صورت قبول نہیں کر پا رہی تھی۔

"آنٹی اسے بلائیں ربیع۔"

وہ اونچی آواز میں ربیع کو پکار رہی تھی۔

اس کی آواز سن کر علی بھی وہی آ گئے۔ انہوں نے بہت دکھ سے نور کو دیکھا تھا۔ وہ اس وقت کسی پاگل سے کم نہیں لگ رہی تھی۔

سلمہ نے روتے ہوئے اسے اپنے ساتھ لگایا تھا۔ کمرے میں اس کی دبی دبی سسکیاں گونجنے لگی۔ کوئی تھا جو بہت ضبط سے سارا منظر دیکھا رہا۔ کوئی تھا جس کو نور کا رونا تکلیف دے رہا تھا***

ایک ہفتے سے زائد کا وقت گزر چکا تھا مگر نور کی حالت میں کوئی بہتری نہیں آئی۔ اب وہ پہلے جیسی نور نہیں رہی تھی اب تو جیسے اس کے منہ میں زبان ہی نہیں تھی۔ سلمہ، ملیحہ، علی سب نے اسے دلاسا دینے کی کوشش کی مگر اسے جیسے چپ سی لگ گئی تھی۔

علی ان دنوں ریٹائیر ہو چکے تھے۔ علی نے بہت کوشش کی کے نور کو اپنے گھر لے آئے مگر نور نے صاف منع کر دیا۔ اس نے سلمہ کو بھی واپس اپنے گھر جانے کا کہہ دیا وہ اکیلے رہنا چاہتی تھی۔ سلمہ اسے اس حالت میں کسی بھی طور اکیلے چھوڑ کر جانے کو تیار نہیں تھیں مگر علی کے سمجھانے پر کے اکیلے رہ کر نور کو حقیقت تسلیم کرنے دو وہ خود ہی ٹھیک ہو جائے

گی۔ علی کی بات پر سلمہ دل پر پتھر رکھ کر واپس گھر چلی گئی تھیں مگر پھر بھی وہ دن میں کئی چکر نور کی طرف لگاتی۔ ملیحہ بھی دن میں ایک ادھ گھنٹے کا وقت نکال کر نور کے پاس آجاتی تھی۔ دو ہفتے گزر چکے تھے سلمہ اور ملیحہ باقاعدگی سے نور کی طرف آرہی تھیں۔

نور کافی حد تک سمبھل چکی تھی مگر زبان ہنوز بند تھی۔ وہ کسی سے بھی بات نہیں کرتی۔ ابھی بھی وہ سر درد کی وجہ سر اپنے لئے چائے بنانے کچن میں آئی تھی جب ربیع کی یادوں نے اسے پھر سے اپنے گھیرے میں تنگ کر لیا۔ بڑی کوئی ظالم آپی ہیں آپ۔ آپی مجھ سے نہیں بنتی چائے۔ چائے ابل ابل کر چلہے پر گر رہی تھی۔

"ربیع واپس آجاؤ۔"

نور سرگوشی میں کہتی وہی ٹیک لگا کر زمین پر بیٹھ گئی۔ آنکھوں سے آنسوں ابل ابل کر بہتے اس کا گھٹنا بھگو رہے تھے۔

"ربیع واپس آجاؤ میں پھر کبھی تمہیں چائے بنانے کا نہیں کہوں گی لوٹ آؤ تمہاری آپی کیسے رہے گی تمہارے بنا۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

نور دونوں ہاتھوں کو منہ پر رکھ کر سسک پڑی۔

ربیع کے جانے کے ساتھ ہی نور کی دنیا بھی ویران ہی چکی تھی***

صبح نو بجے

نور لاؤنج میں بیٹھی اپنی اور ربیع کی تصویریں دیکھ رہی تھی۔ کسی جگہ اس کی آنکھیں پانی سے بھر جاتی تو کہیں وہ پھیکا سا مسکرا دیتی۔ اس سے پہلے کے وہ پھر سے آنسوؤں میں بری طرح گھرتی ڈور بیل بجی۔ نور موبائل وہی صوفے پر چھوڑتی دروازہ کھولنے آگے بڑھی۔

"میڈم آپ کا پارسل۔"

ڈلیوری بوائے نے ایک لفافہ نور کی طرف بڑھایا۔

"میرا پارسل لیکن میں نے تو کچھ آرڈر نہیں کیا؟"

نور نے حیرانی اور الجھن سے لڑکے کی طرف دیکھا۔

"میڈم یہ آپ کا ہی ہے آپ یہاں سائن کر دیں۔"

لڑکے نے ایک رجسٹر نور کے آگے کیا انداز میں عجلت تھی۔ نور نے نہ سمجھی سے لڑکے

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

کے ہاتھ سے پین لے کر سائن کیا۔پارسل ہاتھ میں لے کر اس سے پہلے وہ کچھ کہتی یا پوچھتی لڑکا بائیک بھگا کر وہاں سے نکل گیا۔

نور ہکا بکا دور جاتی بائیک کو دیکھ رہی تھی۔چند لمحے حیرانی سے ہاتھ میں پکڑے لفافے کو دیکھتے رہنے کے بعد وہ دروازہ بند کرتی اندر آ گئی***

شام چار بجے

وائٹ شرٹ کے ساتھ بلیک پینٹ پہنے چہرے پر بلا کی سنجیدگی لئے وہ لڑکی نور کو بازو سے گھسیٹے مختلف راہداریوں سے گزارتی ہوئی آگے بڑھ رہی تھی۔

نور خود کو چھڑانے کی کوشش کرتی بے جان گڑیا کی طرح اس کے ساتھ ساتھ گھسٹتی جا رہی تھی۔

دونوں کے نزدیک آتے ہی شیشے کا دروازہ دو ہندسوں میں بٹ گیا۔باہر نکلتے ہی لڑکی نے نور کے بازو کو ایک جھٹکے سے چھوڑا۔نور بمشکل گرتے گرتے بچی تھی۔

"اگر آج کے بعد یہاں نظر آئی تو اپنے حشر کی زمیدار تم خود ہو گی۔"

نور کو نظروں کے حصار میں لئے وہ لڑکی پھنکاری تھی۔

"اگر آپ لوگوں نے میری مدد نہیں کی تو میں بھی میڈیا میں جاؤں گی۔"

نور نے بازو کو سہلاتے چلا کر کہا۔

"نکلو یہاں سے گارڈز اگر آج کے بعد یہ یہاں نظر آئے تو اسے اندر مت گھسنے دینا۔"

لڑکی گارڈز کو حکم کرتی ایک آخری نظر نور پر ڈالتی اندر چلی گئی۔

نور خونخوار نظروں سے بلڈنگ کو گھورتی واپسی کے لئے مڑی تھی۔

گھر پہنچ کر نور نے بیگ کو بیڈ پر پٹخا اور چینج کرنے واشروم چلی گئی۔ واپس آ کر بیڈ پر بیٹھے وہ بے مقصد ہی ٹیڈی کو دیکھنے لگی۔ ٹیڈی کو دیکھتے ہی اس کی آنکھیں نمی سے بھر گئی۔ ٹیڈی کو ایک طرف رکھے وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی۔ اس کی آنکھ سے نکلا ہر آنسو مارٹن کے دل پر گر رہا تھا۔ ضبط سے مٹھیاں بینچے وہ چیئیر کے ساتھ ٹیک لگا گیا۔ نور کی سسکیاں اس کے کانوں میں زہر گھول رہی تھی۔ نور روتے روتے وہی سو گئی۔ اگلی صبح وہ معمول کی طرح اٹھی تھی۔ آج اس کا ارادہ آفس جانے کا تھا جہاں ملیحہ پہلے ہی اس کے لمبے لیو کی درخواست جمع

کرواچکی تھی۔ پھیکا سا ناشتہ بنا کر اس نے بجھے دل سے چند اک نوالے حلک سے نیچے اتارے اور پلیٹ وہیں چھوڑ روم میں آ گئی۔ کمرے کی حالت تھوڑی درست کر کے وہ وہی بیٹھ گئی۔ ٹیڈی تکیے سے ٹیک لگائے رکھا گیا تھا۔ نور کی نظر بے اختیار اس پر گئی۔ ایک پل کے لئے اسے لگا جیسے وہ ٹیڈی اسے ہی دیکھ رہا ہو۔ اس سوچ کے آتے ہی نور ہلکا سا ہنس دی۔ ٹوٹی سی بکھری سی ہنسی۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر ٹیڈی کو اٹھایا عین اسی وقت ڈور بیل بجی تھی۔ نور ٹیڈی کو ہاتھ میں پکڑے ہی روم سے باہر نکل آئی۔ ٹیڈی کو وہی پڑے صوفے پر رکھ کر اب وہ دروازہ کھولنے آگے بڑھی تھی۔ دروازہ کھولتے ہی سامنے سوٹڈ بوٹڈ ڈریس میں عزیز کھڑا تھا۔ آنکھوں پر کالے گلاسس لگائے۔ گھنی مونچھوں کو اوپر کی جانب کھڑی کئے وہ مغرور سا لگ رہا تھا۔ اس کا شمار خوبصورت مردوں میں ہوتا تھا۔

"آپ یہاں کیوں آئیں ہیں؟"

عزیز کو اتنی صبح دیکھ نور کو حیرت کا جھٹکا لگا تھا۔

"آپ تو جانتی ہی ہوں گی مس نور کے میں یہاں کیوں آیا ہوں؟"

ایک آئی برو کو ابکا کر اس نے جواب دینے کی بجائے سوال کیا۔ نور کے جواب دینے سے پہلے ہی عزیز گھر کے اندر داخل ہو چکا تھا۔

آفیسر عزیز کو دیکھ کر مارٹن کو حیرت کا جھٹکا لگا تھا۔ عزیز بڑی شان سے ٹانگ پر ٹانگ رکھے صوفے پر بیٹھ گیا۔

"کیا بد تمیزی ہے یہ؟ نکلیں یہاں سے۔"

نور اس کے یوں اندر آنے پر چلائی۔

"مس نور بیٹھ کر آرام سے بات کرتے ہیں یوں چلانے سے آپ کا گلا خراب ہو جائے گا پھر آپ سے ٹھیک سے بات بھی نہیں ہو گی۔"

عزیز نے آنکھوں سے گلاسس اتار کر صوفے کی طرف اشارہ کیا۔

"کل جو بات کرنی تھی وہ کر لی اگر اب میں کوئی بات کروں گی بھی تو وہ میڈیا سے سمجھیں آپ؟"

نور پھنکارتی صوفے پر بیٹھ گئی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"کیا کہیں گی میڈیا سے؟"

عزیز ہلکا سا ہنس کر کہتا صوفے سے ٹیک لگا گیا۔

"یہی کے آج کل کی پولیس اور آئی بی کے آفیسرز کس قدر غفلت برت رہے ہیں۔"

نور نے لفظوں پر زور دیتے کہا۔

"مس نور کیا آپ شروع سے بتانا پسند کریں گی؟"

اب وہ اپنے گلا سس کو اپنے کوٹ کے ساتھ رگڑ کر صاف کر رہا تھا۔

"میرے بھائی کے قاتل کو ڈھونڈیں۔"

نور نے ہلکا سا چلا کر کہا۔ عزیز اس کا صبر آزما رہا تھا۔

"مس نور کیا ثبوت ہے آپ کے پاس کہ آپ کے بھائی کا قتل ہوا ہے؟"

عزیز لاپرواسے انداز میں پوچھتا آس پاس کا جائزہ لینے لگا۔

"ثبوت ڈھونڈنا آپ کا کام ہے میرا نہیں۔"

نور نخوت سے بولی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"مس نور لگتا ہے اپنے بھائی کے جانے کے غم میں آپ مینٹلی ڈسٹرب ہو گئی ہیں آپ کو کسی اچھے سائیکالوجسٹ کی ضرورت ہے۔"

"میرا بھائی جمعہ کے لئے گھر سے گیا تھا لیکن جہاں اس کی باڈی ملی وہ جگہ یہاں سے آدھے گھنٹے کے فاصلے پر ہے وہ وہاں کیسے پہنچا؟"

نور نے آئی برو اٹھائے سوال کیا۔ ربیع کے ذکر پر اس کا دل دکھ رہا تھا مگر وہ عزیز پر ظاہر نہیں ہونے دینا چاہتی تھی۔

"ہو سکتا ہے کسی دوست کے ساتھ گیا ہو؟"

عزیز اطمعنان سے بولا۔

"میں نے ربیع کے سبھی دوستوں سے پوچھا تھا سب کا کہنا تھا وہ ان کے ساتھ کہیں نہیں گیا۔"

اس بار نور کا لہجہ ہموار تھا۔

"آپ کو بڑا علم ہے اپنے بھائی کے دوستوں کا کیا بات ہے مس نور؟"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

عزیز نے معنی خیزی سے کہا۔

جہاں نور نے جبڑے بینچے وہی مارٹن کے منہ کو جاتا شراب کا گلاس تھم گیا۔

"تمیز سے بات کریں آفیسر۔"

نور ضبط سے بولی۔

"تمیز سے ہی بات کر رہا ہوں مس نور اور کیا پتا آپ کا بھائی اپنی کسی گرل فرینڈ سے ملنے گیا ہو۔"

عزیز نے بات کو نیا رخ دیا تھا۔

"اس کی کوئی گرل فرینڈ نہیں تھی اور نہ ہی میرا بھائی ایسا تھا آپ اس پر الزام مت لگائیں۔"

نور اپنی جگہ سے کھڑی ہو گئی۔

"تو پھر آپ کا بھائی جوے کے اڈے پر گیا ہو گا جوا کھیلنے اور واپسی پر آتے ہوئے اس کا ایکسیڈنٹ ہو گیا ہو گا۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

عزیز بات کو نئے سے نئے رخ دے رہا تھا۔

"نکلیں یہاں سے۔"

نور سے مزید برداشت نہیں ہوا۔

"مس نور پہلے ثبوت لائیں کہ آپ کے بھائی کا قتل ہوا تھا ایکسیڈنٹ نہیں۔"

عزیز جیکٹ جھاڑتا اٹھا۔

"میں نے کہا نا جہاں میرے بھائی کی باڈی ملی تھی وہ جگہ یہاں سے آدھا گھنٹا دور تھی اگر اس کا ایکسیڈنٹ ہوا ہوتا تو اس کی لاش سڑک سے ملتی کسی کچرے کے ڈھیر سے نہیں۔"

نور نے کتنے ضبط سے یہ بات کہی تھی وہ ہی جانتی تھی۔بات کرتے اس کی آواز بھرا گئی۔

"ٹرک نے جتنی زور سے ٹکر ماری تھی شاید اس کی باڈی اچھل کر دور جا گری ہو؟"

عزیز کا اطمینان بحال تھا۔

"اگر آپ میری کوئی مدد نہیں کر سکتے تو یوں میرے زخموں پر نمک بھی نہ چھڑکیں پلیز جائیں یہاں سے اب میں سیدھا میڈیا کے پاس جاؤں گی اور وہی دیکھتے ہیں کیا ہو گا۔"

شروع میں التجائیہ کہتی آخر میں لہجہ دھمکی بھرا ہو گیا تھا۔

"تو آپ مجھے دھمکی دے رہی ہیں؟"

عزیز قدم قدم چلتا اس کے عین سامنے آ کر کھڑا ہو گیا۔

مارٹن سرخ آنکھوں سے اس کی نزدیکی دیکھ رہا تھا۔

"دور رہ کر بات کریں مجھ سے۔"

نور گھبرا کر دو قدم پیچھے لے گئی۔

"آپ میڈیا کے پاس جائیں گی؟"

لہجہ پر اسرار تھا۔

"دور رہ کر بات کریں مجھ سے ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔"

عزیز کے قدم آگے بڑھانے پر نور نے کمزور سے دھمکی دی تھی۔

"مس نور اگر ابھی کوئی آپ کے سر پر گن رکھ کر شوٹ کر دے تو آپ کیا کر لیں گی؟"

عزیز نے بات کے اختتام پر گن نکال کر اس کی کنپٹی پر رکھ دی۔ نور جہاں تھی وہی جم

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

گئی۔مارٹن ہنٹرز ہریلی ہنسی ہنستا کرسی سے ٹیک لگا گیا۔اس کی آنکھوں میں چمک در آئی تھی جیسے سکرین پر چلتے مناظر اسے لطف دینے لگے ہو۔

"آپ میڈیا کے پاس جائیں گی میری امیج خراب کریں گی؟"

ٹک کی آواز کے ساتھ ہی گن لوڈ ہوئی تھی۔

"ہاں مجھے انصاف چاہیے۔"

اپنے اندر کے ڈر کو چھپانے کی ناکام کوشش کرتی وہ لہجے کو نارمل رکھتے بولی مگر ڈر اس کے چہرے پر اپنی چھاپ چھوڑ چکا تھا۔

"کیا ہو گا اگر صبح آپ کے وہ ریٹائرڈ انکل اور ان کی بیوی آپ کے گھر آئے اور یہی ان کو آپ کی لاش ملے؟"

نور کے کنپٹی پر دباؤ بڑھا۔

نور کا چہرہ زرد پڑنے لگا تھا۔

"سب یہی سمجھے گے بہن نے بھائی کے غم میں خود خوشی کر لی۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

نور کی آنکھیں خوف سے پھیل گئیں۔

"بتائیں میڈیا کے پاس جائیں گی؟ میری شکایت لگائیں گی؟"

"پلیز۔"

نور نے کمزور سی آواز میں کہا۔

"جائیں گی میڈیا کے پاس؟"

اب کے وہ غرایا تھا۔

نور بوکھلا سی گئی۔

"نہیں نہیں جاؤں گی۔"

"گڈ گرل۔"

عزیز ہلکا سا مسکرا کر کہتا گن اس کی کنپٹی سے ہٹا گیا۔ نور اپنا توازن کھوتی وہی صوفے پر ڈھہ سی گئی۔

"امید ہے آپ سے دوبارہ ملاقات نہیں ہوگی۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

آنکھوں پر گلاسس لگائے وہ دروازے کی طرف بڑھا۔

نور کی آنکھیں آنسوؤں سے لبالب بھرنے لگی تھیں۔

دروازے کے پاس رک کر عزیز نے داد دیتی نظروں سے نور کو دیکھا۔ایک مسکراہٹ اس کی اور اچھالے وہ باہر نکل گیا۔نور آنسو بہاتی سمٹ کر وہی صوفے پر لیٹ گئی۔

عزیز کے جاتے ہی مارٹن نے غصّے سے لیپ ٹاپ بند کیا تھا۔ایک ہاتھ سے اپنی کنپٹی کو سہلاتے وہ کوئی نمبر ملانے لگا***

عزیز رات اپنے آفس سے گھر جانے کے لئے نکلا۔

گاڑی میں لگے ہلکے ہلکے میوزک کے ساتھ وہ خود بھی گنگناتا آگے بڑھ رہا تھا۔اچانک نظر پیچھے سے آتی کالے کلر کی کورولا پر پڑی۔

کالے رنگ کی وہ کار کافی دیر سے اس کا پیچھا کر رہی تھی۔کار پر نظر پڑتے ہی اس کے چہرے پر مسکراہٹ دوڑ گئی۔ایک پراسرار مسکراہٹ۔ڈیش بورڈ پر پڑے فون کو اٹھا کر اس نے ایک میسج ٹائپ کرتے اذان کو سینڈ کیا اور موبائل سائیڈ پر رکھتے گاڑی کی سپیڈ

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

بڑھالی۔ پیچھے آتی گاڑی کی سپیڈ بھی بڑھ گئی۔

"دھمکی یا موت؟"

گاڑی کو یوٹرن میں ڈالتے بڑے پراسرار سے انداز میں اس نے خود سے پوچھا تھا۔

اس کے چہرے کے تاثر دیکھ کے لگ رہا تھا جیسے وہ یہ سب انجوائے کر رہا ہو۔

گاڑی ایک سگنل پر رکی۔

کالے رنگ کی گاڑی اس کے مقابل آ کر کھڑی ہو گئی۔

عزیز ابراہیم نے ایک نظر گاڑی کو دیکھا اور اگلے ہی پل دوبارہ سے مسکرا دیا۔

رسک لیا تھا بھکتنا تو پڑنا تھا۔ اچانک فضا میں زوروسے فائرنگ شروع ہو گئی۔

عزیز ان سب کے لئے پہلے ہی تیار تھا۔ وہ فورن سے نیچے جھکا تھا۔ گاڑی بلٹ پروف تھی لیکن مسلسل ایک ہی جگہ فائرنگ کرنے سے شیشہ ٹوٹ کر عزیز کے بازو میں لگا تھا۔ نیچے جھکے اس کے منہ سے سسکی نکلی تھی۔

آس پاس ہل چل مچ چکی تھی۔ دور سے ہی پولیس سائرن کی آواز آنے لگی۔

کالے رنگ کی گاڑی سے ماسک پہنے ایک آدمی نیچے اترا پھرتی سے ایک کاغذ عزیز کی گاڑی میں پھینکتے وہ جیسے اترا تھا ویسے ہی پھرتی سے واپس بیٹھا۔اس کے بیٹھتے ہی گاڑی تیزی سے آگے بڑھی تھی۔عزیز خون رستے بازو پر ہاتھ رکھے سیدھا ہوا۔پولیس کی گاڑی کے قریب رکتے ہی اذان تیزی سے اتر کر عزیز کی طرف آیا تھا۔

"سر آپ ٹھیک ہیں؟"

اذان نے عزیز کے بازو سے نکلتے خون کو دیکھ فکرمندی سے پوچھا۔

"ہاں میں ٹھیک ہوں۔"

تڑے مڑے کاغذ کو اٹھا کے جیب میں رکھتے وہ بمشکل ہی بولا تھا۔ہوسپٹل کے بیڈ پر بیٹھے عزیز نے کاغذ کھولا۔

"دور رہو اس سے ورنہ انجام بہت برا ہو گا اس بار وارننگ دی ہے اگلی بار موت دوں گا۔"

"وارننگ۔"

کاغذ کو ہاتھوں کی مٹھی میں دبائے وہ فتح بھری سے مسکراہٹ چہرے پر سجائے ٹیک لگا گیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"تو میرا اندازہ سہی تھا تم خود سے ہی اپنی بربادی کا سامان اکھٹا کر رہے ہو مارٹن ہنٹر۔"

وہ خود سے ہی مخاطب تھا۔اذان نوک کرتا اندر آیا۔

"اذان ہم اپنی منزل کی طرف پہلا قدم رکھ چکے ہیں اب بہت جلد ہی مارٹن ہنٹر سلاخوں کے پیچھے ہو گا۔"

نظروں کو کسی نکتے پر ٹکائے عزیز اذان سے مخاطب ہوا تھا۔

اذان کے چہرے پر بھی مسکراہٹ دوڑ گئی تھی*** "حاشر پاکستان کی فلائٹ بک کرواؤ مجھے فورن پاکستان کے لئے نکلنا ہے۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

شیشہ گیر دیوار کے آگے کھڑے وہ گہری سنجیدگی سے بولا۔

"مگر پاکستان واپس کیوں؟"

حاشر نے حیرانی سے پوچھا۔

"کیا تم واقعی نہیں جانتے کیوں؟"

ایک آئی برو ابکا کر اس نے جواب دینے کی بجائے سوال کیا تھا۔

"وہ ڈرپوک سی لڑکی ہے تمہاری دنیا میں ایڈجسٹ نہیں کر پائے گی۔"

اس کی سفاک طبیعت کو مدِ نظر رکھتے ہوئے حاشر نے ہمت کرتے کہا۔

"مجھے مت سکھاؤ جو کہا ہے وہ کرو۔"

جبڑوں کو سختی سے بھینچے وہ پورا کا پورا حاشر کی طرف گھوم گیا۔

"تمہاری اصلیت جاننے کے بعد تمہیں لگتا ہے وہ تمہارے ساتھ یہاں آئے گی؟"

"جو چیز ایک بار مارٹن کو پسند آجائے وہ اس کی ہو کر رہتی ہے۔"

سینہ اکڑ کر کہتے وہ دوبارہ شیشہ گیر دیوار کی جانب رخ موڑ گیا۔

"وہ کوئی چیز۔"

"یہ گھسے پٹے ڈائلاگ بند کرو اور جا کر ٹکٹ بوک کرواؤ۔"

مارٹن اس کی بات کاٹتے سختی سے بولا۔ آنکھوں میں سرخی اتر آئی تھی۔ حاشر خاموشی سے وہاں سے چلا گیا۔ مارٹن نے آنکھیں بند کئے اپنے اندر اٹھتے وبال کو کم کرنے کی کوشش کی۔ تھوڑی ہی دیر میں اس کی آنکھوں کی سرخی زائل ہو چکی تھی مگر وہ خالی پن لئے زندگی

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

سے عاری دو آنکھیں اب کسی اور ہی نکتے پر ٹکی تھیں****

مارٹن کے پاکستان دوبارہ لوٹنے کی خبر عزیز تک پہنچ چکی تھی۔ خوشی کے مارے اس کے پیر ہی زمین پر نہیں ٹک رہے تھے۔ دوسری طرف مارٹن نور کو حاصل کرنے کی ترغیبِ سوچ رہا تھا۔ یہ پہلی بار تھا شاید کہ مارٹن ہنٹر کسی چیز کو لے کر الجھن میں تھا۔

"اس سے چھپانے کی بجائے اسے سچ بتا دو باقی وہ تمہارے ساتھ جاتی ہے یا نہیں یہ وقت بتا دے گا۔"

حاشر نے گرما گرم کافی کو کپ میں انڈیلتے لاپرواہی سے کہا۔

"جائے گی تو وہ میرے ساتھ ہی پھر چاہے یہ رضامندی سے ہو یا زبردستی سے۔"

"مارٹن ایک بار پھر سے سوچ لو۔"

اس کا جواب جاننے کے باوجود بھی حاشر نے ایک آخری کوشش کرتے سمجھانے والے انداز میں کہا۔

"مارٹن کچھ کرنے سے پہلے سوچتا نہیں ہے۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

مارٹن کے جواب پر حاشر ٹھنڈی آہ بھر کر رہ گیا۔

"اگر وہ کسی اور میں انٹرسٹڈ ہوئی تو۔"

"وہ میری ہے صرف میری اور اگر کوئی اسے چھیننے کی کوشش کرے گا تو وہ اس کا آخری لمحہ ہو گا۔"

حاشر کی بات کو بیچ میں ہی کاٹ کر وہ دھاڑا تھا۔

حاشر نے اس کی آنکھوں میں وحشت دیکھی تھی جسے دیکھ اک پل کے لئے وہ بھی گھبرا گیا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"ایسا کیا ہے اس لڑکی میں جو تم اس کے لئے یوں پاگل ہو رہے ہو وہ بھی صرف دو ملاقاتوں میں؟"

یہ وہ سوال تھا جو حاشر جاننے کے لئے بے چین تھا اور یہی وہ سوال بھی تھا جس کا جواب مارٹن ہنٹر کے پاس جواب نہیں تھا یا کم از کم اس وقت اس کے پاس اس سوال کا جواب موجود نہیں تھا۔ حاشر کے سوال کو نظر انداز کرتے وہ شراب کا گلاس اٹھا کر بالکنی میں چلا

گیا۔حاشر نے افسوس سے نور کے بارے میں سوچا تھا۔

"مس نور تمہاری آگے کی زندگی بہت ٹف ہونے والی ہے۔"

حاشر منہ میں بڑبڑاتا کافی سے لطف لینے لگا***

جمعہ دوپہر دو بجے

علی جمعے کی نماز کے بعد سیدھا نور کی طرف آئے تھے۔سلمہ بھی نور کی طرف ہی تھیں۔آج جمعہ تھا وہ جانتے تھے نور پر یہ دن کتنا بھاری گزرنا تھا اسی لئے دونوں نے پورا دن نور کے ساتھ رہنے کا فیصلہ کیا تھا۔علی کے آتے ہی سلمہ نے چائے بنائی۔تینوں لاؤنج میں بیٹھے چائے پی رہے تھے۔

وقفے وقفے سے علی اور سلمہ کوئی نا کوئی بات کرتے مگر نور خاموشی سے دونوں کی گفتگو سنتی بمشکل چائے پی رہی تھی۔

سلمہ نے نور کی مکمل خاموشی پر دکھ سے علی کی طرف دیکھا۔علی نے آنکھوں ہی آنکھوں میں اسے تسلی دی۔سلمہ اور علی اپنی چائے پی چکے تھے جبکہ نور قدرے دھیرے دھیرے کپ

لبوں کو لگا کر گھونٹ بھر رہی تھی۔ سلمہ اپنا اور علی کا کپ لے کر ٹرے میں رکھے کچن کی جانب بڑھی اسی وقت دروازہ بجا۔ علی دروازہ کھولنے کی غرض سے اٹھے۔

سلمہ کچن میں چلی گئی۔

نور ابھی بھی بے دھیانی میں چائی پی رہی تھی۔ علی کی حیرت زدہ آواز اس کے کانوں سے ٹکرائی۔ نور چونک کر دروازے کی طرف دیکھنے لگی۔ بلیک ہڈی پہنے چہرے پر ہم رنگ ماسک لگائے دونوں ہاتھوں کو جیبوں میں ڈالے وہ بڑی شان سے اندر داخل ہوا تھا۔ پیچھے ہی حاشر اور جیری کے ساتھ دس پندرا گارڈز بھی تھے۔

"کون ہو تم لوگ یہ کیا بدتمیزی ہے؟"

علی کو دھکا دے کر زبردستی اندر داخل ہونے پر علی نے چلا کر پوچھا۔

مارٹن بنا جواب دیے نور کے سامنے صوفے پر ٹانگ پر ٹانگ چڑھائے بیٹھ گیا۔

نور ان دو آنکھوں کو دیکھ کر سانس لینا بھول گئی تھی۔ یہ وہی دو آنکھیں تھیں جنہوں نے کتنے ہی دن نور کی نیند حرام کر رکھی تھی اور آج وہ دو آنکھیں اسے پھر دکھائی دی تھیں وہ بھی

اس طرح۔ نور کے ہاتھ میں پکڑا کب لرز گیا۔

مارٹن کی آنکھیں نور کی آنکھوں میں گڑی تھیں۔

"کون ہو تم لوگ؟"

مارٹن کی ڈھٹائی دیکھ علی نے قدرے چلا کر پوچھا۔

مارٹن نے ناگوار نظروں سے علی کی سمت دیکھا۔

جیری اور حاشر مارٹن کے دائیں بائیں کھڑے تھے۔

دو گارڈز دروازے کے قریب ہی رک گئے تھے باقی کے گارڈز ان کے ارد گرد گھیرا ڈالے کھڑے ہو گئے تھے۔

علی کے چلانے پر سلمہ بھی حیرت زدہ سی کچن سے نکلی اور سامنے کا منظر دیکھ ان کی حالت بھی خراب ہو گئی تھی۔

"بیٹھ کر بات کرتے ہیں۔"

علی کے لہجے پر اپنا غصہ کنٹرول کرتے مارٹن نے حاشر کو اشارہ کیا جس پر حاشر نے علی کے

سوال کا تحمل سے جواب دیا۔

"ہو کون تم لوگ اور یہ کیا بد تمیزی ہے ابھی کے ابھی نکلو یہاں سے ورنہ انجام کے زمیدار تم خود ہو گے۔"

علی نے خاصے سخت لہجے میں کہا آخر وہ تھے ہی پولیس والے۔ان کی دھمکی پر مارٹن ہنٹر کے چہرے پر طنزیہ مسکراہٹ چھا گئی۔

"I have come to ask for the hand of your adopted daughter in marriage"

"آپ کی منہ بولی بیٹی کا رشتہ لینے آیا ہوں۔"

مارٹن کے جواب پر جہاں علی تیش میں آئے وہی نور سن رہ گئی۔

"کیا بکواس کر رہے ہو؟ ہو کون تم لوگ اور یہ کون سا طریقہ ہے کسی کے گھر جا کر رشتہ مانگنے کا؟"

علی کو مارٹن کا حلیہ اور لہجہ دونوں ہی کھٹک رہے تھے۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"It,s too soon for you to know about me?"

"بہت جلدی ہے تمہیں میرے بارے میں جاننے کی؟"

مارٹن نے ایک آئی برو اٹھا کر طنزیہ کہا۔ علی قہر برساتی آنکھوں نے مارٹن کو گھور رہے تھے۔مارٹن چل کر ان کے سامنے آ کر کھڑا ہو گیا۔

"Do you remember kabir ansari?"

" کبیر انصاری تو یاد ہو گا؟"

لائٹر سے سگریٹ کو سلگاتے مارٹن نے سوال کیا۔

"کون ہو تم؟"

اس بار علی کے لہجے میں کچھ بدلہ تھا۔

"I,m the one who brought kabir ansari to his demise"۔

"میں ہی ہوں وہ جس نے کبیر انصاری کو اس کے انجام تک پہنچایا تھا۔"

جواب سن کے جہاں علی اور سلمہ کی آنکھیں پھیلی تھی وہی نور کو اس رات کا سارا منظر یاد آنے

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

لگا تھا۔ خوف سے اس کی آنکھوں کی پتلیاں پھیل گئی تھی۔

"جانتے ہو اس وقت کس کے گھر میں کھڑے ہو؟"

"Of a retired police officer."

"ایک ریٹائر پولیس آفیسر کے۔"

جواب بڑے اطمعنان سے آیا تھا۔

"I'm not in the habit of talking much, just know that your daughter is mine from today۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"مجھے زیادہ بات کرنے کی عادت نہیں ہے بس یہ جان لو کے تمہاری بیٹی آج سے میری ہے۔"

مارٹن نے لمبا کش بھرتے سگریٹ قدموں تلے روند دی۔

حاشر مارٹن کا ٹرانس لیٹ سپیکر بنا ہوا تھا۔

نور جہاں بیٹھی تھی مانو وہ وہی جم کر رہ گئی تھی۔

مارٹن نور کے سامنے آ کر کھڑا ہو گیا۔

"I came to inform you today, I'll come to take her tomorrow, be ready."

"آج اطلاع کرنے آیا تھا کل لینے آؤں گا تیار رہنا۔"

حکم دینے والے انداز میں کہتے وہ مڑا۔ نور کی نظریں اسی پر ٹکی تھیں۔

"میں تمہارے ساتھ کہیں نہیں جاؤں گی۔"

ناجانے نور میں اتنی ہمت کہاں سے آ گئی تھی۔ وہ صوفے سے کھڑی ہو کر چلائی۔ مارٹن ہنٹر نے چونک کر اسے دیکھا پھر مسکرا دیا۔ سیاہ آنکھیں تعیدی انداز میں سکڑی تھیں۔

"تم سے پوچھا کسی نے؟"

وہ ایک آئی برو اٹھائے سوال کر گیا۔ نور کے تن بدن میں آگ سی لگ گئی تھی۔

"میں کسی بھی ایرے غیرے سے شادی کر سکتی ہوں پر ایک کافر سے کبھی نہیں۔"

مارٹن کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر وہ غرا کر بولی۔ اس کا یہ لہجہ یہ انداز مارٹن ہنٹر کیسے

برداشت کر گیا یہ وہی جانتا تھا۔

"No issue, if you, being a Muslim, cannot marry a non-believer, then I will bring you into my faith as well."

"Think about it, do you want to marry a non-believer or become a non-believer yourself to get married?"

"کوئی بات نہیں اگر تم مسلمان رہ کر ایک کافر سے شادی نہیں کر سکتی تو میں تمہیں بھی اپنے دھرم میں لے آؤں گا سوچ لو ایک کافر سے شادی کرنی ہے یا ایک کافر بن کر شادی کرنی ہے؟"

کتنے آرام سے وہ یہ بات کہہ گیا تھا۔ نور کو ایسا لگا جیسے کسی نے اس کے کانوں میں گرم سیسہ انڈیل دیا ہو۔ علی اور سلمہ بھی سن رہ گئے۔ نور کو سن چھوڑے وہ مڑا۔

"Bring one of them along."

"ایک کو ساتھ لے کر آنا۔"

حاشر اور جیری کو حکم کرتے وہ دروازے کی طرف بڑھا۔جیری نے حکم کی تکمیل کرتے سلمہ کے سر پر گن تان دی۔

"چلو۔"

سلمہ کے سر پر گن تانے جیری نے سخت لہجے میں کہا۔

"چھوڑو کہاں لے کر جا رہے ہو؟"

علی نے تیش میں آتے اپنے قدم جیری کی طرف بڑھائے۔ایک گارڈ بیچ میں حائل ہو گیا۔

"دیکھیں پلیز انہیں چھوڑ دیں۔"

ماحول کی سختی دیکھتے نور نے جیری کے آگے اپنے ہاتھ جوڑ دیے تھے۔

"بھابھی جی آپ کے منہ بولے بابا ایک پولیس والے ہیں اور اگر ہم یہاں سے خالی ہاتھ چلے گئے تو واپس کیسے آئیں گے آپ کو لینے اسی لئے اپنی سیفٹی کے لئے آپ کی منہ بولی امی جان کو لے کر جا رہے ہیں پر آپ فکر مت کریں انہیں سہی سلامت آپ کے پاس چھوڑ کر جائیں گے پر وہ بھی تب جب آپ شرافت سے شادی کے لئے ہاں بول کر ہماری ساری

شرتیں مانے گی ورنہ۔"

آخری لفظ کو ادھورا چھوڑتے جیری گن پائنٹ پر سلمہ کو اپنے ہمرا گھر سے باہر لے گیا۔ علی بے بسی سے انہیں جاتا دیکھ رہے تھے۔

نور کی دھندلی آنکھوں نے بھی سلمہ کو گھر کی دہلیز پار کرتے دیکھا تھا۔ان کے جاتے ہی سب گارڈز بھی اپنی گنز سمبھالے گھر سے نکل گئے۔ نور جہاں تھی وہی زمین پر بیٹھ گئی۔

علی بھی گرنے کے انداز سے آکر صوفے پر بیٹھے تھے۔

ناجانے کتنے ہی لمحے خاموشی چھائی رہی۔

"تم فکر مت کرو نور میں تمہیں کچھ نہیں ہونے دوں گا۔"

گہری خاموشی کو علی کی کمزور سی آواز نے توڑا تھا۔

نور نے چونک کر انہیں دیکھا۔

"میں کچھ نہیں ہونے دوں گا تمہیں سلمہ کو بھی واپس لے کر آؤں گا کچھ نہیں ہونے دوں گا دونوں کو۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

کپکپاتی آواز میں کہتے وہ اپنی جگہ سے کھڑے ہو گئے اور اپنے قدم دروازے کی جانب بڑھا دیے۔

"میں ان کے ساتھ جاؤں گی بابا۔"

علی کے بڑھتے قدم وہی رک گئے۔اس کے جملے سے لے کر آخری لفظ نے علی کو ششدہ چھوڑ دیا۔

"میں آپ کی اور امی کی جان خطرے میں نہیں ڈال سکتی۔"

نور اپنی جگہ سے اٹھ کر علی کے سامنے آ کر کھڑی ہو گئی۔

"منہ بولے ہی سہی پر آج سے آپ ہی میرے بابا ہیں۔"

گال پر آئے آنسوؤں کو رگڑ کر کہتی وہ علی کے دل میں ٹھنڈک ڈال گئی۔

"بابا میں اپنی وجہ سے آپ دونوں کو خطرے میں نہیں ڈال سکتی میں ان کے ساتھ جاؤں گی۔"

علی کے دونوں ہاتھوں کو وہ اپنے نازک ہاتھوں میں تھام گئی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"میں اپنی بیٹی کو ان کے ساتھ نہیں جانے دوں گا۔"

آنسوؤں سے ڈوبی آواز میں کہتے انہوں نے نور کے سر پر ہاتھ پھیرا۔

"بابا۔"

نور نے ان کی آنکھوں میں دیکھا۔ آنسوؤں سے تر آنکھوں میں کوئی پیغام تھا۔ علی چونک گئے۔ اگلے چند لمحوں میں جو انکشاف علی پر ہوا وہ ان کے رونگٹے کھڑے کرنے کے لئے کافی تھا۔ ایک بار پھر سے گھر میں خاموشی کا راج تھا۔

نور نے سہارا دے کر علی کو صوفے پر بیٹھایا اور خود ان کے سامنے گھٹنوں کے بل بیٹھ گئی۔

"نہیں۔"

علی نے سر کو دائیں بائیں ہلا کر کمزور سی آواز میں کہا۔

"ہاں بابا۔"

نور نے سر کو اوپر نیچے کرتے علی کی بات کو انکار میں ڈالا۔

"کیسے؟"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اس بار اپنے کمزور ہاتھوں میں انہوں نے نور کے موم ہاتھوں کو تھام لیا۔

وقت دھیرے دھیرے سرکنے لگا تھا اور ساتھ ہی کچھ بدل رہا تھا یا شاید بدل گیا تھا***

سادہ سا سوٹ پہنے وہ اس وقت ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے بیٹھی تھی۔

چہرے پر میک اپ کے نام پر کچھ بھی نہیں تھا۔ وہ یک ٹک خود کو دیکھ رہی تھی۔

ایک آنسو چپکے سے اس کے گال پر بہہ گیا۔ دروازہ کھولے ایک لڑکی اندر داخل ہوئی۔

ہاتھوں میں پکڑا سامان وہ بیڈ پر رکھے نور کے پاس آئی۔ نور نے انجان نظروں سے اسے دیکھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"آپ کو تیار کرنا ہے۔"

لڑکی نے اجازت طلب لہجے میں کہا۔

"کس نے کہا ہے؟"

نور نے گال پر پھیلی نمی کو محسوس کرتے ہاتھ بڑھا کر گال صاف کیا۔

"آپ کے بابا ہیں وہ شاید۔"

لڑکی کہہ کر پلٹی۔

نور پھیکا سا مسکرا دی۔

"سنو۔"

"جی میڈم۔"

ہاتھوں میں میک اپ کٹ تھامے وہ پلٹی۔

"میرا ایک پیغام دینا ہے کسی کو۔"

نور سٹول سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

"جی ضرور۔"

لڑکی نے خوشدلی سے کہا۔

نور نے ایک گہرا سانس لے کر بولنا شروع کیا***

مارٹن تھری پیس سوٹ پہنے ٹانگ پر ٹانگ رکھے لاؤنج میں صوفے پر بیٹھا تھا۔

علی سامنے ہی صوفے پر بیٹھے ایک ادھ خونخوار نظر اس پر ڈال دیتے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہ آج بھی منہ پر ماسک لگائے بیٹھا تھا۔

"Dont look at me like that,father_in_law

"مجھے ایسے مت دیکھو سسر جی۔"

پاؤں کو ہلاتے وہ طنزیہ بولا۔

"سلمہ کہاں ہے؟"

علی نے ناگواری سے اس کے ہلتے پاؤں کو دیکھتے پوچھا۔

"آجائیں گی شادی ہونے کے بعد۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

قریب آتے جیری کی طرف نظر پڑھتے ہی وہ سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔جیری نے قریب آتے ہی اس کے کان میں کچھ کہا تھا۔

مارٹن نے تحمل سے اس کی بات سنتے پراسرار انداز میں مسکراتے سر ہلا دیا۔

علی ٹیڑھی نظریں کئے انہیں ہی دیکھ رہے تھے۔جیری جواب سن گھر سے نکل گیا۔

اس کے جاتے ہی علی فورن سیدھے ہو کر بیٹھے تھے۔

تھوڑی دیر میں ہی جیری ایک امام کے ہمراہ واپس لوٹا تھا۔ نکاح کے وقت علی نور کے پاس ہی موجود تھے۔ ملیحہ بھی نور کے قریب ہی بیٹھی تھی جسے نور کے کہنے پر ہی بلایا گیا تھا۔

نکاح کے بعد امام کمرے سے نکل گیا۔ علی نے آگے بڑھ کر نور کے سر پر ہاتھ رکھا۔

نور نے بھیگی آنکھوں سے انہیں دیکھا اور انہی چند لمحوں میں اک اور پیغام علی کے ذہن تک پہنچ گیا تھا۔ ملیحہ نے بھی اسے گلے لگایا۔ نور سے ہو کر امام لاؤنج میں مارٹن کے پاس آیا تھا۔ حاشر اور جیری نے ایک دوسرے کو دیکھا اور پھیکا سا مسکرا دیے۔

نکاح کے فورن بعد نور نے سلمہ کو لانے کا کہا۔

حاشر سلمہ کو لے کر گھر میں داخل ہوا۔ گھر کے ماحول نے سلمہ کو حیرت میں ڈال دیا تھا۔ علی اور نور نے سلمہ کو سہی سلامت دیکھ سکون کا سانس خارج کیا۔ سلمہ نور کے پاس آئی۔

دونوں نا جانے کتنی دیر ایک دوسرے کے لگے لگ کر روتی رہیں۔ مارٹن کے صبر کا پیمانہ لبریز ہو رہا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"Bring her outside in two minutes."

"دو منٹ میں اسے باہر لے کر آؤ۔"

مارٹن جبڑوں کو بینچے سختی سے کہہ کر گھر سے نکل گیا۔مارٹن کا ایسا لہجہ دیکھ علی نے نور کو سلمہ سے دور کرتے اسے ایک آخری نظر دیکھا۔ کتنا مشکل وقت تھا ان پر یہ وہی جانتے تھے کے کیسے وہ نور کو ان درندوں کے ساتھ بھیجنے لگے تھے۔اس سے پہلے ملیحہ نور کے گلے لگتی جیری نے نور کو فورن اپنے ساتھ چلنے کا کہا۔نور دل پر پتھر رکھتی ایک آخری نظر سب پر ڈالتی جیری کے ہمرا گھر سے باہر نکل گئی۔اس کے نکلتے ہی سلمہ علی سے لگ کر پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔ ملیحہ بھی سرخ آنکھوں سے سلمہ کو روتا ہوا دیکھ رہی تھی۔ علی ضبط سے سلمہ کو ساتھ لگائے کھڑے تھے۔

جو بات وہ جانتے تھے وہ سلمہ کو نہیں بتا سکتے تھے***

گاڑی میں نور کے ساتھ مارٹن بیٹھا تھا۔ڈرائیونگ سیٹ پر جیری تھا اور اس کے ساتھ ہی حاشر بیٹھا تھا۔گاڑی گھر کے راستے سے نکل کر کہاں جا رہی تھی نور کو کچھ ہوش نہیں

تھی۔وہ بس سر جھکائے بیٹھی تھی۔مارٹن شیشہ نیچے کئے کہنی کو ٹیک لگائے ٹھوڑی تلے ہاتھ رکھے باہر دیکھ رہا تھا۔ان ویران آنکھوں میں آج کچھ اور بھی تھا۔کافی دیر کی مسافت کے بعد گاڑی ایک جگہ رکی۔مارٹن دروازہ کھول کر نیچے اتر گیا۔

"بھابھی جی جائیں وہ آپ کو کچھ نہیں کہے گا آپ کو اس سے ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے اک آپ ہی ہیں جسے مارٹن ہنٹر کچھ نہیں کہہ سکتا۔"

نور کو نیچے نہ اترتے دیکھ جیری نے لہجے میں نرمی پیدا کرتے مزاقیہ لہجے میں کہا۔نور نے خونخوار نظر اس پر ڈالتے گاڑی کا دروازہ کھولا اور نیچے اتر گئی۔

اس کے یوں دیکھنے پر جو تاثرات جیری کے منہ پر آئے تھے اسے دیکھ حاشر کے منہ سے ہنسی کا فوارا چھوٹا تھا۔جیری نے ایک خونخوار نظر حاشر پر ڈالتے گاڑی ریورس گیئر میں ڈالی۔

نور کے اترنے تک مارٹن وہی رکا تھا نور کے اترتے ہی اس نے بھی اپنے قدم ہوٹل کی جانب بڑھا دیے۔نور چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی اس کے پیچھے پیچھے ہی تھی۔

کاؤنٹر سے چابی لے کر وہ دونوں لفٹ کے زریعے کمرے تک آئے۔مارٹن دروازہ کھول

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

کر خاموشی سے اندر آ گیا۔

نور بھی قدم قدم چلتی اندر داخل ہوئی۔ کمرے کو خوبصورتی سے سجایا گیا تھا۔ بیڈ پر پھولوں کی پتیاں بکھری پڑی تھیں۔ نور کو ٹھنڈے پسینے آنے لگے۔

گھر والوں کی زندگی بچانے کی خاطر وہ ایک کافر کے ہمراہ رخصت ہو کر آ تو گئی تھی مگر اب رفتہ رفتہ اس کی حالت غیر ہو رہی تھی۔

نور کو ایک ہی جگہ جما دیکھ مارٹن نے پاس پڑا خوبصورت سا شوپیس سرکا کر نیچے کارپٹ پر پھینک دیا۔ نور جو اپنے دھیان میں کھڑی تھی آواز پر ڈر کے مارے دبک گئی۔

اس کے ہاتھ پاؤں ہلکے ہلکے کپکپا رہے تھے۔ اس کا ڈرا ڈرا سراپا دیکھ مارٹن کو بے اختیار اس دن والی نور یاد آئی تھی۔ وہ چل کر اس کے سامنے آ کر کھڑا ہو گیا۔

"Strengthen yourself because you're the wife of Martin Hunter."

"خود کو مضبوط بناؤ تم مارٹن ہنٹر کی بیوی ہو۔"

سرد آواز میں کہتا وہ بالکنی میں چلا گیا۔نور چند لمحے وہاں مزید کھڑے رہنے کے بعد واشروم میں گھس گئی۔

واش بیسن کے سامنے کھڑے ہو کر اس نے اپنے منہ پر پانی کے چھینٹے مارے۔

"بہادر بنو نورا ابھی بہت سفر باقی ہے۔"

شیشے میں خود کو دیکھتے وہ بڑبڑائی۔کافی دیر خود کو کمپوز کرنے کے بعد وہ واشروم سے باہر نکلی۔

مارٹن کمرے میں موجود نہیں تھا۔وہ چل کر بالکنی میں آئی۔تازہ حوا میں اس کی حالت کچھ بہتر ہوئی۔

ابھی وہ آگے کے بارے میں سوچ ہی رہی تھی کہ سامنے بنے خوبصورت سے گارڈن میں اسے کوئی کھڑا دکھائی دیا۔نیلے رنگ کی جیکٹ پہنے وہ شخص نور کو ہی گھور رہا تھا۔دروازہ کھلنے کی آواز پر نور نے چونک کر پیچھے دیکھا۔مارٹن دروازہ بند کرتا اسی کی طرف آرہا تھا۔نور نے فورن چہرہ گھما کر گارڈن میں دیکھا تھا۔چند سیکنڈ پہلے وہاں کھڑا شخص اب غائب تھا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

نور نے منہ پر ہاتھ مارتے اپنی حالت درست کی۔

مارٹن اس کے مقابل آ کر کھڑا ہو گیا۔

"Your clothes are in the wardrobe, get changed, we have to leave."

"تمہارے کپڑے الماری میں رکھے ہیں چینج کر لو پھر ہمیں نکلنا ہے۔"

حکم کرتا وہ پلٹا۔

"Where?"

"کہاں؟"

نور نے بے اختیار پوچھا۔

نکاح کے بعد یہ پہلی بات تھی جو دونوں میں ہوئی تھی۔

"Home."

"گھر۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ایک فطری لفظ کہتا وہ چلا گیا۔

"گھر۔"

نور نے سرگوشی میں کہتے دوبارہ گارڈن میں دیکھا وہ پہلے کی طرح خالی تھا۔

ایک گہرا سانس حوا میں چھوڑتی وہ بالکنی سے نکل گئی۔شام میں جیری اور حاشر ہی ان دونوں کو لینے آئے تھے۔نور نے چادر سے خود کو ڈھانپ رکھا تھا۔

گاڑی ہوٹل سے سیدھا ائیر پورٹ کی جانب بڑھی تھی۔ائیر پورٹ پر پہنچ کر حاشر پہلے نیچے اترا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

نور حیرت زدہ سی ائیر پورٹ کو دیکھ رہی تھی۔

"ہ۔۔ہم کہاں جا رہے ہیں۔"

زبان کو تر کرتے اس نے مارٹن کی طرف دیکھتے پوچھا۔

"Home."

"گھر۔"

سپاٹ سے چہرے کے ساتھ وہی جواب۔

"م۔۔مجھے کہیں نہیں جانا۔"

ہکلا کر کہتی وہ سیٹ کو مٹھی میں جکڑ گئی۔

جیری کے انگلش میں ٹرانسلیٹ کرتے ہی مارٹن نے گردن ترچھی کر کے اسے گھورا۔

"If you've forgotten, let me remind you, you're now my wife and you'll stay with me."

"اگر بھول گئی ہو تو بتادوں اب تم میری بیوی ہو اور میرے ساتھ ہی رہو گی۔"

چہرہ نور کے قریب کر کے وہ سرد لہجے میں بولا۔

"تمہارا اور میرا کوئی جوڑ نہیں ہے میں تمہاری بیوی نہیں ہوں تم ایک کافر ہو اور مسلمان لڑکی اور لڑکے کا نکاح کبھی نہیں ہو سکتا۔"

سارے ڈر کو ایک طرف رکھے وہ چلائی تھی۔

جیری نے گہرا سانس بھرتے دوبارہ ٹرانسلیٹ کیا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"Then why did you let me? Why did you call the Imam and perform the Nikkah if you were going to do what you wanted anyway?"

"تو پھر کرنے دیتی مجھے میری مرضی کیوں بلوایا تھا امام کو ہاں؟ کیوں کیا تھا نکاح؟"

اس کے بازو کو جکڑے اس کا لہجہ پہلے سے بھی زیادہ سرد تھا۔اس کے چھونے سے نور کو گھن آنے لگی تھی۔

"دور رہو گندے انسان۔"

اس کے سینے پر ہاتھ رکھے وہ اسے پیچھے دھکیلتی روہانسی ہوئی۔

"گھنڈا؟"

مارٹن اس کا بازو چھوڑ کر پیچھے ہوا۔اس کے منہ سے نکلے جملے کو سن کر نور کی ہنسی چھوٹ گئی۔سیاہ آنکھوں میں چمک در آئی تھی۔

"ایک لفظ سمجھ نہیں آتا بڑا آیا ڈان۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

طنزیہ کہتی نور گاڑی سے اتر گئی۔

"What did he say?"

"کیا کہا اس نے؟"

نور کے اترتے ہی مارٹن نے جیری سے پوچھا۔

"Don't you really know?"

"کیا تم واقعی نہیں جانتے؟"

ہونٹوں کو سیکڑ کر کہتے جیری بھی گاڑی سے اتر گیا۔

مارٹن گہرا سانس گاڑی میں چھوڑتا نیچے اتر آیا۔

"پھر ملتے ہیں بھابھی۔"

جیری اور حاشر نے نور کے پاس احترام سے کہا۔

جہاں ان کا بھابھی کہنا نور کو زہر لگا وہی ان کے احترام بھرے لہجے نے نور کو کچھ بھی سخت کہنے سے روکا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

نور بس خاموشی سے کھڑی رہی۔ نور سے ہو کر دونوں مارٹن سے ملے تھے۔

"Sir, please remove your mask."

"سر آپ پلیز اپنا ماسک ہٹا دیں۔"

کاؤنٹر پر مارٹن کا پاسپوٹ چیک کرتی لڑکی نے مؤدب سے انداز میں کہا۔ نور مارٹن کے ساتھ کھڑی اپنے ہاتھ میں پکڑے پاسپورٹ کو حیرت سے دیکھ رہی تھی۔

مارٹن نے یہ سب اتنی جلدی کیسے ارینج کیا نور کو یہی بات حیرت میں ڈال رہی تھی۔

"شیور۔"

مارٹن کے اتنے نرم لہجے پر نور نے پاسپورٹ سے نظریں ہٹا کر مزید حیرت سے مارٹن کو دیکھا اور یہی وہ لمحہ تھا جب مارٹن نے اپنا ماسک ہٹایا تھا۔ اسی لمحے نور العین حیدر سکتے میں آ گئی تھی۔ اتنا مکمل حسن۔ اس نے زندگی میں آج پہلی بار اتنا حسین مرد دیکھا تھا۔ ماسک کے ساتھ ہی اس نے ہوڈی بھی سر سے اتار دی۔

براؤن سلکی بال سرک کر اس کی کشادہ پیشانی پر بکھر گئے۔ دودھ جیسا سفید رنگ، انابی

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

ہونٹ، بے داغ چہرہ، گہری سیاہ آنکھیں،

وہ حسن کا مکمل شاہکار تھا۔ نور دم بخدرہ گئی۔

"تھینک یو سر۔"

پاسپورٹ سے تصویر میچ ہونے پر لڑکی شکریہ ادا کرتی نور کی طرف مڑی۔

"میڈم آپ کا پاسپورٹ؟"

نور کے چہرے سے ہی وہ لڑکی جان گئی تھی کہ وہ پاکستانی ہے اسی لئے اس نے نور کو خالص اردو میں ہی مخاطب کیا۔ نور کی نظریں مارٹن پر ٹکی تھیں۔

"میڈم؟"

نور کے متوجہ نا ہونے پر لڑکی نے دوبارہ مخاطب کیا۔

لڑکی نے پہلے مارٹن اور پھر نور کو دیکھا۔ مارٹن کی نظریں لڑکی سے ہوتی نور پر پہنچ گئی۔ اس کے یوں دیکھنے پر مارٹن نے آنکھیں پھیلا کر اشارہ کیا اور اسی وقت نور کو اپنی غلطی کا احساس ہوا۔ شرمندہ سی ہوتی وہ نظریں گھما گئی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اپنا پاسپورٹ لڑکی کو پکڑاتے نور کے ہاتھ کانپ رہے تھے۔مارٹن اس کی ہر حرکت کو باخوبی نوٹ کر رہا تھا۔

جہاز میں بیٹھنے تک نور خود کو کوستی رہی۔مارٹن اپنا ماسک دوبارہ پہن چکا تھا۔جہاز کے حوا میں پرواز کرتے ہی نور کا دل ڈوبنے لگا۔

اپنوں سے دور جانا وہ بھی اس طرح نور کا دماغ بند ہو رہا تھا۔وہ رونا چاہتی تھی۔

بار بار اس کا ہلک خشک ہو رہا تھا۔ہمت کرتی وہ خود کو سمبھال رہی تھی۔

نور جہاز میں پہلی بار بیٹھی تھی۔اس کی حالت دھیرے دھیرے غیر ہو رہی تھی۔

"Are you okay?"

"تم ٹھیک ہو؟"

اس کی بگڑتی حالت دیکھ مارٹن نے فکر مندی سے پوچھا۔

"تمہیں کیا۔"

اپنا غصّہ اس پر اتاتی نور وہاں سے اٹھ کر واشروم چلی گئی۔پیچھے مارٹن اس کے بولے الفاظ کو

سمجھنے کی ناکام کوشش کر رہا تھا۔

کافی دیر خود کو کمپوز کرتی وہ واپس آ کر اپنی سیٹ پر بیٹھ گئی۔ایئر ہوسٹس سے پانی لے کر پینے کے بعد نور کو اپنا سر گھومتا ہوا محسوس ہوا اور کب وہ نیند کی وادی میں چلی گئی اسے پتا ہی نہیں چلا۔مارٹن نے اس کی جھولتی گردن کو اپنے کندھے پر رکھا۔اس نے نور کے پانی میں نیند کی گولی ملائی تھی۔دھیرے دھیرے جہاز کی ساری لائٹس بند ہو گئی۔جہاز میں بیٹھے سب لوگ نیند کی وادیوں میں اتر چکے تھے صرف ایک تھا جس کی ویران آنکھیں جہاز کی کھڑکی کے پرے کسی نکتے پر ٹکی تھیں۔ایئر پورٹ سے نکلنے پر جن لوگوں نے ان کا استقبال کیا نور گنگ رہ گئی۔

"ویلکم بھابھی۔"

حاشر نے نور کی گنگ صورت دیکھ مسکرا کر کہا۔

جیری بھی ساتھ ہی تھا۔

گاڑی منزل کی طرف روانہ ہو گئی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"بھابھی آپ یہی سوچ رہی ہوں گی کے کل تک ہم وہاں تھے آج یہاں کیسے؟"

گاڑی کی مکمل خاموشی کو جیری کی شوخ آواز نے توڑا۔

نور جو محوت سے باہر دیکھنے میں مگن تھی جیری کی بات پر اس کی طرف متوجہ ہوئی۔

"ہاں۔"

ایک فطری لفظ کہہ کر اس نے مارٹن کی طرف دیکھا جو باہر دیکھ رہا تھا۔

"آپ کو تو پتا ہی ہے ہم گینگسٹر لوگ ہیں اسی لئے ہم جب بھی کہیں جاتے ہے تو آخری ملاقات کی طرح ملتے ہیں کیا پتا کب کس کی گولی ہمارا کام تمام کر دے۔"

جیری نے گاڑی یوٹرن میں ڈالتے آگاہ کیا۔

"موت سے ڈر نہیں لگتا؟"

اس بار بھی اس کی نظریں مارٹن پر تھی۔

"ہماری فیلڈ میں موت سے نہیں ڈرتے جو موت سے ڈرتے ہیں ان کا ہماری دنیا میں کوئی کام نہیں۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

جواب حاشر کی طرف سے آیا تھا۔

"موت سے ڈر نہیں لگتا اور آخرت؟"

نور طنزیہ ہنسی۔حاشر اور جیری کو چپ لگ گئی۔

"بعض لوگوں کی زندگی بھی جہنم سے کم نہیں ہوتی۔"

حاشر نے سپاٹ سے لہجے میں کہا۔

"اور تم جیسے لوگ جو اپنے ہاتھوں سے دوسروں کی زندگی جہنم بناتے ہو ان کا کیا؟"

نور نے تیکھے لہجے میں طنز کیا۔مارٹن مٹھیاں بینچے بیٹھا تھا۔اس سے پہلے کوئی جواب آتا گاڑی ایک خوبصورت سے گھر کے آگے رکی۔اس بار بھی مارٹن پہلے گاڑی سے اتر گیا۔نور بھی دروازہ کھول کر اترنے لگی تھی جب حاشر کی آواز پر ٹھٹھکی۔

"ہر انسان کی زندگی ایک پہیلی کی طرح ہوتی ہے جسے ایک نہ ایک دن سلجھنا ہی ہوتا ہے مارٹن کی تم سلجھاؤ گی۔"

آخری جملہ اس نے پلٹ کر کہا تھا۔نور چند لمحے اس کی بات سمجھنے کی کوشش کرتی رہی

پھر خاموشی سے اتر گئی۔دونوں نور کو لئے گھر میں داخل ہوئے۔

"لیجئے بھابھی آپ کا گھر آ گیا اب یہاں آپ جیسے چاہے رہے کوئی آپ کو نہیں ٹوکے گا۔"

جیری نے بڑی سی شیشہ گیر دیوار کے آگے سے پردہ ہٹاتے کہا۔

"ٹوکتا تو مجھے کوئی میرے گھر میں بھی نہیں تھا۔"

طنز کرتی وہ شیشہ گیر دیوار کے سامنے آئی۔باہر کا منظر دیکھ اس کی آنکھیں پھیل گئی۔سورج کی چمکتی روشنی میں سمندر کی اٹھتی لہریں ایک خوبصورت منظر پیش کر رہی تھی۔

"ہائے اللہ سمندر۔"

منہ پر ہاتھ رکھے وہ اپنی خوشی کو ظاہر کرتی اونچی آواز میں بولی۔مارٹن جو شیشے کی بنی الماری سے شراب نکال کر گلاس میں انڈیل رہا تھا اس کی آواز پر بوتل وہی چھوڑے نور کے قریب آیا۔

"کتنا پیارا ہے نہ یہ؟"

چھوٹے بچوں کی طرح چہک کر کہتی وہ مڑی۔اس کے خیال میں اس کے مقابل جیری

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

کھڑا تھا مگر مارٹن کو وہاں دیکھ وہ منہ کے زاویئے بگاڑ کر پیچھے ہٹی۔

مارٹن ہنٹر کے لب پھیل کر سمٹے۔

"میرا کمرہ کہاں ہے؟"

مارٹن کو سرے سے ہی نظر انداز کرتی وہ حاشر سے پوچھنے لگی۔

"اوپر۔"

حاشر نے انگلی سے اوپر کی جانب اشارہ کیا۔

"کیا اوپر صرف ایک ہی کمرہ ہے؟"

نور نے آنکھیں مٹکاتے معصومیت سے پوچھا۔

"نہیں۔"

حاشر نے سر خجا کر جیری کی طرف دیکھا۔

"اگر وہاں ایک ہی کمرہ ہوتا تو مجھے پتا ہوتا کہ یہی میرا کمرہ ہے پر اگر وہاں ایک کمرہ نہیں ہے تو مجھے کیسے پتا چلے گا میرا کمرہ کون سا ہے؟"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

آنکھوں کو ترچھی کئے وہ نان اسٹاپ بولی۔

"میں چھوڑ آتا ہوں آپ کو۔"

جیری شرافت سے کہتا سیڑیاں چڑھنے لگا۔ نور بھی قدم قدم اٹھاتی اوپر کی جانب بڑھی۔

"عجیب مخلوق ہے۔"

بے دھیانی میں ہی حاشر اونچی آواز میں کہہ گیا مگر

مارٹن کے گھورنے پر سر پر ہاتھ پھیرتا چابی گھما کر گھر کی دہلیز پار کر گیا۔

پیچھے مارٹن چھوڑی گئی بوتل کو دوبارہ گلاس میں انڈیلے نور کے بارے میں سوچ رہا تھا***

نور کو کمرہ دکھا کر جیری واپس نیچے چلا گیا۔ نور کمرے میں داخل ہو کر غور سے ہر چیز کو دیکھ رہی تھی۔ کمرہ بہت خوبصورت تھا جسے نور نے سراہا بھی تھا۔ سامان کے نام پر اس کے ہاتھوں میں کچھ نہیں تھا اور نا ہی اس کو اتنا وقت ملا تھا کہ وہ اپنا کچھ سامان ساتھ لاتی۔ کمرے میں ایک بالکنی بھی تھی جس سے سامنے بہتا سمندر واضح دکھائی دیتا تھا۔

نور بالکنی میں آکر سمندر کی خوبصورت لہروں کو دیکھ رہی تھی۔ کاش میں اسے رات میں

سمندر کے کنارے بیٹھ کر پڑھ سکتی۔ آپی رات میں آپ کو نظر آجائے گا۔ گزرے لمحوں کی کچھ یادیں دلوں دماغ میں آتے ہی نور نم آنکھوں سے پھیکا سا مسکرا دی۔ دل میں درد سا اٹھ رہا تھا۔ سمندر کے سامنے سے ہٹ جانا ہی اسے بہتر لگا وہ خاموشی سے واپس اندر آ گئی۔

کبڈ کھولنے پر سامنے بے شمار کپڑے ہینگ کئے نظر آئے۔ نور نے حیرت سے زنانہ کپڑے دیکھے۔

"کیا یہ میرے لئے ہیں۔"

حیرت سے سوچتے اس نے دوسرا پٹ کھولا۔

سامنے ہی مردانا تھری پیس دیکھ نور کے تن بدن میں آگ لگ گئی۔

"اسے کیا لگتا ہے میں اس کے ساتھ ایک ہی کمرے میں رہوں گی؟"

غصّے سے پھنکارتی نور نے زور سے پٹ بند کر دیا۔

مارٹن دروازہ کھولتے اندر داخل ہوا ہی تھا نور کو اتنے غصے میں دیکھ ٹھٹھکا۔ وجہ سمجھ آنے پر آرام سے دروازہ بند کرتے اندر آ گیا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

آواز پر نور نے مارٹن کی طرف دیکھا۔

"تمہیں کیا لگتا ہے میں تمہارے ساتھ ایک ہی کمرے میں رہ لوں گی؟"

مارٹن کے نزدیک آ کر وہ غرائی۔

وہ تحمل سے جیبوں میں ہاتھ ڈالے کھڑا نور کو دیکھ رہا تھا۔

"سنائی نہیں دیتا؟"

مارٹن کے خاموش رہنے پر نور غصّے سے چلائی۔

"Shh! I don't like this tone."

"ششش مجھے ایسے لہجہ نہیں پسند۔"

ہونٹوں پر انگلی رکھے اس کا لہجہ بے انتہا سرد تھا۔

نور سہم کر دو قدم پیچھے ہوئی۔اس کے یوں ڈرنے پر مارٹن دونوں ہاتھوں کی مٹھیاں بینچ لی۔

"Don't be afraid of me."

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"مجھ سے ڈرو مت۔"

وہ چاہ کر بھی اپنے لہجے کو نارمل نہیں رکھ پا رہا تھا۔

نور مزید دو قدم پیچھے ہٹی تھی۔اسے مارٹن سے خوف محسوس ہو رہا تھا۔

"I said, don't be afraid of me."

"میں نے کہا مجھ سے ڈرو مت۔"

بالوں کو مٹھی میں بھرے وہ ڈھاڑا۔نور پیچھے دیوار سے جا لگی۔اس کی آنکھیں پھیل رہی تھیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"Why are you afraid of me, huh?"

"کیوں ڈر رہی ہو مجھ سے ہاں؟"

نور کی دونوں جانب دیوار پر سختی سے ہاتھ رکھے وہ اس کے بے حد قریب تھا۔

نور کی آنکھیں ڈبڈبا گئی۔

مارٹن اس کی آنکھوں میں چھائی سرخی اور نمی کو دیکھ کندھے ڈھیلے چھوڑ گیا۔وہ مزید کچھ

کہے بنا پیچھے ہٹا اور دروازے کی جانب چل دیا۔

"کمینہ انسان۔"

نورناک رگڑتی بڑبڑائی۔

آواز مارٹن کی تیز سماعت تک پہنچ چکی تھی۔وہ دھیمہ سا مسکراتا کمرے سے نکل گیا۔کبڈ سے کپڑے نکال کر وہ فریش ہونے واشروم میں گھس گئی۔واپس آکر اس نے ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑے ہو کر بال ٹھیک کئے۔بال ٹھیک کرنے کے بعد ڈوپٹے کو اچھی طرح اپنے گرد لپیٹتی وہ پلٹی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

سامنے ہی مارٹن کھانے کی ٹرے ہاتھ میں پکڑے اندر داخل ہوا تھا۔ٹرے کو بیڈ کے سائیڈ ٹیبل پر رکھتے وہ نور کی جانب پلٹا۔

"Eat your food."

"کھانا کھالو۔"

نور کو گہری نظروں میں لئے وہ نرم لہجے میں بولا۔

"تمہیں کیا لگتا ہے میں تمہارے ان حرام کے پیسوں سے خریدا گیا کھانا کھاؤں گی؟"

دونوں آئی برو اوپر کو اٹھائے وہ طنزیہ بولی۔

"Do you have any other option except going hungry?"

"کوئی اور آپشن ہے تمہارے پاس سوائے بھوکا رہنے کے؟"

سینے پر بازو باندھے جواب ترکی بہ ترکی آیا۔

"تمہیں اردو کی سمجھ آتی ہے؟"

نور نے منہ کھولے حیرانی سے پوچھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"Do I need to spell it out for you?"

"بول کر بھی دکھاؤں؟"

تھوڑا سا آگے جھک کر وہ مسکرا کر بولا۔اس کی مسکراہٹ بہت دلکش تھی۔

"تم بول بھی سکتے ہو؟"

وہ سکتے میں آ گئی۔

"کھانا کھالو۔"

اردو میں کہتا نور کو گنگ چھوڑ وہ کمرے سے نکل گیا۔

نور کافی دیر سکتے کی حالت میں کھڑی رہی۔

"شکر ہے اس کے سامنے میں نے کچھ الٹا سیدھا نہیں بول دیا۔"

تشکر بھرا سانس خارج کرتی نور بیڈ پر بیٹھ گئی۔

کھانے کی بھینی بھینی خوشبو اس کی بھوک کو اجاگر کر رہی تھی۔ کافی دیر پہلو بدلتے رہنے کے بعد وہ کھانا کھانے لگی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

توبہ توبہ کرتے اس نے کھانا کھایا۔ کھانا کھانے کے بعد وہ برتن اٹھائے نیچے آ گئی۔

کچن کا تعین کرتی وہ وہاں تک پہنچی۔ برتن شیلف پر چھوڑ کر وہ کچن کو دیکھنے لگی۔ لال رنگ کی ماربل سے بنا وہ کچن بہت خوبصورت تھا۔ نور کچن سے نکل کر لاؤنج میں آ گئی۔ لاؤنج میں ایک طرف دیوار میں شیشے کی خوبصورت سی الماری بنی تھی جس میں ہر طرح کی شراب سجا کر رکھی گئی تھی۔ سہی معنوں میں وہ ایک بار تھا۔ الماری کے سامنے لمبی سیدھ میں ٹیبل لگا تھا

جس کے سامنے خوبصورت سے سفید رنگ کے سٹول پڑے تھے جن میں ایک پر مارٹن بیٹھا تھا۔

کسی کی موجودگی پر وہ سٹول گھما کر مڑا۔

ہاتھ میں شراب کا گلاس تھا۔ نور نے ناگوار نظروں سے اسے دیکھا۔ ایک کہنی ٹیبل پر ٹکائے وہ گہری نظروں سے نور کو دیکھ رہا تھا۔ آنکھوں میں لال ڈوریاں تیر رہی تھیں شاید وہ نشے میں تھا۔ نور کو جہاں اس کی نظروں سے گھن آئی وہی وہ گھبرا گئی۔ خاموشی سے وہ واپس پلٹی۔ تیز تیز سیڑیاں چڑھتی وہ کمرے میں پہنچ کر دروازہ لاک کر گئی۔ مارٹن اس کی پھرتی پر مسکرا کر رہ گیا۔

"پاگل لڑکی یہ بھی نہیں جانتی جنہیں محبت کا نشہ لگ جاتا ہے انہیں شراب کا نشہ نہیں چڑھتا۔"

آخری گھونٹ ہلک سے اتارتے وہ گلاس وہی چھوڑے گھر سے نکل گیا***

بار میں اس وقت گھماں گھمی کا راج تھا۔

رنگ برنگی جلتی لائٹوں میں لڑکے لڑکیاں ہر چیز سے بے نیاز ڈانس کرنے میں مگن تھے۔بار میں ہی ایک طرف رکھے بڑے بڑے صوفوں پر وہ اس وقت آمنے سامنے بیٹھے تھے۔

"ڈیل کا کیا ہوا؟"

ٹانگ پر ٹانگ چڑھائے وہاں مارٹن ہنٹر بیٹھا تھا۔

"میں نے پہلے بھی کہا تھا میرے کام سے دور رہو۔"

سامنے بیٹھے موٹے سے آدمی نے آواز میں سختی لائے جواب دیا۔

"تمہارا کام؟"

وہ طنزیہ ہنسا۔

"میں نے پہلے ہی کہا تھا ایسی کوئی بھی ڈیل میرے علاقے میں نہیں ہوگی یہاں تو کیا جہاں جہاں تک میرے نام کی گونج ہے جہاں جہاں تک مارٹن ہنٹر کی پہنچ ہے وہاں کہیں بھی میرے ہوتے ہوئے ایسی ڈیل نہیں ہوگی ہرگز نہیں۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

ٹیبل کی طرف جھکتے وہ پھنکارا۔

"یہ ڈیل کنس دادا کی ہے ان سے پنگا مت لو ہم نے تمہارے کسی کام میں ٹانگ نہیں اڑائی تم ہمارے کسی کام میں ٹانگ مت اڑاؤ۔"

موٹا سا آدمی اپنی بات کہہ کر کھڑا ہو گیا۔

"ٹانگ تم لوگ اڑا رہے ہو ہمارے شہر میں۔"

جیری نے بڑے تحمل سے کہا۔

"یہ شہر تم لوگوں کے باپ کی جاگیر نہیں ہے۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہ آدمی مارٹن کے قہر سے انجان نہیں تھا لیکن اسے اس وقت کنس داد کا سہارا تھا۔

"ایک بار کہہ دیا نہ بینکاک میں لڑکیوں کی سمگلنگ نہیں ہو گی بات بھیجے میں نہیں پڑتی؟"

"مارٹن مجھے لگتا ہے ہمیں ایک بار کنس دادا کے روبرو ہو کر خود بات کرنی چاہیے۔"

حاشر نے تحمل کا مظاہرہ کیا۔

"کتے کے آگے جتنی بھی دلیلیں رکھ دو جواب بھونکنے میں ہی آئے گا۔"

وہ زہر خند لہجے میں بولا۔

ٹیبل کو لات مارتے وہ کھڑا ہو گیا۔ لمحہ بھر کے لئے آدمی بھی لرز گیا تھا لیکن اپنے پیچھے کھڑے اپنے آدمیوں کا سوچ کر اسے ڈھارس ہوئی۔

"سمگلنگ ہو کر رہے گی تم لوگوں نے کنس دادا کے خلاف جو کرنا ہے کر لو۔"

بے خوفی سے کہتا وہ آدمی پلٹ گیا۔ چند قدم آگے بڑھاتے ہی بار میں گولی کی گونج سنائی دی۔ وہ آدمی وہی ڈھیر ہو گیا۔ گولی کنپٹی سے ہو کر گزری تھی۔ بار میں افراتفری کا عالم تھا۔ پیچھے کھڑے اس کے آدمی اس سے پہلے کوئی حرکت کرتے گنے ان کے سر پر تان دی گئی تھی۔

"جب بات بھیجے میں نا گھسے تو گولی گھسا دو۔"

گن کو جیب میں اڑستے وہ سفاکی سے بولا۔

"جا کر کہہ دو کنس دادا سے یہ میرا شہر ہے اور یہاں میری مرضی کے بغیر کچھ نہیں ہو گا۔"

اپنی بات ان کے آدمیوں تک پہنچاتے وہ وہاں سے نکل گیا۔ جیری کے اشارے پر اس

کے آدمیوں نے اپنی اپنی گنز واپس موڑ لی۔سارے آدمیوں نے وہاں سے نکلنے میں ہی اپنی عافیت جانی۔ان کے جانے کے بعد حاشر اور جیری نے مل کر ڈیڈ باڈی کو ٹھکانے لگایا تھا تب تک سارا بار خالی ہو چکا تھا***

رات کے نا جانے کون سے پہر مارٹن گھر آیا تھا۔کمرے کا دروازہ کھول کر وہ اندر داخل ہوا۔نور بیڈ شیٹ سے خود کو ڈھانپے گہری نیند میں سو رہی تھی۔مارٹن نے بنا آواز کئے کبڈ سے ڈھیلی ڈھالی ٹراوزر شرٹ نکالی اور واشروم میں گھس گیا۔چینج کرنے کے بعد وہ بیڈ کی دوسری جانب آ کر لیٹ گیا۔نور ہلکے ہلکے خراٹے بھرتی ہوش کی دنیا سے بیگانہ تھی۔مارٹن کافی دیر اس کے دھیمے دھیمے خراٹے سنتا رہا۔چادر کو سائیڈ پر سرکاتے اس نے نور کے قریب ہو کر اسے اپنی آغوش میں بھر لیا۔نور ذرا سا کسمسائی تھی لیکن نیند سے بیدار نہیں ہوئی۔چادر کو دوبارہ سیٹ کرتے وہ نور کو اپنے سینے سے لگا کر آنکھیں موند گیا۔نور کی گرم سانسیں اس کے سینے پر پڑ رہی تھی جو مارٹن ہنٹر کو سکون بخش رہی تھی۔

کمرے کی لائٹ جل رہی تھی

جسے مارٹن نے بھی بند کرنے کی کوشش نہیں کی۔

نور کو سینے سے لگائے وہ گہری نیند میں جا چکا تھا۔

ساری رات کمرے میں نور کے ہلکے ہلکے خراٹے گونجتے رہے اور مارٹن کی گہری سانسوں کا شور۔ صبح نور ذرا سا کسمسائی لیکن خود کو کسی کی گرفت میں دیکھ اس نے تیزی سے آنکھیں کھولی۔ مارٹن کو اپنے اتنے قریب دیکھ اس کے تن بدن میں آگ لگ گئی۔ خود کو اس کی گرفت سے آزاد کرنے کے لئے نور نے اس کے چوڑے سینے پر ہاتھ رکھ کے پیچھے کو دھکیلنا چاہا لیکن ناکام رہی۔

"برسوں بعد اتنی اچھی نیند آئی ہے تنگ مت کرو۔"

نیم عنودگی میں کہتا وہ نور کو مزید خود میں سمٹا گیا۔

"دور رہو گندے انسان۔"

نور نے اپنی پوری طاقت لگا کر اسے پیچھے دھکیلا۔

"تمہارے ساتھ میں نے ایسا کیا کیا جو میں گندا ہو گیا ہاں؟"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

نور کے اوپر جھک کر اس نے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے پوچھا۔

"تم نے میرے ساتھ زبردستی نکاح کیا ہے۔"

وہ ابھی بھی خود کو چھڑانے کی کوشش میں ہلکان ہو رہی تھی۔

"نکاح ہی کیا ہے کسی اور چیز میں زبردستی تو نہیں کی نا ابھی تک۔"

معنی خیزی سے کہتا وہ نور کو خوف میں مبتلا کر گیا۔

"تم میرے ساتھ کچھ ایسا کرو گے بھی نہیں۔"

اس کے ارادے جاننے کے لئے نور نے لہجے کو ہموار رکھتے کہا۔

"میرا کوئی بھروسہ نہیں ہے مجھ پر اعتبار مت کرنا۔"

لہجے میں خماری سموئے مارٹن نور کے چہرے کے قریب جھکا۔ نور نے خوف سے آنکھیں بند کر لی۔ اسے خود سے دور ہٹانے کی کوشش اب بھی جاری تھی۔

مارٹن نے بہت نرمی سے اس کی روشن پیشانی پر اپنے انابی لب رکھ دیے۔ نور جہاں تھی وہی جم گئی۔ نا جانے کتنی ہی دیر وہ اپنے ہونٹوں کی حدت سے نور کی پیشانی کو سلگاتا رہا۔

نور سانس روکے لیٹی تھی۔

مارٹن کے لب ہٹاتے ہی نور نے پوری طاقت سے اسے پیچھے دھکیلا۔مارٹن کی گرفت ہلکی ہونے پر وہ اپنے ارادے میں کامیاب بھی ہو گئی تھی۔مارٹن کے پیچھے ہٹتے ہی نور تیزی سے نیچے اتر کر واشروم میں بند ہو گئی۔

پیچھے مارٹن ہنٹر ابھی بھی نور کے سحر میں بند تھا۔

واش بیسن کے سامنے کھڑی وہ گلے ہاتھوں سے اپنی پیشانی کو بار بار رگڑ رہی تھی۔مارٹن کے لمس سے نور کو گھن آ رہی تھی۔آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔

ایک کافر کا خود کے اتنے قریب ہونا اسے چھونا نور کو خود سے نفرت میں مبتلا کر رہا تھا۔کافی دیر کی مشقت کے بعد وہ وضو کرنے لگی۔گھر میں جائے نماز ہونے کی اسے بلکل توقع نہیں تھی اسی لئے ڈوپٹا بچھا کر نماز پڑھنے کا سوچتی وہ باہر نکلی۔سامنے ہی مارٹن بیڈ پر آنکھیں موندے الٹا لیٹا تھا۔نور خاموشی سے چل کر اپنی جانب آئی لیکن اپنی سائیڈ بیڈ پر خوبصورت سی جائے نماز دیکھ اسے شدید حیرت کا جھٹکا لگا تھا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"یہ جائے نماز یہاں پر کیسے آئی۔"

نور نے حیرت سے سوچتے اسے اٹھالیا۔ خود سے قبلہ کی سمت کا تعین کرتے وہ نماز کی نیت باندھ کر کھڑی ہو گئی۔ نماز ادا کرنے کے بعد قرآن کی تلاوت کرنا اس کا روز کا معمول تھا لیکن یہاں اس کے پاس قرآن نہیں تھا۔

نور نے ذکرِ الٰہی کے بعد دل میں دعا مانگی اور دل میں محفوظ قرآن کی تلاوت شروع کر دی۔ آنکھیں بند کئے لیٹے مارٹن کے وجود میں ہل چل پیدا ہوئی تھی۔

نور خوبصورتی سے لفظوں کو ادا کرتی جائے نماز لپیٹ کر اٹھی۔ بستر پر لیٹے وجود کے جسم میں بے چینی دوڑ گئی تھی۔ نور جائے نماز ٹیبل پر رکھ کر بالکنی میں آ گئی۔

خوبصورت کلامات اب بھی جاری تھے۔ مارٹن نے دونوں کانوں پر سختی سے ہاتھ رکھ لئے وہ یہ آواز نہیں سننا چاہتا تھا۔ سارے جسم میں جیسے کرنٹ سا دوڑنے لگا تھا۔ سامنے بہتے خوبصورت سے سمندر پر نظریں ٹکائے نور صورت یٰسین کے آخر میں تھی۔

دھیرے دھیرے مارٹن کے ہاتھ کانوں سے ہٹتے جا رہے تھے۔ نور کے تلاوت ختم کر کے

اندر آنے تک مارٹن گہری نیند میں جا چکا تھا***

جب سے نور گئی تھی تب سے سلمہ کا رو رو کر برا حال تھا۔وہ علی سے یہی کہتی رہتی کے اگر انہیں کچھ ہوتا تو ہونے دیتے لیکن وہ نور کو ان درندوں کے ہمراہ رخصت نہ کرتے۔

علی خاموشی سے ان کی بات سنتے یا پھر انہیں دلاسا دیتے رہتے۔جب انہیں یہ بات پتا چلی کے نور اسلام آباد میں نہیں ہے تب ان کے سر پر دھماکا ہوا تھا۔نور کہاں گئی تھی اسے وہ لوگ کہاں لے کر گئے تھے علی اس بات سے انجان تھے۔سلمہ کو انہوں نے اس بات سے انجان رکھا۔بہت کوشش کے بعد بھی جب نور کے مطلق انہیں پتا نہیں چلا تب وہ وہاں گئے تھے جہاں سے یہ سب شروع ہوا تھا***

مارٹن کو سوتا دیکھ نور خاموشی سے نیچے چلی آئی۔کچن میں جا کر اس نے اپنے لئے چائے بنانے کا سوچا۔

سامان نکالنے کے لئے اس نے الگ الگ کبڈ کھول کر دیکھی. لال رنگ کا وہ کچن نور کو ایک پہیلی لگ رہا تھا۔مشکلوں سے چائے کا سامان ڈھونڈ کر نور نے چائے کا پانی رکھ دیا۔

دودھ نکالنے کے لئے اس نے فریج کا دروازہ کھولا۔

بھری بھری فریج میں دودھ کے کین کے ساتھ بیئر کے کین بھی موجود تھے۔

فریج میں کھانے کی ہر چیز موجود تھی۔ نور نے دودھ کا کین اٹھایا. اس کی نظر فریج میں رکھے گوشت پر پڑی۔ مشکل سے اپنی ابکائی کو روکتی وہ دودھ کے ساتھ انڈے نکال کر فریج بند کر کے واپس پلٹی۔

"یہ دودھ حلال ہی ہے نا؟"

وہ دودھ کی کین کو چہرے کے سامنے کئے سوچ رہی تھی۔چائے کا پانی ابل ابل کر کم ہو رہا تھا. آخر نور نے کلمہ پڑھ کر برتن میں دودھ ڈالا۔چائے بنانے کے بعد اب وہ انڈوں کو مشکوک نظروں سے گھور رہی تھی۔اس کی نظر میں یہ انڈے بھی حرام جانور کے ہو سکتے تھے۔

فریج میں پڑے پورک کو دیکھ کر نور کو وہاں موجود ہر چیز مشکوک لگ رہی تھی۔

انڈوں کو باؤل میں توڑ کر وہ کافی دیر ان کی جانچ کرتی رہی۔چائے بننے کے بعد نور نے

انڈے فرائی کئے۔دو سلائس کے ساتھ انڈے اور چائے ٹرے میں رکھے وہ باہر نکل آئی۔ ٹیبل پر ٹرے رکھے اس نے بسم اللہ پڑھ کر کھانا شروع کیا۔انڈوں کا پھیکا پھیکا ذائقہ نور کو واپس کچن میں لے آیا۔ مشکل سے نمک کا ڈبا ڈھونڈنے کے بعد وہ واپس لاؤنج میں آئی۔مارٹن کو وہاں دیکھ وہ ٹھٹھکی۔

مارٹن بڑے آرام سے نور کے بنائے بریک فاسٹ اور چائے سے لطف لے رہا تھا۔

"یہ میری چائے تھی۔"

نمک پر گرفت سخت کرتی وہ غصے سے بولی۔

"بہت مزے کی ہے۔"

جواب بڑے معصوم سے انداز میں آیا۔

"اپنا کھانا خود بنا کر نہیں کھا سکتے تھے؟"

کمر پر ہاتھ رکھے وہ مارٹن کے سامنے آ کر کھڑی ہو گئی۔

"بیوی تم ہو میری یہ تمہارا فرض ہے کہ اپنے شوہر کو کھانا بنا کر دو۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

بڑے آرام سے وہ حق جتا رہا تھا۔

"میں تمہاری بیوی نہیں ہوں آج کے بعد مجھ پر حق مت جتانا۔"

نمک کا ڈبا زمین پر پٹختے وہ مارٹن کے منہ کو جاتا مگ روک گئی۔ مگ کو ٹیبل پر رکھتے وہ کھڑا ہو گیا۔ نور کو شدت سے اپنے لہجے کا احساس ہوا تھا اور اب مارٹن کو دیکھ اسے خوف محسوس ہونے لگا تھا۔

مارٹن بنا کچھ کہے خاموشی سے زمین پر گرے نمک کو ڈبے میں بھرنے لگا۔ ہاتھوں سے نمک کو سمیٹ کر وہ ڈبے میں ڈال رہا تھا۔

نور حیرت کی مورت بنی کھڑی اسے دیکھ رہی تھی۔

نمک سمیٹ کر وہ اٹھا۔

"تم پر حق جتانا مجھ پر فرض ہے۔"

سنجیدگی سے کہتا وہ نور کے سامنے کھڑا ہو گیا۔

نور سانس روکے کھڑی اس کی براؤن آنکھوں میں دیکھ رہی تھی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"جس سے راہِ فرار پر تم گناہگار ٹھہرائی جاؤ گی۔"

حیرت سے نور کی آنکھیں پھیل گئی۔

"دل میں قرآن محفوظ ہے اور شوہر کے حقوق سے انجان ہو ہاں؟"

نور کی آنکھوں میں گہری سیاہ آنکھیں گاڑے اس کا کہا ہاں نور کا دل دھڑکا گیا۔

"آئندہ غصہ آئے تو کوئی چیز توڑ دینا لیکن کوئی کھانے کی چیز کو یوں زمین پر مت پھینکنا۔"

آخر میں اس کا لہجہ سخت ہو گیا۔ آنکھوں میں سرد مہری سرایت کر گئی۔ سانس روکنے کی وجہ سے نور کی آنکھیں پھیل رہی تھی۔

"سانس لو۔"

چہرے کو اس کے چہرے کے قریب کئے وہ سرد لہجے میں بولا۔ نور نے کب سے روکی سانس کو چھوڑا اور گہرے گہرے سانس لینے لگی۔

مارٹن نمک کا ڈبا لئے کچن میں چلا گیا۔ نور سن دماغ کے ساتھ مارٹن کے لفظوں کو سوچ رہی تھی۔ وہ کافر تھا پھر ان باتوں سے کیسے آشنا تھا؟ کیسے نور پر حق جتا سکتا تھا۔ نور اس نکاح کو

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

مانتی ہی نہیں تھی۔ بلکہ نکاح تو تھا ہی نہیں ایک مسلمان اور کافر کا نکاح کیسے ہو سکتا تھا؟

نور سن دماغ لئے صوفے پر بیٹھ گئی۔ ٹیبل پر نظر پڑتے ہی نور کو اندازہ ہوا کے اس کا چائے والا مگ وہاں موجود نہیں تھا۔

مارٹن کھڑکی کے سامنے کھڑا وقفے وقفے سے ہاتھ میں پکڑے مگ سے گھونٹ بھر رہا تھا۔ آنکھوں میں لال ڈوریاں دوڑ رہی تھیں۔ ایسے لگ رہا تھا جیسے وہ اپنے اندر کوئی جنگ لڑ رہا ہے۔

کچھ ہے اس کے اندر جو اسے چین نہیں لینے دیتا۔

خالی مگ کو سائیڈ پر رکھتے وہ کبڈ سے کپڑے نکالے واشروم میں گھس گیا۔ نور لاؤنج میں ہی بیٹھی تھی۔ مارٹن سیڑیاں اترتا اس کے قریب سے گزر کر گھر سے نکل گیا۔ نور نے اک نظر اسے دیکھا۔ بلیک ہوڈی میں وہ مکمل خود کو ڈھانپے ہوئے تھا۔ نور کافی دیر ایک ہی پوزیشن میں بیٹھی رہی پھر برتن اٹھائے کچن میں آگئی۔ برتنوں کو وہاں چھوڑے وہ کمرے میں آئی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اسے پاکستان کی بہت یاد آرہی تھی۔ علی، سلمہ، ملیحہ، ربیع کی یاد آتے ہی اس کی آنکھیں بھیگ گئی۔ اپنے دل کو سخت کرتے وہ اٹھی۔ چادر کو اچھے سے اپنے گرد لپیٹ کر وہ صدر دروازے تک آئی۔ گیٹ پر کوئی پہرے دار نہیں تھا۔

دروازہ کھولنے کے لئے اس نے ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ دروازہ خود با خود کھل گیا۔

نور سہم کر پیچھے ہوئی تھی۔ چند لمحے وہاں کھڑی رہنے کے بعد جب کوئی اندر نہیں آیا تب نور نے ہمت کرتے قدم آگے بڑھائے۔ گیٹ سے قدم باہر رکھتے ہی سامنے خوبصورت سا سمندر اپنے نظارے کروا رہا تھا۔ نور کے مکمل گھر سے نکلتے ہی دروازہ دوبارہ خود با خود بند ہو گیا۔ نور نے ایک نظر دروازے کو دیکھا اور آگے بڑھ گئی۔ سوسائٹی کے سارے گھر ایک ہی سمت میں تھے اور ان کے سامنے بہتا خوبصورت سا سمندر۔

نور کے قدم سمندر کی جانب تھے مگر وہاں بھیڑ کو دیکھ نور وہی رک گئی۔ شاید آس پاس کے گھروں کے لوگ سمندر کنارے نکلے تھے۔

نور سمندر پر جانے کا ارادہ ترک کرتی دوسری سمت چل دی۔ خوبصورت سی گلیوں کو پار

کرتی وہ آگے بڑھ رہی تھی لیکن ساتھ ہی ساتھ وہ اپنی سمت کا تعین بھی کر رہی تھی کہ گویا کہیں وہ راستہ ہی نہ بھول جائے۔

سوسائٹی سے نکل کر اب وہ ایک خوبصورت سے مارکیٹ میں تھی۔دونوں طرف بے شمار دکانے اور ہوٹلز تھے۔

ایک جانب سے روڈ کراس کرتی وہ دوسری جانب آئی۔

رنگ برنگے لوگوں میں خود کو چادر میں ڈھانپے وہ الگ ہی مخلوق لگ رہی تھی۔

آتے جاتے کافی لوگوں نے مڑ مڑ کر اسے دیکھا۔نور کی بھی کچھ یہی حالت تھی۔

چھوٹے چھوٹے کپڑوں میں لڑکیوں کو دیکھ نور نے کانوں کو ہاتھ لگائے توبہ توبہ کی تھی۔آسمان پر ہلکے ہلکے بادل چھائے تھے۔

چلتے چلتے تھک کر وہ ایک اوپن ایریا میں رکھی کرسیوں پر بیٹھ گئی اس بات سے انجان کے وہ ایک اوپن ایریا میں بنا ہوٹل تھا۔

سامنے رنگ برنگے لوگ اپنا اپنا کھانا کھانے میں مگن تھے۔نور دلچسپی سے آس پاس دیکھ

رہی تھی۔اسے درمیان میں بنے روڈ پر کافی سارے بچے قطار میں سائیکل چلاتے نظر آئے۔

دس دس گیارہ گیارہ سال کے وہ بچے ہم رنگ کپڑے پہنے سائیکلنگ کر رہے تھے۔

نور پورے انہمناک سے انہیں روڈ پر ادھر سے ادھر جاتے دیکھ رہی تھی۔

"میم آپ کیا لینا پسند کریں گی؟"

انجان سی آواز پر نور نے چونک کر دوسری جانب دیکھا۔ایک بائیس تئیس سالہ گورا لڑکا ہاتھ

میں مینیو کارڈ پکڑے نور سے مخاطب تھا۔نور نے حیرت سے آس پاس کا جائزہ لیا۔

"میڈم آپ کچھ آرڈر کریں گی؟"

لڑکے نے نور کی خاموشی پر دوبارہ پوچھا۔یہ جان کر کے وہ اس وقت ایک اوپن ایریا ہوٹل

میں بیٹھی تھی نور نے خود کو کوستے مینیو کارڈ پکڑ لیا۔مینیو کارڈ پر بنی چیزیں دیکھ نور دل میں

ہی توبہ توبہ کا ورد کرنے لگی۔

لڑکا نور کے سر پر ہی کھڑا تھا۔کچھ سمجھ نا آنے پر نور نے کافی منگوانے کا سوچا پر اب مسلایہ

تھا کے نور انگلش زبان سے زیادہ آشنائی نہیں رکھتی تھی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"ون۔"

نور نے گلہ کھنکھار کر بولنا شروع کیا۔

"ون۔۔ کپ کافی اینڈ۔"

"اینڈ میم؟"

اینڈ اینف۔"

نور نے خفت سے کہا۔

"اوکے میم۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

لڑکا بنا کچھ کہے آرڈر لے کر وہاں سے چلا گیا۔ نور نے سکون کا سانس خارج کیا۔

کافی سے لطف لیتی وہ ابھی بھی آس پاس کے ماحول میں مگن تھی۔

خالی مگ ٹیبل پر رکھتے ہی اسے یاد آیا کے اس کے پاس تو پیسے ہی نہیں تھے۔

اب سہی معنوں میں نور کی ہوائیاں چھوٹ گئی۔ اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا اب وہ کیا کرے۔ نور کے ہاتھ پاؤں پھول رہے تھے۔ انجان ملک میں انجان لوگوں کے درمیان وہ

اس طرح پھنسی تھی۔

نور خود کو بہت بے بس محسوس کر رہی تھی۔

سن ہوتے دماغ کے درمیان اس کے دماغ میں ایک آئیڈیا آیا۔ویٹر بل لینے کے لئے اس کے سر پر نمودار ہوا۔

"یو ئر کافی از سو یمی۔"

خفیف سی مسکراہٹ کے ساتھ وہ اٹک کر بولی۔

"تھینک یو میم۔"

لڑکے نے مؤدب سا سر ہلاتے کہا۔

"کین آئی ون مور؟"

کتنی شرمندگی سے اس کے منہ سے یہ جملہ نکلا تھا۔

لڑکا شاید اس کی ٹوٹی پھوٹی انگلش سمجھ گیا تھا اسی لئے سر ہلاتا دوبارہ وہاں سے چلا گیا۔اس کے جاتے ہی نور نے گہرا سانس لیتے آس پاس دیکھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ارد گرد موجود لوگ اپنے اپنے شغل میں مگن تھے۔

دھیرے دھیرے سرکتی وہ روڈ کی جانب رخ کر کے بیٹھ گئی۔

"یا اللہ معاف کرنا۔"

منہ میں بڑبڑاتی وہ اپنی چادر سمیٹتی اٹھ کر تیز تیز چلنے لگی۔ پیچھے دیکھنے کی اس میں دوبارہ ہمت نہیں ہوئی تھی۔ تیز تیز قدم چلتے اس نے روڈ کراس کیا۔

سوسائٹی میں داخل ہوتے ہی وہ ایک گلی میں مڑ گئی۔

رک کر گہرا سانس لیتی وہ خود کو کمپوز کرنے لگی۔

سانس کے درست ہوتے ہی نور نے قدم آگے بڑھا دیے۔

ویٹر کے کافی لانے پر اسے نور تو نہیں ملی البتہ ٹیبل پر کپ کے نیچے پڑے پیسے ضرور مل گئے تھے جسے اٹھا کر وہ کپ لے کر واپس لوٹ گیا۔ نور واپسی کے لئے سمت کا تعین کرتی آگے بڑھ رہی تھی اچانک ایک گاڑی آ کر اس کے سامنے رکی۔

گاڑی اتنی تیزی سے آ کر نور کے راستے میں حائل ہوئی تھی کے نور کے اوسان خطا

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

ہو گئے۔ شیشے میں سے مارٹن کی جھلک دیکھ نور سائیڈ سے نکلنے کی کوشش کرنے لگی لیکن مارٹن نے اس کی اس کوشش کو ناکام بنا دیا۔

نور نے دوبارہ ڈھٹائی دکھاتے ایک بار پھر راستہ بدلنے کی کوشش کرنی چاہی لیکن مارٹن کی سرد آواز پر وہی جم گئی۔

"اگر اب چپ چاپ تم گاڑی میں نہیں بیٹھی تو اپنے قدموں پر بھی سلامت گھر نہیں جا پاؤ گی۔"

سرد لہجے میں دی گئی اس کی دھمکی پر نور خاموشی سے چلتی گاڑی میں بیٹھ گئی اور شکر اس بار اس نے عقل دکھاتے فرنٹ سیٹ کا دروازہ کھولا تھا۔ نور پوری طرح شیشے کی جانب گھومے بیٹھی تھی۔ گیٹ پر پہنچ کر مارٹن کے ہارن دیتے ہی دروازہ خود بہ خود کھل گیا۔ نور نے تعیدی انداز میں ہونٹ سیکڑے۔

"آج کے بعد گھر سے اکیلے باہر مت نکلنا۔"

گاڑی پارک کرتے وہ اترنے لگی جب مارٹن کی آواز پر پھر سے تھم گئی۔

"کیوں؟"

ایک آئی برو اٹھائے وہ مارٹن کی طرف گھوم گئی۔

"کہا ہے نا نہیں جانا مطلب نہیں جانا۔"

لہجے کو اٹل بنائے کہتے وہ نور کو سلگا گیا۔

"میں کوئی تمہاری ملازمہ نہیں ہوں جو تم مجھ پر یوں حکم چلاؤ گے۔"

تڑخ کر جواب دیتی وہ دروازہ کھول کر نیچے اتر گئی۔مارٹن بھی پھرتی سے نیچے اترتا نور کو بازو سے جکڑ کر اسے گاڑی سے لگا گیا۔

"میری بات سمجھ نہیں آتی ہاں؟"

جبڑوں کو بینچ کر وہ سرد مہری سے بولا۔

"م۔۔میں نے کہانا میں۔۔ت۔۔تمہاری ملازمہ نہیں ہوں۔"

خود کو مارٹن کے آگے مضبوط بناتے وہ اٹک کر بولی۔

"تم ایک ڈان کی بیوی ہو ہزاروں دشمن ہے میرے یہاں اگر کسی کی نظر میں آگئی نا تو پتا

بھی نہیں چلے گا گولی کہاں سے آئی ہے اور اگر وہ تمہیں اٹھا کر لے گئے تو نوچ کھائیں گے۔"

اس کے جبڑوں کو سختی سے پکڑ کر مارٹن نے انتہائی وحشیانہ انداز میں کہا۔

نور کی آنکھیں ڈبڈبا گئیں۔

مارٹن کے یوں پکڑنے پر اسے تکلیف محسوس ہو رہی تھی اوپر سے مارٹن کا اتنا خوفناک روپ۔ نور کی آنکھوں میں آنسو دیکھ مارٹن نے اپنی گرفت ڈھیلی چھوڑ دی۔ نور سسک کر رونے لگی۔

"تم مارٹن ہنٹر کی کمزوری ہو اگر کسی دشمن کے نظر میں آ گئی تو میری سالوں سے بنائی دنیا تباہ ہو جائے گی۔"

اس بار لہجہ ہموار تھا۔

"تو کیوں لائے تھے مجھے اپنی دنیا میں؟"

وہ آنکھوں سے آنسوؤں کو بے دردی سے رگڑتی بولی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"کیونکہ عشق ہو گیا ہے کینزو کو تم سے۔"

زور دار پنچ گاڑی پر مارتے وہ چلا کر بولا۔ نور اس کے جملے میں چھپے اس ایک نام کو سن چونک گئی۔

"کینزو؟"

آنکھوں میں سوال تھا۔

مارٹن بنا جواب دیے تیزی سے گھر کے اندر داخل ہو گیا۔ نور گاڑی کے ساتھ ٹیک لگائے کھڑی رہ گئی۔ اس کے چہرے پر الجھن کے آثار تھے۔ مارٹن گھر میں بنے چھوٹے سے بار میں بیٹھے گلاس پر گلاس ہلک سے نیچے اتار رہا تھا۔ نور اس کے قریب سے گزر کے اوپر چلی گئی۔ مارٹن نے لال آنکھوں سے اسے سیڑیاں چڑھتے دیکھا تھا۔ کمرے میں آ کر نور بالکنی میں نکل آئی۔ بالکنی میں نور نے ایک بات نوٹس کی تھی۔ سمندر کی لہروں کا شور بالکنی اور گھر کی حدود سے باہر نکل کر ہی سنائی دیتا تھا۔ جس کا مطلب صاف تھا گھر کی دیواریں ساؤنڈ پروف تھیں۔

نور چند لمحے سمندر کی جھومتی لہروں کو دیکھتی رہی۔ واپس اندر آ کر اس نے وقت دیکھتے نماز ادا کی۔

دل کے سکون کے لئے وہ جائے نماز پر بیٹھے ہی قرآن کی تلاوت کرنے لگی۔

سورت رحمٰن کی تلاوت کرتے اس کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ تلاوت ختم کرتے ہی اسے اپنا دل ہلکا ہوتا محسوس ہوا۔ دعا مانگ کر وہ جائے نماز لپیٹ کر پلٹی ہی تھی جب اسے لگا دروازہ کی اوٹ سے کوئی پیچھے ہوا ہے۔ نور چند لمحے دروازے کی طرف دیکھتی رہی پھر سر جھٹک کر جائے نماز رکھ کر نیچے چلی آئی۔

لاؤنج سے باتیں کرنے کی آوازیں آ رہی تھی۔ نسوانی آواز سن کر نور نے تجسس سے لاؤنج میں قدم رکھا۔

سامنے صوفے پر نور کو ایک انجانا چہرہ دکھائی دیا۔

مارٹن ایک طرف صوفے پر ٹانگ پر ٹانگ چڑھائے بیٹھا لیپ ٹاپ میں مصروف تھا۔

صوفے پر جیری کے ساتھ ایک خوبصورت سی لڑکی بیٹھی تھی۔ قریب ہی مارٹن کے مقابل

صوفے پر حاشر براجمان تھا۔ نور کو دیکھ جیری اپنی جگہ سے کھڑا ہو گیا۔

"آئیے بھابھی۔"

جیری کی آواز پر ایک ساتھ سب نے نور کی طرف دیکھا۔ مارٹن بھی لیپ ٹاپ سے نظریں ہٹائے نور کی جانب دیکھنے لگا تھا۔ وہ انجان لڑکی بھی کھڑی ہو کر نور کے پاس آ کر نور سے بڑی گرمجوشی سے ملی تھی۔

نور پزل سی ہوتی کبھی حاشر اور کبھی جیری کو دیکھنے لگی۔

"یہ میری بیوی ہے شائین۔"

جیری نے شائین کے قریب آ کر مسکرا کر بتایا۔ نور بھی جیری کے تعارف پر مسکرائی تھی۔ اب چاروں بیٹھے باتوں میں مصروف تھے۔ مارٹن ابھی بھی لیپ ٹاپ پر نظریں ٹکائے بیٹھا تھا۔

"جیری بھائی آپ نے بتایا نہیں کہ آپ شادی شدہ ہیں؟"

نور کے اتنے ادب بھرے انداز پر جیری نے حیرت سے حاشر اور پھر مارٹن کی طرف

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

دیکھا۔اس کے یوں دیکھنے پر حاشر نے مشکل سے ہی اپنی ہنسی روکی تھی۔

نور بھی اس کے تاثر دیکھ شرمندہ سی ہو گئی تھی۔

"ارے بھابھی اگر میں تب آپ کو بتا دیتا تو آج سرپرائز کیسے ملتا۔"

جیری نے اس کی شرمندگی بھانپتے دوستانہ لہجے میں کہا۔نور بھی مسکرا دی۔

مارٹن لیپ ٹاپ سائیڈ پر رکھے اب کسی موضوع پر بات کر رہا تھا۔حاشر بھی ان کی بات میں شامل ہو چکا تھا۔نور شائین سے باتوں میں مصروف تھی۔اسے شائین اچھی لگی تھی ہنس مکھ سی۔نور یہ جان کر بہت خوشی ہوئی تھی کے شائین ماں بننے والی ہے۔دونوں ہنس ہنس کر باتیں کرتی آنے والے ننھے مہمان کا نام سوچ رہی تھی۔مارٹن اور دونوں تھائی زبان میں بات کر رہے تھے۔ان کے چہروں پر چھائی سنجیدگی سے لگ رہا تھا بات کچھ سیریس ہے۔

نور شائین سے بات کرتی ایک ادھ نظر مارٹن پر بھی ڈال رہی تھی۔کافی دیر باتوں کے بعد شائین جانے کے لئے تیار تھی۔نور اسے روکنا چاہتی تھی مگر شائین نے دوبارہ آنے کا وعدہ کیا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

جیری اور شائین ایک گاڑی میں بیٹھ کر گھر سے نکلے ان کے جاتے ہی حاشر اور مارٹن بھی کہیں جانے کے لئے تیار تھے۔

"بھابھی آئیں آپ کو بینکاک گھماتے ہیں۔"

حاشر نے نور کو ساتھ چلنے کی صلح ماری۔

"مجھے کسی بھی ایرے غیرے کی گولی کا شکار نہیں بننا۔"

نور آنکھیں مٹکا کے کہتی اوپر چلی گئی۔ حاشر نے منہ کھولے اسے جاتا دیکھا تھا۔

مارٹن مسکرا کر اس کا کندھا تھپتھپاتا باہر نکل گیا۔

"چلو جو بھی ہے میرے یار کی مسکراہٹ کا زریعہ تو ہے۔"

مارٹن کو مسکراتا دیکھ حاشر بڑبڑتا ہوا اس کے پیچھے ہی گھر سے نکلا تھا۔

ان کے جاتے ہی نور چادر لپیٹے آج پھر بینکاک کی سیر کے لئے نکلی تھی۔ مختلف جگہ گھومتی وہ آگے بڑھ رہی تھی۔ ادھر ادھر گھومتے اسے وقت کا خیال ہی نہیں رہا۔ چلتے چلتے وہ ایک خوبصورت سی جگہ پر آئی تھی۔ بینکاک کا وہ بازار روشنیوں میں نہایا ہوا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

نور اس بات سے بلکل انجان تھی کے اس وقت وہ بینکاک کے ریڈ لائٹ ایریا میں کھڑی ہے۔اسے دونوں جانب بے شمار لڑکیاں کھڑی دکھائی دی۔کسی کسی جگہ پر لڑکیوں کے قریب مردوں کا بھی جھنڈ تھا۔لڑکیوں کے نازیبا کپڑے دیکھ نور کو احساس ہوا تھا کہ شاید وہ کسی غلط جگہ پر آ گئی ہے۔

واپسی کے لئے تیز تیز قدم بڑھاتے ہی وہ کسی سے بری طرح ٹکرائی تھی۔اس کی چادر ذرا سی سرک گئی تھی جسے نور نے تیزی سے سہی کیا تھا۔سامنے ایک موٹا سا گوراچٹا آدمی کھڑا تھا۔ کالے رنگ کی بنیان پہنے اس کے جسم پر جگہ جگہ مختلف ڈیزائن کے ٹیٹو بنے تھے۔اسے دیکھ کر نور نے سہم کر تیزی سے نظریں ہٹائی تھیں۔آدمی کی نظریں نور کے سراپے کا طواف کر رہی تھیں۔نور سائیڈ سے نکلنے لگی۔آدمی کے بازو نے اس کا راستہ روک دیا۔

آدمی کا بازو نور سے ٹچ ہونے ہی لگا تھا کہ نور پھدک کر پیچھے ہوئی۔اس کے یوں ڈرنے پر آدمی نے وحشیانا قہقہہ لگایا تھا۔نور کے ہاتھ پاؤں پھولنے لگے تھے۔خوف سے اس کا دل کبوتر کی طرح تیز تیز دھڑک رہا تھا۔

"تمہارا ریٹ کیا ہے؟"

آدمی نے نور کے چہرے پر نظریں جمائے پوچھا۔

نور نے پہلے حیرت اور پھر غصّے سے اس کی طرف دیکھا۔

"ہٹو میرے راستے سے۔"

غصے سے کہتی وہ سائیڈ سے نکلنے لگی تھی لیکن اس بار آدمی نے اس کی موم کلائی کو اپنے موٹے گدے ہاتھوں میں جکڑ لیا۔

نور العین حیدر کو لگا تھا کسی نے اس پر گرما گرم سیسہ انڈیل دیا ہو۔

"چھوڑو میرا ہاتھ۔"

اپنی کلائی کو چھڑانے کی کوشش کرتی وہ غصے سے چلائی تھی۔

"اوکم اون۔"

وہ ہنس کر کہتا نور کے قریب ہوا۔

"دور رہو۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اسے پیچھے دھکا دینے کی کوشش کرتی وہ چلانے لگی تھی۔مارے بے بسی کے اس نے آس پاس دیکھا۔چند اک لوگوں نے ان کی طرف دیکھا پھر دوبارہ اپنے شغل میں مگن ہو گئے۔

"پلیز چھوڑ دو میں ایسی لڑکی نہیں ہوں۔"

کسی کو اپنا سائباں نا پاتے وہ روتے ہوئے گڑگڑانے لگی تھی۔

"میرے پاس پیسے ہیں جتنے کہو گی دوں گا۔"

آدمی نے اپنی جیب سے پیسوں کی موٹی گدی نکال کر نور کے ہاتھوں پر رکھی۔

نور نے اپنے ہاتھوں کی مٹھیاں بینچ لی۔آدمی زبردستی اس کے ہاتھ میں پیسے پکڑا رہا تھا۔نا جانے نور میں اتنی طاقت کہاں سے آئی اس نے آدمی کو زور سے دھکا دیا آدمی لڑکھڑا کر پیچھے ہوا۔نور نے ہاتھوں میں پکڑی پیسوں کی گدی کو نفرت سے دیکھتے زمین پر زور سے پٹخا۔نور کی اس حرکت پر آس پاس کھڑے کافی لڑکے لڑکیوں نے نور کو حیرت سے دیکھا تھا۔

نور کے کانوں میں پولیس سائرن کی آواز پڑی تب اس کی جان میں جان آئی تھی۔

پولیس کے قریب آتے ہی نور تیزی سے ان کی جانب بڑھی تھی۔اسے اس وقت وہی اپنے محافظ لگے تھے۔لیکن، لیکن یہ کیا ایک لیڈی پولیس آفیسر نے نور کے ہاتھوں میں ہتھکڑی پہنا کر اسے تقریباً گھسیٹ کر پولیس کار میں بیٹھایا تھا۔یہ سب اتنا تیز اور اچانک ہوا کہ نور کچھ سمجھ ہی نہیں پائی۔اس کی چادر جس سے وہ خود کو مکمل طور پر ڈھانپے ہوئے تھی وہ بھی لڑکی کے کھینچنے پر وہی روڈ پر گر گئی تھی۔نور کو کچھ سمجھ نہیں آیا کہ اس کے ساتھ ہوا کیا ہے۔ہاتھوں میں پہنی ہتھکڑی کو دیکھ اس کے حواس بحال ہوئے تھے۔

"یہ کیا کر رہے ہیں آپ لوگ؟ مجھے کیوں لے کر جا رہے ہیں؟ میں نے کچھ نہیں کیا اس، اس آدمی نے کیا ہے اسے پکڑے۔۔م۔۔مجھے چھوڑیں۔"

ساتھ بیٹھی لڑکی سے سن ہوتے دماغ کے ساتھ کہتی نور بار بار شیشے سے باہر دیکھ رہی تھی۔کار پولیس سٹیشن کی طرف روانہ تھی۔

"چھوڑیں مجھے۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

لڑکی کی مکمل خاموشی پر نور نے چلا کر کہا۔ نور کے یوں چلانے پر لڑکی نے ایک زوردار تھپڑ نور کے موم چہرے پر مارا تھا۔ نور کا دماغ گھوم کر رہ گیا۔

دھیرے دھیرے اس کا دماغ اندھیرے میں ڈوب رہا تھا۔

کانوں سے سائیں سائیں کی آوازیں آنے لگی تھیں۔ چند لمحوں میں ہی وہ ہوش کی دنیا سے بیگانہ ہو چکی تھی۔

سلاخوں کے اندر بند وہ اس وقت زمین پر بیٹھی تھی۔

دونوں گھٹنوں کے گرد ہاتھ لپیٹے وہ خود کو ڈھانپنے کی ناکام کوشش کر رہی تھی۔

ڈوپٹے کے نام پر اس کے پاس کچھ بھی نہیں تھا۔

وہ رونا چاہتی تھی لیکن وہ رو نہیں پا رہی تھی۔

اسے یقین نہیں آ رہا تھا وہ یوں اس طرح پولیس سٹیشن میں سلاخوں کے پیچھے موجود ہے۔ پولیس سٹیشن میں گہما گہمی کا راج تھا۔ ٹک ٹک بوٹوں کی آوازیں اس کے کانوں میں پڑ رہی تھیں۔ سلاخوں کے اندر اس کے ساتھ چند اور لڑکیاں بھی تھیں جو وقفے وقفے سے

نور پر ایک ادھ نظر ڈال رہی تھیں۔ نور شدت سے دل میں دعا گو تھی کے مارٹن آ کر اسے یہاں سے نکال لے۔ اسے شدت سے آج مارٹن کا انتظار تھا۔ اسے یقین تھا وہ آئے گا اسے یہاں سے نکالے گا۔ وہ ابھی بھی انتظار کی گھڑیاں گن رہی تھی جب اس کے کانوں میں پڑی آواز اس کے وجود میں حرارت پیدا کر گئی۔ وہ تیزی سے اٹھ کر سلاخوں کے نزدیک آئی تھی۔ آج وہ ہوڈی میں نہیں تھا۔ بلیک کلر کا تھری پیس سوٹ پہنے وہ آفیسر کے سامنے رکھی کرسی پر بیٹھا تھا۔ دائیں طرف حاشر اور جیری وکیل کے ہمراہ کھڑے تھے۔

"م۔۔ما۔۔مارٹن۔"

خشک گلے کے ساتھ اٹک کر وہ بہت مشکل سے اسے پکار پائی تھی۔ آفیسر کے ساتھ بات کسی بات میں مصروف مارٹن کے کان کھڑے ہو گئے تھے۔ گردن گھما کر اس نے نور کی طرف دیکھا۔ بکھرے بال اجڑی صورت اسے بنا چادر کے دیکھ مارٹن کے اندر لاوا پھوٹا تھا۔ جیری اور حاشر نے اسے بنا چادر کے دیکھ اپنی نظروں کا رخ پھیر لیا۔ دونوں نے ہی ضبط سے مٹھیاں بینچ لی تھیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"مارٹن۔"

دوسری پکار پر وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔ وہ قدم قدم چلتا اس کے سامنے آ کر کھڑا ہو گیا۔

"مارٹن۔۔م۔۔مجھے یہاں۔۔سے لے جاؤ۔"

ٹوٹے پھوٹے لفظوں میں کہتی وہ سلاخوں پر گرفت سخت کرتی ہچکیاں بھرنے لگی۔

"ریلیز ہر۔"

حاشر نے آفیسر کے سامنے پیپر پھینکتے غرا کر کہا۔

آفیسر نے کانسٹیبل کو اشارہ کیا۔ کانسٹیبل نے اشارہ سمجھتے چابی سے دروازہ کھول دیا۔ نور مارٹن کے سینے سے لگ کر پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔ اس وقت اسے یاد نہیں تھا وہ کافر ہے۔ اس وقت اسے یاد نہیں رہا تھا وہ اس شخص سے نفرت کرتی ہے۔ نور کو اس وقت وہ صرف اپنا سائبان لگا تھا اپنا محافظ۔ مارٹن کی آنکھیں ضبط سے انگاروں کی طرح دہک رہی تھیں۔ اس نے نور کے گرد اپنے بازو باندھ دیے۔

لال آنکھوں میں نمی دوڑ گئی تھی۔ مارٹن نے اسے گلے لگائے ہی انگوٹھے کی مدد سے اپنی

آنکھ کا کونا صاف کیا۔اپنی جیکٹ اتار کر اس نے نور کو اچھے سے کور کیا اور ساتھ لگائے ہی گاڑی تک لایا۔نور مارٹن کے سہارے چل رہی تھی۔اس کا جسم ہلکا ہلکا کپکپا رہا تھا۔نور کو گاڑی میں بیٹھا کر وہ حاشر اور جیری کے پاس آیا۔

انہیں اندازہ تھا اب مارٹن کیا کرنے والا ہے۔

"مجھے وہ سب چاہیے وہ آدمی وہ لڑکی اور ہر وہ آفیسر جس نے نور کو بنا چادر کے دیکھا ہے مجھے وہ سب چاہیے۔"

لہجے میں چٹانوں کی سختی لئے وہ حکم دیتا گاڑی میں جا کر بیٹھ گیا۔

"وہ آدمی میرے حوالے کرنا جس کی وجہ سے یہ سب ہوا ہے۔"

کار کا دروازہ کھولتے جیری نے کہا۔

"مارٹن سے کہنا اگر وہ اسے تمہارے حوالے کر دے تو۔"

حاشر نے کار سٹارٹ کر کے آگے بڑھا دی***

کار میں مکمل خاموشی تھی۔نور گم سم سی گود میں نظریں ٹکائے بیٹھی تھی۔مارٹن خاموشی سے

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

کار ڈرائیو کر رہا تھا۔اس کے بینچے جبڑے لال آنکھیں اس کے اندر اٹھتے وبال کا پتا دے رہی تھیں۔

"انہوں نے میرے ساتھ ایسا کیوں کیا؟"

مارٹن کی طرف دیکھتے نور نے غائب دماغی سے پوچھا۔

"یہاں کی کرنسی کی انسلٹ کرنا یہاں جرم سمجھا جاتا ہے۔"

مارٹن نے نور کی طرف دیکھنے سے پرہیز کیا۔

وہ ہنس پڑی۔آنکھوں میں دوبارہ نمی اتر آئی تھی۔

"آج مجھے ایسا لگا جیسے مجھے بھرے بازار میں ننگا کر دیا گیا ہو۔"

وہ پھر سے سسک پڑی۔

مارٹن نے بریک لگا کر گاڑی روکی اور باہر نکل گیا۔نور سسک سسک کر رو رہی تھی۔سگریٹ سلگا کر وہ لمبے لمبے کش بھرتا دائیں بائیں چکر کاٹ رہا تھا۔

اندر اٹھتے وبال میں جب کمی نا آئی تب اس نے موبائل نکالا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"مجھے وہ ابھی چاہیے ابھی کے ابھی۔"

سپیکر کو منہ کے قریب کئے وہ غرایا۔دوسری طرف حاشر کا جواب سن کر وہ مطمئن ہو گیا۔واپس آ کر کار میں بیٹھ کر اس نے کار کا رخ گھر کی جانب موڑ لیا۔

اب اس کے چہرے پر پہلے جیسی سختی نہیں تھی۔

گھر پہنچ کر نور خاموشی سے اوپر چلی گئی۔مارٹن سٹول پر بیٹھا گٹا گٹ شراب اندر انڈیل رہا تھا۔جب تک وہ بدلہ نہیں لے لیتا اسے چین نہیں ملنا تھا۔آخری پیگ اندر انڈیلتے گلاس ٹیبل پر پٹخ کر وہ کھڑا ہو گیا۔اب اس کا رخ کچن کی طرف تھا۔رو رو کر نور کے سر میں درد ہونے لگا تھا۔ابھی بھی وہ بار بار گزرے وقت کے بارے میں سوچ کر سہم رہی تھی۔روتے روتے اس کی آنکھ لگ گئی***

وہ دس لوگ تھے ایک ہی قطار میں گھٹنوں کے بل بیٹھے۔ان کے بازو پیچھے کمر کے ساتھ باندھے گئے تھے۔ان سب مردوں میں ایک لڑکی بھی موجود تھی جس کی حالت آس پاس بنے خانوں کو دیکھ بگڑی ہوئی تھی۔یہ ایک کھلا سا کمرہ تھا جس کے آس پاس چھوٹے

چھوٹے خانے بنے تھے۔ان خانوں میں ایک انسان کے کھڑے ہونے کی جگہ بنائی گئی تھی۔ لیکن جو چیز ان کے اندر تھی وہ کسی بھی نارمل انسان کے جسم سے روح نکالنے کے لئے کافی تھی۔وہ قدم قدم چلتا ہوا آکر ان کے سامنے رکھی کرسی پر بیٹھ گیا۔جیری موبائل میں کچھ ٹائپ کر رہا تھا۔حاشر منہ میں ببل چباتا وقفے وقفے سے اس کے پٹاخے پھوڑ رہا تھا۔ مارٹن کے آنے پر دونوں ہی سیدھے ہو کر کھڑے ہو گئے۔

وہاں دس کے دس انسانوں کے چہروں پر موت سا خوف تھا۔مارٹن کی نظریں وہاں موجود ایک ہی گورے چٹے موٹے سے انسان پر ٹکی تھیں۔اس کے چہرے پر جگہ جگہ زخموں کے تازہ نشان تھے یقیناً مارٹن کے آنے سے پہلے حاشر اور جیری اس پر اپنا ہاتھ صاف کر چکے تھے۔

"جانے دو مجھے میں نے کچھ نہیں کیا۔"

اپنے ہاتھوں کو رسی سے آزاد کرنے کی کوشش کرتے وہ پھڑ پھڑا رہا تھا۔

"سیدھا ہو کر بیٹھ جا موٹے۔"

حاشر نے اس کی گردن پر تھپڑ رسید کرتے کہا۔ آدمی کی مزحمت وہی تھم گئی۔

مارٹن کے اشارے پر جیری نے گرما گرم سریا لا کر اسے تھما دیا اور دوبارہ جا کر اپنی جگہ پر کھڑا ہو گیا۔

سریا دیکھ وہاں موجود سب کی حالت غیر ہونے لگی تھی۔ سب سے برا حال وہاں موجود لڑکی کا تھا۔

"تمہاری ان آنکھوں نے میری بیوی کو بناڈوپٹے کے دیکھا ہے۔"

سفاکی سے بولتا وہ اٹھ کر لائن میں بیٹھے پہلے شخص کے سامنے آ کر کھڑا ہو گیا۔

"مارٹن ہنٹر کے علاوہ کسی کے پاس یہ حق نہیں ہے کہ وہ نورالعین حیدر کو اس طرح دیکھے۔"

اپنی بات ختم کرتے وہ گرما گرم سریا اس کی آنکھوں پر رکھ چکا تھا۔ پورے کمرے میں اس کی دردناک چیخیں گونجنے لگی تھیں۔ اس کی چیخوں میں وہاں موجود لڑکی کی چیخیں بھی شمار ہو چکی تھیں۔ جیری اور حاشر آرام سے کھڑے سارے سین دیکھ کر رہے تھے۔ اس کی آنکھوں کو ضائع کرتے وہ وہاں سے ہٹ کر دوسرے کے سامنے آیا تھا اور پھر رفتہ رفتہ

آٹھ لوگوں کی آنکھوں کو ضائع کر کے وہ اب اس موٹے آدمی کے سامنے موجود تھا۔

ان آٹھ کے آٹھ لوگوں کو جیری اور حاشر وہاں سے اٹھا کر کمرے میں بنے دروازے سے لے کر باہر جا چکے تھے۔

"اسے ہاتھ کیسے لگایا؟"

سریا اس کے بازو پر گھماتے وہ وحشیانہ انداز میں پوچھ رہا تھا۔اس آدمی کی چیخیں پورے کمرے میں گونج رہی تھی۔

"تمہاری وجہ سے میری نور کی آنکھوں میں آنسو آئے۔"

اس کا انداز دیوانگی بھرا ہو گیا۔

"کیوں کیا ایسا ہاں؟"

سریا بازو سے ہوتا اب گردن پر تھا۔ساتھ بیٹھی لڑکی ہوش کی دنیا سے بیگانہ ہو چکی تھی۔جیری اور حاشر دوسرے لوگوں کو نا جانے کہاں چھوڑے اب واپس آ گئے تھے۔اس کے بازو اور گردن کو بری طرح جھلسا کر اس نے سریا دور پھینک دیا۔گلے میں پڑا لاکٹ اتار کر مارٹن

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

نے اس کے اوپر چڑھا کھول اتارا اندر سے تیز دھار والا بلیڈ چمکنے لگا۔

"نو پلیز۔"

اپنی موت کو نظروں کے سامنے دیکھ کر اس آدمی کی چیخیوں میں تیزی در آئی تھی۔مارٹن نے اس کے منہ پر ہاتھ رکھے اس کی آواز دبائی اور ساتھ ہی دھیرے دھیرے بلیڈ کو اس کی شہ رگ پر پھیرتا گیا۔جیسے جیسے بلیڈ نشان بنا رہا تھا ویسے ویسے ہی خون کا فوارا مارٹن کے کپڑے بھگو رہا تھا۔مارٹن نے اس کے منہ پر سختی سے ہاتھ رکھا تھا۔اس کے ہاتھوں میں تڑپتے تڑپتے ہی اس آدمی نے دم توڑا۔اس کے جسم سے جان نکلتے ہی مارٹن نے اسے جھٹک کر پیچھے پھینکا اور اٹھ کھڑا ہوا۔اس کا چہرہ اور کپڑے خون سے لت پت تھے۔

"اس لڑکی کا کیا کرنا ہے؟"

جیری نے پوچھا۔

"ہوش میں لے کر آؤ اسے۔"

مارٹن کا غصہ ابھی ٹھنڈا نہیں ہوا تھا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"مارٹن مجھے لگتا ہے اس لڑکی کو چھوڑ دینا چاہیے کمزوروں پر وار کر کے کیا فائدہ۔"

اپنی بات کہتے وہ ہونٹوں کو بینچ گیا۔مارٹن اور جیری نے ایک ساتھ اسے دیکھا تھا۔

"تمہیں لگتا ہے عورت کمزور ہے؟"

حاشر کی بات اسے تیش دلا گئی۔

"اس دنیا میں ہر کہانی، ہر پہلو، ہر فساد کی جڑ ایک عورت ہی ہے۔"

غصے سے جبڑے بینچے مارٹن حاشر پر برس پڑا تھا۔

"یہ عورتیں ہی ہے جو ایک مرد کی تربیت کرتی ہیں، یہ ان جیسے مرد بھی انہی عورتوں کی تربیت ہیں۔"

مارٹن نے پاس پڑے مردہ وجود کی طرف اشارہ کیا۔

حاشر ابھی بھی لب بینچے کھڑا تھا۔

"ایک عورت ہی مرد کو آباد کرتی ہے اور ایک عورت ہی مرد کو برباد کرتی ہے برے لوگ بھی ایک عورت کی تربیت ہوتے ہیں اور اچھے انسان بھی عورت ہی نسلیں تباہ کرتی ہے ہم

جیسے مردوں کے پیچھے بھی ایک عورت کا ہی ہاتھ ہے

پھر چاہے وہ ایک ماں ہو یا ایک بیوی بہن یا بیٹی کوئی بھی، ہر گناہ کا آغاز عورت کی تربیت سے ہوتا ہے

اور تم کہتے ہو عورت کمزور ہے۔"

آخر میں وہ ہنس پڑا۔

خالی کھنکتی ہنسی۔

مارٹن سیڑیوں کی جانب بڑھ گیا۔

"تو کیا تم اسے سزائے موت دو گے؟"

"نہیں پر میں اسے بتاؤں گا ایک عورت کی عزت اس کے لئے کیا ہوتی ہے۔"

وہ بنا مڑے جواب دیتا سیڑیاں چڑھنے لگا۔

"مل گیا سکون۔"

جیری نے حاشر کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔حاشر نے خفگی سے اس کا ہاتھ جھٹک دیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اس کے تاثر دیکھ جیری کا زندگی سے بھرپور قہقہہ کمرے میں گونج گیا***

نور کو شدید پیاس کا احساس ہوا جس کی وجہ سے وہ کروٹ لیتی اٹھی۔ کمرے میں پانی موجود نہیں تھا۔ نور نے آس پاس دیکھا مارٹن کمرے میں نہیں تھا۔

وہ اٹھ کر نیچے چلی آئی۔ سیڑیاں اتر کر کچن کی جانب جاتے اسے مارٹن دکھائی دیا۔ وہ ابھی ابھی کچن سے نکلا تھا۔ اس کے چہرے اور شرٹ پر خون لگا تھا۔ اس کا سراپا دیکھ نور ٹھٹھک گئی۔ مارٹن بھی اس کے نزدیک رک گیا۔

"یہ۔۔یہ خون؟"

اتنا زیادہ خون دیکھ نور کے اوسان خطا ہو رہے تھے۔

"بھوک لگی تھی اس وقت کھانے کے لئے کچھ تھا نہیں اسی لئے سوچا سیب کھالوں پر اسے کاٹتے ہوئے یہ ہو گیا۔"

کندھے اچکا کر کہتے اس نے اپنی شرٹ کی طرف اشارہ کیا۔ اس کا انداز نور کے لئے نیا تھا۔ کٹ لگنے سے اتنا زیادہ خون؟

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

نور نے سوچا مگر کہا نہیں۔

"تمہیں کچھ چاہیے تھا؟"

اسے کے خود کو یوں دیکھنے پر مارٹن نے اس وقت اس کے نیچے آنے کی وجہ پوچھی۔

"وہ میں پانی پینے آئی تھی۔"

نور نے دھیرے سے نظریں ہٹاتے کہا۔

"میں لادوں؟"

پیشکش ہوئی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"نہیں میں خود جا کر لے لوں گی تم اپنا ہاتھ دیکھو۔"

نارمل سے لہجے میں کہتی وہ کچن کی جانب بڑھ گئی۔

مارٹن خاموشی سے سیڑیاں چڑھنے لگا۔نور نے مڑ کر اسے دیکھا چہرے پر الجھن کے آثار تھے۔کچن کی لائٹ جل رہی تھی۔سامنے شیلف پر پلیٹ میں سیب کے کٹے ہوئے چند ٹکڑے پڑے تھے جن پر خون کے دھبے تھے۔ادھ کٹے سیب پر بھی خون کے نشان

تھے۔پاس ہی شیلف پر پڑی چھری بھی خون سے تر تھی۔نور کو اندازہ ہو گیا تھا مارٹن کو زخم گہرا آیا ہے۔

نور نے پانی پی کر شیلف صاف کی۔سیب کے ٹکروں کو اٹھا کر اس نے ڈسٹبن میں پھینک دیا۔چھری دھو کر اسٹینڈ میں رکھنے کے بعد اس نے شیلف پر گرے خون کے دھبوں کو صاف کیا۔جس کپڑے سے خون کو صاف کیا تھا نور نے اسے بھی ڈسٹبن میں پھینک دیا۔

سب چیزیں سمیٹ کر وہ کچن سے نکلنے لگی پھر دوبارہ رک گئی۔کچھ سوچ کر اس نے دو سیب دھو کر کاٹنے شروع کر دیے۔بھوک کا احساس اسے بھی ہو رہا تھا۔سیب کاٹ کر اس نے دو الگ الگ پلیٹ میں رکھے۔دونوں پلیٹوں کو ٹرے میں رکھ کر وہ لائٹ بجھائے اوپر کی طرف چل دی۔کمرے میں داخل ہوتے ہی اس کی پہلی نظر مارٹن پر پڑی تھی جو ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑا اپنے ہاتھ پر پٹی کر رہا تھا۔خون سے بھری شرٹ وہ اتار چکا تھا۔نور کے اندر داخل ہوتے ہی مارٹن نے شیشے میں اسے دیکھا۔اس نے ٹرے کو بیڈ پر رکھ دیا اور خود اپنی جانب بیٹھ گئی۔پٹی کر کے مارٹن نور کی طرف مڑا۔بیڈ پر کٹے ہوئے

سیبوں کی دو پلیٹیں دیکھ مارٹن ہنٹر کو خوشی ہوئی تھی جس کا ثبوت اس کے چہرہ پر چند لمحوں کے لئے آئی دلکش مسکراہٹ دے گئی تھی۔وہ بیڈ پر اپنی سائیڈ بیٹھ گیا۔نور نے اس کے بیٹھتے ہی اپنی پلیٹ اٹھالی تھی۔مارٹن نے بھی اپنی پلیٹ سے سیب کا ایک ٹکڑا اٹھالیا۔نور خاموشی سے دھیرے دھیرے سیب کھا رہی تھی۔

"تھینک یو۔"

مارٹن کی آواز پر نور نے چونک کر اسے دیکھا۔

"ضرورت نہیں ہے مجھے بھی بھوک لگی تھی اسی لئے اپنے ساتھ تمہارے لئے بھی لے آئی۔"

نور نے اسے بنا کسی خوش فہمی میں ڈالے سنجیدہ لہجے میں کہا۔مارٹن کے لب پھیل گئے۔

"میں تمہاری پلیٹ میں بھی کھا سکتا تھا۔"

اب اس کا ارادہ نور کو تنگ کرنے کا تھا۔

"پر میں تمہیں اپنی پلیٹ میں نہیں کھانے دیتی۔"

جواب دو ٹوک آیا۔

"اچھا کیوں؟"

وہ فل نور کو تنگ کرنے کے موڈ میں تھا۔

"کیونکہ تم ایک کافر ہو۔"

مارٹن کے منہ کو جاتا سیب کا ٹکڑا وہی تھم گیا۔ نور ابھی بھی بنا کسی تاثر کے سیب کھا رہی تھی۔ اس نے ٹکڑا واپس رکھتے پلیٹ پرے سرکا دی۔ نور نے حیرت سے اسے دیکھا۔

"کیا تم مجھے کافر بلانا بند نہیں کر سکتی؟"

مارٹن کے لہجے میں پھر سے وہی سرد مہری دوڑ گئی۔

"کر سکتی ہوں پر اگر تم مسلمان ہو جاؤ تب۔"

اپنی پلیٹ کو خالی کر کے نور نے ٹرے میں رکھ دیا۔

"اس سے کیا ہو گا؟"

نور ٹھٹکی پھر مسکرائی۔

"اس سے تمہیں شاید مرنے کے بعد جنت نصیب ہو جائے یا شاید جیتے جی تمہارے اندر

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

انسانیت آجائے۔"

نور کو لگا تھا مارٹن نے اس کا مذاق اڑانے کے لئے ایسا سوال کیا ہے اسی لئے وہ بھی طنز کرتی ٹرے لے کر بیڈ سے اٹھی۔وہ یہ بھی بھول گئی تھی کے مارٹن نے آج اسے سلاخوں کے پیچھے سے نکال کر اس پر کتنا بڑا احسان کیا تھا۔

"تمہیں لگتا ہے تم جنت میں جاؤ گی کیونکہ تم مسلمان ہو؟"

"ہاں۔"

وہ مختصر سا کہتی دروازہ پار کر گئی۔مارٹن کی نظریں دروازے پر ٹکی تھیں۔

نور کے واپس آنے تک وہ ویسے ہی بیٹھا رہا۔

"لائٹ بند کر دو مجھے نیند آ رہی ہے۔"

اپنی جانب فاصلہ بڑھا کر بیٹھتے وہ بولی۔

"مجھے بند لائٹ میں نیند نہیں آتی۔"

"اور مجھے جلتی لائٹ میں نیند نہیں آتی۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

جواب ترکی بہ ترکی آیا۔

"پر تمہیں جلتی لائٹ میں ہی سونا پڑے گا۔"

لہجہ اٹل تھا۔

"کہیں ایسا تو نہیں بینکاک کے ڈان کو اندھیرے میں سونے سے ڈر لگتا ہے؟"

نور نے آنکھوں کو مٹکا کر کہا۔مارٹن بنا جواب دیے لیٹ گیا۔نور نے فاصلہ قائم رکھنے کے لئے بیچ میں تکیہ رکھا اور لائٹ بند کر دی۔اس کے لائٹ بند کرتے ہی مارٹن کو اپنا سانس رکتا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔وہ کروٹ پر کروٹ لے رہا تھا۔

نور کی بھاری بھاری سانسیں اس کے نیند میں ہونے کا گھمان کر رہی تھیں۔

مارٹن نے بیڈ کراؤن سے ٹیک لگا کر لائٹ جلا دی۔کافی دیر وہ ایک ہی پوزیشن میں بیٹھا رہا۔اس کی گہری سیاہ آنکھوں میں کچھ تیر رہا تھا۔کافی دیر کے بعد بھی جب اسے سکون میسر نہ ہوا تب اس نے بیچ سے تکیہ ہٹاتے نور کو اپنی آغوش میں لے لیا۔نور کسمسائی۔اس بار اس کی آنکھ کھل گئی تھی۔مارٹن کو اپنے اتنے نزدیک دیکھ اس نے غصے سے اسے پیچھے

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

دھکا دینے چاہا مگر ناکام ہو گئی۔

"دور ہٹو گندے انسان۔"

"چپ چاپ لیٹی رہو گی تو اچھا ہو گا ورنہ اگر میں نے اپنا حق جتانا شروع کیا تو یہ تمہارے لئے بہت برا ثابت ہو سکتا ہے نورالعین حیدر۔"

اسے مزید خود میں بینچے وہ بھاری آواز میں بولا۔

اس کی دی گئی دھمکی پر نور نے مزحمت چھوڑ دی۔

مارٹن پر سکون سا ہوتا آنکھیں موند گیا۔مارٹن سو چکا تھا مگر نور کی آنکھیں اب نیند سے عاری تھیں۔

کچھ تھا اس کی آنکھوں میں شاید گزرے لمحوں کی شباہت۔نور خود کو بہت بے بس محسوس کر رہی تھی۔

مارٹن کے وجود کے ساتھ اسے اپنے وجود سے بھی گھن آنے لگی تھی۔اگر مارٹن نور کے اندر پلتے لاوے کو دیکھ لیتا تو شاید وہ جان پاتا کے جس لڑکی سے وہ اتنی محبت کرتا ہے جس

سے اسے عشق ہوا ہے وہ اپنے اندر بدلے کی آگ جلائے بیٹھی ہے۔اس سے بے انتہا نفرت کرتی ہے۔اسے برباد کرنے کی سازش کر رہی ہے۔ اس کے خلاف ثبوت اکھٹے کرنے کے لئے اسی کے گھر میں رہ کر اس کی جاسوسی کر رہی ہے۔ جو اپنے دل میں اسے تباہ کرنے کا عہد کر کے اس کے ہمراہ اینکاک آئی ہے۔

جسے اپنے بھائی کی موت کا بدلہ چاہیے۔نورالعین حیدر کو اپنے بھائی ربیع کی موت کا بدلہ چاہیے***

نور ہاتھ میں پکڑے لفافے کو لے کر دروازہ بند کر کے اندر آ گئی۔صوفے پر بیٹھے چند لمحے لفافے کو گھورتے رہنے کے بعد اس نے لفافہ کھولا۔

اندر لکھی تحریر کو پڑھ کر نور کی آنکھیں پھیل گئی۔

"اگر اپنے بھائی کی موت کا راز جاننا چاہتی ہو تو اس ایڈریس پر آجانا شام چار بجے۔"

نور نے کئی بار اس تحریر کو پڑھا جیسے یقین کر رہی ہو یہ اسی کے لئے لکھا گیا ہے۔

"ربیع کی موت کی وجہ؟"

نور دھیرے سے بڑبڑائی۔

"انکل نے تو کہا تھا اس کا ایکسیڈنٹ ہوا ہے۔"

سن ہوتے دماغ کے ساتھ اس نے لفافے کو ایک طرف رکھا اور وقت کا انتظار کرنے لگی۔شام چار بجے کے قریب وہ چادر لپیٹ کر گھر سے نکلی۔ڈرائیور کو کرایا ادا کرتی وہ گاڑی سے نیچے اتری۔نور نے الجھن سے سامنے کھڑی دیو قامت بلڈنگ کو دیکھا۔

"آئی بی انٹیلیجینس آفس۔"

نور حیرت سے آس پاس دیکھتی قدم آگے بڑھا رہی تھی۔بلڈنگ کی طرف بڑھتے اس کے دماغ میں کئی سوچیں تھیں۔دروازے کے پاس پہنچ کر دو گارڈز نے اسے اندر داخل ہونے سے روکا۔اس سے پہلے وہ کچھ پوچھتی ایک لڑکی نے اندر سے آتے ہی گارڈز کو اشارہ کیا جسے سمجھتے دونوں گارڈز نور کے راستے سے ہٹ گئے۔لڑکی نے نور کو اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کیا اور واپس اندر کی جانب مڑی۔

اس کے اشارے ایسے تھے جیسے کوئی نارمل حرکات ہوں جنہیں کوئی آسانی سے سمجھ ہی نہ

پائے۔ نور پیشانی پر آیا پسینہ پونچھتی اس لڑکی کے پیچھے پیچھے قدم اٹھانے لگی۔ لڑکی خاصی سپیڈ سے آگے بڑھ رہی تھی جبکہ نور مرے مرے قدم اٹھاتی آس پاس دیکھتے ہوئے چل رہی تھی۔ دونوں لفٹ میں سوار ہوئی۔ لڑکی سپاٹ چہرہ لئے سامنے دیکھ رہی تھی۔ پہلے نور نے سوچا اسے مخاطب کر کے اپنے یہاں بلانے کی وجہ پوچھے مگر پھر اپنی سوچ کو ترک کر کے وہ خاموشی سے کھڑی رہی۔

لفٹ کے رکتے ہی لڑکی باہر نکلی۔ نور اس کے تعقب میں ہی تھی۔ لڑکی مختلف راہداریوں میں سے گزرتی ایک کمرے کے آگے رکی۔ نور کے قدم بھی وہی تھم گئے۔

"آپ کے سبھی سوالوں کا جواب آپ کو اندر مل جائے گا اسی لئے آپ پلیز اندر تشریف لے جائیں۔"

لڑکی نے خاصے تمیز دار لہجے میں نور سے کہا چہرہ ابھی بھی سپاٹ تھا۔ نور نے خاموشی سے دھڑکتے دل کے ساتھ اندر قدم رکھا۔ عزیز ابراہیم کی نظریں نور پر ہی ٹکی تھیں جیسے وہ اسی کا ہی انتظار کر رہا ہو۔ کمرے کے بیچوں بیچ ایک بڑا سا ٹیبل پڑا تھا جس کے چاروں اطراف

کرسیاں رکھی ہوئی تھی۔سامنے سربراہی کرسی پر بڑی شان سے آفیسر عزیز بیٹھا تھا۔دائیں طرف دو آفیسر اور بھی موجود تھے۔

وہ کمر پر ہاتھ باندھے ایک ہی پوزیشن میں کھڑے تھے۔

نور کو سمجھ نہیں آرہا تھا وہ کیا کرے۔

"مس نورالعین حیدر تشریف رکھیں۔"

عزیز نے خاصے نرم لہجے میں کہا۔ایک کمرے میں تین مردوں کے ہمراہ اکیلے اسے ٹھیک نہیں لگ رہا تھا۔نور کا گلا بار بار خشک ہو رہا تھا۔

"دیکھیں مس نورالعین حیدر یہاں سب آئی بی آفیسرز ہیں اسی لئے ڈرنے کی ضرورت نہیں آپ پلیز تشریف رکھیں۔"

اس کی پریشانی بھانپتے عزیز نے نرم لہجے میں کہا۔

نور سر جھکائے چلتی ایک کرسی پر بیٹھ گئی۔اب عزیز اور اس کے درمیان تین کرسیوں کا فاصلہ تھا۔نور کے چہرے پر کبھی پریشانی رقم ہو جاتی تو کبھی نہ سمجھی اور الجھن کے آثار

آجاتے۔ عزیز اس کی ہر ایکٹویٹی نوٹ کر رہا تھا۔

"دیکھیں مس نورالعین حیدر آپ کو آپ کے سارے سوالوں کے جواب مل جائیں گے لیکن آپ پہلے اپنا مائنڈ ریلیکس کر لیں۔"

آفیسر عزیز نے دوستانہ لہجے میں کہا۔

"مجھے یہاں کیوں بلایا؟"

نور کو کچھ عجیب سا احساس ہو رہا تھا۔

"آپ کے بھائی کے مطلق۔"

"میرے بھائی کے مطلق کیا؟"

نور کے لہجے میں بے چینی تھی۔

"ہم انٹیلیجینس کے بندے ہے باہر آپ نے دیکھ ہی لیا ہو گا؟"

عزیز نے جانچتی نظروں سے اس کے چہرے کی طرف دیکھا۔ نور نے محض سے ہلانے پر اکتفا کیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"آپ کے بھائی کی موت کے مطلق ہمارے پاس کچھ ہے۔"

"میرے بھائی کا ایکسیڈنٹ ہوا تھا۔"

نور نے مرے مرے لہجے میں کہا۔

"جی بلکل دکھنے میں ایسے ہی لگتا ہے لیکن ایسا نہیں ہے۔"

"آپ کی بات کا مطلب؟"

آنکھوں میں آئی نمی کو اندر دھکیل کر وہ چند لمحوں کی خاموشی کے بعد بولی۔

"کیا آپ جانتی ہیں کے پچھلے ایک مہینے سے مسلسل آپ کا پیچھا کیا جا رہا ہے؟"

عزیز نے اس کے سوال کو نظر انداز کرتے اپنا سوال آگے رکھا۔ نور کی ریڑ کی ہڈی میں سنسناہٹ دوڑ گئی۔

"پیچھا؟"

نور نے نہ سمجھی سے سر کو جنبش دی۔

"ابھی بھی جب آپ یہاں آئی تو کچھ لوگ آپ کا پیچھا کر رہے تھے۔"

عزیز ٹھہر ٹھہر کر جملے جوڑ رہا تھا۔ نور خاصی پریشان ہو گئی۔

"دیکھیں آپ پریشان نا ہوں۔"

عزیز نے اس کی صورت پر چھائی پریشانی دیکھ دلاسا دیا۔

"آپ صاف صاف بتائیں۔"

نور اپنے چہرے کو سپاٹ بناتی بولی۔

"کیا آپ مارٹن ہنٹر کو جانتی ہیں؟"

"دیکھیں مجھے نہیں پتا آپ کس کی بات کر رہے ہیں آپ بس یہ بتائیں آپ نے مجھے یہاں کیوں بلایا ہے؟"

عزیز کے سوال پر سوال سے زچ ہوتے نور نے قدرے غصے سے کہا۔ عزیز کے چہرے پر مسکراہٹ دوڑ گئی۔ نور کو وہ مسکراتا ہوا زہر لگا۔

"تو تحمل سے سنے۔"

عزیز کا لہجہ ایسا تھا نور بے اختیار چونک گئی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"آپ کے بھائی کا ایکسیڈنٹ نہیں بلکہ قتل ہوا ہے۔"

یہ کیسا انکشاف تھا نور پر۔ وہ بونچکا رہ گئی۔

"کیا ثبوت ہے آپ کے پاس؟"

نور کو اپنی آواز کسی گہرے کنویں سے آتی سنائی دی۔

"ثبوت ہے۔"

عزیز نے قدرے اونچی آواز میں کہا۔

"میرے بھائی کا ایکسیڈنٹ ہوا تھا اس کی بھلا کسی سے کیا دشمنی اسے کون مارے گا؟"

نور خود سے بڑبڑائی۔

ربیع کا قتل ہوا ہے یہ بات اس کے لئے اذیت ناک تھی۔

"جو دکھتا ہے وہ ہو ضروری تو نہیں۔"

عزیز نے کہتے ساتھ اذان کو اشارہ کیا جس پر اس نے سر کو ہلاتے ایک لفافہ لا کر عزیز کے سامنے ٹیبل پر رکھا اور دوبارہ جا کر اپنی جگہ پر کھڑا ہو گیا۔ عزیز نے چند لمحے سامنے گم سم بیٹھی

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

نور کو دیکھا پھر لفافے سے چند تصویریں باہر نکالیں۔

"مس نورالعین حیدر یہ تصویریں۔"

عزیز نے چند اک تصویروں کو نور کے سامنے ٹیبل پر پٹخا۔

"یہ آپ کے بھائی۔"

"نہیں پلیز ہٹائے انہیں۔"

ربیع کی ڈیڈ باڈی کی تصویر پر نظر پڑھتے ہی نور نے آنکھوں پر ہاتھ رکھے چلا کر کہا۔ عزیز نے تصویریں الٹی کر دیں۔ نور دونوں ہاتھوں میں سر گرائے پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔ سب آفیسر سپاٹ چہرہ لئے کھڑے تھے۔ عزیز بھی ٹیبل پر نظریں ٹکائے خاموشی سے نور کی سسکیاں سن رہا تھا۔

ماحول کا احساس ہوتے ہی نور نے بمشکل اپنے آنسوؤں پر قابو پاتے بیگ سے رومال نکال کر آنکھیں صاف کی۔

خود پر اختیار کھونے پر نور خود کو کوسنے لگی۔ عزیز نے پاس پڑا پانی کا گلاس سرکا کر نور کے

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

نزدیک کیا۔ نور نے بنا کچھ کہے گلاس اٹھا کر منہ سے لگا لیا۔ عزیز غور سے اسے دیکھ رہا تھا۔ روئی روئی سی صورت لال ناک گندمی رنگ وہ واقعی خوبصورت تھی۔ عزیز نے دل میں اس کی خوبصورتی کو سراہا۔ مارٹن کا نور کے لئے پاگل ہونا اسے جائز لگا۔

نور کے پانی کا گلاس واپس رکھتے ہی عزیز پھر سے سپاٹ چہرہ لئے سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔ نور کا ہاتھ ابھی بھی گلاس پر ٹکا تھا جیسے گویا اس کا اسے لے کر بھاگنے کا ارادہ ہو۔

"آپ کو بہت ہمت سے یہ سب سننا ہو گا۔"

نور کے کچھ بہتر ہوتے ہی عزیز نے دوبارہ سلسلا کلام جوڑا۔ نور گلاس پر نظریں گاڑے خاموش بیٹھی تھی۔

"آپ کے بھائی کی لاش کا معائنہ کرنے پر ہی ہمیں یہ سب پتا چلا اگر آپ کے بھائی کا ایکسیڈنٹ ہوا تھا تو یا تو وہ بائیک سے اچانک ٹرک سے ٹکرا گیا ہو گا یا پیدل چلتے ٹرک اسے کچل کر نکل گیا ہو گا۔"

نور کی گرفت گلاس پر سخت ہوئی جسے عزیز نے باخوبی نوٹ کیا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"اگر آپ کے بھائی کا بائیک ٹرک سے ٹکرایا ہوتا تو وہ عموماً بائیک کا ستیاناس ہو جاتا مگر آپ کے بھائی کا بائیک بلکل سلامت ہے۔"

نور اب پورے انہمناک سے عزیز کی بات پر غور کر رہی تھی۔

"دوسری بات آپ کے بھائی کی باڈی آپ کے گھر سے آدھے گھنٹے کی مسافت پر ملی اور اس کی بائیک بھی بلکل سلامت تھی۔"

عزیز کے رکنے پر بھی نور خاموش تھی۔

"آپ کے بھائی کی باڈی سے سیمپل لینے پر ہی ہمیں یہ پتا چلا کے رجب عرف ربیع نے جو کپڑے پہنے تھے اس کے اوپری دو بٹن ٹوٹے ہوئے تھے جیسے کھینچنے سے ٹوٹے ہو اور یہی نہیں آپ کے بھائی کی باڈی پر جگہ جگہ چوٹ کے نشانات بھی تھے جو نا تو ایکسیڈنٹ سے آئے اور نا ہی کوئی پرانے نشان تھے اب اس کا مطلب یہی ہوا پہلے رجب کی کسی کے ساتھ ہاتھا پائی ہوئی اور اس کے بعد اسے ٹرک کے آگے دھکا دے دیا گیا۔"

کمرے میں مکمل خاموشی چھا گئی۔ نور نے نظریں اٹھا کر عزیز کو دیکھا اس کی آنکھوں میں

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

غصہ تھا۔

"میرے بھائی کی تدفین اسی دن ہو گئی تھی پھر آپ کو اس کے سیمپل کہاں سے ملے؟"

نور کی مشکوک نظریں عزیز پر تھیں۔

"مس نورالعین حید۔"

"نور۔"

نور نے اسے ٹوک دیا۔

"مس نور آپ شاید بھول گئی ہیں جب کوئی مرڈر یا ایکسیڈنٹ ہو تب وہاں پولیس کے کارندوں کے علاوہ لیب کے لوگ بھی ہوتے ہیں جو خاص ان ہی چیزوں پر دھیان دیتے ہیں کہ گویا یہ ایکسیڈنٹ ہے یا مرڈر۔"

عزیز نے لفظوں پر زور دیتے کہا۔

"میرے بھائی کی باڈی لوکل پولیس نے ڈھونڈی تھی سارا نظام بھی انہوں نے ہی دیکھا تھا اور جہاں تک مجھے یاد ہے ربیع کی باڈی بھی وہی لے کر گئے تھے آپ کا تو اس کیس سے دور

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

دور تک کوئی تعلق نہیں ہے؟"

آفیسر وہ تھا تفتیش دونوں طرف سے ہو رہی تھی۔

"کام ہے۔"

عزیز نے گہرا سانس لیا۔

نور کے کان کھڑے ہو گئے۔

"آپ کے بھائی کے قاتل کو میں جانتا ہوں۔"

"کیا؟"

نور اپنی جگہ سے اچھلی۔

"یہ کیا کہہ رہے ہیں آپ؟ کیا آپ میرے ساتھ کوئی مذاق کر رہے ہیں؟"

نور نے تیکھے لہجے میں کہا۔

نئے سے نئے انکشاف پر اس کا دماغ سن ہو رہا تھا۔

"مس نور تحمل سے بیٹھ کر میری بات سنے۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

عزیز نے نرمی سے کہا۔

"دیکھیے آفیسر آپ کو مجھ سے کیا مطلب ہے جو آپ میری مدد کر رہے ہیں میں نہیں جانتی پلیز میرا ٹائم ویسٹ مت کریں۔"

نور نے انتہائی سختی سے کہا۔

"آپ کو کیوں لگتا ہے مجھے آپ سے کوئی کام ہے۔"

لہجہ اطمینان بھرا تھا۔

"کیونکہ آپ جیسے آفیسر زبنا مطلب کے کسی کی مدد نہیں کرتے۔"

نور نے طنزیہ کہا۔

"مت بھولیں آپ بھی اپنے بھائی کو پولیس آفیسر بنانا چاہتی تھیں۔"

طنز کا جواب طنز سے آیا تھا۔

"میں آپ کی طرح اے سی والے کمرے میں بیٹھ کر یوں لوگوں کا ٹائم ویسٹ نہیں کرتی مجھے ڈھیروں کام ہے چلتی ہوں۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

غصے سے کہتی وہ بیگ اٹھا کر کمرے سے نکلنے لگی۔

"مس نور میں اگر آپ سے تمیز سے بات کر رہا ہوں اس کا مطلب یہ نہیں کہ آپ کے منہ میں جو آئے گا آپ بولیں گی اگر آپ یہاں میری مرضی سے آئی ہیں تو جائیں گی بھی میری مرضی سے ہی لہٰذا یہاں بیٹھ کر آرام سے میری بات سنے۔"

عزیز کے سخت لہجے پر نور مڑی۔

"آپ مجھے دھمکی دے رہے ہیں؟"

نور نے اچنبھے سے اسے دیکھا۔

"جو آپ سمجھیں۔"

عزیز نے کہتے ساتھ ہی کرسی کی طرف اشارہ کیا جس کا مطلب تھا چپ چاپ بیٹھ جاؤ۔ نور چند لمحے غصے سے اسے گھورتی رہی پھر آکر واپس اسی کرسی پر بیٹھ گئی۔ آفیسر عزیز گہرا مسکرایا تھا۔

"مس نور یہ سچ ہے کہ آپ کے بھائی کا قتل ہوا ہے یہ بھی سچ ہے کہ میں قاتل کو جانتا ہوں

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اور سب سے اہم بات یہ بھی سچ ہے کہ مجھے آپ سے واقعی کوئی کام ہے۔"

"مجھ سے کیا کام ہے آپ کو؟"

نور نے حیرت سے پوچھا۔

"اور میرے بھائی کا قتل ہوا ہے اس کا آپ کو اتنا یقین کیوں ہے؟"

نور اپنے غصے کو ایک طرف رکھتی اب پوری طرح عزیز کی اور متوجہ تھی۔

"تو آپ کو ابھی بھی میری بات پر یقین نہیں آیا چلیں ٹھیک ہے۔"

عزیز نے گہرا سانس اندر کھینچا۔

"جب آپ کے بھائی کا قتل ہوا اسے وقت وہ نشے میں تھا۔"

"کیا بکواس ہے یہ؟ میرا بھائی نشہ نہیں کرتا تھا۔"

نور نے کاٹ دار انداز میں کہا۔

"آپ اتنے یقین سے کیسے کہہ سکتی ہیں؟"

عزیز نے اچنبھے سے اسے دیکھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"میں جانتی ہوں میرا بھائی نشہ نہیں کرتا تھا۔"

نور نے پر اعتماد لہجے میں کہا۔

"آپ کو تو یہ بھی نہیں پتا تھا کہ آپ کا بھائی جوے کے اڈے پر جا کر جوا کھیلتا تھا۔"

عزیز کے سوال نے نور کو لاجواب کے دیا۔

"آپ پلیز سیدھی بات کریں۔"

سب باتوں کو ایک طرف کرتے اب وہ مدعے پر آنا چاہتی تھی۔ عزیز نے لفافے سے چند اک تصویریں اور نکال کر نور کے سامنے رکھی۔

"یہ آپ ہی ہیں نا مس نور؟"

عزیز نے ایک تصویر پر شہادت کی انگلی رکھی۔

تصویروں کو دیکھ نور گنگ رہ گئی۔

"کیا آپ اسے جانتی ہیں؟"

بلیک ہوڈی میں خود کو ڈھانپے ایک شخص پر عزیز نے انگلی رکھی۔ کچھ تصویریں نزدیک

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

سے لی گئی تھی مگر کچھ خاصی دور سے کھینچیں گئی تھیں۔

ہر تصویر میں نور کا تعقب کرتے ایک شخص کو دیکھا جا سکتا تھا۔ عزیز کے پوچھنے پر نور کو اس رات کا سارا منظر یاد آیا اور دو خوفناک آنکھیں بھی۔

"کیا آپ جانتی ہیں اس آدمی کو؟"

عزیز نے بغور اس کے تاثرات دیکھتے دوبارہ پوچھا۔

"نہیں۔"

نور نے تصویر سے نظریں ہٹاتے سپاٹ چہرے کے ساتھ کہا۔

"چلیں میں آپ کو یاد کروا دیتا ہوں۔"

عزیز نے دونوں ہاتھوں کو آپس میں ملائے ٹیبل پر رکھتے لفظوں پر زور دیا۔

اس کے انداز پر نور کا چہرہ زرد پڑنے لگا۔

"یہ وہی انسان ہے جس نے تقریباً ڈیڑھ مہینے پہلے کبیر انصاری نامی سیاست دان کو اس کے گھر سے اغواہ کر کے بہت بے دردی سے قتل کیا تھا۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

عزیز کے بتانے کے ساتھ ساتھ نور کا ہلک خشک ہو رہا تھا چہرے پر کئی رنگ آ کر گزر رہے تھے۔

"تو اس سے میرا کیا تعلق؟"

نور نے گلا کھنکھارتے پوچھا۔

"کیا آپ اب بھی اسے نہیں جانتی؟"

عزیز تیکھی نظروں سے اسے گھور رہا تھا۔

"نہیں جانتی۔"

نور نے تھوک نگلتے کہا۔

"اس نے آپ کے سامنے چار گارڈز کو گولیاں مار کر انہیں لہولہان کر دیا اور آپ کہہ رہی ہیں آپ اسے نہیں جانتی۔"

عزیز کی آواز میں چٹانوں سی سختی تھی۔ نور کا چہرہ زرد پڑ گیا۔

"کیا اس ملک کی باشندی ہونے کے ناتے آپ کا یہ فرض نہیں بنتا تھا کہ اس واقعے کا گواہ

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

بنتی نا کے بزدلوں کی طرح گھر میں چھپ کر بیٹھ جاتیں؟"

نور نے کچھ کہنے کے لئے منہ کھولا ہی تھا جب عزیز دوبارہ بول پڑا۔

"اگر آپ تب اس واقعے کی گواہ بنتی تو شاید آج آپ کا بھائی زندہ ہوتا۔"

عزیز نے تاسف سے سر ہلایا۔

"کیا مطلب میرا بھائی زندہ ہوتا؟"

نور کی آواز میں لرزش تھی۔

"ایک آدمی ایک خوبصورت لڑکی کو پھول کیوں بھیجے گا؟"

عزیز نے سرے سے ہی اس کا سوال نظر انداز کرتے پوچھا۔ نور کی سوئی وہیں اٹکی تھی۔

"مس نور میں آپ سے پوچھ رہا ہوں۔"

عزیز نے ٹیبل بجا کر نور کی توجہ اپنی جانب مبذول کی۔

"آپ کیا کہہ رہے ہیں مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہا۔"

نور نے بے بسی سے کہتے سر ہاتھوں میں گرا لیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"آپ کی نظر میں ایک آدمی ایک لڑکی کو پھول کیوں بھیجے گا؟"

لہجہ نرم تھا سوال وہی۔

نور چند لمحے اس کی شکل دیکھتی رہی جیسے یقین کر رہی ہو کہ آیا عزیز اس کے ساتھ مذاق تو نہیں کر رہا۔

"شاید وہ اسے پسند کرتا ہو یا کچھ اور۔"

نور نے الجھن سے کہا۔

"آپ کے بھائی کا قتل اسی نے کیا ہے تاکہ وہ آپ کو حاصل کر سکے۔"

یہ کیسا انکشاف تھا نور العین حیدر پر وہ بے یقین سی عزیز کو دیکھ رہی تھی۔

"آفیسر آپ پلیز مجھے آسان لفظوں میں سمجھائے نہیں تو مجھے یہاں سے جانے دیں ورنہ میں پاگل کو جاؤں گی۔"

نور دونوں ہاتھوں کو آپس میں مس کرتی بے چینی سے بولی۔

"مس نور مجھے آپ کی مدد چاہیے۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

عزیز نے اس کی حالت کے پیشِ نظر بات اصل مدعے کی اور موڑی۔

"کیسی مدد اور میں آپ کی بھلا کیا مدد کر سکتی ہوں؟"

نور مزید الجھ گئی۔

"جس کی تصویر ابھی آپ نے دیکھی ہے اس کا نام مارٹن ہنٹر ہے۔"

"تو۔"

"تو یہ کہ یہ ایک بہت بڑا گینسٹر ڈان کا کچھ بھی کہہ لیں۔"

عزیز نے آخری بات حوا میں اڑائی۔

"آپ یہ باتیں مجھے کیوں بتا رہے ہیں؟"

نور ابھی بھی نا سمجھ تھی۔

"اس رات جب اس نے آپ کے سامنے چار لوگوں پر گولیاں چلائی تھی تب آپ وہی تھیں؟"

"جواب آپ جانتے ہیں۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

نور نے نظریں چراتے کہا۔

"آپ کے سامنے اس نے ان لوگوں کو مارا آپ گواہ تھیں پھر بھی اس نے آپ کو زندہ چھوڑ دیا کیوں؟ جبکہ کے وہ اپنے خلاف کوئی ثبوت نہیں چھوڑتا۔"

وہ پوچھ رہا تھا یا بتا رہا تھا نور کو سمجھ نہیں آئی۔

"مس نور اب میں سیدھا مدعے پر آتا ہوں۔"

عزیز نے لمبی سانس اندر کھینچی۔ نور دھڑکتے دل کے ساتھ عزیز کو دیکھ رہی تھی۔

"مارٹن ہنٹر آپ سے محبت کرتا ہے۔"

نور بے یقین سی عزیز کو دیکھ رہی تھی۔

"اور آپ ہماری مدد اسی طرح کر سکتی ہیں۔"

"آفیسر کیا آپ کی مجھ سے کوئی ذاتی دشمنی ہے؟"

نور بے بس سی ہنسی۔

"نہیں مس نور مجھے واقعی آپ کی مدد چاہیے۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

عزیز نے یقین دلاتے کہا۔

"کیسی مدد کیا آپ تھوڑی دیر تک آفیسر کی طرح بات کرنا بند کر کے مجھے سہی سے سمجھا سکتے ہیں؟"

نور نے گہرا سانس لیتے کہا۔

عزیز نے ایک نظر پیچھے کھڑے آفیسرز پر ڈالی اور ٹیبل پر کہنیاں ٹکائے تھوڑا آگے جھکا۔

"آپ کو مارٹن کے ہمراہ رخصت ہو کر بینکاک جانا ہو گا۔"

عزیز جانتا تھا وہ اپنی بات سے نور کے سر پر دھماکا کر چکا ہے۔ نور آنکھوں میں بے یقینی لئے عزیز کو دیکھ رہی تھی۔

"مس نور آپ ہی ہیں جو ہماری مدد کر سکتی ہیں مارٹن جب پاکستان آیا تب اس کا مقصد صرف کبیر انصاری کو مارنے کا تھا جو کہ اس نے کیا لیکن اس کا آپ کے پیچھے یوں گھومنا آپ کا تعقب کرنا مجھے سمجھ نہیں آیا پر جب مجھے یہ پتا چلا کہ اس رات کی چشم دید گواہ آپ ہیں تو مجھے لگا شاید اس کا آپ کا پیچھا کرنے کے مقصد یہ تھا کہ کہیں آپ پولیس کے پاس نہ چلی

جائیں۔"

عزیز بول رہا تھا نور سن رہی تھی۔

"میرا یہ نظریہ بھی غلط ہو گیا جب اس نے آپ کے گھر پھول بھیجے۔"

نور کے دماغ میں جھماکا ہوا۔

"گفٹ باکس۔"

نور بڑبڑائی۔

"جی مس نور وہ گفٹ باکس مارٹن نے ہی آپ کے گھر بھیجا تھا۔"

"پر وہ مجھے یہ سب کیوں بھیجے گا؟"

عجیب انکشاف ہو رہے تھے نور پر۔

"شاید وہ آپ کو پسند کرنے لگا ہو یا محبت؟"

عزیز نے بات کو ادھورا چھوڑ دیا۔

"لیکن وہ میرے بھائی کو کیوں مارے گا؟"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

نور کے چہرے پر گبراہٹ رقم تھی۔

"تاکہ وہ اپنے راستے کا کانٹا ہٹا سکے۔"

"کانٹا مطلب؟"

"آپ کے بھائی کے ہوتے مارٹن کا آپ کو اپنے ساتھ لے جانا مشکل ہو سکتا تھا یقیناً آپ کا بھائی مارٹن جیسے جانور کے ساتھ آپ کو کبھی رخصت نہیں کرتا اسی لئے سوچی سمجھی سازش کے تحت مارٹن نے آپ کے بھائی کو پہلے ہی راستے سے ہٹا دیا۔"

عزیز نے ہر پہیلی کو سلجھا کر نور کے سامنے رکھ دیا۔

"اسے لگتا ہے اب میں اس کے ساتھ چلی جاؤں گی؟"

نور نے نفرت سے کہا۔

آفیسر عزیز چونک گیا۔

اگر نور مارٹن کے ساتھ نہیں جاتی تو ان کا سارا پلان برباد ہو سکتا تھا۔

"جو آپ نے ابھی کہا اس میں کتنی سچائی ہے؟"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

نور کا اشارہ محبت لفظ کی اور تھا۔

"مس نور میں فلحال پوری طرح شیور نہیں ہوں لیکن جو دکھ رہا ہے اس سے تو یہی ثابت ہوتا ہے اور ایک بات آپ کو یاد ہو گا وہ دو لڑکے جنہوں نے آپ کے ساتھ بد تمیزی کی تھی؟"

عزیز کے یاد دلانے پر نور کو اس شام کا سارا واقعہ یاد آ گیا ساتھ ہی اس لڑکے کی خون میں لپٹی لاش بھی۔

"آپ کیسے جانتے ہیں۔"

اس بار اس کے لہجے میں حیرانی نہیں تھی۔

ہم انٹیلیجینس کے بندے ہیں ہر چیز پر ہماری نظر ہوتی ہے۔"

عزیز نے اکڑ کر کہا۔

"اس لڑکے کو کس نے مارا؟"

"مارٹن نے۔"

نور کو اپنا سر گھومتا ہوا محسوس ہوا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"کیا اب بھی آپ کو کوئی اور ثبوت چاہیے؟"

عزیز کو یقین تھا وہ نور کو قائل کر لے گا۔ نور بے چینی سے پہلو بدلنے لگی۔

"کیا آپ اپنے بھائی کی موت کا بدلہ نہیں لینا چاہتی؟

کیا آپ اپنی طرح اور لوگوں کو اس اذیت سے گزارنا چاہتی ہیں؟"

عزیز کے جملے نور کو مزید بے چین کر رہے تھے۔

"نا جانے اس نے کتنے ہی لوگوں کو مچھر مکھی کی طرح مار ڈالا اور اب بھی نا جانے کتنے اور مرنے والے ہیں آگر آپ نے ہمارا ساتھ نہیں دیا تو آج ایک رجب مرا ہے کل اس کے ہاتھوں دوسرا رجب مرے گا اور جب تک وہ سفاک انسان آزاد ہے تب تک یہ سلسلہ یونہی چلتا رہے گا۔"

عزیز نے اس کی دکھتی رگ پر ہاتھ رکھ دیا تھا۔ نور کو اس کی باتیں دل میں تیر کی طرح چبھتی محسوس ہوئیں۔

"میں کیسے مدد کر سکتی ہوں؟"

نور نے اتنا آہستہ پوچھا عزیز بمشکل ہی سن پایا۔

"اگر وہ واقعی آپ کو پسند کرتا ہے تو وہ دوبارہ پاکستان ضرور آئے گا بس آپ کو۔"

وہ رکا۔

"مجھے کیا؟"

"آپ کو اس کے ساتھ بینکاک جانا ہو گا۔"

عزیز کی بات پر نور کی پیشانی پر لیکریں واضح ہوئی۔

"آپ کیا چاہتے ہیں میں ایک نامحرم کے ساتھ جا کر اس کے گھر رہوں آپ خود کیوں نہیں کرتے یہ سب۔"

نور کا لہجہ یک دم تیکھا ہو گیا۔

"آپ اس کے ساتھ نکاح کر کے جا سکتی ہیں اور رہی بات ہماری اگر اس پر ہاتھ ڈالنا اتنا ہی آسان ہوتا تو ہم کب کا یہ کر چکے ہوتے۔"

"آپ چاہتے ہیں میں ایک ہندو کے ساتھ نکاح کر لوں؟"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

نور پھنکاری۔

"کیا آپ اپنے بھائی کی موت کا بدلہ نہیں لینا چاہتی کیا آپ اس کا مسلا ہوا چہرہ بھول گئی اس کا خون سے لت پت وجود جب اسے مارا گیا تھا تب اس پر تشدد ہوا تھا اسے نشہ دیا گیا تھا اس کے جسم پر جا بجا ضربیں لگائی گئی تھیں اور اسے ایک تیز چلتے ٹرک کے آگے دھکا دے دیا گیا تھا کتنا تکلیف سے گزرا ہو گا آپ کا بھائی اس وقت۔"

عزیز نور کی روح تک کو چھلنی کر گیا تھا۔ نور کی آنکھوں میں پانی بھر آیا۔

"مس نور یہ نکاح صرف بدلے تک ہو گا جس دن آپ نے اس کے خلاف ثبوت ڈھونڈ لئے اس دن میں آپ کو وہاں سے سہی سلامت واپس لے کر آؤں گا یہ وعدہ ہے میرا۔"

وہ نور کو یقین دلا رہا تھا۔

"آپ نے کہا تھا میرا تعقب ہو رہا ہے پھر تو میرے یہاں آنے کی خبر بھی اس تک پہنچ چکی ہو گی کیا آپ کا بنایا پلان کامیاب ہو گا؟"

"اس کے لئے میرے پاس دوسرا پلان ہے۔"

"اور کیا ثبوت ہیں آپ کے پاس کہ یہ آدمی صرف آپ کے لئے کام کرتے ہیں کیا پتا ان میں سے کوئی اس کا جاسوس ہو؟"

نور کا اشارہ ساحل اور اذان کی جانب تھا۔

پچھلے ڈیڈھ گھنٹے سے وہ دونوں ایک ہی پوزیشن میں کھڑے تھے۔

"یہ میرے بہت ہی قابل ٹیم ممبر ہیں۔"

عزیز نے جتلایا۔ نا جانے کتنی ہی دیر کمرے میں خاموشی چھائی رہی۔ نور ٹیبل پر نظریں ٹکائے ہونٹ کاٹ رہی تھی۔ کمرے میں موجود سب ہی کو ہی نور کے جواب کا انتظار تھا۔ ربیع کا معصوم چہرہ نور کی آنکھوں کے سامنے گھوما۔ ایک آنسو اس کی آنکھ سے نکل کر گال پر بہہ گیا۔ ننے سے آنسو کو بے دردی سے صاف کرتے اس نے فیصلہ کر لیا تھا۔

"دوسرا پلان کیا ہے؟"

یہ وہ سوال تھا جو عزیز ابراہیم کے ساتھ کمرے میں موجود دو اور لوگوں کا خون بڑھا گیا تھا۔

"جو گفٹ باکس آپ کے گھر آیا تھا اس میں کیا کیا تھا؟"

"ایک ٹیڈی کافی ساری چاکلیٹس اور پھول۔"

"ہمم ٹیڈی۔"

عزیز کی نظر کسی نکتے پر ٹک گئی۔

"کیا ہوا آفیسر۔"

اس کے انداز پر نور نے الجھ کر پوچھا۔

"گھر سے باہر نظر رکھنے کے لئے اس کے آدمی موجود ہیں مگر گھر کے اندر نظر رکھنے کے لئے۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

گہرا سانس اندر کھینچتے عزیز نور کو آگے کا پلان بتانے لگا۔

"ٹھیک ہے آفیسر میں چلتی ہوں۔"

نور بیگ سمبھالتی اٹھی۔

اس نے دروازے کی طرف قدم بڑھائے ہی تھے کہ عزیز کی آواز پر پلٹی۔

"ایسے نہیں مس نور۔"

نور نے الجھ کر اسے دیکھا۔

وہ مسکرا رہا تھا۔ دونوں کی نظریں ملی۔ اس کے بعد پلان کے پہلے مرحلے کو انجام دیا گیا۔ نور کو بازو سے گھسیٹنے سے لے کر آفس سے باہر نکالنے تک سب ایک پلان تھا۔ گھر آنے تک نور کے دماغ میں مختلف سوچیں گھر کر چکی تھیں۔ یہ جان کر کے اس کے گھر اس کے کمرے میں موجود ٹیڈی میں کیمرہ لگا ہے۔ نور اصطرایت میں گھری تھی۔ گھر آ کر ٹیڈی سے بات کرنے تک اگلی صبح عزیز کا اس کے گھر آنا اسے دھمکی دینا سب پلان کا ایک حصہ تھا۔ عزیز پر ہوا حملہ بھی ان کے پلان میں شامل تھا۔ اس حملے سے یہ بات پوری طرح ثابت ہو چکی تھی کے ہاں مارٹن ہنٹر واقعی نور العین حیدر سے محبت کرنے لگا ہے۔ علی کو بھی نور نے اس پلان سے آگاہ کر دیا تھا۔ یہ جان کر کہ ان کے معصوم ربیع کا اتنی برر حمی سے قتل کیا تھا گیا علی کے بھی رونگٹے کھڑے ہو گئے تھے۔ علی نور کو مارٹن کے ساتھ بھیجنے کے لئے بلکل بھی تیار نہیں ہوئے تھے۔ وہ جانتے تھے نور ایک سادہ سی معصوم سی لڑکی ہے وہ ان درندوں کا سامنا نہیں کر پائے گی مگر نور کے اندر بدلے کی آگ جل چکی تھی۔ اس نے علی کو

ساری پلاننگ سے آگاہ کر دیا تھا کہ وہ مارٹن سے نکاح کر کے اس کے ساتھ جا کر ثبوت اکھٹے کرے گی اور اسے پولیس کے ہاتھوں پکڑوائے گی لیکن علی یہاں ایک اور بات پر ٹھٹھک گئے تھے۔انہوں نے نور کے آگے یہ بات رکھی تھی کے اگر مارٹن نے اسے طلاق نادی تو؟ نور اس بات پر گہرا سانس بھر کر رہ گئی کیونکہ وہ جانتی تھی مارٹن کو اس کے انجام پر پہنچانے کے لئے اسے خود کو بھی تباہ کرنا ہو گا۔اس نے علی کو اپنی باتوں سے قائل کر لیا تھا۔علی بمشکل ہی سہی مگر اس کو مارٹن کے ہمراہ رخصت کرنے کے لئے تیار ہو گئے تھے۔نور نے مارٹن تک یہ پیغام پہنچایا تھا کہ وہ مسلم طریقے سے نکاح کرنا چاہتی ہے جسے مارٹن نے با خوشی قبول کیا اس طرح نور کو کم از کم اس بات کی تو ڈھارس رہتی کے وہ مارٹن کے نکاح میں ہے نا کہ اس کے ساتھ بنا نکاح کے رہ رہی ہے۔اس دن ہوٹل میں عزیز اس سے ملنے آیا تھا مگر مارٹن کے عین وقت پر موجودگی نے اس کا پلان خراب کر دیا۔سوچی سمجھی سازش کے تحت وہ معصوم لڑکی اپنے بھائی کی موت کا بدلہ لینے کے لئے مارٹن جیسے جانور کے ساتھ رخصت ہو کر آئی تھی۔اب نور اپنے مقصد میں کامیاب ہو پاتی یا نہیں یہ تو وقت

ہی جانتا تھا***

نور نے صبح فجر کی نماز کے بعد معمول کی طرح قرآن پاک کی تلاوت کی۔ تلاوت کے بعد وہ نیچے آگئی۔اپنے لئے کھانا بنانے کے بعد اس نے کھانا کھایا اور برتن دھو کر کچن صاف کر کے لاؤن میں نکل آئی۔ لاؤن میں رکھی کرسیوں میں سے ایک پر بیٹھے وہ مسلسل کل کے واقعے کے بارے میں سوچ رہی تھی۔ کل جو ہوا اس پر وہ خوفزدہ تھی۔اسے یہاں کے مطلق کچھ علم نہیں تھا۔ایک گہرا سانس بھر کر نور نے کرسی سے ٹیک لگا کر آنکھیں موند لی۔مارٹن کھلی کھڑکی سے اسے لاؤن میں بیٹھے دیکھ رہا تھا۔خود پر کسی کی گہری نظروں کا احساس ہوتے ہی نور نے آنکھیں کھول کر ارد گرد دیکھا۔مارٹن اس کی تیز حسیات پر گہرا مسکراتا سائیڈ پر ہو گیا عین اسی وقت نور نے کھلی کھڑکی کی جانب دیکھا تھا مگر کھڑکی خالی دیکھ اس نے نظروں کا رخ موڑ لیا۔مارٹن کالے رنگ کی ہوڈی پہنے تیز تیز سیڑیاں اترتے نیچے آیا۔وہ آج بھی ہمیشہ کی طرح بے انتہا حسین لگ رہا تھا۔

وہ سیدھا لاؤن میں آکر نور کے سامنے رکھی کرسی پر بیٹھ گیا۔ نور نے اک نظر اسے دیکھا اور

فورن نظروں کا زاویہ بدلہ کہ گویا اسے خدشہ ہو کہیں وہ مارٹن کے حسن کی اسیر نا ہو جائے۔

"تیار ہو جاؤ ہمیں نکلنا ہے۔"

چند لمحے نور کو نظروں کے حصار میں لینے کے بعد وہ کرسی سے ٹیک لگاتے بولا۔

"مجھے کہیں نہیں جانا۔"

مارٹن اسے کہاں لے کے جانے والا تھا اس نے یہ بھی جاننے کی کوشش کی بس روکھے سے لہجے میں صاف انکار کر دیا۔

"اوکے۔"

وہ کہہ کر کھڑا ہو گیا۔

نور نے تھوڑا حیرت سے اسے دیکھا اسے لگا تھا وہ دوبارہ پوچھے گا۔

"میں رات کو لیٹ آؤں گا۔"

جیبوں میں ہاتھ ڈالے سپاٹ سے لہجے میں کہا۔

"اوکے۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

جواب اسی کے انداز میں آیا تھا۔مارٹن بنا کچھ کہے گاڑی نکال کر گھر سے نکل گیا۔اس کے جانے کے کافی دیر بعد تک نور لاؤن میں ہی بیٹھی تھی۔ سمندر کی لہروں کا شور اس کے کانوں میں پڑھتا اس کے اندر اٹھتی غصے اور نفرت کی لہروں کو بڑھاوا دے رہا تھا۔اگلے پندرا منٹ میں نور گھر کا چپا چپا چھان مار چکی تھی مگر اسے کوئی ایسی چیز یا کوئی ایسی خفیہ جگہ نظر نہیں آئی جو مارٹن کے خلاف ثبوت اکھٹا کرنے میں مدد کر سکے۔ تھک کر شدید غصے کی کیفیت میں نور بیڈ پر بیٹھ گئی۔اسے جلد از جلد اس کے خلاف ثبوت ڈھونڈ کر یہاں سے نکلنا تھا لیکن یہاں کا ماحول دیکھ اسے اندازہ ہو رہا تھا کے اسے مارٹن کے ساتھ مزید وقت درکار ہو گا***

"تم نور کو بھی ساتھ ہی لے آتے گھر میں بیٹھ کر بور ہو رہی ہو گی بیچاری۔"

شائین نے کافی کا کپ مارٹن کو پکڑاتے کہا۔

"میں نے کہا مگر اس نے انکار کر دیا۔"

جواب سادہ سے انداز میں آیا۔

"ہمم کل جو ہوا اس سے خوفزدہ ہو گی تمہیں اسے اکیلا چھوڑ کر نہیں آنا چاہیے تھا کینزو۔"

شائین نے جیری کے ساتھ صوفے پر بیٹھتے کہا۔اس کے آخری لفظ پر مارٹن نے کافی پر گرفت سخت کر لی تھی۔

اس وقت جیری کے گھر پر حاشر اور مارٹن دونوں ہی موجود تھے۔

"شائین۔"

جیری نے سرگوشی میں اسے پکارتے اس کی غلطی کا احساس دلایا جس پر شائین نے سرگوشی میں ہی معذرت کی۔ماحول میں چند لمحوں کے لئے گہری خاموشی چھا گئی۔

"تم نور کو لے کر کہیں گھومنے کیوں نہیں چلے جاتے اس سے اس کے دماغ پر بھی اچھا اثر پڑے گا۔"

شائین نے خاموشی کو توڑتے خوشگوار لہجے میں کہا۔

"تم فکر مت کرو مارٹن پہلے ہی پلان بنا چکا ہے۔"

جیری نے مارٹن کو دیکھتے شرارتی انداز میں کہا۔

شائین حیران ہوئی تھی۔

"ہمیں پتا ہے یہ کمینہ ہے لیکن عشق محبت اس کا اندازہ نہیں تھا۔"

حاشر نے بھی اپنی حیرانگی سامنے رکھی۔مارٹن خاموشی سے ان کی باتیں سنتا کافی کے گھونٹ بھر رہا تھا۔

"یہ جو صبح صبح ہی یہاں آن ٹپکا ہے مجھے پکا یقین ہے بھابھی نے اسے گھر سے نکالا ہو گا۔"

جیری کی بات پر جہاں سب ہنسے وہی مارٹن کے چہرہ پر بھی دلکش مسکراہٹ پھیل گئی۔

"ناکرو یار کیوں ہارٹ اٹیک دینا ہے ہم سب کو۔"

اس کے مسکرانے پر حاشر نے حیرت کی گہرائیوں میں ڈوبتے کہا۔مارٹن گلا کھنکھارتا فورن سنجیدہ ہو گیا۔باقی تینوں ابھی بھی ہنس رہے تھے۔کافی پینے کے بعد شائین برتن اٹھا کر کچن میں چلی گئی اس کے جاتے ہی حاشر اور جیری بھی سنجیدہ ہو گئے تھے۔

"شہر بھر میں تمہیں بزدل کہا جا رہا ہے دو ٹکے کے لوگ بھی جن سے ایک مچھر نہیں مارا جاتا وہ بھی تم پر طنز کر رہے ہیں۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

حاشر اٹھ کر مارٹن کے ساتھ بیٹھ گیا۔جیری بھی اپنی جگہ چھوڑتا مارٹن کے نزدیک بیٹھ چکا تھا۔مارٹن نے گردن ترچھی کر کے اسے دیکھا جیسے مزید بولنے کا کہہ رہا ہو۔

"سب کو پتا چل چکا ہے تم نے شادی کر لی ہے۔"

اس بار جیری نے کہا۔مارٹن نے سر ہلا دیا جس کا مطلب تھا آگے بولو۔

"تم نے دشمنوں سے ڈر کر اپنی بیوی کو چار دیواری میں بند رکھا ہے یہ سب کا کہنا ہے۔"

مارٹن نے جبڑے بینچ لئے۔

"نور بھابھی پر کبھی بھی حملہ ہو سکتا ہے۔"

جیری نے لفظوں کو ٹھہر کر ادا کیا۔مارٹن ہنس دیا۔

دونوں ہونٹ بینچے بیٹھے تھے۔

"پارٹی کا انتظام کرو۔"

وہ ہوڈی سر پر ڈالتا اٹھا۔

"کس لئے؟"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

دونوں کی ملی جلی آواز آئی۔

"سب کو بتانا ہے مارٹن بزدل نہیں ہے۔"

وہ دانت پیس کر بولا۔

"اور نور بھابھی؟"

"میرے ہوتے ہوئے اس پر کوئی بری نظر ڈال کر تو دیکھے۔"

مارٹن نے باری باری دونوں پر نظر ڈالی اور گھر کی دہلیز پار کر گیا۔ پیچھے ہی شائین اسے آوازیں دیتی نکلی تھی لیکن مارٹن شاید جا چکا تھا۔

"کیا ہوا؟"

جیری نے اس کی عجلت کی وجہ پوچھی۔

"خولہ کا فون ہے۔"

شائین نے ہاتھ میں پکڑا موبائل جیری کے آگے کیا۔ جیری اور حاشر نے بروقت ایک دوسرے کو دیکھا تھا***

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

مارٹن گاڑی پارک کر کے اندر آیا۔ کچن سے اسے کھٹ پٹ کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔ وہ چلتا ہوا سیدھا کچن کے دروازے کے پاس آ کر رکا۔ اندر نور شیلف کے پاس کھڑی کھانا بنانے کے ساتھ بڑبڑا بھی رہی تھی۔ مارٹن دروازے سے ٹیک لگا کر اس کی بڑبڑاہٹ سننے لگا۔

"اتنا بڑا گھر ہے مگر ایک ملازم تک نہیں ہے زبردستی نکاح کر کے یہاں کھانا بنانے اور برتن دھلوانے کے لئے لایا گیا ہے مجھے۔"

وہ اس وقت شدید غصے میں تھی۔ مارٹن خاموشی سے کھڑا اس کی بڑبڑاہٹ سن رہا تھا۔ کسی کی موجودگی کا احساس ہوتے ہی نور بے اختیار پلٹی۔ مارٹن کو وہاں دیکھ اس نے ایسے نظر انداز کیا جیسے اس کا وجود وہاں ہو ہی نا۔ نور دوبارہ اپنے کام میں لگ گئی۔ اس بار وہ خاموش تھی۔ مارٹن کب گھر آتا تھا کب جاتا تھا نور کو اس سے کوئی سروکار نہیں تھا ایسا وہ دکھاتی تھی۔ مارٹن کو اس کا یوں نظر انداز کرنا سخت ناگوار گزرا۔ وہ چل کر نور کے پیچھے آ کر کھڑا ہو گیا۔

"شام میں تیار رہنا ہمیں کہیں جانا ہے۔"

اس کی آواز میں گہری سنجیدگی تھی۔

"مجھے کہیں نہیں جانا۔"

نور نے قدرے روکھے پن سے کہتے چولہے پر چڑھا برتن اٹھا کر نیچے رکھا۔

"میں پوچھ نہیں رہا بتا رہا ہوں۔"

مارٹن نے لہجے میں سختی سموئے کہا۔ نور کا یوں بار بار دو ٹوک جواب دینا اب مارٹن کی برداشت سے باہر ہو رہا تھا۔ وہ حکم دینا جانتا تھا اور اسے اپنی بات پر سر جھکانے والے لوگ ہی پسند تھے۔

"میں بھی بتا ہی رہی ہوں مجھے کہیں نہیں جانا۔"

نور نے پلٹ کر اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے کہا۔ اس کی بے خوف آنکھیں مارٹن کے اندر تک صور پھونک گئی تھیں۔ اس نے ہمیشہ لوگوں کی نظروں میں اپنے لئے خوف دیکھا تھا اور وہ اسی کا عادی تھا۔ مارٹن نے نور کے بازو کو سختی سے پکڑ کر اس کی پشت شیلف سے ٹکا

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

دی۔

یہ سب اتنی تیزی سے ہوا نور کی پشت پر شیلف لگنے کی وجہ سے اس کے جسم میں کرنٹ دوڑ گیا۔ بمشکل اس نے اپنی سسکی روکی تھی۔

"میں ایسے لہجوں کا عادی نہیں ہوں مس نورالعین مارٹن۔"

نور کے منہ کے قریب اپنا چہرہ کئے وہ غرایا۔

اپنے باپ کے نام کی جگہ اس کا نام لگنے پر نور جھلس کر رہ گئی۔

"دور رہو مجھ سے گھٹیا انسان۔"

نور نے نفرت سے کہتے اسے دھکیلنے کی کوشش کی تھی اور اس کی یہی کوشش مارٹن کو تپش دلا گئی۔

نور کی کلائی پر اس کی گرفت سخت ہو گئی تھی۔

اس بار نور کے منہ سے بے اختیار سسکی نکلی تھی۔

"تم کیا چاہتی ہو میں تم پر سختی کروں مجھے زبردستی پر مجبور مت کرو نور۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"تم جیسے لوگوں کو اور آتا ہی کیا ہے سوائے زبردستی کرنے کے کبھی کسی کی زندگی میں زبردستی گھس جاتے ہو تو کبھی کسی کی خوشیوں میں نظر لگانے آجاتے ہو خود کے پاس تو کچھ ہے نہیں نا ہی کوئی خوشی نا ہی رتی بھر سکون اسی لئے دوسروں کی خوشی اور سکون بھی برداشت نہیں ہوتا تم لوگوں سے۔"

"وہ طنزیہ کہتی ہنسی۔

اس کے انداز پر مارٹن چونک گیا۔ نور کی آنکھوں میں تکلیف کے مارے پانی بھر آیا۔

"جس دن میں یہاں سے نکلی تمہیں چھوڑوں گی نہیں مارٹن ہنٹر۔"

اس کی گرفت ڈھیلی ہونے پر نور نے اپنی کلائی آزاد کرواتے تیش کے عالم میں کہا۔

"جب تک مارٹن کی سانسیں چل رہی ہیں تب تک نور العین کو اس کے چنگل سے کوئی رہا نہیں کروا سکتا۔"

دھمکی پر چیلنج آیا تھا۔

"پھر میں دعا کروں گی مارٹن مرجائے ہر لمحہ ہر گھڑی میں یہی دعا کروں گی تم مرجاؤ تم مرجاؤ

مارٹن۔"

وہ مارے نفرت کے چلائی۔

مارٹن ساکت رہ گیا تھا۔

اس قدر نفرت۔

"تو چلو شروع کرو اپنی دعائیں میں بھی اس وقت کا انتظار کروں گا جس وقت میرا آخری وقت ہو گا۔"

وہ مسکرایا پھر نور کی آنکھیں میں آنکھیں ڈالے کہہ کر کچن سے نکل گیا لیکن نکلنے سے پہلے نور کو تیار رہنے کا کہنا نہیں بھولا تھا۔

نور گہرے گہرے سانس لیتی اپنا بگڑا تنفس بحال کرنے لگی۔اس کی کلائی لال ہو چکی تھی۔نور نے بے دردی سے اپنی کلائی پر ہاتھ پھیرا جیسے وہاں سے مارٹن کا لمس مٹانا چاہتی ہو لیکن نور کے رگڑنے سے کلائی مزید سرخ ہو گئی تھی۔

اپنی نفرت اور غصے پر کنٹرول کرتے نور نے پانی کا گلاس گٹا گٹ اندر انڈیلا۔پانی پینے

کے بعد اس کی حالت میں بہتری آئی۔ کچن سے نکل کر وہ کمرے کی جانب بڑھی۔ مارٹن بار میں بیٹھا پیگ پر پیگ بنا رہا تھا۔ نور کو تن فن کرتے پاس سے گزرتے دیکھ وہ خاموشی سے ایک اور پیگ بنانے لگا۔

گلاس کو منہ سے لگاتے اس کی آنکھیں حد سے زیادہ لال تھیں۔ لال ڈوریوں کے علاوہ ان آنکھوں میں کچھ اور بھی تیر رہا تھا۔ نماز کے بعد وہ نیچے آئی۔ مارٹن گھر پر نہیں تھا۔ نور نے سکون کا سانس خارج کرتے کچن کا رخ کیا۔ اسے بھوک کا احساس ہو رہا تھا۔ اپنے لئے بنائے انڈے ٹماٹر کو اس نے پلیٹ میں نکالا اور بریڈ کے چند اک پیس لے کر وہ وہی پڑے ڈائیننگ ٹیبل پر بیٹھ گئی۔ اسے خود کو مضبوط رکھنا تھا اور اس کے لئے اسے ہمت کے ساتھ اچھا کھانا بھی چاہیے تھا لیکن یہاں وہ اپنے لئے جو ملتا وہ بنا کر کھا لیتی۔ شاید مارٹن کو اس بات کا احساس نہیں تھا کہ نور اس کے جیسی نہیں ہے اسے وقت پر کھانا چاہیے ہوتا ہے۔ وہ بھوک میں کمزور ہے۔ اس کے کھانا کھاتے ہی دروازہ کھلنے کی آواز کے ساتھ بند ہونے کی آواز بھی اس کے کانوں سے ٹکرائی۔ نور جان گئی تھی مارٹن لوٹ آیا ہے۔ وہ خاموشی سے

بیٹھی کھانا کھاتی رہی۔مارٹن سیدھا کچن میں آیا اس کے ہاتھ میں کچھ تھا۔نور نے اس کے وجود کو کوئی اہمیت نہیں دی۔نور کو یوں سوکھے بریڈ کھاتے دیکھ مارٹن کو شدت سے اپنی غلطی کا احساس ہوا تھا۔دونوں ہونٹوں کو آپس میں ملائے وہ سخت شرمندہ ہوا۔نور اس وقت مارٹن کا شرمندگی سے لال چہرہ دیکھ لیتی تو شاید حیرت کے مارے بیہوش ہوجاتی۔ہاتھ میں پکڑا سامان اس نے ٹیبل پر رکھا اور بریڈ کا پیکٹ لا کر نور کے ساتھ والی کرسی پر بیٹھ گیا۔نور نے کوئی ریئیکشن نہیں دیا۔

پیکٹ سے بریڈ نکال کر اسے نوالے کی صورت بنائے مارٹن نے نور کے سامنے رکھی پلیٹ سے وہ ڈش جسے آج وہ پہلی بار دیکھ رہا تھا بریڈ سے لگا کر ابھی منہ کے قریب کیا ہی تھا جب نور کرسی گھسیٹ کر اٹھ کھڑی ہوئی۔مارٹن کے منہ کو جاتا نوالہ وہی تھم گیا۔نور خاموشی سے کچن سے نکل گئی۔مارٹن کی نظریں سامنے رکھی پلیٹ پر تھیں مگر دماغ کہیں اور ہی تھا۔

وہ پانچ سال کا بچا تھا نیلی آنکھوں والا چہرے پر معصوم سی مسکراہٹ ہونٹوں کے قریب

مٹی کی تہہ لگی تھی۔اسے بھوک لگی تھی۔ کھانا کھانے کے لئے وہ سامنے بچھے دستر خوان پر آکر بیٹھنے لگا تھا لیکن اس سے پہلے ہی اسے بازو سے پکڑ کر کمرے سے ہی باہر کر دیا گیا۔وہ معصوم سی دو آنکھیں جن میں اس وقت دو ننے ننے آنسو تھے وہ ننے ننے دو ہونٹ کپکپا رہے تھے۔

ہاتھ میں پکڑا نوالہ اس نے پلیٹ میں رکھ دیا اور گہرا سانس لیتا اٹھ کھڑا ہوا۔

ٹیبل پر پڑا پیکٹ اٹھا کر مارٹن نے کمرے کا رخ کیا۔

نور عصر کی نماز ادا کر رہی تھی۔وہ دروازے کے قریب ہی رک گیا۔ڈوپٹے میں مقید اس کا چہرہ دمک رہا تھا۔

چند لمحے اسے دیکھنے کے بعد وہ اندر آیا۔ہاتھ میں پکڑا پیکٹ بیڈ پر رکھا۔

نور نے دعا مانگ کر جائے نماز لپیٹی۔بیڈ پر اس کے کپڑے پڑے تھے مارٹن کمرے میں نہیں تھا۔جائے نماز رکھ کر نور نے کپڑے اٹھا کر دیکھے۔وہ فیروزی رنگ کا کام والا سوٹ تھا جس پر ستاری لگی تھی۔وہ سوٹ بہت خوبصورت تھا لیکن نور کو اس سے کوئی لگاؤ نہیں ہوا

کیونکہ وہ مارٹن نے اس کے لئے پسند کر کے کبڈ سے نکالا تھا۔نور نے وہ سوٹ واپس رکھ کر دوسرا نکال لیا۔پیکٹ پر نظر پڑھتے ہی نور نے تجسس کے ہاتھوں مجبور ہو کر اسے کھول دیا۔

سامنے سیاہ رنگ کا عبایا دیکھ اس کی آنکھیں پھیل گئی۔

"کیا یہ میرے لئے ہے؟"

نور نے شدید حیرت کی کیفیت میں سوچا۔وہ عبایا کسی بھی ڈیزائن سے عاری تھا۔نور کو وہ عبایا بہت پسند آیا تھا۔شام میں مارٹن کے کہے ٹائم پر وہ تیار تھی۔

تب سے گیا مارٹن ابھی تک کمرے میں نہیں آیا تھا۔

نور عشاء کی نماز کے بعد تیار ہو کر اب مارٹن کے آنے کے انتظار کر رہی تھی۔

عبایا اس نے گھر سے نکلتے وقت پہننے کا سوچا۔

تقریباً نو بجے کے قریب مارٹن کمرے میں آیا تھا۔بلو کلر کا تھری پیس پہنے براؤن بالوں کو پیشانی پر گرائے ہاتھوں میں برینڈڈ واچ پہنے سپاٹ سے چہرے کے ساتھ وہ کسی کو بھی چند

لمحوں کے لئے ساکت کر سکتا تھا اور نور العین حیدر بھی ہو گئی تھی۔ نور کی آنکھیں مارٹن کے چہرہ پر تھیں۔ مارٹن نے گردن ترچھی کر کے اسے دیکھا نور نے فورن سے اپنی نظروں کا زوائیہ بدلہ تھا۔ انابی ہونٹوں پر چند لمحوں کے لئے مسکراہٹ در آئی تھی۔ یہ مسکراہٹ تب تھمی جب مارٹن نے نور کے وجود پر پہنے سوٹ کو نوٹس کیا۔ وہ سوٹ میرون رنگ کا تھا۔

"کیا اتنی نفرت ہے تمہیں مجھ سے کے میرا نکالا سوٹ بھی نہیں پہن سکتی؟"

خود کو شیشے میں جانچتے مارٹن نے بہت سادہ سے انداز میں پوچھا۔

"تمہیں خود علم ہونا چاہیے۔"

وہ طنزیہ کہتی عبایا پہننے لگی۔ مارٹن نے لب بینچ لئے۔

"اتنی نفرت کیوں نور؟"

اس کی آواز ہر احساس سے عاری تھی۔ بہت کھوکھلا لہجہ۔ مارٹن کی نظریں ڈریسنگ ٹیبل پر تھیں۔

"کیونکہ تم اسی قابل ہو۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

نور نے مصروف سے انداز میں کہا۔وہ ہنس دیا۔نور نے چونک کر اسے دیکھا۔وہ ہنس رہا تھا جیبوں میں ہاتھ ڈالے ڈریسنگ ٹیبل پر نظریں گاڑے وہ ایسے ہنس رہا تھا جیسے نور نے کوئی لطیفہ سنایا ہو۔نور کا چہرہ ہتک سے لال پڑ گیا۔اسے لگا مارٹن اس کا مذاق اڑا رہا ہے۔

"تمہاری نفرت میرے اندر اک نیا جنون پیدا کر دے گی نور العین حیدر۔"

وہ چل اس کے سامنے آ گیا۔

نور سرخ آنکھوں سے اسے گھور رہی تھی۔وہ خالی آنکھوں سے اسے دیکھ رہا تھا۔اس کی آنکھوں میں پانی تھا جو ہنسنے کی وجہ سے جمع ہو گیا تھا جسے مارٹن نے انگوٹھے کی مدد سے چن کر صاف کیا۔

اس کے ہاتھ پر اب پٹی نہیں تھی وہاں ایک لمبا سا کٹ تھا جیسے کسی نے چاکو کو سیدھا کر کے اس جگہ رکھ کر دبایا ہو۔نور کی نظریں مارٹن کے ہاتھ پر بنے نشان پر تھیں۔اسے کچھ الگ محسوس ہوا۔یہ نشان غفلت میں کٹ لگنے کی وجہ سے لگا ہے کوئی بھی یقین نہیں کر سکتا تھا کیونکہ نشان بہت لمبا اور گہرا تھا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

نور نے نظروں کا زوائیہ بدلتے منہ پر نقاب کیا اور کمرے سے نکل گئی۔مارٹن بھی پیچھے ہی تھا۔گاڑی میں مکمل خاموشی تھی۔

نور کھڑکی سے باہر نظریں ٹکائے بیٹھی تھی۔وہ کہاں جا رہے ہیں نور کو اس کا کوئی اندازہ نہیں تھا۔

آدھے گھنٹے کی اس ڈرائیونگ میں دونوں کے بیچ کوئی بات نہیں ہوئی۔

گاڑی ایک شاندار ہوٹل کے سامنے رکی۔نور نے بے حد حیرانی کے عالم میں ہوٹل کو دیکھا جو روشنیوں سے جگمگا رہا تھا۔مارٹن نے گاڑی سے نیچے اتر کر نور کی سائیڈ کا دروازہ کھولا اور اپنا ہاتھ اس کے آگے کیا۔نور نے مارٹن کو دیکھتے پھر اس کے ہاتھ کو دیکھا۔وہ خاموشی سے اپنا عبایا سمبھالتی نیچے اتری۔مارٹن کے ہاتھ کو تھامنے کی اس نے زحمت نہیں کی تھی۔

مارٹن ہاتھ کو واپس کھینچتا سپاٹ سے چہرے کے ساتھ آگے بڑھا نور بھی قدم قدم پر ساتھ تھی۔

ہوٹل کے اندر داخل ہوتے ہی ان پر پھولوں کی بارش ہوئی تھی۔اندر اتنے لوگ موجود تھے نور گھبرا گئی۔وہ کبھی اتنی بھیڑ میں نہیں آئی تھی۔وہاں ہر عمر کے لوگ تھے۔عورتوں

نے ویسٹرن ڈریسنگ کی تھی۔ مرد تھری پیس میں ملبوس تھے۔ چھوٹے بچے رنگ برنگے کپڑے پہنے ادھر ادھر دوڑ رہے تھے۔ وہاں اتنی بھیڑ دیکھ نور چلتے چلتے مارٹن کے نزدیک ہو گئی۔ مارٹن نے اس کی نزدیکی پر اس کے ہاتھ کو تھام لیا۔ چلتے چلتے ہی نور نے نظریں گھما کر مارٹن کو دیکھا۔ ابھی وہ اپنا ہاتھ چھڑاتی کے مارٹن نے سٹیج کے قریب پہنچ کر خود ہی اس کا ہاتھ چھوڑ دیا۔ وہاں جیری حاشر اور شائین بھی موجود تھے۔ شائین سے مل کر اور اس کے وہاں ہونے سے نور کو ڈھارس ہوئی۔ نور سے ملنے کے بعد شائین اسے لے کر سٹیج پر آئی۔ وہاں خوبصورتی سے سیٹیں لگائی گئی تھیں۔ شائین نے اسے ایک سیٹ پر بیٹھا دیا۔

نور کو سمجھ نہیں آرہا تھا کیا ہو رہا ہے۔ وہاں رنگ برنگے لوگوں میں اک وہ ہی سب سے الگ لگ رہی تھی۔ کالے رنگ کے عبائے میں مکمل طور پر چھپے ہونے پر سب بار بار اس کی جانب دیکھ کر چہ مگوئیاں کر رہے تھے۔ نور کو گھبراہٹ ہونے لگی تھی۔ مارٹن کچھ لوگوں سے مل ملا کر نور کے مقابل آ کر بیٹھ گیا۔ نور کی بے چین آنکھیں مارٹن پر گئی۔

مارٹن نے اس کی آنکھوں میں چھائی بے چینی دیکھتے اس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھ دیا۔ نور نے

مارٹن کے ہاتھ کے نیچے سے بہت آہستہ سے اپنا ہاتھ نکال لیا۔

مارٹن نے لب بینچ لئے۔

شائین آکر نور کے ساتھ بیٹھ گئی۔

"یہ سب کیا ہے۔"

نور نے شائین کے قریب ہوتے پوچھا۔

"گھبراؤ نہیں تمہارا اور مارٹن کا ولیمہ ہے۔"

شائین نے اس کی گھبراہٹ نوٹ کرتے مسکرا کر رہا۔

"کیا؟"

نور اتنی اونچی چلائی مارٹن نے نظریں گھما کر اسے دیکھا۔ بھیڑ کی وجہ سے آواز ان تینوں کے درمیان ہی گھوم گئی۔

"ہاں ٹینشن مت لو۔"

شائین نے اس کا ہاتھ پکڑ کر تسلی دی۔ نور کا دماغ گھوم رہا تھا۔ اسے کچھ سمجھ نہیں آرہی تھی

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اس کی زندگی میں چل کیا رہا تھا۔

سٹیج پر وہاں موجود کپل آنے لگے۔دونوں کو مبارک بعد دیتے وہ گفٹس وہی ٹیبل پر چھوڑتے جا رہے تھے۔

نور سر ہلا ہلا کر ہی سب سے مل رہی تھی۔وہاں بیٹھے نور پر ایک اور انکشاف ہوا تھا۔اس کا شوہر جو اس کی نظروں میں گینگسٹر تھا وہ تھائیلینڈ میں ایک بہت بڑے بزنس مین کے نام سے جانا جاتا تھا۔کیمرہ مین مختلف اینگل سے تصویریں کھینچ رہا تھا۔اس اچانک ولیمے کا مقصد نور کو ان لوگوں سے ملانا تھا جو مارٹن کو بزدل کا نام دیتے تھے۔ملنے ملانے کا دور ختم ہونے کے بعد کھانے کا دور شروع ہوا۔

نور کو بلکل بھی بھوک نہیں تھی لیکن شائین اسے زبردستی کچھ نا کچھ کھلا رہی تھی۔مارٹن بھی نور کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھا رہا تھا۔وہ جانتا تھا وہاں نور کوئی بھی مزحمت نہیں کرے گی۔جیری اور حاشر نے سارا انتظام سمبھالا تھا۔

سب مہمان ملتے ملاتے واپس اپنے گھروں کو لوٹ گئے۔مارٹن اور نور بھی تینوں سے ملتے

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

واپسی کے لئے نکلے تھے۔

"ویسے کیا ملا یہ سب کر کے؟"

نور نے نخوت سے کہا۔

"کیا مطلب؟"

مارٹن نے نا سمجھی سے پوچھا۔

"تم یہ جو سب کر رہے ہو کیا ثابت کرنا چاہتے ہو تمہیں کیا لگتا ہے ان سب چیزوں سے میں تمہاری طرف مائل ہو جاؤں گی؟"

وہ ہنسی۔ طنزیہ ہنسی۔

"تمہیں اپنی طرف مائل کرنے کے لئے مجھے ان چیزوں کی ضرورت نہیں ہے مس نور۔"

مارٹن نے لفظوں کو چبا کر کہا۔

"او اچھا؟"

وہ رخ مارٹن کی طرف موڑتی طنزیہ بولی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"مارٹن کی گرفت سٹیر نگ پر سخت ہو گئی۔

"میں ایسا کیا کروں جو تمہارے دل میں بسی نفرت ختم ہو جائے؟"

مارٹن نے تھکے سے انداز میں پوچھا۔

"مر جاؤ۔"

وہ سر جھٹک کر بولی۔

"یہ نفرت صرف تم سے زبردستی شادی کرنے پر تو نہیں ہو سکتی۔"

وہ گینسٹر تھا باز کی نظر رکھتا تھا شیر جیسی چال تھی تیز حسیات تھی۔

نور کو احساس ہوا اس کا لہجہ اور انداز اسے خطرے میں ڈال سکتے ہیں۔ وہ اپنے

روائیے سے مارٹن پر سب آشنا نا کر دے۔ مارٹن کی نظریں نور پر تھیں۔

"میرے سر میں بہت درد ہے پلیز تنگ مت کرو۔"

وہ بات کو رفع دفع کرتی بولی۔ مارٹن خاموشی سے گاڑی چلانے لگا۔ گیٹ کے قریب پہنچ کر

اس کے ہارن دیتے ہی دروازہ خود بہ خود کھل گیا۔ گاڑی کے رکتے ہی نور اندر چلی

گئی۔مارٹن کافی دیر گاڑی میں ہی بیٹھا رہا۔عبایا اتار کر نور نے واشروم کا رخ کیا۔اندر کھڑی وہ خود کو کوس رہی تھی۔اپنے روائیے سے وہ مارٹن کو شک میں ڈال رہی تھی جو نہیں ہونا چاہیے تھا۔مارٹن کمرے میں آیا واشروم سے پانی گرنے کی آواز آرہی تھی۔اس نے کوٹ اتار کر وہیں رکھ دیا۔بازوؤں کو فولڈ کئے وہ شیشے کے سامنے آکر کھڑا ہو گیا۔مارٹن کی نظریں اپنے عکس پر تھیں۔خود کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے کھڑا وہ کسی گہری سوچ میں تھا۔نور نہا کر باہر نکلی۔بالوں کو تولیے سے صاف کرتے وہ مارٹن کے نزدیک سے گزر گئی۔وہ ویسے ہی کھڑا تھا۔

نور نے بال رگڑ کر تولیہ واپس واشروم میں لٹکا دیا۔اب اس کا ارادہ سونے کا تھا۔رات کافی ہو چکی تھی۔نور کو بھی نیند آنے لگی تھی اور کچھ تھکن کی وجہ سے اس کی آنکھیں بھاری ہو رہی تھیں۔واشروم سے نکل کر نور مارٹن کے پاس سے گزرتے بیڈ تک جانے لگی تھی۔مارٹن نے بنا گھومے ہی اس کی کلائی پکڑ لی۔نور ٹھٹھک کر رکی۔

"تمہیں مجھ سے اتنی نفرت کیوں ہے؟"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہ کسی گہری سوچ کے زیرِ اثر تھا۔

"میرا ہاتھ چھوڑو۔"

اسی سوال کے سامنے آنے پر نور نے ماتھے پر تیوری چڑھائے کہا۔

"بتاؤ نور کیوں ہے اتنی نفرت؟"

اس بار وہ گھوما۔سیاہ آنکھیں نور کی آنکھوں میں گڑی تھیں۔

"کیونکہ تم نے میرے سامنے چار زندہ انسانوں کو بے دردی سے گولیاں ماری۔"

وہ بولی نہیں تھی پھنکاری تھی۔بازی پلٹ گئی تھی۔شک دور گیا تھا۔مارٹن کو اس رات کا سارا منظر یاد آ گیا اور نور کی نفرت کی وجہ بھی سمجھ میں آ گئی۔

اس کے تاثر دیکھ نور نے اندر ہی اندر سکون کا سانس لیا۔

"مل گیا جواب اب میرا ہاتھ چھوڑو۔"

نور نے اپنی کلائی چھڑانے کی کوشش کرتے کہا۔

مارٹن نے اس کی کلائی کو کھینچے اسے اپنے نزدیک کیا۔

"ختم کر دو یہ نفرت کیونکہ ان ہاتھوں سے بے شمار لوگ مرے ہیں اور جب تک میں زندہ ہوں مرتے رہیں گے۔"

لہجہ سرد تھا سفاک تھا۔

نور کو اس سے مزید نفرت محسوس ہوئی۔

"بہت گندی موت مرو گے تم۔"

نور نے چبا کر کہتے اسے پیچھے کو دھکا دیا۔مارٹن کا ہاتھ پیچھے ڈریسنگ پر پڑے پرفیومز کی بوتلوں کو لگا کچھ تو وہی الٹی ہو گئی اور کچھ زمین پر گر کر ٹوٹ گئیں۔کمرے میں یک دم تیز خوشبو پھیل گئی تھی۔نور حقارت بھری نظر اس پر ڈالتی بیڈ کی طرف بڑھ گئی۔مارٹن وہی سن کھڑا تھا۔نور کی نظروں میں اپنے لئے اتنی نفرت دیکھ وہ سن رہ گیا تھا۔اسے لگا تھا رفتہ رفتہ نور اس کی طرف مائل ہو گی مگر یہاں سب الٹا تھا۔

مارٹن نے اپنی کبڈ سے ایک بڑی بوتل وہسکی کی نکالی۔نور جو لائٹ بند کرنے لگی تھی مارٹن کو دیکھ وہی تھم گئی۔نور کو اندازہ نہیں تھا یہ سب چیزیں کبڈ میں بھی موجود

ہیں۔مارٹن نے بوتل کا ڈھکن کھولا اور نور کی طرف آیا۔اس کے یوں اس طرح اپنی طرف آنے پر نور گھبرا گئی۔اس کے بے حد نزدیک ہوتے وہ جھکا۔نور نے سختی سے آنکھیں بند کرلی۔ ہونٹوں کو آپس میں بینچ لیا۔اس کا دماغ کسی اور ہی نکتے پر تھا۔مارٹن نے خاموشی سے اس کے پاس پڑا گلاس اٹھایا اور ایک مسکراتی نظر اس پر ڈالتا پلٹ گیا۔نور نے آنکھیں کھول دی تھیں۔مارٹن ڈریسنگ ٹیبل پر گلاس رکھے اس میں وہسکی انڈیل رہا تھا۔نور نے گردن گھما کر سائیڈ ٹیبل پر دیکھا۔وہاں اس کے پانی والا گلاس موجود نہیں تھا۔نور جب سے اس گھر میں آئی تھی وہ اسی گلاس میں پانی پیتی تھی جسے اس نے نا جانے کتنی بار کلمہ پڑھ کر دھویا تھا۔اسے لگتا تھا مارٹن شراب پیتا ہے جس کی وجہ سے اس گھر کا ہر برتن ناپاک ہو گا۔نور جو بھی برتن استعمال کرتی اس پر پہلے کلمہ پڑھتی تھی اور اب اپنا گلاس ناپاک ہوتا دیکھ نور کا خون کھول گیا۔

"یہ میرا گلاس ہے۔"

وہ کاٹ دار انداز میں بولی۔

مارٹن بنا جواب دیے وہسکی انڈیلتا رہا۔اس کے جواب نا دینے پر نور مزید تپ گئی۔مارٹن نے آدھا گلاس بھرنے کے بعد بوتل سائیڈ پر رکھ دی اور گلاس اٹھالیا۔

گلاس اس کے منہ کو جاتا دیکھ نور پھرتی سے نیچے اتری اور مارٹن کے منہ کو جاتا گلاس پکڑ لیا۔مارٹن نے چونک کر اسے دیکھا۔وہ اس وقت شدید غصے میں تھی اور یہی غصہ اس نے مارٹن پر نکالا۔گلاس میں پڑی وہسکی نور نے اس کی شرٹ پر پھینک دی۔یہ سب اتنا اچانک ہوا مارٹن اپنی جگہ سے بے اختیار ہٹ گیا۔اس کی آنکھیں لمحوں میں لال ہوئی تھیں۔وہسکی گرا کر نور نے گلاس بھی زمین پر پھینک دیا۔مارٹن نے جبڑے بینچ لئے۔وہ سرخ آنکھوں سے نور کو دیکھ رہا تھا۔اس کی آنکھوں میں سرخی دیکھ نور کو احساس ہوا وہ غلط کر گئی ہے۔مارٹن بے انتہا غصے میں تھا۔نور نے بمشکل تھوک نگلا۔وہ ضبط سے مٹھیاں بینچے کھڑا تھا۔نور بنا پلکیں جھپکے اسے دیکھ رہی تھی۔مارٹن جانتا تھا اگر وہ وہاں رہا تو نور کو کچھ کر دے گا جو وہ ہرگز نہیں چاہتا تھا۔

اپنا دھیان اس سے ہٹانے کے لئے اس نے رخ موڑ کر اپنی گیلی شرٹ اتارنا شروع

کر دی۔اس کے دماغ کی رگیں واضح نظر آ رہی تھیں۔اسے دیکھ کر ہی اندازہ ہو رہا تھا وہ خود پر کس قدر کنٹرول کئے ہوئے ہے۔اس کی شرٹ کے جسم سے جدا ہوتے ہی اس کا کسرتی بدن نمایا ہوا۔نور نے فورن اپنی نظروں کا زاویہ بدلہ لیکن رخ بدلتے بدلتے اس کی نظروں نے کچھ دیکھا تھا۔نور کو لگا یہ اس کی نظروں کا دھوکہ ہے۔یقین کرنے کے لئے نا چاہتے ہوئے بھی نور نے مارٹن کی اور دیکھا تھا۔لمحوں میں ہی اس کی آنکھیں پھیل کر بڑی ہوئی تھیں جن میں بے یقینی کا انصر نمایا ہوا تھا۔مارٹن شرٹ ہاتھوں میں پکڑے مڑا ہی تھا کہ نور کے ایسے دیکھنے پر ٹھٹھکا۔اس کے چہرے پر چھائی بے یقینی دیکھ مارٹن سمجھ گیا تھا اس کا ایک راز نور پر فاش ہو چکا ہے۔جسے وہ چھپا رہا تھا وہ ظاہر ہو گیا تھا۔مارٹن نے پھرتی سے اپنی گیلی شرٹ دوبارہ جسم پر پہنی۔

نور کی نظریں اسی پر تھیں لیکن مارٹن نظریں چرا گیا تھا۔

"تم مسلمان ہو؟"

نور کی آواز بہت دھیمی تھی لہجہ حیرانی سے چور۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

مارٹن خاموش رہا۔اس سے پہلے اس کی خاموشی پر نور دوبارہ کچھ پوچھتی مارٹن تیزی سے کمرے سے نکل گیا۔نور کو جواب نا بھی ملتا تو بھی وہ حقیقت جان گئی تھی مارٹن کے یوں نظریں چرا کے کمرے سے نکلے سے۔سر دونوں ہاتھوں میں پکڑے کر وہ بیڈ پر بیٹھ گئی۔اسے یقین نہیں آرہا تھامارٹن مسلمان ہے پھر بھی وہ ہندوؤں کی طرح رہتا ہے کیوں؟ نور کے دماغ میں کچھ لمحے پہلے دیکھا منظر تھا۔مارٹن کے دائیں کندھے پر بنا وہ نشان جو دیکھنے میں پیدائشی لگتا تھا۔نور نے آنکھیں بند کرلی۔وہ نشان اس کی بند آنکھوں کے پپوٹوں کے سامنے اپنی چھاپ چھوڑنے لگا۔وہ ایک چھوٹا سا نشان تھا لیکن واضح لکھے ہونے کی وجہ سے وہ باخوبی دیکھا جاسکتا تھا۔وہ اللہ کا نشان تھا ایک چھوٹا سا ننا سا نشان جو اللہ کے نام کی صورت بنا تھا۔نور کو علم تھا اس دنیا میں بہت سے ایسے مسلمان پیدا ہوئے اور ہوتے ہیں جن کے جسم کے کسی حصے پر ایسا نشان ہوتا ہے کسی کے چہرے پر کسی کے دانتوں پر تو کسی کی پیشانی پر۔پر مارٹن کے جسم پر یہ نشان اس کے دائیں کندھے پر تھا۔

نور کا دماغ سن ہو رہا تھا۔

کیسا انکشاف تھا یہ۔ کیا ایک مسلمان کافروں کی طرح رہ سکتا ہے۔ نور کو یقین نہیں آرہا تھا۔ وہ یہاں مارٹن کے خلاف ثبوت ڈھونڈنے آئی تھی مگر یہاں اس پر چونکا دینے والے انکشاف ہونے لگے تھے۔ تھک کر نور بستر پر لیٹ گئی۔ مختلف سوچوں کے ساتھ دھیرے دھیرے اس کی آنکھیں بند ہونے لگی تھیں مگر کہیں اندر بہت اندر نور کو یہ جان کر سکون محسوس ہوا تھا کے کم از کم وہ ایک کافر کے ساتھ نہیں رہتی۔ لیکن وہ یہ بھی جان گئی تھی کے وہ اسلامی طور پر واقعی مارٹن کی بیوی ہے مارٹن ہنٹر کی بیوی۔ وہ سٹول پر بیٹھا پیگ پر پیگ اندر انڈیل رہا تھا۔ اس کے چہرے پر اضطرابیت کے آثار تھے۔ شراب پینے سے اس کی لال آنکھیں مزید لال ہو گئی تھیں۔ وہ اپنے اندر کسی جنگ سے لڑ رہا تھا۔ نور کی نظریں اس کے سوال مارٹن کو مشکل میں ڈال رہے تھے۔ وہ جانتا تھا جس دنیا سے وہ ہے وہاں خوشیاں نہیں ہوتی وہاں صرف موت اور زندگی ہوتی ہے اور ان دونوں کے درمیان وہ انسان۔ شراب کی بوتل خالی کرنے کے بعد بھی اسے نشہ نہیں ہوا تھا۔ مارٹن وہی ٹیبل پر سر رکھ کر آنکھیں موند گیا۔ ایسا لگتا تھا وہ سکون کی تلاش میں ہے۔ اس کے اندر کچھ چھپا

ہے کچھ بہت گہرا۔وہ رات کے کسی پہر کمرے میں آیا تھا۔نور ہر چیز سے بے نیاز سو رہی تھی۔مارٹن نے بہت غور سے اسے دیکھا۔ایسی نیند ہی تو وہ چاہتا تھا۔ایک پر سکون نیند۔وہ واشروم میں چلا گیا واپس آکر اس نے کپڑے بدلے۔گیلی شرٹ اب سوکھ چکی تھی۔ کپڑے بدلنے کے بعد وہ نور کے قریب بیڈ پر بیٹھا۔ کمرے میں جل رہی لائٹ میں وہ نور کو باخوبی دیکھ سکتا تھا۔جو ہوا اس کے زیرِ اثر نور آج لائٹ بند کرنا بھی بھول گئی تھی۔کافی دیر اسے نظروں کے حصار میں لئے رہنے کے بعد اسے کچھ یاد آیا کوئی ادھورا کام۔وہ اٹھ کھڑا ہوا۔نور پر ایک آخری نظر ڈالتے وہ کمرے سے نکل گیا اور اسی وقت نور اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی۔مارٹن کے جاتے ہی وہ بیڈ سے نیچے اترتی دبے پاؤں کمرے سے باہر نکلی۔سیڑیوں کے قریب جاتے ہی اسے مارٹن دائیں طرف جاتا دکھائی دیا۔نور آہستہ آہستہ قدم رکھتی بنا آہٹ کے سیڑیاں اترنے لگی۔آخری سیڑی پر پہنچ کر نور نے دائیں جانب دیکھا مارٹن وہاں نہیں تھا نور تھوڑا آگے گئی۔مارٹن اسی وقت کچن میں داخل ہوا تھا۔وہ واپسی کے لئے پلٹی لیکن کچھ یاد آنے پر رک گئی۔نور کو وہ رات یاد آئی تھی جس

رات اس نے مارٹن کو کچن سے نکلتے دیکھا تھا اور اس کے ہاتھ پر خون بھی تھا۔اس کے ساتھ ہی نور کو وہ کٹ بھی یاد آیا۔اس کے دماغ میں مختلف سوچیں گردش کرنے لگیں۔وہ سیڑیوں کی اوٹ میں ہو کر مارٹن کے باہر نکلنے کا انتظار کرنے لگی۔ تقریباً دس منٹ کے بعد بھی جب مارٹن کچن سے نہیں نکلا تب نور دبے پاؤں کچن کی اور بڑھی۔ کچن کے دروازے کے قریب پہنچ کر اس نے احتیاط سے اندر دیکھا اور ٹھٹھک گئی۔مارٹن کچن میں نہیں تھا۔ نور پوری کی پوری اندر آ گئی مگر مارٹن کچن میں کہیں بھی موجود نہیں تھا۔ نور کو اپنا سے گھومتا ہوا محسوس ہوا۔اس نے خود مارٹن کو اندر آتے دیکھا تھا۔سیڑیوں کی اوٹ میں ہو کر بھی اس نے کچن سے ایک پل کے لئے بھی نظریں نہیں ہٹائیں تھیں پھر مارٹن کدھر گیا؟ نور نے شیلف سے ٹیک لگا لی عین اسی وقت اس کے دماغ میں کچھ کلک ہوا۔ نور کو سراغ مل گیا تھا۔ جس چیز کو وہ ڈھونڈ رہی تھی شاید وہ وہیں تھی جہاں وہ اس وقت موجود تھی۔ کچن سے واپسی پر اس کے چہرے پر خوشی کے آثار تھے۔ کمرے میں آ کر بیڈ پر لیٹے بھی اس کے چہرے پر مسکان تھی۔اسے لگتا تھا اب وہ بہت جلد مارٹن کے چنگل سے نکل

جائے گی۔ربیع کی موت کا بدلہ پورا ہوجائے گا۔نور کی آنکھیں بھیگ گئی اور آج اس نے انہیں بھیگنے دیا***

وہ سیڑیاں اترتا نیچے آیا۔ہاتھ بڑھا کر لائٹ آن کرتے ہی پورا کمرہ روشنی میں نہا گیا۔سامنے زمین پر ایک وجود بنا حرکت کے لیٹا تھا لیکن لائٹ کے آن ہوتے ہی اس کے وجود میں حرکت ہوئی۔اس نے سر اٹھا کر آنے والے کی اور دیکھا۔وہ قدم قدم چلتا اس کی اور بڑھ رہا تھا۔اس کی چال بہت دھیمی تھی جیسے شیر کی چال ہو۔دھیمی مگر محتاط۔

زمین پر پڑے وجود کے قریب آکر وہ رک گیا۔

لڑکی آنکھوں میں خوف لئے اسے دیکھ رہی تھی۔مارٹن کرسی گھسیٹ کر اس کے سامنے بیٹھ گیا۔چہرہ ہر احساس سے عاری تھا۔اس کے ہاتھ میں ایک چاقو بھی موجود تھا۔لڑکی کی خوفزدہ آنکھیں چاقو پر ٹک گئیں۔

"ہاؤ آر یو گرل؟"

چاقو کی دھار پر انگلی پھیرتے وہ دھیرے سے بولا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"پلیز مجھے جانے دو۔"

وہ التجا کرنے لگی۔

"تمہیں پتا ہے ایک مشرقی عورت کے لئے عزت کیا ہوتی ہے؟"

وہ چاقو پر وقفے وقفے سے انگلیاں پھیر رہا تھا۔

"پلیز مجھے جانے دو۔"

وہ آنسوؤں کے درمیان بولی۔

"میری بات کا جواب دو۔"

وہ آنکھوں میں آنکھیں گاڑے پھنکارا۔

"مجھے نہیں پتا نہیں پتا مجھے۔"

وہ خوف کے عالم میں آنکھیں بند کر کے سر کو دائیں بائیں مارنے لگی۔

"میں بتاتا ہوں۔"

وہ پراسرار انداز میں بولا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

چاقو رفتہ رفتہ لڑکی کی اور بڑھ رہا تھا۔لڑکی کی آنکھیں خوف سے پھیل رہی تھیں۔

چاقو لڑکی کی شہ رگ سے ہوتا اس کے کندھے پر گیا۔وہ اس وقت پولیس یونیفارم میں تھی۔مارٹن نے چاقو کی مدد سے اس کے کندھے کا کپڑا پھاڑ دیا۔لڑکی بلبلا اٹھی۔اس کے رونے میں مزید تیزی آگئی۔مارٹن نے چاقو کی مدد سے اس کے دوسرے کندھے سے بھی کپڑا پھاڑ دیا۔اس کے دونوں کندھوں سے کپڑا پھٹ چکا تھا۔مارٹن کی نظریں لڑکی کے چہرے پر تھیں۔

"نہیں پلیز مجھے جانے دو میں تمہارے پیر پڑتی ہوں مجھے جانے دو۔"

اپنی عزت خطرے میں دیکھ وہ التجا کرنے کے ساتھ ساتھ خود کو رسی سے آزاد کروانے کی بھی کوشش کر رہی تھی جو اس کے ہاتھوں اور پیروں کو جکڑے ہوئے تھی۔

"کیسا لگ رہا ہے؟"

چاقو لڑکی کی شہ رگ پر گھوم رہا تھا۔

"میں کسی کو کچھ نہیں بتاؤں گی پلیز مجھے یہاں سے جانے دو۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اس نے اپنے بندھے ہاتھوں کو مارٹن کے آگے جوڑ دیا۔

"ایک مشرقی عورت کے سر سے بھرے بازار میں اگر ڈوپٹا بھی سرک جائے تب اس کی حالت اس سے بھی بدتر ہو جاتی ہے جو اس وقت تمہاری ہو رہی ہے۔"

وہ چاقو واپس موڑتے بولا۔

"تم نے تو میری نور کے سر سے بھرے بازار میں چادر اتار دی نا جانے کتنے لوگوں کی گندی نظریں میری نور پر پڑی ہوں گی۔"

وہ چاقو پر دوبارہ سے انگلی پھیرتا دیوانگی بھرے لہجے میں بولا۔اسے دیکھ کوئی سائیکو کا گھمان ہو رہا تھا۔

"میں نے جان بھوج کر نہیں کیا پلیز مجھے جانے دو۔"

اس نے وضاحت دی۔

"ششش۔"

مارٹن نے ہونٹوں پر انگلی رکھے اتنے زور سے آواز نکالی لڑکی مزید سہم گئی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

وہ اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا۔ جسم پر پہنی جیکٹ اتار کر اس نے لڑکی کی طرف پھینکی اور سیڑیوں کی طرف چل دیا۔ لڑکی نے بندھے ہاتھوں سے بمشکل ہی سہی مگر جیکٹ کو اپنے کندھوں پر ڈال دیا۔ مارٹن کا رخ کمرے کی اور تھا۔ دروازہ کھلنے پر نور نے فورن سے آنکھیں بند کر لی۔ مارٹن خاموشی سے اس کے قریب لیٹ گیا۔ نور کی دھڑکن بڑھ رہی تھی اسے ڈر تھا کہیں مارٹن کو اس کے جاگنے کی بھنک نا لگ جائے۔ مارٹن نے نور کے قریب ہو کر اسے اپنی آغوش میں لے لیا۔ نور کی تو سانس ہی رک گئی تھی۔ وہ اس کے چنگل سے نکلنا چاہتی تھی مگر اس کا ذرا سا بھی ہلنا اس کے لئے نقصان دہ ہو سکتا تھا۔ نور کے قریب ہو کر وہ آنکھیں موند گیا۔ اسے احساس ہو گیا تھا نور کی نزدیکی اس کے لئے سکون کا باعث تھی۔ نور اس کے چنگل میں پھنسی بمشکل ہی سانس لے پا رہی تھی۔ لیکن آج اسے وہ احساس نہیں ہوا تھا جو مارٹن کی نزدیکی پر پہلے ہوتا تھا۔ نفرت کی دیوار ابھی بھی مظبوط تھی لیکن اسے آرام تھا کے وہ ایک کافر کی قربت میں نہیں ہے ***

اگلے دن مارٹن کے گھر سے جاتے ہی نور کچن میں آئی۔ اس نے ہر کیبنیٹ کھول کر دیکھا

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

لیکن اسے کوئی ایسی جگہ نظر نہیں آئی جو کسی خفیہ جگہ ہونے کا اشارہ کرے۔ نور نے فریج کو چیک کرنے کے لئے کھولا۔ اندر کھانے کی ہر چیز موجود تھی گوشت سے لے کر سبزی تک۔ اندر رکھے بیئر کے کین اور پورک دونوں غائب تھے۔ یوں کہنا سہی تھا اندر نور کے کھانے لائق ہر چیز تھی۔ نور نے سب چیزوں کو نکال کر شیلف پر رکھا اور فریج کو چھو کر اچھے سے چیک کیا لیکن وہاں بھی اسے کوئی سراغ نہیں ملا۔ سب سامان واپس سیٹ کرکے وہ تھکی سی وہی کرسی پر بیٹھ گئی۔ کچن کی ہر چیز چیک کرنے کے بعد بھی کوئی سراغ ہاتھ نہیں آیا تھا۔ لال رنگ کا وہ کچن واقعی ایک پہیلی تھا۔ وہاں لال رنگ نظروں کو دھوکہ دینے کے لئے ہی کیا گیا ہے یہ نور کو اندازہ ہو گیا تھا۔ اب اسے سمجھ نہیں آ رہی تھی وہ کیا کرے۔ اس کا عزیز سے بھی کوئی رابطہ نہیں ہوا تھا جس سے وہ مدد لے سکے۔ کافی دیر وہی رہنے کے بعد اسے احساس ہوا کہ کافی وقت گزر چکا ہے اسی لئے وہ اوپر چلی آئی۔ نماز ادا کرنے کے بعد اس نے تلاوت کی اور پھر بالکنی میں نکل آئی۔ سمندر ہمیشہ کی طرح جھوم رہا تھا۔ وہ جب بھی سمندر کو دیکھتی اسے اپنا وہ بچکانہ سا خواب یاد آتا اور وہ پھیکا سا ہنس

دیتی۔اب بھی وہ مسکرائی تو اس کی آنکھوں میں پانی بھر آیا۔اسے بے اختیار ہی ربیع کی یاد آئی تھی۔ آنسوؤں کو بہنے دینے کے ساتھ وہ محوت سے سمندر کی جھومتی لہروں کو دیکھ رہی تھی۔آج بھی سمندر کنارے لوگوں کا ہجوم تھا۔نور ہر چیز سے بے نیاز سمندر کی جھومتی لہروں کو دیکھتی رہی۔وہ کب اندر آیا اسے کچھ ہوش نہیں۔وہ کافی دیر سے کھڑا اس کی محوت کو دیکھ رہا تھا۔مارٹن نور کے بلکل پیچھے کھڑا تھا۔اپنے بے انتہا قریب کسی کی موجودگی کا احساس ہوتے ہی نور بے اختیار پلٹی۔مارٹن کو اپنے اتنے نزدیک دیکھ اس کی تیوری چڑھ گئی۔نور سرک کر سائیڈ پر ہو گئی۔

"تمہیں سمندر پسند ہے؟"

وہ اس کے یوں دور ہونے پر مسکرا کر پوچھنے لگا۔

"ہاں۔"

نور نے سپاٹ سے چہرے کے ساتھ کہا۔

"کیوں؟"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

دونوں کی نظریں سمندر پر تھیں۔

"تمہیں کیوں پسند ہے؟"

اس نے آئی بروا بکا کر پوچھتے مارٹن کی طرف دیکھا۔

"تمہیں کس نے کہا مجھے پسند ہے؟"

سوال پر سوال آیا۔

"اسی لئے تو سمندر کنارے گھر لیا ہے۔"

وو بازو باندھے کھڑی ہو گئی۔

مارٹن ہنس دیا۔ نور نے ناگوار نظروں سے اسے دیکھا۔ وہ جب بھی نور کی کسی بات پر ہنستا تھا نور کو لگتا وہ اس کا مذاق اڑا رہا ہے۔

"مجھے سمندر نہیں پسند۔"

یک دم اس کا لہجہ دھیمہ پڑ گیا۔

"کیوں؟"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

نور کو تھوڑی حیرت ہوئی کیونکہ اگر اسے سمندر نہیں پسند تھا تو اس کا گھر سمندر کنارے کیوں تھا۔

"کیونکہ یہ بہت آواز کرتا ہے۔"

"کیا؟"

نور کی آواز تھوڑی اونچی تھی۔اسے مارٹن کی بات کا کوئی ہاتھ پیر نہیں لگا۔بے تکی سی بات۔

"ہاں کیونکہ یہ کبھی خاموش نہیں ہوتا ہمیشہ آواز کرتا رہتا ہے۔"

اس نے نور کے ردِ عمل پر بنا تاثر دیے کہا۔

"اس دنیا میں ایسی کون سی چیز ہے جو آواز نہیں کرتی؟"

وہ طنزیہ ہنسی۔

"بہت سی چیزیں ہے یہ دیوار،یہ ریلنگ،یہ پھول،یہ شیشہ،یہ چیئر۔"

اس نے بالکنی میں پڑی تقریباً ہر چیز گنوادی۔

"اچھا۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

وہ ہنسی اور ہنستی ہی چلی گئی۔مارٹن گردن جھکائے کھڑا تھا۔اس کی کھنکتی ہنسی مارٹن کے کانوں میں پڑ رہی تھی۔

"ویسے اگر سمندر نہیں پسند تو یہاں گھر کیوں لیا تھا؟"

نور نے آنکھوں میں آیا پانی صاف کرتے پوچھا۔

"کسی اور کی پسند تھا۔"

مارٹن کی نظریں دوبارہ سے جھومتے سمندر پر چلی گئیں۔نور نے چونک کر اسے دیکھا اور دیکھتی ہی رہی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"کیا؟"

اس کے یوں دیکھنے پر اس نے گردن موڑے پوچھا۔

"کسی کو سمندر پسند تھا تو سمندر کنارے گھر لے سکتے ہو لیکن کسی کی پسند کو اپنی پسند نہیں بنا سکتے؟"

اس بار بھی لہجے میں طنز تھا یا کچھ اور مارٹن سمجھ نہیں پایا۔

"نہیں۔"

بہت سادہ سا جواب۔

"کیوں؟"

اسے تجسس ہوا۔

"کیونکہ سمندر بے وفا ہوتا ہے؟"

"کیا؟"

اس بار نور کا قہقہہ بلند ہوا تھا۔وہ اس کے ہر جواب کو مذاق کا رخ دے رہی تھی۔اور وہ بنا برا مانے اس کے ہر سوال کا جواب دیتا جا رہا تھا۔

"سمندر اور بے وفا کیسے؟"

اب وہ سمندر کو چھوڑ مارٹن کو دیکھنے لگی لیکن مارٹن کی نظریں سمندر پر ہی تھیں۔

"ہم چاہے اس سے جتنی بھی محبت کر لیں جتنا بھی چاہ لیں پھر بھی یہ ہر کسی کے قدموں میں بہہ جاتا ہے۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اس کے لہجے میں خالی پن سا تھا۔

"تو۔"

نور کو سمجھ نہیں آئی وہ کیا کہنا چاہ رہا ہے۔

"ہم صرف اپنے من پسند شخص کے قدموں میں ہی خود کو بچھا سکتے ہیں اور سمندر کا کوئی من پسند نہیں ہوتا اسی لئے وہ ہر کسی کے قدموں میں خود کو بچھا لیتا ہے ہم چاہے اسے جتنا بھی چاہ لیں مگر اس کی فطرت میں ہی بے وفائی ہے اسی لئے سمندر نے خود کو میری نظروں سے گرا لیا ہے۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اس کا لہجہ آخر میں سرد ہو گیا۔ نور چند لمحے خاموش رہی۔

"لیکن تم تو کہہ رہے تھے سمندر آواز کرتا ہے اس لئے نہیں پسند؟"

نور نے الجھ کر پوچھا۔

"ہاں۔"

وہ اپنی بات پر قائم تھا۔

"عجیب۔"

وہ منہ بسور کر بولی۔اسے مارٹن کی کوئی بات سمجھ نہیں آئی تھی۔

"آوازیں نہیں پسند مجھے۔"

مارٹن نے نور کو دیکھتے کہا۔

"مطلب میں بھی گونگی ہو جاؤں؟"

نور نے آنکھیں پھیلا کر پوچھا۔

"نہیں اک تمہاری آواز ہی تو سننا چاہتا ہوں میں۔"

وہ نور کی اور گھوم گیا۔

اس کی آنکھوں میں نور کے لئے محبت تھی عقیدت تھی۔

نور سن ہو گئی۔

"اک تمہاری آواز ہی تو اچھی لگتی ہے اسی سے تو سکون میسر ہے اسے سن کر ہی تو جینے لگا ہوں میں۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

کتنے جذبات تھے اس کی آواز میں۔ نور کی آنکھیں سیاہ آنکھوں میں گڑی تھی۔ وہ سانس روکے کھڑی تھی۔ اسے لگا مارٹن کی آنکھیں نم ہوئی ہے اس سے پہلے وہ اپنے وہم کو دور کرتی مارٹن نے چہرے کا رخ موڑ لیا۔ یا شاید اپنے جذبات چھپا گیا۔

"آج رات کو پیکنگ کر لینا کل ہمیں نکلنا ہے اور اگر کچھ چاہیے ہو تو بتا دینا میں لا دوں گا۔"

وہ نرم سے لہجے میں کہتا بالکنی سے نکل گیا۔ نور نے یہ بھی پوچھنے کی زحمت نہیں کی کہاں وہ بس مارٹن کے لفظوں کے اثر میں تھی لیکن جلد ہی اس نے خود پر ہو رہا اثر زائل کیا اور اندر چلی آئی۔ رات کو مارٹن کے کہے مطابق اس نے پیکنگ کر لی۔ اسے علم نہیں تھا وہ کہاں جا رہے ہیں نور نے بس چند اک کپڑے بیگ میں رکھ لئے۔ ابھی وہ پیکنگ کر کے فری ہوئی ہی تھی جب مارٹن اندر آیا۔ اس کے ہاتھ میں کافی سارا سامان تھا۔ نور نے نا سمجھی سے اس کے ہاتھوں میں پکڑے بیگز دیکھے۔ مارٹن نے وہ بیگز بیڈ پر رکھ دیے۔

"اس میں کیا ہے؟"

بیڈ پر پڑے بیگ کو دیکھ اس نے حیرت سے پوچھا۔

"سامان۔"

نور نے لفظی جواب دیا۔اس کا لہجہ پہلے جیسا ہو گیا تھا۔لیا دیا سا۔

"کون سا سامان؟"

مارٹن نے پوچھا۔

"خود ہی کہا تھا پیکنگ کر لینا۔"

نور نے منہ بنا کر کہا۔

"یہ سامان کہاں رکھنا ہے؟"

اس نے بیڈ پر رکھے بیگز کی طرف اشارہ کیا۔

"یہ ہے کیا؟"

نور نے سینے پر بازو باندھے پوچھا۔

"شوپنگ کی ہے تمہارے لئے۔"

اس کا لہجہ نرم تھا۔نور نے خاموشی سے بیگز کھولنا شروع کئے۔اندر ڈھیر ساری چیزیں تھیں

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

کپڑوں سے لے کر سر کی پن تک سب چیزیں موجود تھیں۔ گرم کپڑے دیکھ نور کو اندازہ ہو گیا تھا کہ شاید وہ جہاں جا رہے ہیں وہاں کا موسم سرد ہو گا کیونکہ بینکاک کا موسم گرم تھا۔ نور نے سرسری سا چیزوں کو دیکھتے پیک کرنا شروع کر دیا۔

"مارٹن جو قریب ہی کھڑا اس کے کچھ بولنے کا انتظار کر رہا تھا اس کے ردِ عمل پر ہونٹ بینچ گیا۔ اسے لگا تھا نور خوشی کا اظہار کرے گی یا پھر کم از کم اس کی لائی گئی چیزوں کی تعریف ہی کر دے گی لیکن اس کی خاموشی پر وہ چپ چاپ کمرے سے نکل گیا۔ نور پیکنگ کرنے میں مصروف تھی۔ سامان میں مارٹن کی کوئی چیز نہیں تھی۔ نور نے ابھی سامان پیک کر کے دوبارہ رکھا ہی تھا جب مارٹن دوبارہ اندر آیا اس بار اس کے ہاتھ میں کھانے کی ٹرے بھی تھی۔ کھانا وہ آتے ہوئے ساتھ ہی لے کر آیا تھا۔ نور گھر میں جب بھی کھانا بناتی اتنا بناتی کہ وہ اکیلی کھا سکے۔ مارٹن کھانا کھائے گا یا نہیں اس سے اسے کوئی سروکار نہیں تھا۔

مارٹن نے ٹرے بیڈ کے بیچ و بیچ رکھ دی۔ ٹرے میں سبزی کا سالن تھا۔ مارٹن نور کے وہم کو مدِ نظر رکھتے ہوئے سبزی کا سالن لایا تھا۔

نور پاس سے گزر کر واشروم چلی گئی۔مارٹن بیڈ پر بیٹھے اس کا انتظار کرنے لگا۔

نور منہ دھوئے شیشے کے سامنے کھڑی ہو گئی۔مارٹن اسے ہی دیکھ رہا تھا۔منہ صاف کر کے وہ منہ اور ہاتھوں پر لوشن لگانے لگی۔

"کھانا کھالو۔"

اس کی سست روی پر مارٹن نے اسے مخاطب کرتے کہا کیونکہ کھانا ٹھنڈا ہو رہا تھا۔

"مجھے نہیں کھانا۔"

نور نے مصروف سے انداز میں کہا۔

"کھالو کافر نہیں ہوں میں۔"

نور کے چلتے ہاتھ رک گئے۔

مارٹن مسکراتے ہوئے اسے دیکھ رہا تھا۔نور کو لگا وہ طنزیہ مسکرا رہا ہے۔

"کافر سے کم بھی نہیں ہو۔"

وہ سنجیدگی سے کہتی اپنی سائیڈ آئی۔مارٹن کی مسکراہٹ سمٹ چکی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہ اپنی نفرت میں سمجھ ہی نا پائی کیا کہہ گئی ہے۔

"تم کچھ بھول رہی ہو۔"

وہ نور کی طرف دیکھ کر بولا۔ نور جو چادر اوڑھ کر لیٹنے لگی تھی تھم گئی۔

"کیا؟"

نور نے نا سمجھی سے پوچھا۔

"یہی کے تم حافظ قرآن ہو۔"

ٹرے اٹھا کر وہ کمرے سے نکل گیا۔ پیچھے نور سن بیٹھی تھی۔ وہ کیا کہہ کر چلا گیا تھا؟ وہ نور کو منہ کے بل گرا گیا تھا۔ لمحوں میں ہی اسے احساس دلا گیا تھا کہ وہ غلطی نہیں گناہ کر گئی ہے۔ اس کی بات کا مطلب کیا تھا نور سمجھ گئی تھی بے اختیار ہی اسے ایک جملہ یاد آیا۔ جو مسلمان کسی دوسرے مسلمان کو کافر کہے خواہ وہ کتنا ہی گناہگار کیوں نا ہو اس کی کہی وہ بات اسی پر لوٹا دی جاتی ہے۔ نور کے دل میں بسے خوف نے انگڑائی لی۔ وہ بے دھیانی میں کیا کہہ گئی تھی۔ مارٹن اس پر احسان کر کے گیا تھا۔ اسے اس کے کئے گناہ سے آگاہ کر گیا تھا

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

ورنہ نور تو نفرت اور غفلت میں گناہگار ہی رہ جاتی۔ وہی پر بیٹھے بیٹھے وہ کتنی ہی دیر اللہ سے معافی مانگتی رہی۔ اسے شدید شرمندگی ہوئی تھی۔ ندامت سے اس کا سر جھک گیا تھا۔ نفرت اپنی جگہ مگر ایسا روائیہ ایسے الفاظ۔ نور کو احساس ہوا تھا وہ بدل رہی ہے اور اسے بدلنا نہیں تھا اسے ویسے ہی رہنا تھا جیسی وہ ہے۔ بھلے ہی وہ یہاں بدلہ لینے آئی تھی لیکن وہ خود کو بدلنا نہیں چاہتی تھی۔ بھلے ہی اب اس کی زندگی اس جہاں میں دوزخ سے کم نہیں تھی لیکن وہ خود کو اُس جہاں میں دوزخ میں نہیں دھکیلنا چاہتی تھی۔ کتنی ہی دیر وہ وہاں بیٹھی رہی۔ پھر اسے ٹرے میں پڑا وہ سبزی کا سالن یاد آیا۔ اس کی سوئی بھوک جاگ گئی تھی لیکن اسے جگانے والا کوئی اور تھا۔ وہ اٹھ کر کمرے سے باہر نکل آئی۔ کچن میں جا کر اس نے دیکھا۔ ٹرے کو ویسے ہی ڈھک کر شیلف پر رکھ دیا گیا تھا۔ نور نے سالن کو اوون میں گرم کیا اور دو پلیٹوں میں ڈال کر لاؤنج میں لے آئی۔ مارٹن وہاں نہیں تھا۔ ٹرے وہی چھوڑے وہ اس کی تلاش میں چل دی۔ نور کو وہ بار میں مل گیا۔ وہ اب بھی سٹول پر بیٹھا اپنا روز والا مشغلہ کر رہا تھا۔ نور نے تیوری چڑھائے اسے دیکھا۔ یک دم ہی اس کا موڈ بدلہ تھا۔

"مجھے درس دے رہا ہے اور خود حرام چیزوں میں پھنسا ہے۔"

وہ بڑبڑائی۔

حضرتِ انساں کی سوچ بدل گئی تھی۔ لمحوں میں ہی وہ دوبارہ گناہ کی طرف دھکیلنے لگی تھی خود کو۔

کسی کی موجودگی کا احساس ہوتے ہی مارٹن نے گردن موڑ کر پیچھے دیکھا۔ اس کے دیکھتے ہی نور نے چہرہ سپاٹ کر لیا۔

"آ کر کھانا کھا لو۔"

سپاٹ سے چہرے کے ساتھ کہتی وہ واپس چلی گئی۔

مارٹن تھوڑا حیران ہوا تھا۔

نور کا یوں بلانا ہی اس کے لئے کافی تھا۔ وہ سٹول سے اتر کر لاؤنج کی طرف بڑھ گیا لیکن آج وہ بھی کچھ بھول گیا تھا۔ بار میں ٹیبل پر پڑا گلاس آج بھرا ہوا ہی رہ گیا تھا۔ مارٹن لاؤنج میں پہنچا تو نور بیٹھی کھانا کھا رہی تھی۔ وہ اس سے اتنا ہی ایکسپیکٹ کر سکتا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہ بھی خاموشی سے بیٹھ کر سامنے رکھا کھانا کھانے لگا۔ نور کو شراب کی بو آ رہی تھی جو اس کی برداشت سے باہر تھی۔

"تم شراب پینا بند نہیں کر سکتے؟"

وہ چاہ کر بھی لہجہ نارمل نہیں رکھ پائی۔

"نہیں۔"

وہ نوالہ منہ میں ڈالتے بولا۔

"کیوں؟"

نور نے اچنبے سے پوچھا۔

"اس سے سکون ملتا ہے۔"

مارٹن نے پانی کا گلاس اٹھا کر منہ کو لگا لیا۔

"سکون تو اللہ کے ذکر میں بھی ملتا ہے۔"

نور نے گھور کر اسے دیکھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"مجھے نہیں ملتا۔"

وہ کتنے آرام سے اتنی بڑی بات کہہ گیا تھا۔

نور گنگ رہ گئی۔

"ان حرام کاریوں سے مل جاتا ہے اللہ کے ذکر سے نہیں ملتا؟"

اس کا لہجہ کاٹ دار تھا۔

مارٹن نے کوئی جواب نہیں دیا بس خاموشی سے کھانا کھاتا رہا۔اس کی خاموشی پر نور مزید تپ گئی لیکن بنا کچھ کہے وہ بھی خاموشی سے کھانا کھانے لگی۔

ماحول تلخ تھا لیکن کھانا دونوں نے ہی نہیں چھوڑا۔

"ہم کہاں جا رہے ہیں؟"

چند لمحوں کی خاموشی کے بعد نور نے پوچھا۔

"سرپرائز ہے؟"

اس بار اس کا لہجہ مختلف تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"ہمارے بیچ کیسا سرپرائز؟"

نور ٹھٹکی پھر خشک لہجے میں بولی۔

"کیوں ہمارے بیچ سرپرائز نہیں ہو سکتا؟"

مارٹن نے حیرت کا اظہار کرتے پوچھا۔

"نہیں ہو سکتا۔"

وہ سپاٹ سی بولی۔

"کیوں ہم کپل ہیں۔"

مارٹن نے لہجہ ہموار رکھتے کہا۔

"ہم کپل ہے پر کپلز جیسے نہیں ہیں۔"

وہ کھانا ختم کر کے اٹھ کھڑی ہوئی۔

"تو بن جاتے ہے۔"

وہ بے اختیار کھڑا ہوا تھا۔اس کا لہجہ جذبات سے چور تھا۔نور جاتے جاتے رکی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"اگر ایسا کچھ خیال یا امید تم رکھتے ہو تو سن لو نور العین حیدر تم سے نفرت کرتی ہے اور قیامت تک کرتی رہے گی۔"

وہ اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے غرائی۔سیاہ آنکھیں میں سرخی اتر آئی۔نور برتن لے کر وہاں سے چلی گئی لیکن مارٹن وہ وہی جم گیا تھا۔جن آنکھوں میں وہ اپنے لئے محبت دیکھنا چاہتا تھا ان میں اتنی نفرت لیکن اسے یہ برداشت کرنا تھا۔وہ نور کو زبردستی اپنی دنیا میں لایا تھا۔اب نور کا ہر لہجہ برداشت کرنا اس نے اپنے اوپر فرض کر لیا تھا۔کیونکہ اسے مارٹن نے خود چنا تھا اپنے لئے۔مارٹن اپنے کمرے میں آیا تو نور عشاء کی نماز ادا کر رہی تھی۔

وہ خاموشی سے جا کر بیڈ پر بیٹھ گیا۔بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے وہ نور کو دیکھنے لگا۔نور بہت ٹھہر ٹھہر کر نماز ادا کر رہی تھی۔نماز ادا کر کے نور ذکر و اذکار میں مصروف ہو گئی۔مارٹن کی نظروں سے وہ بار بار کنفیوز ہو رہی تھی۔ذکر و اذکار کے بعد اس کا ارادہ تلاوت کرنے کا تھا لیکن مارٹن کی خود پر پڑتی نظریں دیکھ وہ جائے نماز لپیٹ کر اٹھ کھڑی ہوئی۔جائے نماز رکھنے سے لے کر بیڈ پر آنے تک مارٹن کی نظریں اسی پر تھی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"کیا مسلا ہے؟"

نور نے جھنجھلا کر پوچھا۔

"لائٹ مت بند کرنا۔"

وہ فورن سیدھا ہوا۔

"مجھے بنا لائٹ بند کئے نیند نہیں آتی کہا تھا نا۔"

نور مزید جھنجھلائی۔مارٹن کچھ کہنا چاہتا تھا لیکن وہ جانتا تھا نور کے ساتھ بات ہمیشہ الگ رخ پر چلی جاتی تھی اسی لئے وہ خاموشی سے اٹھ کر سگریٹ لئے بالکنی میں نکل گیا۔نور کو حیرت ہوئی تھی اتنا بڑا اڈان اندھیرے سے ڈرتا ہے لیکن بالکنی میں بھی اس وقت اندھیرا ہی تھا۔نور الجھی سی لائٹ بند کرکے لیٹ گئی۔بیڈ پر لیٹے وہ مختلف سوچوں میں گری تھی۔اسے جلد از جلد یہاں سے نکلنا تھا لیکن اچانک کہیں جانے کا پلان۔نور سخت بے زار تھی لیکن وہ کچھ کر بھی نہیں سکتی تھی سوائے انتظار کے۔ایک گہرا سانس خارج کرتے وہ آنکھیں موند گئی۔مارٹن بالکنی میں کھڑا سگریٹ پر سگریٹ پھونک رہا تھا۔جب وہ کسی الجھن

میں ہوتا تو سگریٹ پر ظلم ڈھاتا تھا۔اس وقت بھی اس کے چہرے پر الجھن کے آثار تھے لیکن وہ کس چیز کو لے کر الجھن میں ہے اس کا علم نہیں تھا۔اس بار بھی نور کے سوتے ہی وہ واپس کمرے میں آیا۔لائٹ آن کر کے وہ نور کے قریب ہو کر اسے اپنی آغوش میں بھر گیا۔نور گہری نیند میں تھی۔مارٹن اس کے سر سے سر ٹکا کر آنکھیں موند گیا۔اسے نور کی طرح پر سکون نیند چاہیے تھی جو اسے نور کی قربت میں ہی حاصل ہوتی تھی۔اگلی صبح نور کی آنکھ کھلی تو وہ مارٹن کی آغوش میں تھی۔یہ روز ہی ہوتا تھا وہ جب اٹھتی خود کو مارٹن کے بے انتہا پاتی۔ابھی بھی وہ ناک منہ چڑا کر فجر کے لئے وضو کرنے چلی گئی۔ناشتہ کرنے کے بعد مارٹن کے کہنے پر نور تیار ہونے کمرے میں آگئی۔اس کی تیاری میں ایک سادہ سے کپڑے تھے۔عبایا پہن کر وہ نیچے آئی۔لاؤنج میں اسے جیری اور حاشر ملے شائین بھی ساتھ ہی تھی۔نور بہت گرمجوشی سے شائین سے ملی۔نور عبایا پہنے ہوئے تھی اسی لئے بنا وقت گنوائے وہ گاڑی میں بیٹھ کر گھر سے نکلے۔نور گاڑی میں بیٹھی شائین سے باتیں کر رہی تھی۔شائین اور جیری کے ماں باپ بننے میں ابھی تین مہینے باقی تھے۔نور اسے ڈانٹ رہی

تھی کہ وہ ایسی حالت میں سفر کیوں کر رہی ہے۔شائین اس کے سامنے مختلف وضاحتیں رکھ رہی تھی۔ گاڑی میں وہ چاروں سوار تھے۔حاشر الگ سے آرہا تھا۔ایک جگہ پہنچ کر گاڑی رک گئی۔ گاڑی رکنے کے بعد نور نیچے اتری آس پاس بے انتہا کشتیاں تھیں۔نور نے حیرت سے ارد گرد دیکھا۔وہ اس وقت سمندر کنارے کھڑے تھے فرق صرف اتنا تھا کے وہ سمندر کی دوسری جانب تھے۔وہ چلتے ہوئے ایک کشتی پر آئے۔ کشتی کے قریب پہنچتے ہی شائین اور جیری رک گئے۔مارٹن اور نور کشتی میں سوار ہو چکے تھے۔نور کو لگا تھا وہ دونوں بھی ساتھ جائیں گے مگر ایسا نہیں ہوا۔شائین نے نیچے کھڑے ہی ہاتھ ہلا کر نور کو الوداع کہا۔حاشر ان کے پہنچنے سے پہلے ہی وہاں پہنچ چکا تھا۔مارٹن نے انہیں چند اک ہدایات دیں۔سفر شروع ہوا۔نور کو یقین نہیں ہو رہا تھا وہ سمندر پر تیر رہی ہے۔اس نے ہمیشہ سمندر کو دیکھنے کی خواہش کی تھی اور آج وہ سمندر کے اوپر چل رہی تھی۔ کشتی پر نور ادھر سے ادھر چلتی سمندر کے غرور کو مانند کر رہی تھی۔ آج سمندر نور کے قدموں تلے تھا۔اس کی خوشی کی کوئی انتہا نہیں تھی۔ کاشتی میں صرف نور اور مارٹن ہی موجود تھے۔مارٹن اس کی خوشی کو

باخوبی نوٹ کر رہا تھا۔ نور بھی ادھر سے ادھر چلتی اس پر اپنی خوشی آشکار کر رہی تھی۔ دور دور تک نظریں جانے پر صرف نیلا سمندر ہی دکھائی دے رہا تھا۔ نور نے نوٹس کیا پہلے پہل وہاں ان کی طرح اور بھی کشتیاں موجود تھیں لیکن دھیرے دھیرے وقت گزرنے کے ساتھ بھرے سمندر میں ان کی کشتی تنہا رہ گئی تھی۔ شام کے سائے پھیلنے لگے تھے لیکن ان کا یہ سفر ختم نہیں ہوا۔ اب نور کو معمولی سا ڈر لگنے لگا تھا۔ ٹھنڈی ہوا سے وہ کپکپانے لگی تھی۔ مارٹن نے اسے کشتی میں بنے کمرے میں بھیج دیا۔ نور نیچے چلی آئی۔ نرم گرم بستر پر وہ پر سکون سی بیٹھی تھی۔ عبایا اس نے اتار دیا تھا۔ نور کو بھوک کا احساس بھی ہو رہا تھا۔ مارٹن اندر آیا تھا اس کے ہاتھ میں کھانا بھی موجود تھا۔ کھانے کو دیکھ نور کی بھوک نے زور سے انگڑائی لی اور وہ پوری رغبت سے کھانا کھانے لگی۔ وہ اتنے مصروف انداز میں کھانا کھا رہی تھی کہ اسے یہ بھی یاد نہیں رہا وہ دونوں اس وقت ایک ہی پلیٹ میں کھانا کھا رہے ہیں۔

کھانا کھانے کے بعد نور کو چائے کی شدید طلب ہوئی۔ وہاں اسے چائے تو نہیں البتہ مارٹن

کے ہاتھ سے بنی کافی ضرور مل گئی تھی۔ نور نے پیٹ بھر کے کھانے کے بعد ایک گرم کپ کافی کا اندر انڈیلا اور سونے کی غرض سے بستر میں لیٹ گئی۔ باہر اندھیرا پھیل تھا لیکن بوٹ ابھی بھی سمندر پر تھی۔ نور نے مارٹن سے یہ بھی پوچھنے کی زحمت نہیں کی وہ جا کہاں رہے ہیں۔ گھر سے نکلے سے لے کر اب تک اس سارے دورانیے میں دونوں کے درمیان کوئی بات نہیں ہوئی تھی۔ گرم بستر میں لیٹے نور گہری نیند میں اتر چکی تھی۔ مارٹن سگریٹ سلگائے کھڑا اندھیرے میں ڈوبے سمندر کو دیکھ رہا تھا۔ چاند کی چاندنی میں گہرا سمندر جتنا خوبصورت لگ رہا تھا اس سے کہیں زیادہ خوفناک لگ رہا تھا۔ لیکن اس وقت وہاں مارٹن موجود تھا۔ اگر سمندر میں طوفان بھی آجاتا تو مارٹن کے دل کی دھڑکن بھی نہیں بڑھا سکتا تھا کیونکہ ڈر سے دور دور تک اس کا کوئی لینا دینا نہیں تھا۔ انسان کے اندر بسا ڈر جب ختم ہو جائے تو دوبارہ چاہ کر بھی اس کے اندر وہ ڈر پیدا نہیں کیا جا سکتا۔ مارٹن کے اندر سے بھی وہ ڈر ختم ہو چکا تھا***

نور کی جب آنکھ کھلی تب صبح ہو چکی تھی۔ چند لمحے تو اسے سمجھ ہی نہیں آئی وہ کہاں ہے۔ یاد

آنے پر اس کی ایکسائیٹمنٹ پھر سے جاگ گئی۔اسے اندازہ نہیں تھا وہ اس وقت بھی سمندر پر تیر رہے ہیں یا کنارہ آچکا ہے۔ پھر سے سمندر کو دیکھنے کی خوشی لئے وہ اٹھ کر ڈوپٹا لپیٹے اوپر چلی آئی لیکن سامنے جو منظر اس نے دیکھا اس کی آنکھیں پھیل گئی اسے یقین نہیں آیا یہ حقیقت ہے۔بوٹ سمندر کنارے کھڑی تھی اور سامنے لکڑی سے بنا ایک بہت بڑا اور خوبصورت گھر موجود تھا۔نور بوٹ سے نیچے اتر آئی۔مڑ کر پیچھے دیکھنے پر اس سے بھی زیادہ خوبصورت منظر تھا۔سامنے دور دور تک پھیلا نیلا سمندر اپنی موج میں تھا۔نور کے منہ سے خوشی کے مارے چیخ ہی نکل گئی۔اسے یقین کرنا مشکل ہو رہا تھا یہ سب حقیقت ہے یا کوئی خواب۔اس کی چیخ پر مارٹن فکر مند سا اس کے پاس آیا۔

"ہم کہاں ہے؟"

اس کے انگ انگ سے خوشی پھوٹ رہی تھی۔

"آئی لینڈ پر۔"

مارٹن نے بہت محبت سے نور کو دیکھتے کہا۔نور اس کی نظروں کو سمجھتی سپاٹ سا چہرہ بناتی

گھر کی طرف بڑھی۔مارٹن نے منہ نیچے کر کے اپنی امڈ آنے والی مسکراہٹ کو اپنی من مرضی کرنے دی۔ گھر بہت بڑا اور لکڑی کا تھا۔ سمندر کے بلکل سامنے اور آئی لینڈ کے تھوڑا وسط میں۔اس کے پیچھے گھنے سائے دار درخت اور پودے تھے۔

گھر کو زمین سے کافی اوپر کر کے بنایا گیا تھا۔اس کو جس چیز سے سہارا دیا گیا تھا وہ بھی لکڑیاں ہی تھیں۔اسے دیکھنے سے ہی اس کی مضبوطی کا پتا چل رہا تھا۔نور نے سیڑیاں عبور کرتے گھر میں قدم رکھا۔ گھر میں تقریباً دو سے تین کمرے موجود تھے جن میں با قاعدہ کھڑکیاں لگائی گئی تھیں۔نور گھوم گھوم کر پورے گھر کو دیکھ رہی تھی۔ ہر کمرے میں ایک واشروم بھی موجود تھا۔ کچن بھی خاصا بڑا اور خوبصورت تھا غرض وہاں زندگی کی ہر سہولت موجود تھی۔ نور کے لئے یہ کوئی خواب جیسا ہی تھا۔ایک آئی لینڈ پر لکڑی سے بنا اتنا بڑا اور خوبصورت گھر۔

گھر میں بنے لاؤنج میں ایک بڑی ایل ای ڈی بھی لگی تھی۔ نور کو حیرت ہوئی۔وہاں بجلی اور کیبل کا سسٹم کہاں سے آیا۔سارا گھر دیکھتے دیکھتے وہ ایک کمرے کے سامنے آ کر

رکی۔ کمرہ باہر سے بند تھا جبکہ باقی سارے کمرے کھلے تھے۔نور کو تجسس ہوا۔ تجسس کے ہاتھوں مجبور ہو کر اس نے ہاتھ بڑھا کر دروازے کے ہینڈل پر دباؤ ڈالا۔اس کے ہلکا سا دباؤ ڈالتے ہی دروازہ چی کی آواز سے کھل گیا۔نور پورا دروازہ کھولتی اندر داخل ہوئی۔اندازے سے ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر لائٹ آن کی اور جو منظر اس کی آنکھوں نے دیکھا اسے یقین ہو گیا کے ہاں وہ واقعی خواب دیکھ رہی ہے۔

وہ ایک لائبریری تھی۔ایک بہت بڑی لائبریری۔وہاں شیلف میں بے شمار کتابیں پڑی تھیں۔قریب جانے پر نور کو پتا چلا وہ ساری کی ساری کتابیں ناولز کی تھی۔وہاں بے شمار ناولز موجود تھے۔اسے اپنی آنکھوں پر یقین نہیں آرہا تھا۔وہ الگ الگ کتاب کو چھو کر دیکھتی تو کسی کو کھول کر اس پر ہاتھ پھیرنے لگتی۔

وہ دیوانی تھی ان کتابوں کی۔جب سے ربیع گیا تھا تب سے نور نے انہیں پڑھنا چھوڑ دیا تھا۔لائبریری دیکھنے کے بعد نور اس وقت کمرے میں بنی کھڑکی کے پاس کھڑی باہر بہتے سمندر کو دیکھ رہی تھی۔غیر ارادی طور پر اس کی نظر مارٹن پر گئی۔وہ سمندر کنارے کھڑی

بوٹ کے اندر باہر آجا رہا تھا۔اسے دیکھ کر لگتا تھا جیسے وہ بوٹ کی صفائی کر رہا ہو۔بوٹ کو موٹے سنگل سے باندھا گیا تھا کہ کہیں وہ سمندر میں کھونا جائے۔سنگل کو بوٹ سے باندھ کر اسے ایک موٹے مضبوط درخت کے ساتھ باندھ دیا گیا تھا۔بوٹ اور درخت میں خاصا فاصلہ تھا اور دونوں کے درمیان بندھا سنگل بھی بے انتہا بڑا تھا۔نور کی نظریں اندر باہر آتے مارٹن پر ٹک گئیں۔اسے سمندر پسند نہیں تھا پھر وہ سمندر کنارے کیوں آیا کیا اس کی خوشی کے لئے؟ نور نے سوچا۔اس کی پسند کا علم مارٹن کو کیسے؟ اپنے دماغ سے سب ہی سوچوں کو ترک کرتی وہ گہرا سانس بھر گئی۔مارٹن کے بارے میں ایسی کوئی بھی سوچ وہ اپنے دماغ میں نہیں لانا چاہتی تھی جو اس کے بدلے کی آگ کو ٹھنڈا کر دیتی یا اس کے اندر موجود نفرت کو کم کرتی۔نور کھڑکی سے ہٹ گئی۔عین اسی پل مارٹن نے کھڑکی کی اور دیکھا تھا لیکن وہ نور نہیں تھی جو سمجھ نا پاتی وہ مارٹن تھا اور اسے اندازہ ہو گیا تھا ابھی وہاں نور کھڑی تھی۔

نور کھانا بنانے کچن میں آئی تھی۔مارٹن کہاں ہے اسے اندازہ نہیں تھا۔نور نے سارا دن

سمندر کو نہارتے گزارا۔اب نماز کے بعد وہ کچن میں آئی۔کچن میں اسے ضرورت کی ہر چیز میسر ملی۔نور آلو کاٹنے لگی۔اس کا ارادہ آلو گوشت بنانے کا تھا۔آلو کاٹنے کے بعد اس نے گوشت نکال کر صاف کرنا شروع کر دیا۔گوشت دھو کر رکھنے کے بعد اس نے مصالحہ بنایا۔مصالحے کی مسحور کن خوشبو پورے کچن میں پھیل گئی۔سالن بنانے کے بعد نور نے آٹا گوند کر رکھ دیا اور کچن سے باہر نکل آئی۔اس کا رخ باہر کی طرف تھا۔باہر نکل کر وہ سیڑیوں پر بیٹھ گئی۔وہاں سے نظارہ بہت خوبصورت نظر آرہا تھا۔دور تک پھیلا نیلا سمندر۔سمندر کا اٹھتا شور۔اچھلتی کودتی لہریں۔نور ایسا کھوئی اسے کچھ ہوش ہی نہیں رہا۔مارٹن فریش سا ہو کر کمرے سے نکل کر باہر آیا۔کچن سے آتی مسحور کن خوشبو نے اسے اپنی طرف کھینچا۔کچن کے دروازے پر رک کر وہ نور کو تلاش کرنے لگا جو اسے نہیں ملی۔وہ چل کر شیلف پر پڑے برتن کے پاس آیا۔ڈھکن اٹھانے پر گرما گرم بھانپ اس کے چہرے پر پڑی۔گرم گرم سالن پر تری دیکھ سہی معنوں میں مارٹن کے منہ میں پانی آ گیا۔اس کی بھوک نے زور سے انگڑائی لی تھی۔اس کا ارادہ سالن میں چونچ مارنے کا تھا۔اس سے پہلے

وہ اپنے ارادے پر عمل کرتا وہ ہنس دیا۔اپنی سوچ پر۔اس کی ہنسی بہت خوبصورت تھی۔ کھنکتی جیسے گھنٹیاں بجتی ہوں۔جیسے سمندر کی لہروں کا شور ہو۔جیسے کوئل گنگناتی ہو۔وہ شاید آج پہلی بار اتنی دلکشی سے ہنسا تھا۔مارٹن نے ڈھکن واپس رکھ دیا۔دوسرے برتن پر نظر جاتے ہی اس نے کپڑا اٹھا کر دیکھا۔وہ آٹا تھا۔ کپڑا واپس سے سیٹ کرتے وہ دل پر پتھر رکھے کچن سے باہر آگیا۔اسے پتا تھا اگر وہ مزید وہاں رہتا تو نور کا سالن جوٹھا ہوجانا تھا۔مارٹن باہر آیا تو نور سیڑیوں پر بیٹھی تھی۔وہ نور کے ساتھ ہی بیٹھ گیا۔نور کا دھیان ابھی بھی سمندر پر تھا اور مارٹن کا اس پر۔خود پر کسی کی نظروں کا احساس ہوتے ہی نور نے چونک کر دائیں اور دیکھا۔اس کے دیکھتے ہی مارٹن رخ موڑ گیا۔نور کا موڈ بہت اچھا تھا اسی لئے آج اس کی تیوری نہیں چڑھی۔وہ مسکرا کر واپس سمندر کو دیکھنے لگی اور اسی پل اسے یاد آیا وہ آٹا رکھ کر آئی تھی۔وہ اٹھی اور اندر کی جانب چل دی۔مارٹن نے وہی بیٹھے بیٹھے گردن موڑ کر اسے جاتے دیکھا تھا۔

نور نے گنتی کی دو روٹیاں بنائی اور سالن ڈال کر وہی ٹیبل پر بیٹھ کر کھانے لگی۔ کھانا

کھانے کے بعد اس نے برتن دھو کر رکھے اور اپنے لئے چائے بنا کر کمرے میں چلی گئی۔مارٹن جو کافی دیر سے نور کا انتظار کر رہا تھا اس کے نا آنے پر اٹھ کر کچن میں آیا۔کچن بلکل صاف تھا شیلف پر برتن پہلے کی نسبت کم تھے۔مارٹن نے نا سمجھی سے فریج کھول کر دیکھی۔آٹے کو ڈبے میں ڈال کر اندر رکھا گیا تھا۔فریج بند کر کے وہ سینک کے پاس آیا۔پانی کی نمی ابھی بھی وہاں موجود تھی۔اس نے ساری جگہ چیک کی پر کہیں بھی پکی ہوئی تازہ روٹی موجود نہیں تھی۔وہ سالن سے ڈھکے برتن کے پاس آیا۔سالن گرم تھا اسی لئے نور نے اسے فریج میں نہیں رکھا تھا۔نا جانے وہ کتنی ہی دیر وہاں کھڑا رہا۔اس کی آنکھیں سرخ تھیں لیکن وہاں کوئی غصّہ نہیں تھا۔اس کے جبڑے بھینچے ہوئے تھے۔لیکن وجہ غصہ نہیں تھی۔اسے برا لگا تھا شدید برا۔آج مارٹن ہنٹر کو اپنی سلطنت بنانے کے بعد پہلی بار برا لگا تھا۔کیا ہوتا اگر نور دو روٹیاں اس کے لئے بھی بنا دیتی۔سرخ آنکھوں میں نمی اتر آئی تھی۔وہ ایک ہاتھ کی مٹھی بنائے شیلف پر رکھے کھڑا تھا۔جو بھوک تھوڑی دیر پہلے اجاگر ہوئی تھی وہ ختم ہو گئی تھی۔اسے لگ رہا تھا اب وہ کبھی کچھ کھا نہیں پائے گا۔اب کبھی اسے بھوک

نہیں لگے گی۔ کتنے ہی اور ثانیے گزر گئے وہ ویسے ہی کھڑا رہا۔ پھر اس نے فریج سے آٹا نکالا اس کے دو پیڑے بنا کر شیلف پر رکھے اور آٹے والے ڈبے کو واپس فریج میں رکھ دیا۔ چلہے پر توا رکھنے کے بعد اس نے فلیم آن کیا۔ وہاں بیلن موجود نہیں تھا اسی لئے اس نے شیلف پر ہی سوکھے آٹے کو بکھیر کر روٹی بنانا شروع کر دی۔ دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کی پوروں کو پیڑے کے چاروں اور مارتے وہ اسے گلائی میں بڑا کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔ نور جو چائے پینے کے بعد مگ رکھنے کے لئے کچن میں آئی تھی مارٹن کو وہاں دیکھ ٹھٹھکی۔ وہ پوری محوت سے اپنے کام میں مگن تھا۔ نور وہی رک گئی۔ ہاتھ میں پکڑا کپ نیچے لڑھک گیا۔ وہ روٹی بنا رہا تھا اپنے لئے۔ نور کو شدید شرمندگی کا احساس ہوا۔ تھوڑی دیر پہلے کھائی روٹی حلک کو آگئی۔ وہ مارٹن کو دیکھ رہی تھی۔ وہ اس کا شوہر تھا اور وہ اس کی بیوی۔ دونوں کے ہی حقوق تھے۔ لیکن دونوں میں سے پورا کون کر رہا تھا؟ نور کو احساس ہوا وہ بہت غلط کر گئی ہے۔ دو روٹیاں فالتو بنانے سے اس کی شان میں کوئی فرق نہیں پڑ جانا تھا۔ وہ وہی کھڑی رہی سر جھکائے۔ دونوں روٹیاں بنا کر اس نے چولہا بند کیا اور

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

پلٹا۔سامنے نور کھڑی تھی۔غیر ارادی طور پر ہی نور نے گردن اٹھا کے اسے دیکھا تھا۔دونوں کی نظریں ملی۔وہ مسکرایا تھا پر اس کی مسکراہٹ میں طنز نہیں تھا۔نور شرم سے پانی پانی ہو گئی۔مارٹن ٹیبل پر بیٹھ کر کھانا کھانے لگا۔نور وہی جمی کھڑی تھی۔اس کی نظریں مارٹن پر تھیں۔کھانا کھاتے ہی اسے ہچکی لگی۔پانی ٹیبل پر موجود نہیں تھا۔دوسری بار ہچکی آنے پر نور کے قدم بے اختیار ہی آگے بڑھے۔پانی کا گلاس بھر کر اس نے مارٹن کے آگے کیا۔مارٹن نے تشکر بھری نظروں سے اسے دیکھتے پانی تھام لیا۔پانی پینے کے بعد گلاس ٹیبل پر رکھتے ہی اس کی آنکھ سے ایک ننا سا پانی کا قطرہ نکل کر گال سے ہوتے تیزی سے ٹیبل پر گر گیا۔آنکھوں میں ہچکی کی وجہ سے سرخی اور پانی جمع ہو گیا تھا۔

"کھانا بہت مزے کا ہے۔"

آنکھوں میں جمع پانی کو صاف کرتے وہ مسکرا کر بولا۔نور سے کچھ کہا ہی نہیں گیا۔مارٹن کا چہرہ اس وقت لال تھا۔اسے دیکھنے سے کسی چھوٹے بچے کا گھمان ہوتا۔ہاتھوں کی انگلیاں سالن سے تر تھیں۔ناک سے پانی بہہ رہا تھا جسے مارٹن نے بازو سے صاف کیا۔کچھ ہچکی اور

کچھ مرچی کی وجہ سے اس کا چہرہ لال ہو گیا تھا۔نور کھانے میں مرچی زیادہ کھاتی تھی لیکن مارٹن کو اس کی عادت نہیں تھی۔نور دم بخود اسے دیکھنے لگی۔وہ بہت معصوم لگ رہا تھا۔کوئی کہہ ہی نہیں سکتا تھا وہ انڈر ورلڈ کا ڈان ہے جو نا جانے کتنے لوگوں کی جانوں کے ساتھ کھیل چکا ہے۔

وہ اٹھا اور برتن دھونے لگا۔نور کی نظریں اسی پر تھیں۔برتن دھو کر اس نے اسٹینڈ میں رکھے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"تم چائے پیو گی؟"

مارٹن نے فریج سے دودھ نکالتے پوچھا۔

"نہیں میں نے ابھی پی ہے۔"

نور کی آواز بہت دھیمی تھی۔

"کوئی بات نہیں چائے دوبارہ بھی پی جا سکتی ہے۔"

وہ مسکرا کر کہتا برتن میں دودھ ڈالنے لگا۔

اس کا لہجہ نور کے ساتھ دوستانہ ہو گیا تھا۔ نور خاموش کھڑی رہی۔ چائے بننے کے بعد مارٹن نے اسے دو مگوں میں ایڈیلا اور نور کی طرف آیا۔ ایک کپ اس نے نور کے آگے کیا۔ نور نے پہلے مگ اور پھر اسے دیکھا۔

اس کے یوں دیکھنے پر مارٹن نے سر کے اشارے سے اس کا دھیان مگ کی طرف کیا۔ نور نے دھیرے سے مگ تھام لیا۔

"آؤ باہر چلتے ہیں موسم کافی اچھا ہے آج۔"

مگ منہ کو لگا کر سپ لینے کے بعد وہ ایسے بولا جیسے شروع سے ہی ان میں ایسے ہی بات چیت ہوتی ہو۔

"میرا دل نہیں ہے۔"

نور آہستہ آواز میں کہتی مگ لئے کچن سے نکل گئی۔

مارٹن چند لمحے کچن کے دروازے کو دیکھتا رہا پھر کچن سے نکل کر باہر سیڑیوں پر بیٹھ گیا۔

نور کمرے کی کھڑکی میں کھڑی غیر ارادی طور پر مارٹن کے بارے میں ہی سوچ رہی

تھی۔اس کا اتنا اچھا روائیہ نور کو مشکل میں ڈال رہا تھا۔وہ اس سے نفرت کرتی تھی۔اس سے بدلہ لینے یہاں آئی تھی۔اسے ڈر تھا کہیں اس کا دل بدل نا جائے۔کہیں اس کا بدلہ ادھورا نا رہ جائے۔کہیں ربیع کو ملنے والا انصاف تھم نا جائے۔چائے کا مگ یوں ہی ٹیبل پر پڑا ابھانپ چھوڑ رہا تھا۔نور نے مگ اٹھا لیا۔چائے ابھی بھی گرم تھی۔پہلا گھونٹ بھرتے اس کے دماغ میں کچھ کلک ہوا۔دوسرا گھونٹ اندر جاتے ہی اس کی آنکھیں نم ہوئی تھیں۔تیسرے گھونٹ پر وہ سسک پڑی۔کپ منہ سے ہٹا کر اس نے واپس رکھ دیا۔آنکھوں سے آنسو ابل ابل کر گال پر گرنے لگے۔وہ حافظِ قرآن تھی شوہر کے حقوق کیسے بھول سکتی تھی؟ کیوں خود کو گناہگار کر رہی تھی؟ بھلے ہی اس نے یہ نکاح بدلہ لینے کے لئے کیا تھا لیکن وہ مارٹن کے نکاح میں تو تھی۔اس کے حقوق پورے کرنا اس پر فرض تھا تو پھر کیوں وہ اپنا فرض پورا نہیں کر رہی تھی؟ایک بار پھر خوفِ خدا نے اس کے دل میں انگڑائی لی۔اس کے رونے میں تیزی آگئی۔نور کو سمجھ نہیں آرہا تھا وہ کہاں پھنس گئی ہے۔وہ کیا کر رہی ہے۔اس نے کیا کر دیا ہے۔وہ رو رہی تھی زارو قطار۔مارٹن نے

مگ خالی کر کے ابھی سیڑیوں پر رکھا ہی تھا جب اس کے کانوں میں سسکنے کی آواز پڑی۔وہ ٹھٹکا پھر حیرت سے اٹھا اور اندر کی جانب بڑھا۔اس کی چال میں تیزی تھی۔ کمرے میں داخل ہوتے ہی پہلی نظر نور پر پڑی جو کھڑکی کے پاس کھڑی رو رہی تھی۔

"کیا ہوا تم رو کیوں رہی ہو؟"

حیرت اور فکر سے کہتے وہ اس کے نزدیک آیا۔مارٹن کی آواز پر نور نے چونک کر تیزی سے آنسو صاف کئے اور مڑی۔وہ حیرت زدہ سا کھڑا سوالیہ نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔نور کی آنکھیں رونے سے لال ہو چکی تھیں۔

"نور کیا ہوا؟"

اس کے لہجے میں اپنائیت تھی فکر تھی۔وہ مزید آگے بڑھنے لگا تھا جب نور پیچھے ہٹی۔اس کے قدم وہی تھم گئے۔

"م۔۔میں ٹھیک ہوں۔"

تیزی سے کہتی وہ سائیڈ سے نکل کر واشروم میں گھس گئی۔مارٹن وہی ششدہ کھڑا رہ

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

گیا۔ نور کے رونے کی وجہ اسے سمجھ نہیں آئی تھی۔

اس کے باہر آنے تک وہ وہی کھڑا رہا۔ باہر نکلنے پر مارٹن کو ابھی تک وہیں کھڑے دیکھ نور خاموشی سے کمرے سے نکل گئی۔ وہ اس وقت مارٹن کا سامنا نہیں کرنا چاہتی تھی۔ مارٹن جو اس کے باہر نکلنے کا انتظار کر رہا تھا تاکہ اس کے رونے کی وجہ جان سکے نور کے یوں کمرے سے نکلنے پر وہ ٹھنڈی آہ بھر کر رہ گیا تھا***

نور اس وقت سمندر کنارے بیٹھی تھی۔ سمندر کی لہریں اس کے موم پیروں کو چھو کر پلٹ جاتیں۔ نور کو وہاں بیٹھنے پر بہت اچھا محسوس ہو رہا تھا۔ اتنا خوبصورت منظر دیکھ اس کا موڈ فریش ہو گیا تھا۔ سمندر کی لہریں جب اس کے پیروں کو چھوتی تو نور ٹھنڈے ٹھار پانی کی تاب نا لاتے ٹھٹھر جاتی۔ پھر بھی وہ وہاں سے اٹھ نہیں رہی تھی کیونکہ اسے وہاں بیٹھنے پر مزہ آرہا تھا۔ دور تک پھیلے سمندر پر سورج بری طرح قہر برسا رہا تھا۔ سورج کی اتنی تیز روشنی پڑنے کے باوجود بھی سمندر کا پانی برف جیسا ٹھنڈا تھا۔ نور زمین پر گھٹنوں کے گرد بازو باندھے بیٹھی تھی۔ چپل اس کے پیروں سے جدا ایک طرف پڑی تھی۔ وہ پوری طرح اس

نظارے میں کھوئی بیٹھی تھی۔مارٹن آکر اس کے مقابل بیٹھ گیا۔جوتا وہ بھی نور کے جوتے کے قریب اتار چکا تھا۔اس کی موجودگی کا احساس ہوتے ہی وہ مزید خود میں سمٹ کر بیٹھ گئی۔مارٹن کی وہی سوالیہ نظریں نور پر تھیں جنہیں نور نے بھی باخوبی محسوس کیا۔

"تم کیوں رو رہی تھی نور؟"

آواز بہت نرم اور لہجہ بہت دھیمہ تھا۔نور اس کے سوال پر گڑبڑا گئی۔اس کے چہرے پر اضطرابیت چھا گئی۔مارٹن بہت غور سے اسے دیکھ رہا تھا۔نور اس کے سوال کا جواب نہیں دینا چاہتی تھی لیکن مارٹن کو دیکھ کر لگ رہا تھا جیسے وہ اپنے سوال کا جواب لئے بنا اس کی جان نہیں چھوڑے گا۔نور چند لمحے خاموش رہی۔اس کی خاموشی پر مارٹن نے جبڑے بینچ لئے۔نور نے اس کے بگڑتے تاثرات دیکھ لئے تھے۔

"مجھے میرے بھائی کی یاد آرہی تھی۔"

وہ جانے انجانے میں کیسے یہ بات کہہ گئی تھی وہ بھی اس انسان کے سامنے جو اس کے بھائی کا قاتل تھا۔

اس کی بات پر مارٹن کے کندھے ڈھیلے ہو گئے۔

نور کی نظریں سمندر پر تھیں مگر اب ان میں صرف غم اور غصہ تھا۔

"کہاں ہے تمہارا بھائی؟"

اس کے اس غیر متوقع سوال پر نور نے چونک کر اسے دیکھا۔اسے لگا جیسے مارٹن جان بھوج کر اس کے زخم پر نمک چھڑک رہا ہے۔

مارٹن ربیع کے مطلق سب جانتا تھا لیکن پھر بھی اس نے انجان بنتے پوچھا۔

"مر گیا۔"

وہ ضبط سے بولی۔اس کے جبڑے بھینچے ہوئے تھے۔

"کیسے؟"

نور نے سختی سے آنکھیں بند کر لی۔وہ انسان اس کے زخم کرید رہا تھا۔نور کو انگاروں پر بیٹھا رہا تھا۔

"مار دیا اسے۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"کس نے؟"

یا تو نور کا ضبط کمال کا تھا یا پھر مارٹن کا انداز۔

نور کا دل کیا کہہ دے کہ تم نے تم نے مارا ہے میرے بھائی کو لیکن وہ کچھ بھی ایسا نہیں کرنا چاہتی تھی جس سے اس کا بنا بنایا پلان بگڑ جائے۔

"پتا نہیں۔"

اس نے سنجیدگی سے کہا۔

مارٹن خاموشی سے اسے دیکھتا رہا۔

"مجھے ایسے مت دیکھو۔"

نور نے دانت رگڑتے کہا۔

اس وقت وہ شدید غصے میں تھی اور مارٹن اسے مزید تپش دلا گیا تھا۔

مارٹن کو اس کے غصے کی سمجھ نہیں آئی لیکن اس نے اسے ربیع کی موت کے ساتھ جوڑ کر رخ سمندر کی طرف کر لیا۔ سورج اب عین ان کی سامنے والی جانب آ گیا تھا۔ شاید اب اس

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

کے غروب ہونے کا وقت نزدیک تھا۔

"اپنوں کو کھونے کا دکھ میں جانتا ہوں۔"

اس کے لہجے میں خالی پن تھا۔ نور ٹھٹکی پھر مارٹن کی اور دیکھنے لگی۔

مارٹن نے بھی دوبارہ چہرے کا رخ نور کی طرف موڑ لیا۔

"اچھا؟"

وہ طنزیہ آئی برو اٹھائے بولی۔ مارٹن اس کا طنز سمجھتا تھا۔

"ہاں۔"

وہ دھیمہ سا بولا۔

"ویسے کسے کھویا ہے ان انڈر ورلڈ کے ڈان نے جو اب تک نا جانے کتنے بچوں کو یتیم کر چکا ہے کتنی ہی عورتوں کو بیوہ کر چکا ہے کتنے ہی ماں باپ سے ان کے بچے چھین چکا ہے؟"

اس کا ہر لفظ زہر سے بھی زیادہ کڑوا تھا۔ چھری سے بھی زیادہ تیز تھا۔ تیزاب سے بھی زیادہ جھلسا دینے والا تھا۔ اس کی بات پر مارٹن نے لب بینچ لئے۔ نور سوالیہ نظروں سے اسے

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

گھور رہی تھی۔

"اپنی ماں کو۔"

مارٹن کی آنکھوں میں سرخی اتر آئی۔دونوں کی نظریں ایک دوسرے پر تھیں۔وہ مزید کچھ کہنے لگا تھا لیکن نور کی بات پر ٹھٹھک گیا۔

"اوواہ تمہاری ماں بھی تھی۔"

وہ طنزیہ سر جھٹک کر ہنسی۔مارٹن نے نا سمجھی سے سر کو جنبش دی۔

"کیوں میری ماں نہیں ہو سکتی؟"

سورج دھیرے دھیرے ڈوبنے لگا تھا۔

"نہیں۔"

زہر خند لہجہ۔

"کیوں؟"

حیرت میں ڈوبی آواز۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"اگر تمہاری ماں ہوتی تو تم ایسے نا ہوتے یوں لوگوں کو مارتے نا پھرتے مائیں ایسی تربیت نہیں دیتیں بچوں کو۔"

نور نخوت سے بولی۔مارٹن سن رہ گیا۔

"تمہاری ماں نے یہ سکھایا ہے تمہیں؟"

وہ آنکھوں میں آنکھیں ڈالے سوال کر رہی تھی۔

"اگر تم کہتے کے تم کسی یتیم خانے میں پلے بڑے ہو تب بھی میں مان لیتی کے تمہاری سہی سے تربیت نہیں کی گئی اسی لئے تم ایسے ہو مگر ماں کے ہوتے بھی تم ایسے ہو بہت شرم کی بات ہے۔"

الفاظ نہیں تھے خنجر تھا جس سے مارٹن ہنٹر کا سینہ چاک کیا جا رہا تھا۔

"کیا تمہاری ماں نے تمہیں یہ تربیت دی ہے کہ تم لوگوں کو مارتے پھیرو؟"

سورج کی ہلکی ہلکی روشنی سمندر پر تیر رہی تھی۔

"اگر ایسی مائیں دنیا پر پیدا ہو جائیں تو دنیا کا ہر بچہ مارٹن ہنٹر جیسا ہو گا۔"

"نور۔"

اس کی دھاڑ اتنی تیز تھی نور العین حیدر سہم گئی۔

مارٹن کی آنکھیں غم و غصے سے لال انگارا ہو گئی تھیں۔ نور کو بے اختیار اس سے خوف محسوس ہوا۔

اس کی سرخ آنکھیں نور پر گڑی تھیں۔

"میری ماں کے بارے میں ایک لفظ نہیں۔"

غصے سے اس کی آواز کانپ رہی تھی۔ شہادت کی انگلی اٹھائے اس نے نور کو تنبیہہ کیا۔ نور کو لگا وہ سانس نہیں لے پائے گی۔ اس نے مارٹن کو پہلے کبھی اتنے غصے میں نہیں دیکھا تھا۔ وہ اٹھا اور دندناتا ہوا اندر چلا گیا۔ اس کے جاتے ہی نور نے سانس چھوڑا تھا۔ وہ لمبے لمبے سانس لینے لگی۔ جتنے غصے میں وہ تھا نور کو لگا تھا آج وہ اسے کچھ کر دے گا۔ اپنی ماں کے بارے میں شاید ہی اس دنیا میں کوئی ایسی بات برداشت کر سکے جو نور مارٹن سے کہہ گئی تھی۔ نور کو احساس ہوا وہ غلط کہہ گئی ہے لیکن یہ احساس نور کو بعد میں ہی کیوں ہوتا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

تب سے اب تک اس کا سامنا دوبارہ مارٹن سے نہیں ہوا تھا۔ رات کھانا بنانے کے ساتھ اس نے مارٹن کے لئے بھی روٹیاں بنا کر رکھ دی۔ نور موسم کے حساب سے نماز کے ٹائم کا تعین کرتی تھی۔ اس نے بینکاک اور پاکستان کے ٹائم کو مدِ نظر رکھتے ہوئے نماز کے لئے وقت دھیان میں رکھا تھا۔ یہاں پر بھی وہ ٹائم دیکھ کر نماز کا اندازہ لگاتی تھی پھر نماز ادا کرتی۔ اب بھی وہ کھانا کھانے کے بعد ٹائم کو دیکھتی عشاء کی نماز پڑھ کر لائبریری میں آ گئی۔

مختلف کتابوں کو کھول کر دیکھتے وہ ڈیسائیڈ نہیں کر پا رہی تھی کہ کون سی کتاب پڑھے۔ آخر تھک ہار کر وہ لائبریری کے وسط میں آ کر کھڑی ہو گئی۔ آنکھیں بند کر کے اس نے شہادت کی انگلی گھما کر ایک جگہ روکی۔ آنکھیں کھول کر وہ انگلی کی سیدھ تک پہنچی اور ایک کتاب اٹھالی۔ نور کتاب اٹھا کر پلٹی ہی تھی جب سمندر کی تیز لہر کا شور اس کے کانوں میں پڑا۔ وہ مسکرائی اور چل کر لائبریری سے نکل کر دروازے تک آئی۔ سمندر اندھیرے میں ڈوبا تھا۔ نور نے سیڑیاں عبور کرتے زمین پر پیر رکھا اور سمندر کی اور چلنے لگی۔ سمندر

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

کے کنارے پہنچ کر اس نے جگہ کا تعین کیا اور ایک جگہ بیٹھ گئی۔وہاں مکمل اندھیرا تھا۔نور بیٹھ تو گئی تھی لیکن اب نئی مشکل تھی۔اندھیرے میں اسے کچھ دکھائی نہیں دے رہا تھا۔وہ دل مسوس کر اٹھنے لگی تھی یک دم تیز روشنی چاروں اور پھیل گئی۔نور حیرت سی پیچھے دیکھنے لگی۔روشنی گھر کے باہر لگے ایک چھوٹے سی لائٹ سے آرہی تھی۔نور شدید حیران ہوئی۔اتنی چھوٹی لائٹ سے اتنی روشنی۔اس نے سوچا لیکن اپنے خواب کو پورا ہوتے دیکھ اس نے اپنا دھیان کتاب کی طرف کیا۔سالوں سے اس نے یہ خواب دیکھا تھا۔سمندر کنارے بیٹھ کر ناول پڑھنا۔اور آج وہ پورا ہو رہا تھا۔نور نے کتاب کھولی اور اس کے پہنے پر ہاتھ پھیرنے لگی۔بے اختیار ہی اس کی آنکھیں نم ہوئی تھی۔اسے ربیع کی یاد آئی تھی۔ملیحہ کی یاد آئی تھی۔پھیکا سا مسکراتے اس نے ناول پڑھنا شروع کردی۔وہ اس بات سے انجان تھی اس وقت وہ ایک ویران جزیرے پر موجود ہے۔وہاں کوئی جنگلی جانور بھی ہو سکتا تھا پر نور کو اس بات کا ہوش کہاں تھا وہ لمحوں میں ہی کتاب کی دنیا میں کھو گئی تھی۔مارٹن کھڑکی کے پاس کھڑا اسے دیکھ رہا تھا۔اس کی ویران آنکھیں نور پر ٹکی تھیں۔

مارٹن کو ہمیشہ ہی لگتا تھا ایک عورت سے ہی برائی شروع ہوئی تھی۔دنیا کے پہلے گناہ کی وجہ بھی ایک عورت بنی تھی۔اسے لگتا تھا عورت کی تربیت سے ہی اس دنیا میں ظلم ہوتا ہے لیکن آج نور کی باتوں نے اسے ایک نیا پناد کھایا تھا۔اس کی ماں بھی تو ایک عورت تھی پھر اسے اس سے نفرت کیوں نہیں تھی؟نور بھی تو ایک عورت ہے پھر اسے اس سے محبت کیوں ہے؟نور کے ساتھ اسے اور عورت یاد آئی تھی۔

"دادی۔"

اس کے لب سرگوشی میں ہلے۔

"وہ بھی تو ایک عورت تھیں۔"

اس بار دل نہیں مارٹن کی زبان بولی تھی۔

کیا یتیم ہی ظلم کر سکتے ہیں؟اس جیسے ہی گینگسٹر بن سکتے ہیں؟کیا واقعی جن بچوں کی مائیں ہوتی ہے وہ برے نہیں ہوتے؟مارٹن کے گرد اس وقت سوالوں کا ایک پورا جال تھا جس میں وہ بری طرح الجھ رہا تھا۔ایک طرف مثبت جواب تھا تو دوسری طرف منفی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

آخر تھک کر وہ کھڑکی سے ہٹ گیا۔اب اس کا رخ باہر کی جانب تھا۔وہ نور کی دائیں اور تھوڑا پیچھے ہٹ کر کھڑا ہو گیا۔اس کا سایہ سامنے بہتے سمندر پر پڑ رہا تھا لیکن نور اس بات سے انجان تھی کیونکہ وہ پوری طرح کتاب میں غرق تھی۔مارٹن جانتا تھا جس جگہ وہ موجود ہیں اس جگہ ڈھیروں زہریلے کیڑے مکوڑے بھی موجود تھے اسی لئے وہ وہاں نور کی حفاظت کے لئے کھڑا تھا۔رات لمحہ لمحہ بیت رہی تھی اور نور اپنی کتاب میں بری طرح غرق تھی۔کسی جگہ پر اس کے چہرے پر حیرانی پھیل جاتی کہیں وہ افسردہ ہو جاتی تو کہیں ہنسنے لگتی غرض وہ پوری طرح ناول انجوانے کر رہی تھی۔ایک سے دو،دو سے تین بج گئے لیکن نور وہاں سے نہیں ہلی اس کا ارادہ پوری ناول پڑھ کر اٹھنے کا تھا۔

صبح کے تقریباً ساڑھے چار بجے اس کی کتاب ختم ہوئی تھی۔ہیپی اینڈنگ پڑھ کر نور کے چہرے پر مسکراہٹ تھی۔وہ کافی خوش نظر آ رہی تھی۔نور اپنی جگہ سے اٹھ کر کھڑی ہوئی۔وقت کا اسے بلکل احساس نہیں تھا۔وہ پلٹی تو سامنے مارٹن کو پا کر ٹھٹھک گئی۔وہ دونوں ہاتھوں کو جیکٹ کی جیب میں ڈالے کھڑا تھا۔گزرے گھنٹوں میں وہ اپنی جگہ سے

ایک انچ نہیں ہلا تھا۔ نور کو اسے دیکھتے ہی صبح والا مارٹن یاد آیا۔ اس کا غصہ یاد آتے ہی نور کترا کر تیزی سے سائیڈ سے نکلتی گھر میں داخل ہو گئی۔ مارٹن نے مڑ کر اسے دیکھا۔ وہ تیزی سے چلتی گھر کے اندر داخل ہوئی تھی۔ وہ چند لمحے خالی دروازے کو دیکھتا رہا پھر چل کر گھر میں داخل ہو گیا۔ دروازہ بند کر کے وہ کمرے کی جانب بڑھا۔ کمرے میں قدم رکھتے ہی اسے نور دکھائی جو شاید نماز پڑھنے لگی تھی۔ ڈوپٹے کو حجاب کی صورت لئے وہ جائے نماز بچھانے لگی۔ مارٹن بیڈ کراؤن سے ٹیک لگا کر بیٹھ گیا۔ نماز ادا کر کے نور نے تلاوت شروع کر دی۔ وہ بے اختیار ہی آنکھیں موند گیا تھا۔ جیسے ان لفظوں میں وہ سکون تلاش کر رہا ہو۔ تلاوت کرنے کے بعد نور نے دعا مانگ کر جائے نماز لپیٹ دی۔ مارٹن ویسے ہی بیٹھا تھا۔ نور نے آ کر اپنی سائیڈ سمبھالی اور لیٹ گئی۔ اسے شدید نیند آ رہی تھی۔ کمبل کو سر تک تانے وہ آنکھیں موند گئی۔ چند ہی لمحوں میں وہ گہری نیند میں ڈوب چکی تھی۔ مارٹن بھی ساری رات کا جگا تھا لیکن اس کی آنکھوں میں نیند نہیں تھی۔ نور کی بھاری سانسیں کمرے میں شور برپا کر رہی تھیں۔ جب وہ گہری نیند میں ہوتی تو کبھی کبھار وہ خراٹے بھی بھرتی

تھی۔مارٹن اس کے دھیمے دھیمے خراٹے سنتا لیٹ گیا ہمیشہ کی طرح اسے اپنی آغوش میں لے کر۔لیٹنے کے چند منٹوں بعد ہی اسے بھی نیند نے آلیا***

آج ان کا وہاں دوسرا دن تھا۔نور صبح اٹھی تو خود کو مارٹن کی گرفت میں پایا۔

"ذلیل انسان۔"

بڑبڑا کر خود کو اس کی گرفت سے آزاد کرواتے نور بیڈ سے اتر کر واشروم میں گھس گئی۔فریش ہو کر اس نے ایک کالے رنگ کا جوڑا پہنا اور نیچے چلی آئی۔اپنے لئے چائے بناتے وقت اس کی نظر رات والی روٹیوں پر پڑی جو اس نے مارٹن کے لئے بنا کر رکھی تھیں۔دونوں روٹیاں ویسے ہی پڑی تھی جیسے نور نے انہیں رکھا تھا۔نور کو بے اختیار اس پر غصہ آیا۔اسے لگا مارٹن نے جان بھوج کر اس کے ہاتھ کی بنی روٹیاں نہیں کھائی۔وہ بس اسے نیچا دکھانا چاہتا ہے۔غصے میں ہی اس نے چائے بنائی اور باہر چلی آئی۔چائے وہ سیڑیوں پر بیٹھ کر پی رہی تھی۔آج سمندر کی خوبصورتی بھی اس کا غصہ ماند نہیں کر پا رہی تھی۔چائے پی کر اس نے مگ سائیڈ پر رکھ دیا اور اپنا دھیان بھٹکانے کی کوشش کرتی

سمندر کی لہروں کو دیکھنے لگی۔ ہر لہر کے ساتھ تیز شور برپا ہوتا۔ نور کے اندر بھی خاموش لہریں بہہ رہی تھیں***

مارٹن کی آنکھ کھلنے پر اس نے نور کو غائب پایا۔ وہ کروٹ لے کر کافی دیر یونہی لیٹا رہا۔ آخر تھک کر وہ اٹھا اور اپنے کپڑے نکال کر واشروم میں گھس گیا۔ تیار ہو کر وہ نیچے آیا۔ نور کی تلاش میں وہ سیدھا کچن میں ہی آیا تھا۔ وہاں اسے نور تو نہیں ملی البتہ شیلف پر کچھ گندے برتن اور ایک کپڑے میں ڈھکی روٹیاں مل گئی۔ روٹیوں کو دیکھ کر ہی پتا چل رہا تھا وہ رات کی ہیں۔ اس نے نور کو کھانا کھاتے دیکھا تھا پھر یہ روٹیاں کس کی ہے؟ اس نے سوچا تب ہی اس کے دماغ میں کچھ کلک ہوا۔ بے اختیار ہی اس نے نچلہ ہونٹ دانتوں تلے دبایا تھا۔ جتنی خوشی یہ جان کر ہوئی تھی کے یہ روٹیاں نور نے اس کے لئے بنائی تھیں اس سے کہیں زیادہ دکھ یہ سوچ کر ہوا تھا کے وہ انہیں کھا نہیں پایا۔ مارٹن کی روٹین میں رات کا کھانا کم ہی کھایا جاتا تھا۔ اسے سمجھ نہیں آیا اب وہ کیا کرے۔ چند لمحے سوچنے کے بعد اس کے ذہن میں کچھ آیا۔ اس نے توا چولہے پر رکھا اور روٹیاں گرم کرنے لگا۔ گھی لگا کر

روٹیاں گرم کرنے کے بعد اس نے نور کے برتن میں ہی چائے بنائی جس میں ابھی کچھ دیر پہلے نور بنا کر گئی تھی۔چائے بنا کر مارٹن نے روٹیاں پلیٹ میں رکھی اور وہی بیٹھ گیا۔وہ اس وقت چائے کے ساتھ رات کی روٹی کھا رہا تھا بنا کسی جھجھک کے بنا کسی نخرے کے۔نور کچن میں مگ رکھنے کے لئے آئی تھی۔اس کی نظر مارٹن پر پڑی۔

وہ ایک نوالہ روٹی کا لے کر ایک گھونٹ چائے کا بھرتا۔نور نے شدید حیرت سے اس کے سامنے پڑی روٹیوں کو دیکھا تھا۔چند لمحے پہلے جو غصہ اس کے دماغ پر سوار تھا اب وہ کہیں دور جا سویا تھا۔نور کو سمجھ نہیں آئی وہ کیسا انسان ہے۔کبھی نور کو لگنے لگتا مارٹن اسے نیچا دکھاتا ہے تو کبھی اسے لگتا وہ اس کی فکر کرتا ہے۔نور نے خاموشی سے مگ شیلف پر رکھا اور فریج سے آٹا نکالنے لگی۔مارٹن کھانا کھاتے ساتھ وقفے وقفے سے اسے بھی دیکھ رہا تھا۔نور نے اس کے آگے سے روٹی اٹھالی۔مارٹن نے ناسمجھی سے اسے دیکھا۔

"یہ رات کی ہیں میں تازہ بنا دیتی ہوں۔"

اس کی ناسمجھی پر نور نے سپاٹ چہرے کے ساتھ کہا۔

"ٹھیک ہیں یہ میں کھالوں گا۔"

مارٹن نے مگ ٹیبل پر رکھتے کہا۔

"میں بنا رہی ہوں نا تازہ۔"

نور نے لفظوں پر زور دیا۔

"تو ان کا کیا کرو گی۔"

وہ بے اختیار بولا۔

"انہیں یونہی رکھ دیں گے۔"

وہ جواب دیتی پلٹی۔

"رزق کو ضائع نہیں کرتے۔"

وہ کسی چھوٹے بچے کی طرح بولا تھا۔ نور ٹھٹھک کر رکی۔

"میں ضائع نہیں کر رہی یہ اب کھانے لائق نہیں رہیں اکڑ گئی ہیں۔"

اس نے وضاحت دی۔ مارٹن چل کر اس کے پاس آیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"یہ اتنی بھی نہیں اکڑی ہیں کے کھائی نا جائیں اور مجھے ویسے بھی رات کی روٹی پسند ہے۔"

وہ دھیرے سے کہتا نور کے ہاتھوں سے روٹیاں لے کر واپس اپنی جگہ پر آ کر بیٹھ گیا۔ نور سمجھ نہیں پائی۔ اسے رات کی روٹی پسند ہے

لیکن مارٹن کی باتیں نور کے دل کے کسی نرم گوشے میں بہت آرام سے گڑ گئیں تھیں***

آسمان پر گہرے کالے بدل چھائے تھے۔ سمندر پہلے جتنا خوبصورت لگتا تھا آج اتنا ہی بھیانک لگ رہا تھا۔ تیز اٹھتی لہریں آج حد سے ذیادہ خوفناک لگ رہی تھیں۔ نیلے رنگ کا سمندر آج کالا رنگ اختیار کر چکا تھا۔

آسمان پر چھائے بادل کسی بھی وقت برس سکتے تھے۔

نور باہر کا منظر دیکھ کر شدید خوفزدہ تھی۔ اس نے سمندر کی خوبصورتی دیکھی تھی لیکن آج وہ سمندر کا خوفناک روپ دیکھ رہی تھی۔ ایسا لگتا تھا جیسے طوفان آنے والا ہو۔ مارٹن یہاں آنے سے پہلے موسم کی صورتِ حال چیک کر کے آیا تھا لیکن موسم کا علم صرف رب کے پاس تھا بارش کب برسنی ہے سمندر میں طوفان کب آنا ہے اس کا علم صرف اللہ کو ہی تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

نور خوفزدہ سی اپنے کمرے میں بیٹھی تھی۔ بجلی کڑکنے پر وہ کانپ جاتی۔ آج دنیا جہاں کا سارا خوف نور العین حیدر کے پاس حاضری دینے آیا تھا۔ کنارے تک آ کر لوٹ جانے والی لہریں آج گھر کے باہر بنی سیڑیوں تک آ رہی تھیں۔ کنارے پر کھڑی بوٹ پانی میں تیرتی آگے پیچھے ہو رہی تھی۔ نور کو لگتا تھا آج سمندر اسے روپوش کر دے گا۔ جس سمندر سے وہ اتنا پیار کرتی ہے وہی سمندر اس کی سانسیں بند کر دے گا۔ جہاں نور خوفزدہ تھی وہی مارٹن کے چہرے پر خوف کا نام و نشان تک نہیں تھا۔ وہ بہت آرام سے کھڑکی کے آگے کھڑا باہر کا منظر دیکھ رہا تھا۔ جیسے اس کے لئے ڈر نام کی چیز بنی ہی نا ہو۔ نور کمبل میں دبکی حیرت سے مارٹن کو دیکھ رہی تھی۔ وہ ہاتھ میں پکڑا گلاس گھماتا سمندر پر نظریں گاڑے کھڑا تھا۔ جیسے نظروں ہی نظروں میں سمندر کو آگاہ کر رہا ہو کے وہ مارٹن ہنٹر ہے جو دنیا کی کسی چیز سے نہیں ڈرتا۔

نور کا وجود ہلکا ہلکا کانپ رہا تھا۔ اچانک تیز بجلی کڑکنے کے ساتھ گھر کی ساری لائیٹیں بند ہو گئیں۔ نور کے منہ سے ہلکی سی چیخ نکلی تھی۔ اتنا بھیانک موسم اور ساتھ بجلی کا چلے جانا نور

کے اوسان خطا کر گیا تھا۔مارٹن نے بیڈ کی دراز سے لائٹ نکال کر آن کی۔ کمرے میں روشنی ہونے کے ساتھ نور نے سکون کا سانس خارج کیا لیکن اس کی سانس تب اٹکی جب مارٹن کو دروازے کی جانب بڑھتے دیکھا۔

"ک۔۔ کہاں جا رہے ہو؟"

وہ کمبل سائیڈ پر کرتی بے اختیار بولی۔

"جینریٹر دیکھنے جا رہا ہوں شاید تیل ختم ہو گیا ہے۔"

مارٹن نے دروازے کے ہینڈل پر ہاتھ رکھتے بتایا۔

"میں بھی چلوں گی ساتھ۔"

وہ تیزی سے کہتی کھڑی ہو گئی۔مارٹن نے پلٹ کر اسے دیکھا۔وہ شدید خوفزدہ تھی۔

"ٹھیک ہے۔"

نور کی حالت کے پیشِ نظر وہ اسے ساتھ لے جانے کے لئے تیار ہو گیا۔نور اس کے ساتھ ہی کمرے سے باہر نکلی۔ آگے پورا لاؤنج سنسان پڑا تھا۔نور مارٹن کے بلکل ساتھ ساتھ چل رہی

تھی تبھی یک دم تیز بجلی کڑکی اور نور ساتھ چلتے مارٹن کے ساتھ چمٹ گئی۔اس کے منہ سے ہلکی سی چیخ نما آواز بھی نکلی تھی۔مارٹن چلتے چلتے تھم گیا۔نور نے مارٹن کا بازو سختی سے پکڑ رکھا تھا۔

"کچھ نہیں ہوا نور ہمت رکھو میں ہوں تمہارے ساتھ۔"

مارٹن نے اس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھتے اسے اپنے ساتھ ہونے کی ہمت دلائی۔نور نے سر ہلا دیا۔وہ اسے لیتے ہوئے لاؤنج کو عبور کر کے کچن میں آیا۔نور کو کچن میں جینریٹر کہیں نظر نہیں آیا۔مارٹن نے ایک کرسی آگے کی اور اوپر پاؤں رکھ کر چڑھ گیا۔نور حیرت سے اسے دیکھ رہی تھی۔مارٹن نے ہاتھ بڑھا کر ایک کھڑکی نما دروازہ کھولا جسے کھولتے ہی لکڑی کی سیڑیاں نیچے گری تھیں۔مارٹن کرسی سے اتر گیا۔پہلے اس نے نور کو سیڑیوں کے ذریعے اوپر چڑھایا پھر خود سیڑیاں چڑھ کر اوپر چلا آیا۔وہ ایک سٹور تھا جہاں ایک طرف جنریٹر پڑا تھا اور اس کے قریب ہی فیول بھی تھا۔نور وہی سمٹ کر بیٹھ گئی۔مارٹن جھکے ہی چلتا ہوا جنریٹر تک آیا۔اگلے چند منٹوں میں ہی اس نے جنریٹر آن کر دیا تھا۔جنریٹر کے آن

ہوتے ہی سارے گھر میں روشنی پھیل گئی۔ لائٹ کے واپس آتے ہی نور کی سانس میں سانس آئی تھی۔ مارٹن نور کے قریب آکر بیٹھ گیا۔ بجلی ابھی بھی کڑک رہی تھی بادل ابھی بھی گرج رہے تھے۔

"چلیں۔"

نور کو وہاں سے ہلتے نا دیکھ مارٹن نے پوچھا۔

"نہیں ابھی یہیں رہتے ہیں باہر بہت پانی ہے اگر اندر آگیا تو؟ ہم ابھی اوپر ہیں شاید بچ جائیں اگر نیچے چلے گئے تو پکا بہہ جائیں گے۔"

وہ کسی ڈرے ہوئے چھوٹے بچے کی طرح بولی۔ مارٹن نے سر ہلاتے منہ نیچے کر کے اپنی امڈ آنے والی مسکراہٹ چھپائی تھی۔

"تمہیں ڈر نہیں لگتا؟"

نور نے اس کے پر سکون چہرے کو دیکھتے تھوڑا حیرت سے پوچھا۔

"نہیں۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اس نے نور کو دیکھتے جواب دیا۔

"کسی چیز سے بھی نہیں؟"

وہ چھوٹے بچوں کی طرح آنکھیں پھیلا کر بولی۔

شاید وہ باتوں میں لگ کر اپنا دھیان بھٹکانا چاہتی تھی۔

"نہیں مجھے کسی چیز سے ڈر نہیں لگتا۔"

وہ اس کے پاس سکون محسوس کرتا اس کے ہر سوال کا نرم لہجے میں جواب دے رہا تھا۔

"اللہ سے بھی نہیں؟"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

نور کی آنکھیں مزید پھیلی تھی۔اس بار اس کے لہجے میں طنز نہیں تھا صرف حیرت تھی۔مارٹن نے لب بینچ کر چہرے کا رخ موڑ لیا۔اس کے جواب نا دینے پر نور نے منہ کے زاویئے بگاڑے مگر کہا کچھ نہیں۔اسی اثنا میں بجلی ایک بار اور زور سے کڑکی تھی۔نور ڈر کر مارٹن کے اور نزدیک ہو کر بیٹھ گئی۔اس کے کندھے سے لگنے پر مارٹن کے دل کی تاریں چھڑی تھیں۔

"اگر پانی اوپر آگیا تو؟"

وہ شدید خوفزدہ تھی۔

"کچھ نہیں ہوتا نور۔"

وہ اسے دلاسا دیتے بولا۔

"اگر ہم نیچے ہوتے تو پانی کے اندر آنے پر ہم اپنی بوٹ میں جا کر بیٹھ سکتے تھے پر اگر پانی اوپر آگیا تو ہم نیچے بھی نہیں جا پائیں گے اور یہی دم گھٹنے سے مر جائیں گے۔"

وہ ڈری سی اپنے دماغ میں آتے وسوسے مارٹن کے سامنے رکھ رہی تھی۔

"میں تمہیں کچھ نہیں ہونے دوں گا نور۔"

ہاتھ کو گھما کر اس کے کندھے پر رکھے اسے مزید خود کے قریب کر کے وہ بھاری آواز میں بولا تھا۔ وہ ہر طرح سے نور کے ڈر کو کم کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔

"تم کیا کر لو گے خود بھی تو میرے ساتھ یہاں پھنسے ہو اگر پانی یہاں آگیا تو ہم دونوں مل کر مریں گے۔"

نور منہ بنا کر بولی۔

اس بار مارٹن اپنی مسکراہٹ نہیں چھپا پایا۔

"تم ہنس رہے ہو؟"

وہ حیران ہوتی بولی۔

"اگر میں تمہارے ساتھ جی نہیں پایا تو مر تو سکتا ہوں مجھے خوشی ہوگی اپنے آخری وقت میں میں تمہارے ساتھ تھا۔"

وہ گھمبیر آواز میں بولا۔

"مجھے نہیں مرنا اتنی جلدی۔"

مارٹن کی بات سے ڈر کر وہ روہانسی ہوئی۔

"اچھا میں مذاق کر رہا تھا یہاں پانی نہیں آئے گا میں نے ہر چیز کو مدِ نظر رکھتے ہوئے ہی یہاں آنے کا پروگرام بنایا تھا۔"

مارٹن نے اس کے کندھے پر دباؤ ڈالتے اسے یقین دلایا۔ نور اپنے ڈر میں یہ بھی نوٹس نہیں

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

پائی تھی کے وہ اس وقت مارٹن کے سینے پر سر رکھے بیٹھی تھی۔

"تمہیں تیرنا آتا ہے؟"

چند لمحوں کی خاموشی کے بعد ایک اور سوال آیا۔

"ہاں۔"

وہ مختصر بولا۔

"تبھی تمہیں ڈر نہیں لگ رہا نا؟ اگر یہاں پانی آگیا تو تم تو تیر کر نکل جاؤ گے پر مجھے تو تیرنا بھی نہیں آتا۔"

وہ دہائی دیتی رونے ہی والی تھی۔

"تمہیں لگتا ہے میں تمہیں اکیلا چھوڑ کر خود یہاں سے نکل جاؤں گا؟"

مارٹن کو اس کی یہ بات بری لگی تھی۔

"مجھے کیا پتا۔"

وہ سوں سوں کرتی بولی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"کچھ نہیں ہوتا ہے نور آنکھیں بند کرو اور سو جاؤ صبح جب تم اٹھو گی تو موسم صاف ہو گا۔"

اس کے رونے پر مارٹن نے اسے دلاسا دیتے کہا اور خود دیوار سے ٹیک لگا کر آنکھیں موند گیا۔

"صبح تک زندہ بچو گی تو اٹھوں گی۔"

وہ ناک رگڑ کر بولی۔

"کہہ رہا ہوں نا کچھ نہیں ہوتا۔"

اس دفع اس کے لہجے میں تھوڑی سختی تھی۔ نور خاموش ہو گئی۔ بجلی کے ساتھ سمندر کی تیز لہروں کا شور بھی ان کے کانوں میں پڑ رہا تھا لیکن جنریٹر کے شور سے باہر کے شور کی آواز تھوڑی مدھم تھی۔

"ہم بچ جائیں گے نا؟ مجھے واقعی تیرنا نہیں آتا۔"

چند لمحوں بعد مارٹن کے کانوں میں دوبارہ اس کی آواز پڑی۔

"نور سو جاؤ ورنہ میں خود تمہیں اٹھا کر نیچے پھینک دوں گا۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

وہ آنکھیں بند کئے ہی دھمکی بھرے انداز میں بولا اور اس کی دھمکی کار آمد ثابت ہوئی نور نے فورن آنکھیں بند کرلی۔مارٹن کی شرٹ کو مٹھی میں دبوچے وہ اس کے سینے پر سر رکھے آنکھیں موندے بیٹھی تھی۔چند لمحوں میں ہی وہ نیند کی وادی میں اتر گئی شاید یہ مارٹن کی دھمکی کا ہی اثر تھا۔اس کے سوتے مارٹن نے آنکھیں کھول لی تھی۔سر اٹھا کر اسے دیکھا جو آدھی بیٹھی اور آدھی لیٹی سی اس کے ساتھ چپکی تھی۔مارٹن نے اسے سیدھا کر کے لیٹا دیا۔اب اس کا سر مارٹن کی گود میں تھا اور وہ خود میں سمٹی لیٹی ہوئی گہری نیند میں تھی۔وہ اس کے بالوں میں ہاتھ پھیرتا اسے دیکھ رہا تھا بنا پلک جھپکائے۔وہ اس کے قریب ہے مارٹن کے لئے یہی کافی تھا۔اسے یقین رہا وہ اس کے دل میں دھیرے دھیرے جگہ بنالے گا۔

رات لمحہ لمحہ بیت رہی تھی۔مارٹن کی نظریں نور پر ہی تھیں۔وہ سوتے ہوئے کتنی پر سکون لگ رہی تھی۔کچھ وقت پہلے والے خوف کا اب اس کے چہرے پر نام و نشان تک نہیں تھا۔باہر کیا صورتِ حال تھی اس بات سے مارٹن انجان تھا۔رات کے ہی کسی پہر وہ دیوار

سے سر ٹکا کر آنکھیں موند گیا۔نور کی طرح اب وہ بھی گہری نیند میں تھا۔باہر سمندر کی لہریں ابھی بھی اپنی موج میں تھیں لیکن پہلے سے اب ان کی مستی میں تھوڑی کمی آگئی تھی شاید وہ بھی جان گئی تھیں جنہیں وہ ڈرا رہیں تھیں وہ اب اپنے محرم کی گود میں سر رکھے سو گئی تھی۔اک گہری اور پر سکون نیند ***

نور کی آنکھ کھلی تو سامنے ہی اسے مارٹن کا چہرہ دکھائی دیا۔نور نا سمجھی سے اٹھی۔رات والا سارا منظر اس کے دماغ میں گھوم گیا۔مارٹن دیوار سے سر ٹکائے سو رہا تھا۔نور چند لمحے اسے دیکھتی رہی۔سوتے میں وہ کتنا معصوم لگتا تھا۔سر جھٹک کر باہر کا ماحول جاننے کے لئے وہ اٹھی۔اسے نیچے جانے سے ڈر لگ رہا تھا۔پہلے اس نے سوچا مارٹن کو اٹھالے لیکن پھر اس کی نیند کا خیال کرتے وہ خود ہی احتیاط سے سیڑیاں اترتی نیچے آئی۔قدم قدم چلتی وہ باہر دروازے تک پہنچ گئی۔ڈرتے ڈرتے اس نے دروازہ کھولا۔سامنے کا منظر دیکھ اس کی آنکھیں پھیل گئی۔سمندر ہمیشہ کی طرح ہی خوبصورتی سے بہہ رہا تھا۔رات کے موسم کا نام و نشان بھی نہیں تھا۔مارٹن نے سہی کہا تھا کہ صبح تک سب ٹھیک ہو جائے گا لیکن رات کو جو

یہاں کا ماحول تھا اس نے نور کو خوفزدہ کر دیا تھا اور وہ خوف نور کے اندر بیٹھ چکا تھا۔

مارٹن سیڑیاں اتر کر نیچے آیا۔اس کی آنکھوں کو نور کی تلاش تھی۔جمائی آنے پر منہ پر ہاتھ رکھے پہلے وہ باہر آیا۔باہر کا ماحول دیکھ کر اب اس کا رخ کمرے کی طرف تھا۔اندر قدم رکھتے ہی اسے ہڑبڑی میں ادھر سے ادھر جاتی نور دکھائی دی۔وہ بیڈ پر کپڑے پھلائے پیکنگ کر رہی تھی۔

"یہ کیا کر رہی ہو؟"

مارٹن نے نزدیک آتے نا سمجھی سے پوچھا۔

"ہم واپس جا رہے ہیں۔"

زپ کو بند کرتے وہ مارٹن کی طرف مڑی۔

"لیکن کیوں ابھی ہمیں آئے دن ہی کتنے ہوئے ہیں؟"

مارٹن کو تھوڑی حیرت ہوئی لیکن نور کے روائیے کی وجہ وہ جان گیا تھا۔

"مجھے نہیں رہنا اب یہاں اس بار بچ گئے اگلی بار کا کیا پتا۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

نور کی سانس پھولی ہوئی تھی شاید تیز پیکنگ کرنے کی وجہ سے۔

"نور یہ آئی لینڈ ہے اور یہاں یہ سب عام سی چیزیں ہیں۔"

مارٹن نے وضاحت دی۔

"میرے لئے عام نہیں ہے مجھے ابھی واپس جانا ہے۔"

وہ اس قدر خوفزدہ تھی کے بات کرتے کرتے وہ روہانسی ہو گئی۔

"ٹھیک ہے ہم چلتے ہیں پر پہلے تھوڑا فریش ہو جائیں اور کھانا کھالیں۔"

مارٹن نے اسے بہلانے کی کوشش کی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"نہیں ابھی جانا ہے مطلب ابھی جانا ہے۔"

بچوں کی طرح پیر پٹخ کر کہتی وہ رونے لگی۔

"اچھا ٹھیک ہیں ہم ابھی چلتے ہیں۔"

مارٹن نے فورن ہتھیار ڈالے۔

نور نے آنکھیں رگڑ کر صاف کی اور وہی بیڈ پر بیٹھ گئی۔

"میں آ ہمم چینج کر لوں؟"

مارٹن نے گلہ کھنکھارتے جھجھک کر پوچھا۔

"ہاں کپڑے الماری میں ہیں۔"

وہ پیروں کو زور سے ہلاتی غائب دماغی سے بولی۔

"الماری میں۔"

وہ بات دوہراتا الماری کی طرف بڑھا ہی تھا کہ ٹھٹھک کر رکا۔

"تم نے میرے کپڑے پیک نہیں کئے؟"

مارٹن نے الجھ کر پوچھا۔

"نہیں بیگ میں جگہ نہیں ہے۔"

"وہاٹ؟"

مارٹن مزید الجھا۔

آتے وقت دونوں بیگز میں کپڑے پورے آ گئے تھے تو اب کیسے۔ وہ کسی ایسی جگہ بھی نہیں

آئے تھے جہاں پر آبادی ہو یا نور نے کسی جگہ سے شوپنگ کی ہو جو سامان بڑھ گیا۔

"پر آتے وقت تو سامان آ گیا تھا بیگز میں؟"

"اب نہیں ہے جگہ تو نہیں ہے نا۔"

وہ تڑخ کر کہتی تیزی سے کمرے سے نکل گئی۔اس کا انداز ہی مشکوک تھا۔

مارٹن نور کے پیک کئے سامان کے پاس آیا۔پہلا بیگ کھولنے پر نور کا سارا سامان اس میں موجود تھا۔

دوسرا بیگ اٹھایا تو وہ کافی بھاری محسوس ہوا۔مارٹن نے آتے وقت اسی میں کپڑے رکھے تھے۔نا سمجھی سے اس نے بیگ کو بیڈ پر رکھ کر اس کی زپ کھولی۔اندر موجود چیز دیکھ اس کا دل کیا اپنا سر پھوڑ لے۔سارے بیگ میں کتابیں بھری پڑی تھیں۔کتابوں کو اتنی ترتیب سے رکھا گیا تھا کہ وہاں ہلکی سی بھی جگہ خالی نہیں تھی۔سارے بیگ میں کتابوں کی تہہ لگی پڑی تھی۔

"کل سے لگ رہا ہے شادی نہیں کی بچی کو گود لے لیا ہے۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

دلکشی سے مسکرا کر کہتے اس نے نچلا ہونٹ دانتوں تلے دبا دیا۔ بیگ کو واپس رکھے وہ فریش ہونے چلا گیا۔ بکھرے بالوں کو تولیے سے صاف کرتے وہ یونہی باہر نکل آیا۔ کچن سے کھٹ پٹ کی آوازیں سن کر وہ سیدھا وہی پہنچا۔ اندر نور نا جانے کیا کر رہی تھی۔

"میں اپنے کپڑے کس میں رکھوں گا؟"

مارٹن نے آئی برو اٹھائے پوچھا۔

"شاپر میں ڈال لینا۔"

نور نے بڑے طریقے سے کہا۔

"کیا؟"

وہ نور کی بات سن کر صدمے میں آ گیا۔

"ہاں تو پاکستان میں بھی لوگ شاپر میں کپڑے ڈال لیتے ہیں۔"

نور نے سپاٹ سے چہرے کے ساتھ کہا۔

"یہ پاکستان نہیں ہے۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہ سینے پر بازو باندھے بولا۔

"لیکن یہاں بھی انسان ہے اور پاکستان میں بھی انسان ہی پائے جاتے ہیں۔"

نور نے انسان پر زور دیا۔

"مس نور تمہیں کیا لگتا ہے میں مارٹن ہنٹر اپنے کپڑے شاپر میں ڈالوں گا؟"

وہ سینہ باہر نکالے اکڑ کر بولا۔

"کیوں مارٹن ہنٹر انسان نہیں ہے؟"

نور شیلف کی طرف منہ کر کے کسی کام میں لگی تھی اور مارٹن اس کے پیچھے دروازے میں کھڑا تھا۔

"میرا بیگ خالی کرو۔"

وہ چل کر آگے آیا۔

"نہیں کروں گی۔"

وہ مڑ کر کہتی ٹھٹھک گئی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہ اس کے بلکل قریب تھا۔ گلے براؤن بال اس کی پیشانی پر بکھرے قہر ڈھا رہے تھے۔ نور وہی منجمند ہو گئی۔ نور کی آنکھیں بالوں سے ہوتی اس کی سیاہ آنکھوں میں گڑ گئیں۔

آس پاس کے ماحول سے بے خبر ایک کالی اور دوسری براؤن آنکھوں میں کھو گئے تھے۔ جلد ہی نور کو اپنی پوزیشن کا احساس ہوا۔ وہ گلا کھنکھار کر نظریں موڑ گئی۔

"کچھ زیادہ ہی پیارا لگ رہا ہوں؟"

نور کے ارد گرد شیلف پر ہاتھ ٹکائے وہ بہت دھیمی مگر دھڑکن کو بڑھا دینے والی آواز میں بولا تھا اور نور العین حیدر کے دل کی دھڑکن بڑھ گئی تھی۔ یہ پہلی بار تھا وہ اس طرح نور کے قریب آیا تھا۔

"دور ہٹو۔"

نور نے اس کے چوڑے سینے پر ہاتھ رکھے دھکا دیا۔ مارٹن جو بہت نرم نظروں سے نور کو دیکھ رہا تھا اس حملے پر لڑکھڑا کر پیچھے ہوا۔ ساری نرماہٹ لمحوں میں ہی غائب ہو گئی تھی۔ مارٹن کی آنکھوں میں ہلکی ہلکی سرخی اتر آئی تھی۔ نور نے خوفزدہ آنکھوں سے اسے

دیکھا لیکن چہرے پر خوف ظاہر نہیں ہونے دیا۔

"کیوں کرتی ہو ایسا؟ شوہر ہوں تمہارا اتنی سے زیادہ قربت کا حقدار ہوں پھر بھی اپنا حق وصول نہیں کر رہا اور تم۔"

وہ سرد آواز میں کہتے کہتے رک گیا۔ جبڑے سختی سے بینچ لئے گئے تھے۔

"زبردستی کے شوہر ہو میں نے تمہیں دل سے قبول نہیں کیا۔"

تھوک نگل کر باظاہر خود کو مضبوط دکھاتے نور نے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے کہا۔

"تو بناؤ جگہ کیونکہ اب تم صرف میری ہو اور قیامت تک میری ہی رہو گی۔"

غم و غصے سے چلاتے اس نے دونوں ہاتھوں کی مٹھیاں بنائے زور سے شیلف پر دے ماری۔ یہ طریقہ تھا شاید اپنا غصہ نکالنے کا۔

نور کانپ کر رہ گئی تھی۔ اس کی براؤن آنکھوں میں پانی بھر گیا تھا۔ اس کی آنکھوں میں پانی دیکھ مارٹن کی آنکھوں کی سرخی زائل ہونے لگی۔ نور کا وجود کپکپانے لگا تھا۔ اسے ان لہجوں کی عادت نہیں تھی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"آ۔۔آئی ایم سوری نور میرا مقصد تمہیں ہرٹ کرنا نہیں تھا۔"

وہ ندامت سے کہتا نور کو ششدہ کر گیا۔وہ رونا چھوڑ حیرت سے اسے دیکھنے لگی۔جیسے اسے یقین نا آرہا ہو مارٹن نے اسے سوری بولا ہے۔

وہ لمحوں میں ہی نور کو خود سے بد ظن کرتا اور لمحوں میں ہی نور کے دل کے کسی نرم کونے میں گڑ جاتا۔مارٹن نے اس کی آنکھوں میں حیرانی دیکھ کر لب بینچ لئے۔

"تیار ہو جاؤ ہمیں نکلنا ہے۔"

وہ سنجیدگی سے کہتا کچن کا دروازہ عبور کر گیا۔نور وہی جمی رہ گئی۔وہ کیسا شخص تھا۔لمحوں میں ہی رنگ بدلتا تھا۔کبھی پرواہ کرتا کبھی حیوان بن جاتا تو کبھی چھوٹا معصوم سا بچا لگتا۔نور کو اسے سمجھنا مشکل تھا۔وہ آنسو صاف کرتی حیران سی کمرے کی طرف چل دی۔اصل حیرت تو اسے تب ہوئی جب واپسی کے سفر پر اس نے مارٹن کے کپڑوں کو شاپر میں قید پایا۔واپسی کے سارے سفر میں وہ گم سم سی ہی بیٹھی رہی۔اس نے کھانا بھی نہیں کھایا تھا۔مارٹن نے اسے فورس بھی نہیں کیا۔بینکاک جانے میں انہیں پورا ایک دن لگا تھا۔بوٹ

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

کے رکتے ہی اسے حاشر اور جیری دکھائی دیے تھے۔ وہ وہاں پہلے سے ہی موجود تھے۔ انہیں وہاں دیکھ کر نور کو حیرت ہوئی کیونکہ نا تو اس نے مارٹن کے پاس موبائل دیکھا تھا اور نا ہی اس جگہ سگنل تھے جو مارٹن نے انہیں اپنے آنے کی اطلاع پہلے سے ہی دی ہوگی تو پھر وہ وہاں سیم ٹائم پر کیسے پہنچے۔ ان کے روائیوں سے ہی حاشر اور جیری کو اندازہ ہو گیا تھا کے ان کی ٹرپ کچھ خاص نہیں رہی اور نا ہی ان کے بیچ میں نزدیکی پیدا کر سکی۔ سفر کے دوران مکمل خاموشی تھی۔ نور نے جیری سے شائین کی طبیعت کے مطلق پوچھا اور دوبارہ خاموشی چھا گئی۔ گھر پہنچنے پر نور اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی۔ حاشر اور جیری نے نور کے جانے کے بعد سوالیہ نظروں سے مارٹن کو دیکھا جو گھر آتے ہی سیدھا بار میں گھس گیا تھا۔

"لگتا ہے بھابھی کے ساتھ سفر اچھا نہیں رہا۔"

جیری نے مارٹن کے ساتھ والا سٹول سمبھالتے لفظوں کو ٹھہر ٹھہر کر ادا کیا۔

"جب پتا ہے تو پوچھ کیوں رہے ہو؟"

مارٹن نے گلاس خالی کر کے پٹخنے والے انداز میں ٹیبل پر رکھا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"ہوا کیا ویسے؟"

حاشر نے اس کا خالی گلاس بھرتے پوچھا۔

"گاڑی سے سامان لے کر آؤ۔"

مارٹن نے اس کی بات کو نظر انداز کرتے سرد مہری سے کہا۔حاشر کندھے اچکاتا سٹی بجائے وہاں سے پُھر ہو گیا۔جیری بھی مارٹن کے لہجے کو دیکھتے خاموشی سے ساتھ بیٹھے اس کا خالی ہوتا گلاس بھرے جا رہا تھا۔چند منٹ ہی گزرے تھے کہ ان کے پیچھے سے تیز قہقہوں کی آواز آئی۔یہ قہقہے حاشر کے تھے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"اسے کیا ہو گیا؟"

جیری نے حیرت سے کہتے بوتل کو وہی چھوڑا اور پلٹا۔حاشر صوفے کے پاس کھڑا پیٹ پکڑے قہقہے لگا رہا تھا۔اس کے اس طرح ہنسنے پر جیری بھی مسکراتا اس کے قریب گیا۔صوفے پر پڑا سامان دیکھ اس کے بھی قہقہے بلند ہو گئے تھے۔

مارٹن ان دونوں کے ہنسنے کی وجہ جانتا تھا اسی لئے بنا پلٹے گلاس منہ کو لگاتا رہا۔لوٹ پھوٹ

ہوتا حاشر صوفے پر ڈھہ چکا تھا اس کے اوپر ہی دھڑام سے جیری بھی گر گیا۔ پورے ہنٹر ولہ میں ان کے قہقہے گونج رہے تھے۔ اگر گھر ساؤنڈ پروف نہیں ہوتا تو آواز نور کے کانوں تک بھی پہنچ چکی ہوتی۔

"لوگ عشق میں عقل سے جاتے ہیں یہ بیگ سے چلا گیا۔"

یہ آواز حاشر کی تھی جو بمشکل قہقہوں کے درمیان سے نکلی تھی۔ دونوں کے قہقہوں کی وجہ شاپر میں قید مارٹن کے وہ کپڑے تھے۔

مارٹن کی آنکھیں لال ہو رہی تھیں۔ کچھ نشے سے اور کچھ ضبط سے۔

"ہمیں پتا ہوتا تو ایکسٹرا بیگ رکھ دیتے کم از کم یہ دن نا دیکھنا پڑتا۔"

"جیری نے اپنی ہنسی پر قابو پاتے کہا لیکن ساتھ ہی ایک اور ہنسی کا فوارا اس کے منہ سے چھوٹ گیا تھا۔ مارٹن کا غصہ شرمندگی میں بدلنے لگا۔ مارٹن اٹھ کر گلا کھنکھارے ان کے پاس آیا۔ اسے دیکھ دونوں کی ہنسی کو سپیڈ لگ گئی۔

"پاکستان میں بھی لوگ شاپر میں کپڑے ڈال لیتے ہیں اس میں کیا ہے؟"

دونوں ہاتھوں کو جیب میں ڈالے وہ سنجیدگی سے کہتا آخر میں کندھے اچکا گیا۔

"اس میں کچھ بھی نہیں ہے۔"

حاشر نے ہنسی پر قابو پاتے سنجیدگی سے کہا۔جیری بھی اس کی تعید میں سر ہلاتا سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔چند سیکنڈ بعد ہی ہنسی کے فوارے پھر سے چھوٹ پڑے تھے۔مارٹن ایک خونخوار نظر ان پر ڈالتا سیڑیاں چڑھ کر اوپر کی جانب بڑھ گیا۔

"ہم بیگ سے بیگانے ہوئے صنم۔"

یہ جیری کی آواز تھی جو آخری سیڑی پر مارٹن کے کانوں سے ٹکرائی۔وہ چاہ کر بھی اپنی مسکراہٹ نہیں روک پایا تھا***

اس دن نور اور مارٹن میں کوئی بات نہیں ہوئی تھی۔اگلی صبح جب نور نیچے آئی تو اسے گھر میں دو لوگ ملے۔ایک کام کرنے والی ملازمہ اور ایک خانسامہ۔ان کے تعارف کروانے پر نور حیرت زدہ ہوئی کیونکہ مارٹن اپنے گھر میں کسی دوسرے انسان کو برداشت نہیں کرتا تھا اور یہ بات اسے عزیز سے پتا لگی تھی۔خانسامہ نے نور سے پوچھ کر اس کی مرضی کا ناشتہ

بنایا۔خانسامہ کا نام آسیہ تھا اور ملازمہ کا نام جویریا تھا جو کہ پاکستانی تھیں۔دونوں عورتیں اردو ہی بول رہی تھیں جس سے نور کو کافی اچھا لگا اس طرح اس کی تنہائی بھی ختم ہو سکتی تھی۔جب مارٹن نیچے آیا تب نور جویریا اور آسیہ کے ساتھ گپے لڑا رہی تھی۔خوش قسمتی سے جویریا اسلام آباد کی ہی تھی۔وہ اور اس کا شوہر یہاں رہ کر کام کرتے تھے۔مارٹن کے نیچے آتے ہی دونوں فورن ادھر ادھر ہو گئیں۔مارٹن کو دیکھ نور نے تیوری چڑھائی۔اسے دیکھ مارٹن نے سکون کا سانس لیا تھا ورنہ کل سے نور گم سم ہی تھی۔

"تمہیں کسی بھی چیز کی ضرورت ہوئی تو ان دونوں سے کہہ دینا۔"

اخبار کو اٹھا کر اس کا مطالعہ کرتے وہ بڑے سنجیدہ انداز میں بولا۔

"کیوں میرا شوہر مر گیا ہے کیا؟"

وہ آئی برو ابکا کر تیکھے لہجے میں بولی۔مارٹن نے اخبار چہرے سے ہٹا کر اسے دیکھا۔کبھی وہ شوہر کہتی تو کبھی ماننے سے انکار کر دیتی۔

"شوہر مانتی ہو مجھے؟"

جواب اسی کے انداز میں آیا تھا۔

"ہاں زبردستی والا شوہر۔"

لفظوں کو چبا کر ادا کرتی وہ پیر پٹخ کر وہاں سے چلی گئی۔زبردستی ہی سہی لیکن شوہر تو مانا۔مارٹن کے لئے اس کے الفاظ شہد جیسے تھے۔ صبح صبح ہی اس کا موڈ خوشگوار ہو گیا تھا۔ رات کا کھانا کھا کر وہ اپنے کمرے میں چلی آئی مارٹن گھر پر نہیں تھا۔عشاء کی نماز ادا کر کے وہ سونے کی غرض سے لیٹی تھی۔دروازہ زور سے بجا۔ آواز اتنی تیز تھی نور سہم گئی۔

"کون ہے؟"

اس نے ہمت کرتے آواز لگائی۔اگر مارٹن ہوتا تو دروازہ کھول کر اندر آجاتا مگر یوں دروازے کا کھٹکنا نور کو خوفزدہ کر گیا۔دروازہ ایک بار دوبارہ سے بجا۔

"کون ہے؟"

اس بار آواز اونچی تھی۔

"میڈم جی میں ہو جو یریا۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

باہر سے جویریا کی مدہم آواز سن کر نور کی جان میں جان آئی۔

"اندر آجاؤ دروازہ کھلا ہے۔"

نور کہتی خود بھی بیڈ سے اتر کر دروازے کی طرف بڑھی تھی۔ جویریا پھرتی سے دروازہ کھول کر اندر آئی۔ اس کی چال ہی مشکوک تھی۔ نور ٹھٹھک کر رکی۔

"کیا کام ہے؟"

اس کے چہرے پر گھبراہٹ اور پسینہ دیکھ نور نے چوکنا ہو کر پوچھا۔

"یہ موبائل آپ کو دینے کے لئے بولا ہے۔"

اس نے اپنی چادر کے پلو سے ایک موبائل نکال کر نور کی اور بڑھایا۔ نور نے ناسمجھی سے پہلے موبائل اور پھر اسے دیکھا۔

"کس نے بولا ہے۔"

اس کی آواز لڑکھڑائی۔

"عزیز سر نے۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

الفاظ نہیں تھے زندگی تھی جو نور کے اندر پھونک دی گئی تھی۔اس نے سکون کا سانس خارج کرتے موبائل تھام لیا۔اسے اسی دن کا انتظار تھا جب اس کا رابطہ عزیز سے ہوتا۔

"تم کون ہو؟عزیز کہاں ملا تمہیں؟وہ ہے کہاں؟"

جو یریا پلٹنے لگی تھی جب نور کے سوالوں پر رک گئی۔

"میں بھی آپ کی ہی طرح ہوں جاسوس۔"

آخری لفظ اس نے رازداری سے کہا۔

"عزیز سر پاکستان میں ہی ہے باقی باتیں بتانے کے لئے ٹائم نہیں ہے میرے پاس ابھی چلتی ہوں۔"

تیزی تیزی سے لفظوں کو ادا کرتے وہ کمرے کا دروازہ پار کر گئی۔نور الجھی سی وہی کھڑی رہ گئی۔اس نے ہاتھ میں پکڑے موبائل کو الٹ پلٹ کر کے دیکھا۔وہ ٹچ موبائل تھا بلکل نیا۔نور نے آن کر کے دیکھا بیٹری فل تھی اور اندر سم بھی موجود تھی۔کال ہسٹری کھولنے پر سامنے ایک نمبر پایا جو یقیناً عزیز کا ہی تھا۔نور کو سمجھ نہیں آرہا تھا وہ اس موبائل کو کہاں

چھپائے۔مارٹن کسی بھی وقت گھر آسکتا تھا۔ٹینشن سے اس کے ہاتھ پاؤں پھولنے لگے تھے۔خود کو دلاسا دیتے وہ دماغ چلانے لگی۔آخر اس نے موبائل کو اپنے کپڑوں کی الماری کھول کر اس میں کپڑوں کے نیچے چھپا دیا۔ابھی کے لئے یہی سیف جگہ لگی تھی اسے۔وہ سانس بحال کرنے کے لئے بیٹھی ہی تھی جب دروازہ کھلا ساتھ ہی نور کی دھڑکن تھم گئی۔وہ خاموشی سے چلتا سیدھا واشروم میں گھس گیا۔اس وقت نور کا منہ دوسری طرف تھا اسی وجہ سے وہ مارٹن کے چہرے اور کپڑوں پر لگا خون دیکھ نہیں پائی۔وہ ابھی ابھی کسی کو ابدی نیند سلا کر آیا تھا۔مارٹن کو لگا تھا نور سو رہی ہوگی لیکن اسے جاگتا دیکھ وہ ٹھٹھک گیا لیکن اس کا چہرہ دوسری اور تھا اسی موقعے کا فائدہ اٹھاتے ہی وہ سیدھا واشروم میں گھسا تھا۔دونوں ہی ایک دوسرے کی حالت سے انجان تھے۔مارٹن کے واشروم جاتے ہی نور نے سکون کا سانس لیتے اپنے تاثرات ٹھیک کئے اور لیٹ گئی۔مارٹن بال رگڑتا باہر نکلا جسم پر شرٹ نہیں تھی۔نور نے اپنی آنکھیں بند کر کے رخ موڑ لیا۔بالوں کو رگڑتے وہ سیدھا ڈریسنگ ٹیبل کے پاس آیا۔تولیہ ایک طرف پھینکتے اس نے قدم الماری کی طرف بڑھا دیے۔نور کی

دھڑکن بھی بڑھ گئی تھی۔جب تک وہ الماری کے پاس کھڑا رہا تب تک نور کی سانس اٹکی ہوئی تھیں۔مارٹن نے ایک ڈھیلی ڈھالی ٹراؤزر شرٹ نکالی اور چینجنگ روم میں گھس گیا۔نور نے اس کے الماری کے سامنے سے ہٹتے ہی سکون کا سانس خارج کیا۔مارٹن چینج کرنے کے بعد اپنی جگہ سمبھال چکا تھا۔

"تم جاگ رہی ہو؟"

بیڈ کراؤن سے ٹیک لگاتے اس نے یونہی پوچھ لیا اس کے آنے پر وہ جاگ ہی رہی تھی۔

"کیوں میں جاگ نہیں سکتی؟"

نور نے بیزاری سے جواب دیا۔

"تم اب تک سوئی کیوں نہیں؟"

مارٹن نے اس کے لہجے پر سر جھٹک کر دوبارہ سوال کیا کیونکہ نور اس وقت تک سوئی ہوتی تھی۔

"کیوں جلدی سونا مجھ پر فرض ہے؟"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ترکی بہ ترکی سوال آیا۔

مارٹن نے ٹھنڈی آہ بھری۔

"تم کبھی مجھ سے تمیز سے بات نہیں کر سکتی؟"

اس نے لہجے کو نارمل رکھتے پوچھا۔

"نہیں۔"

مختصر سے جواب نے مارٹن کو لب بھینچنے پر مجبور کر دیا۔

"گڈ نائٹ۔"

دھیمی سی آواز میں کہتے وہ لیٹ کر رخ موڑ گیا۔ نور نے گڈ نائٹ کہنے کی بھی زحمت نہیں کی تھی۔۔۔

مارٹن گھر پر نہیں تھا۔

اسی موقعے کا فائدہ اٹھاتے نور نے الماری سے موبائل نکالا اور کال ہسٹری میں پڑے نمبر پر کال ملا دی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

پہلی بیل پر ہی کال اٹھالی گئی تھی جیسے دوسری طرف نور کے فون کا ہی انتظار کیا جارہا تھا۔

"اسلام و علیکم مس نور کیسی ہیں آپ امید کرتا ہوں خیریت سے ہی ہوں گی؟"

عزیز کی معنی خیزی بھری آواز نور کے کانوں سے ٹکرائی۔

"وا علیکم اسلام۔"

نور کہتے بیڈ پر بیٹھ گئی۔اس کی حالت اس وقت غیر تھی۔ گھر ساؤنڈ پروف ہونے کی وجہ سے کوئی بھی آواز ادھر سے ادھر نہیں جا سکتی تھی اور نور کو بھی اسی بات کا ڈر تھا اگر مارٹن آجاتا تو نور کو بلکل بھنک نہیں لگ سکتی تھی۔

" کیسی چل رہی ہے آپ کی میرڈ لائف؟"

عزیز نے چیئر گھماتے پوچھا انداز وہی معنی خیزی لئے ہوئے تھا۔

"کام کی بات کریں آفیسر؟"

نور نے ٹائم کا ضیاع اور عزیز کے فضول جملوں سے تنگ آکر کہا۔

"بہت خوب مس نور لگتا ہے ٹرین ہو رہی ہیں آپ بھی۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

عزیز نے کہتے ساتھ ہی قہقہہ لگایا تھا۔ نور کی پیشانی پر شکنے پڑ گئیں۔

"میرے پاس زیادہ وقت نہیں ہے آفیسر مارٹن کسی بھی وقت واپس آسکتا ہے۔"

نور نے اپنا ڈراس کے سامنے رکھا۔

"ٹھیک ہے مس نور کام کی بات پر آتے ہیں۔"

عزیز نے معملے کی نزاکت کو سمجھتے گلا کھنکھارتے کہا۔

نور چوکنی سی دروازے پر نظریں ٹکائے بیٹھی تھی۔

"امی بابا کیسے ہیں؟"

نور نے مچلتے دل کے ساتھ پوچھا۔

"یہ کام کی بات ہے؟"

عزیز نے تعجب سے پوچھا۔

"میرے لئے بہت کام کی بات ہے بتائیں وہ کیسے ہیں؟"

نور نے شروع میں تیکھے اور آخر میں التجائیہ لہجے میں کہا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"ہمم سب ٹھیک ہیں یہاں۔"

عزیز نے کرسی سے ٹیک لگالی۔

"اور ملیحہ؟"

"ملیحہ بھی ٹھیک ہے۔"

نور کے پوچھتے ہی فورن جواب آیا تھا۔

"امی بابا کو کہنا میری ٹینشن نا لیں۔"

نور نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا۔

"اوکے اور کچھ؟"

عزیز نے اس کی بات پر سر ہلاتے پوچھا۔

"اور انہیں کہنے میں بہت جلد ان کے پاس واپس آجاؤں گی۔"

نور نے گال پر بہہ رہی نمی کو صاف کیا۔ عزیز کے کان کھڑے ہو گئے تھے۔

"آپ کے ہاتھ ثبوت لگے؟"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہ یک دم ہی کرسی سے ٹیک چھوڑ کر آگے ہوا تھا۔

"نہیں لیکن بہت جلد مل جائیں گے۔"

نور کے لہجے میں عزم تھا۔

"اوکے مجھے بتائیں تب سے اب تک وہاں کیا کیا ہوا اور آپ نے کیا کیا دیکھا؟"

عزیز محتاط سا پوچھنے لگا۔

"نور اسے گزرے پندرا دنوں کی کہانی بتانے لگی اس نے عزیز کو کچن والا سارا واقعہ بھی بتایا تھا جسے سن کر عزیز کی آنکھوں کی چمک بڑھ گئی تھی۔

"ضرور اس کچن میں ہی مارٹن کی بربادی کا سامان ہے۔"

وہ پر سوچ انداز میں بولا۔

"ہو سکتا ہے اب میں رکھتی ہوں مارٹن کسی بھی وقت آسکتا ہے۔"

نور نے تیزی سے اپنی بات مکمل کی۔

"ٹھیک ہے اپنا دھیان رکھیں آپ کی زندگی بہت اہمیت رکھتی ہے میرے لئے۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اس کے انداز میں کچھ تھا جس نے نور کو چونکنے پر مجبور کر دیا۔

"میرے ساتھ رابطے میں رہیں پھر بات ہو گی۔"

وہ کھٹ سے فون کاٹ گیا۔

نور نے الجھ کر موبائل کان سے ہٹا کر دیکھا لیکن زیادہ دیر وہاں بیٹھے رہنے کی بجائے وہ اٹھ کر موبائل کو واپس اسی جگہ چھپانے لگی جس جگہ اس نے پہلے رکھا تھا اور اس بار اس نے موبائل کو اپنے کپڑوں کی تہہ کے اندر چھپایا تھا نا کہ نیچے ***

نور نے آسیہ کو کسی کام کے بہانے سے گھر سے باہر بھیج دیا اور خود جویریا کے ساتھ کچن میں چلی آئی۔ لیکن پھر کسی سوچ کے تحت اس نے جویریا کو مارٹن پر نظر رکھنے کے لئے باہر دروازے پر کھڑا کر دیا۔ وہ ایسی جگہ کھڑی تھی جہاں سے اگر مارٹن کی گاڑی گھر کے اندر آتی تو جویریا با آسانی اسے دیکھ سکتی تھی۔ نور خود کچن میں گھسی ایک بار پھر سے سارے کچن کو کھنگال رہی تھی لیکن اس بار بھی اس کے ہاتھ کوئی سراغ نہیں آیا۔ نور کو سمجھ نہیں آ رہی تھی اس خفیہ جگہ کو کہاں بنایا گیا ہے۔ چھت بھی زمین سے بہت اونچی تھی تو وہاں تو کسی

ایسی جگہ کے ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہو سکتا تھا۔ کسی ثبوت کے ہاتھ نا آنے پر وہ مایوس سی کچن سے نکل آئی۔ نور نے دماغ پر زور دے کر سوچنے کی کوشش کی کہ کہیں اس سے ہی تو کوئی غلطی نہیں ہو گئی۔ کیا پتا مارٹن کچن سے نکل کر باہر چلا گیا ہو اور وہ اسے دیکھ ناپائی ہو لیکن نور نے ایک پل کے لئے بھی نظریں وہاں سے نہیں ہٹائی تھیں اور یہی بات اسے اب بھی اپنی بات پر قائم رکھے ہوئے تھی۔ مارٹن کے گھر پر آنے تک دونوں وقفے وقفے سے کچن کو کھنکھالتی رہی تھیں۔ مارٹن کے واپس آنے تک دونوں خالی ہاتھ ہی تھیں۔ وہ سارا دن نور کا بے چینی میں گزرا اسے سمجھ نہیں آرہی تھی وہ کرے تو کیا۔ اسے جلد از جلد یہاں سے نکلنا تھا لیکن وہ بھی اب نور کو مشکل لگنے لگا تھا۔ اس نے پھر سے عزیز سے بات کرنے کا پوچھا۔ اس وقت یہ بھی ممکن نہیں تھا کیونکہ مارٹن گھر پر ہی تھا۔

"مجھے ایک قرآن پاک چاہیے۔"

وہ لاؤنج میں بیٹھا لیپ ٹاپ پر ہاتھ چلا رہا تھا جب نور نے اس کے سر پر پہنچ کر سپاٹ چہرے کے ساتھ کہا۔

"گھر میں موجود ہے۔"

مارٹن نے مصروف سے انداز میں کہا۔نظریں لیپ ٹاپ پر ہی ٹکی تھیں جیسے وہ بہت ضروری کام کر رہا ہو۔

"اگر گھر پر تھا تو مجھے پہلے کیوں نہیں بتایا؟"

وہ بھڑک اٹھی۔اتنے دنوں سے وہ بنا قرآن پاک کے تلاوت کر رہی تھی جبکہ حافظِ قرآن ہوتے ہوئے بھی نور روزانہ قرآن پاک سے ہی دیکھ کر پڑھتی تھی۔

"تم نے کبھی پوچھا نہیں اور مجھے لگا تم خود حافظِ قرآن ہو ایسے ہی پڑھ سکتی ہو۔"

مارٹن نے لیپ ٹاپ سے نظریں ہٹا کر اسے دیکھا۔اس کے غصے بھرے انداز کو دیکھ وہ وضاحت دینے لگا۔

نور بنا جواب دیے تن فن کرتی وہاں سے چلی گئی۔مارٹن منہ کھولے اسے دیکھتا رہ گیا تھا***

"میں نے پورا کچن چھان مارا ہے لیکن وہاں کوئی ایسی جگہ نہیں ملی۔"

نور عزیز سے فون پر بات کرتی بے بس سی کہہ رہی تھی۔ عزیز اس کی بات پر چند لمحے سوچ میں پڑ گیا۔

"مس نوریہ کریمنل مائنڈ لوگ بہت شاطر ہوتے ہیں ضرور جگہ وہی ہے پر آپ کی نظر میں نہیں آ رہی۔"

عزیز نے اپنی حسیات کے مطابق کہا۔

"آپ کوشش جاری رکھیں۔"

عزیز کی بات پر نور بس سر ہلا کر رہ گئی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

دو دن مزید گزر گئے تھے مگر کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ وہ اب بھی خالی ہاتھ ہی تھی۔

یہ رات کے تقریباً دو بجے کا وقت تھا وہ دبے پاؤں بستر سے اتر کر کمرے سے باہر نکل گیا۔ اس کے باہر نکلتے ہی نور بھی اٹھ بیٹھی تھی۔ اب یہی ایک طریقہ تھا سچائی جاننے کا۔ وہ بھی دبے پاؤں باہر نکل آئی۔ پیروں میں چپل نہیں تھی۔ سیڑیوں سے اترتے ہی وہ اسے دوبارہ کچن میں جاتا دکھائی دیا۔ اس بار نور نے وہی رکنے کی بجائے اپنے قدم بھی کچن کی

طرف بڑھا دیے تھے۔دروازے کی اوٹ میں ہو کر اس نے اندر جھانکا وہ فریج کے پاس کھڑا کچھ کر رہا تھا۔اس کی پشت نور کی اور تھی۔نور بہت محتاط سی کھڑی تھی۔مارٹن پلٹا تو اس کے ہاتھ میں فروٹ تھا۔

نور نے حیرت سے اس کے ہاتھ میں پکڑی فروٹ باسکٹ دیکھی۔

"یہ کون سا وقت ہے فروٹ کھانے کا۔"

وہ بڑبڑائی۔

مارٹن نے باسکٹ شیلف پر رکھی اور فروٹ کاٹنے لگا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

نور کو لگا اس کے وہاں کھڑے رہنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے وہ جیسے آئی تھی ویسے ہی پلٹنے لگی تھی کہ مارٹن کی آواز پر ٹھٹھک گئی۔قدم وہی منجمند ہو گئے تھے۔

"تمہیں کچھ چاہیے تھا نور؟"

نور کو لگا آج اس کی آخری رات ہے۔اس کا پردہ فاش ہو گیا ہے۔وہ دھڑکتے دل کے ساتھ پلٹی اور مرے مرے قدم لیتی کچن میں داخل ہو گئی۔وہ کٹنگ بورڈ پر سیب کو رکھے اس

کے ٹکرے کر رہا تھا۔ کچن میں ٹک ٹک کی آواز کے ساتھ نور کی تیز سانسوں کی آواز بھی شامل ہو گئی تھی۔

"نور کچھ چاہیے تھا؟"

نور کے جواب نا دینے پر اس نے دوبارہ اس کے اس وقت یہاں ہونے کی وجہ پوچھی بس انداز الگ تھا۔

"ہاں۔۔۔وہ۔۔وہ میں پانی لینے آئی تھی۔"

کچھ نا سوجنے پر اس نے یہی بہانا آگے رکھ دیا۔

حلانکہ کے پانی کا بھرا جگ اس وقت اس کے بیڈ کی سائیڈ ٹیبل پر پڑا تھا۔

وہ بنا کچھ کہے سیب کو وہی چھوڑ کر پانی کا گلاس اٹھائے پانی بھرنے لگا۔ گلاس میں پانی ڈال کر اس نے نور کے آگے کیا۔ چہرہ سپاٹ تھا۔ نور نے پہلے اس کے چہرے کے تاثرات جانچے پھر دھیرے سے گلاس تھام لیا۔ اس نے پوری کوشش کی تھی کہ اس کے ہاتھ نا کانپے لیکن پھر بھی گلاس تھامتے وقت اس کے ہاتھوں میں ہلکی سی لرزش پیدا ہو گئی تھی جو

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

مارٹن کی تیز نظروں سے چھپ نہیں سکی۔

"تمہاری طبیعت تو ٹھیک ہے؟"

فکر مندی سے کہتے اس نے نور کی پیشانی پر الٹا ہاتھ رکھے ٹیمپریچر چیک کیا جو نارمل تھا۔

"میں ٹھیک ہوں بس ٹھنڈ لگ رہی ہے۔"

وہ نظریں چرا کر کہتی کرسی پر آ کر بیٹھ گئی۔

"ٹھنڈ؟"

وہ ٹھٹکا۔ بینکاک کا موسم ہمیشہ گرم ہی رہتا تھا اور یہ ایک غیر متوقع جواب تھا۔

"ہاں شاید بخار ہے۔"

نور نے کہتے ساتھ ہی پانی کا گلاس منہ کو لگا لیا لیکن پانی حلق سے نیچے جانے سے انکاری تھا۔

"مجھے تو گرم نہیں لگا۔"

وہ چل کر اس کے سامنے آ گیا۔

"تم نے ابھی سیب دھوئیں ہیں تمہارے ہاتھ گیلے ہیں اسی لئے تمہیں محسوس نہیں ہوا۔"

وہ گلاس کو منہ سے ہٹا کر لہجہ ہموار رکھتی بولی۔

"چلو ڈاکٹر کے پاس چلتے ہیں پھر۔"

وہ فکر مند سا سامنے رکھی کرسی پر بیٹھ گیا۔

"نہ۔۔ نہیں میں اتنی بھی بیمار نہیں ہوں۔"

نور فوری طور گڑبڑا گئی۔

"بخار بڑھ سکتا ہے نور۔"

وہ دھیمے مگر نرم لہجے میں بولا۔

"نہیں میں ابھی پانی لینے آئی تھی تاکہ دوائی کھا سکوں۔"

نور پانی کا گلاس اٹھا کر کھڑی ہو گئی۔

"آر یو شیور؟"

اسے تسلی نہیں ہو رہی تھی۔

"ہاں۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہ مختصر کہہ کر مسکرائی۔

اس کا لہجہ یک دم ہی بدل گیا تھا۔مارٹن کے لئے یہ عجیب تھا۔وہ مزید وہاں رکنے کی بجائے کچن سے نکل کر کمرے کی طرف بڑھی تھی۔مارٹن چند لمحے وہاں یونہی بے مقصد کھڑا رہا پھر دوبارہ سے سیب کاٹنے لگا۔ کمرے میں داخل ہوتے ہی نور نے سب سے پہلے پانی سے بھرا جگ واشروم میں جا کر خالی کیا تھا۔اس نے یہ سب اتنی تیزی سے کیا تھا کہ اس کی سانسیں بھی اتھل پتھل ہو گئی تھیں۔جگ کو واپس اپنی جگہ پر رکھتے وہ دوائی ڈھونڈنے لگی۔مارٹن اندر آیا تو نور مختلف دراز کھول کھول کر کچھ ڈھونڈ رہی تھی۔اس نے کٹے ہوئے سیبوں کو بیڈ پر ایک طرف رکھ دیا اور اسی پل نور کی بیڈ سائیڈ پر پڑے جگ کو دیکھا تھا۔جو خالی پڑا اس پر ہنس رہا تھا۔خالی جگ دیکھ وہ پلٹ کر نور کے پاس آیا۔

"کیا ڈھونڈ رہی ہو؟"

وہ اس وقت اس کے بلکل پیچھے کھڑا تھا۔

"وہ دوائی۔"

وہ کہتے ساتھ پلٹی تھی جب مارٹن کے سینے سے ٹکرائی۔اس کی بات ادھوری رہ گئی تھی۔نور کے منہ سے بے اختیار ہی سسکی نکلی تھی۔

"تم ٹھیک ہو؟"

نور کے سسکنے پر وہ فکر مند سا بولا۔

"ہاں۔"

وہ کہتی سائیڈ سے نکل گئی۔

"سانڈ کہیں کا۔"

وہ پیشانی مسلتی بڑبڑائی۔

مارٹن نے منہ نیچے کر کے اپنی مسکراہٹ روکی تھی۔دوائی لا کر اس نے نور کے سامنے بیڈ پر رکھ دی۔

"پہلے سیب کھالو۔"

اس نے پلیٹ کھسکا کر نور کے قریب کر دی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"تم نہیں کھاؤ گے؟"

ایک پیس اٹھا کر اسے یاد آیا یہ سیب وہ اپنے لئے کاٹ کر لایا تھا۔

"تمہارے ساتھ ایک پلیٹ میں کھا سکتا ہوں؟"

طنز نہیں تھا سوال تھا۔

نور نے آہستہ سے سر ہلا دیا۔

مارٹن نے پلیٹ سے سیب کا ایک ٹکڑا اٹھا لیا۔ نور بھی دھیرے دھیرے بمشکل سیب کھا رہی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"آج کے بعد پانی پاس رکھ کر سونا تاکہ رات کے اس وقت نیچے جانے کی زحمت نا کرنی پڑے۔"

سیب کھاتے کھاتے اچانک وہ سنجیدگی سے بولا تو نور ٹھٹھک گئی پھر خاموشی سے سر ہلا دیا۔

"تم اس وقت ہی سیب کھاتے ہو؟"

اس کے اس سوال پر وہ ہلکا سا مسکرا دیا۔

"کیوں اس وقت سیب کھانا منع ہے؟"

وہ مسکرا کر پوچھنے لگا۔

نور نے اس وقت دل میں اعتراف کیا تھا کے وہ مسکراتے ہوئے بہت حسین لگتا تھا۔مارٹن ہنٹر کی مسکراہٹ بہت حسین ہے۔

"نہیں میں نے یونہی پوچھ لیا۔"

وہ آخری پیس اٹھاتی دھیرے سے بولی۔

"پوچھو حق ہے تمہارا۔"

خالی پلیٹ کو اٹھا کر سائیڈ پر رکھتے وہ نرم لہجے میں بولا۔

"پوچھ تو لیا۔"

اس کی بات پر نور نے معصومیت سے کہا۔مارٹن کی مسکراہٹ گہری ہو گئی۔

"میں رات کے وقت کھانا کم کھاتا ہوں اگر کبھی رات کے کسی پہر بھوک لگ جائے تو سیب کھا لیتا ہوں حاضمہ بھی ٹھیک رہتا ہے۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

نور نے اس کی بات پر سر ہلا دیا اور خاموشی سے لیٹ گئی۔مارٹن بھی اپنی جگہ سمبھال چکا تھا۔اب کہنے پوچھنے کے لئے کچھ نہیں تھا۔اسی لئے دونوں نے خاموشی سے آنکھیں موند لیں۔مارٹن نے آنکھیں کھول کر نور کو دیکھا۔نور آنکھیں موندے سکون سے لیٹی یہ بات بھول گئی تھی کہ آج اس نے لائٹ بھی بند نہیں کی تھی۔مارٹن خاموشی سے اسے تکتا رہا۔خود پر نظروں کا احساس ہوتے ہی نور نے آنکھیں کھول کر مارٹن کی اور دیکھا۔وہ آنکھیں موندے بھاری سانس لے رہا تھا جو اس کے نیند میں ہونے کی گواہی تھی۔نور نے چادر منہ پر تانتے دوبارہ آنکھیں موند لی۔آنکھیں بند کئے ہی مارٹن کے چہرے پر دلکش مسکراہٹ دوڑ گئی تھی***

وہ نماز کے بعد قرآن و پاک کی تلاوت کر کے اٹھی ہی تھی کے اسے احساس ہوا دروازے کے پار کوئی کھڑا تھا۔وہ جب سے یہاں آئی تھی اور جب بھی قرآن پڑھ کر اٹھتی تھی اسے ہمیشہ یہ احساس ہوتا تھا کوئی تھا جو ابھی دروازے کی اوٹ میں ہوا تھا لیکن نور نے کبھی اس پر خاص غور نہیں کیا وہ اسے ہمیشہ اپنا وہم ہی سمجھتی۔آج کافی دن ہو گئے تھے انہیں واپس

آئے ہوئے۔ نور کی دوبارہ عزیز سے بات نہیں ہوئی تھی۔ وہ لاؤنج میں بیٹھا موبائل پر کچھ کر رہا تھا۔ نور اس کے سر پر نمودار ہوئی۔

"تمہیں کوئی کام دھندا نہیں ہے کیا؟"

کمر پر ہاتھ رکھے نور نے خالص زنانیوں کی طرح ہاتھ ہلا کر پوچھا۔ مارٹن ٹھٹکا پھر حیرت سے اسے دیکھنے لگا۔

"اتنے بڑے بزنس مین ہو لیکن سارا دن گھر پڑے رہتے ہو آخر تمہارا بزنس سمبھالتا کون ہے؟"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہ ابھی بھی ہاتھ جھلا جھلا کر بات کر رہی تھی۔

مارٹن جو آدھا لیٹا آدھا بیٹھا تھا فورن سے پہلے گلہ کھنکھارتا سیدھا ہوا۔

"میرا گھر ہے میں جیسے مرضی لیٹوں بیٹھوں میرا بزنس ہے میں جیسے مرضی سمبھالوں۔"

جب کوئی جواب نا سوجھا تو وہ گڑبڑا کر بولا۔

"میں نے کب کہا میرا بزنس ہے لیکن مجھے حیرت ہوتی ہے کیسے ڈان ہو تم سارا دن نکمے

لوگوں کی طرح گھر پڑے رہتے ہو نا کوئی کام نا کوئی دھندا ہو نہہ۔"

وہ سر جھٹک کر کہتی صوفے پر بیٹھ گئی۔مارٹن ڈھٹائی سے اٹھا اور جیکٹ جھاڑتا صدر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔اتنی عزت کے بعد مزید گھر میں رہنا اسے گوارہ نہیں کیا۔اس کے جاتے ہی نور نے دوبارہ گھر کی تلاشی شروع کر دی۔آج جویریا اور آسیہ جلدی ہی واپس چلی گئی تھیں۔نور نے مکمل کچن دیکھنے کے بعد واپس آ کر لاؤنج میں بیٹھ کر تھوڑی دیر مزید سر کھپایا مگر اسے کوئی آئیڈیا نہیں آیا کے کچن میں وہ خفیہ جگہ کہاں ہو سکتی ہے۔مارٹن کو گھر سے گئے ہوئے تقریباً دو گھنٹے ہو گئے تھے۔نور نے ایک بار پھر کچن میں جا کر اسے کھنگالنے کا سوچا۔بسم اللہ پڑھ کر وہ پھر سے اٹھی۔کچن کے سارے کیبنیٹ کھلے پڑے تھے اس وقت وہ فریج کے سامنے ٹخنوں کے بل بیٹھی اس کا جائزہ لے رہی تھی۔بہت کوشش کی بعد بھی اسے وہاں کچھ غیر ضروری چیز محسوس نہیں ہوئی تو وہ گہرا سانس خوا کے سپرد کرتی اٹھ کھڑی ہوئی۔اب تو اسے لگنے لگا تھا وہ اس جگہ کو کبھی ڈھونڈ نہیں پائے گی۔کندھے ڈھیلے چھوڑے وہ پلٹی ہی تھی کہ ٹھٹھک گئی۔بے یقینی سے آنکھیں پھاڑے وہ

پھیلے ہوئے کچن کو دیکھ رہا تھا۔اس کا وہاں ہونا ایک غیر متوقع بات تھی۔نور کی حالت غیر ہونے لگی۔اسے لگا وہ پکڑی گئی ہے۔جیری چل کر کچن میں وسط میں آ گیا۔

"بھابھی یہ سب کیا ہے؟"

اس کی آواز میں حیرت اور آنکھوں میں سوال تھا۔نور نے جواب نہیں سوجا جا رہا تھا۔

"بھابھی۔"

دوسری بار پکارنے پر اس نے کپکپاتی آنکھوں سے اسے دیکھا۔جیری کی آنکھوں میں یقینی تھی۔وہ بے اختیار ہی شیلف سے ٹیک لگا گیا۔نور سر جھکائے کھڑی تھی۔وہ بہانہ بنانا چاہتی تھی مگر زبان ساتھ نہیں دے رہی تھی۔کافی دیر کی خاموشی کے بعد وہ ہنس دیا۔اس کی ہنسی میں چھپا انصر نور کو بتا گیا تھا کے نورالعین کا پردہ فاش ہو چکا ہے۔

"دھوکہ؟"

وہ نور کی طرف دیکھنے لگا۔

نور گڑبڑا کر نظریں چرا گئی۔

"غدّاری؟"

نور کا گلا سوکھنے لگا۔

"یہاں مارٹن ہنٹر کو دھوکہ دیا جارہا ہے۔"

اس کی آواز میں چھپی غراہٹ محسوس کرتی نور کانپ گئی۔اپنا انجام سوچ کر ہی اس کا دل لرزنے لگا تھا۔

"کیوں بھابھی؟"

نور نے محسوس کیا اس کی آواز میں سختی کے ساتھ دکھ بھی تھا۔

"کس نے بھیجا ہے آپ کو یہاں؟"

اس کی مسلسل خاموشی پر وہ چلا کر بولا تو نور دہل کر دو قدم پیچھے ہٹ گئی۔

"جانتی بھی ہیں جب مارٹن کو اس کا پتا چلے گا وہ آپ کا کیا حشر کرے گا۔"

وہ ٹیک چھوڑ کر سیدھا ہو گیا۔

"اس کی دنیا میں دھوکے باز کی سزا صرف موت ہے۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

لفظوں پر زور دیتے وہ نور کے انگ انگ میں خوف پھیلا گیا تھا۔

"کیوں بھابھی؟"

اس بار اس کی آواز سرگوشی میں نکلی تھی۔ نور اس سے نظریں نہیں ملا پا رہی تھی۔

"وہ تو آپ سے اتنی محبت کرتا ہے آپ کو اپنی دنیا میں لے کر آیا لیکن پھر بھی آپ پر اپنی حکمرانی نہیں کی آپ کی ہر بات ہر بد تمیزی کو خاموشی سے سہتا ہے پھر بھی آپ اسے دھوکہ دے رہی ہیں۔"

وہ ضبط کھو رہا تھا یا نور کچھ زیادہ ہی خوفزدہ تھی پتا نہیں۔ وہ بولنا چاہتی تھی چیخ چیخ کر بتانا چاہتی تھی کہ اس نے اس کے بھائی کو مارا ہے لیکن اس کی زبان جیسے تالو سے چمٹ کر رہ گئی تھی۔

"اس سے تو اچھا تھا آپ اسے جان سے مار دیتی۔"

در و دیوار کو ہلا دینے والی آواز گونجی۔ نور کانپ گئی۔ اس نے سختی سے آنکھیں میچ لیں۔

"بھروسہ کیا تھا اس نے آپ پر اور آپ اس کی پیٹھ پیچھے اس کی ہی جاسوسی کر رہی ہیں؟"

جیری نے غم و غصے سے کہتے کھلی کیبنیٹ کو زور سے بند کیا۔ پورے کچن میں خوفناک آواز

گونج گئی۔ کیبنیٹ بند ہونے کی بجائے واپس کھل گئی۔نور نے سر اٹھا کر اسے دیکھا۔جیری کی آنکھیں اس وقت شدید لال تھیں۔نور کے لب کپکپائے۔وہ کچھ بولنا چاہتی تھی مگر ناکام رہی۔وہ خود پر بہت مشکل سے ضبط کئے ہوئے تھا۔

"بھائی کہا ہے مجھے اور شاید وہ لفظ مجھے روک رہا ہے مارٹن کے پاس جانے سے۔"

وہ بولا تو لہجہ ٹوٹا ہوا تھا۔

"ہم یتیم لوگوں کو بیوقوف بنانا کتنا آسان ہے۔"

وہ سر جھٹک کر ہنسا۔

"ذرا سا اپنا کہہ دو لو بن گئے بیوقوف۔"

نور نے نظریں جھکا لی۔وہ شرمندہ ہوئی تھی۔

وہ جانے کے لئے پلٹنے لگا لیکن کچھ سوچ کر رک گیا۔جیب سے گن نکال کر اس نے شیلف پر رکھ دی۔گن دیکھ نور کے اوسان خطا ہوئے تھے۔

"یہ لیں اور مار دیں اسے کیونکہ یہ حقیقت کھلنے پر تو وہ ویسے بھی مر ہی جائے گا۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

دکھ اور تاسف سے کہتے وہ گن وہی چھوڑے کچن کے ساتھ گھر کی دہلیز بھی پار کر گیا۔ نور ڈھنے والے انداز میں کرسی پر بیٹھتی لمبے لمبے سانس لینے لگی۔ اس کا دل سوکھے پتے کی مانند لرز رہا تھا۔

"کیا وہ اسے بتا دے گا؟"

وہ بڑبڑائی۔ اپنی موت کا سوچ کر ہی وہ خوفزدہ ہو رہی تھی۔ مختلف خیالات اس کے دماغ میں آ رہے تھے۔ اس نے عزیز کو بتانے کا سوچا لیکن ایسا بھی نا کر پائی۔ وہ نہیں چاہتی تھی مارٹن کو عزیز کے بارے میں پتا چلے۔ وہ خود یہاں مر بھی جاتی تو ٹھیک لیکن اپنی وجہ سے کسی اور کی جان نہیں جانے دے سکتی تھی۔ اس نے سب سے پہلے کانپتے وجود کو سمبھالتے کچن سیٹ کیا پھر کمرے میں آ گئی۔ کمرے میں آ کر اس نے الماری میں پڑا اپنا موبائل اٹھایا اور اسے لے کر واپس کچن میں آئی۔ وہ کیا کرنے جا رہی تھی اسے خود بھی نہیں پتا تھا۔ موبائل سے سم نکال کر اس نے جدا کی۔ بند موبائل کو ہی اس نے وہاں پڑے ایک شاپر میں ڈال دیا سم کو بھی ساتھ ہی رکھے وہ باہر نکلی۔ گیٹ سے باہر نکل کر اس نے دونوں

چیزیں ساتھ پڑی ڈسٹبن میں ڈال دی۔ تھوڑی دیر میں دونوں چیزیں وہاں آنے والی کچرے والی گاڑی سے کہیں دور چلی جانی تھی۔ واپس لاؤنج میں آکر وہ گہرے گہرے سانس لینے لگی۔ اسے نہیں پتا تھا آگے کیا ہونے والا ہے۔ اب بس اپنے انجام کا انتظار کرنے کے علاوہ اس کے پاس اور کچھ نہیں تھا۔ سم اور موبائل اس نے اس لئے پھینک دیے کہ اس کی اصلیت کھلنے کے بعد اگر وہ مارٹن کے ہاتھ لگ جاتا تو آفیسر عزیز بھی نور کی طرح زندگی سے ہاتھ دھو بیٹھتا۔ شام سے رات ہو گئی وہ ویسے ہی وہاں بیٹھی رہی۔ تقریباً نو بجے وہ گھر واپس آیا۔ وہ سر جھکائے بیٹھی تھی۔ لمحہ لمحہ قریب آتی اس کے قدموں کی آواز نور کے جسم کو ساکت کر رہی تھی۔ اسے لگ رہا تھا ابھی وہ اس کے نزدیک آئے گا اور اپنی گن میں پڑی سبھی گولیاں اس کے جسم میں اتار دے گا۔ وہ بلکل اس کے پاس آکر رکا۔ اس کی آنکھیں لال تھیں۔ نور کو محسوس ہوا اس کا جسم کانپ رہا ہے۔ وہ اس کے بوٹوں کو دیکھ رہی تھی۔ اس کا دل دھک دھک کر رہا تھا۔ ابھی وہ اپنی گن نکال رہا ہو گا۔ ابھی وہ اسے لوڈ کرے گا اور اگلے ہی لمحے نور زندگی سے ہاتھ دھو بیٹھے گی۔ یا ابھی وہ اس پر چلائے گا۔ وہ وسوسوں

میں گھرے بیٹھی تھی۔

"تم یہاں کیوں بیٹھی ہو تمہاری طبیعت ٹھیک ہے؟"

وہی نرم ٹھہرا ہوا لہجہ۔ نور کو لگا اس نے کچھ غلط سنا ہے۔ شاید موت کے خوف نے اس سے سہی سے سننے کی سکت چھین لی ہے۔

"نور تم ٹھیک ہو؟"

اس کے وجود میں حرکت نا ہونے پر مارٹن نے فکر مندی سے پوچھا۔ نور نے بمشکل جھکا سر اٹھا کر اسے دیکھا۔ وہ آنکھوں میں فکر لئے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔ اس کی آنکھیں لال کیوں تھیں؟ اس نے بمشکل تھوک نگلا۔ نور کو پاس سے شراب کی بو آئی۔ وہ شراب پی کر آیا تھا اسی لئے اس کی آنکھیں لال تھیں۔

"نور۔"

مارٹن اس کے قریب ہی بیٹھ گیا۔ وہ سرک کر پرے ہوئی۔ اس کا لہجہ روز مرا جیسا ہی تھا تو کیا جیری نے اسے میری اصلیت نہیں بتائی؟ اس نے مارٹن کو دیکھتے سوچا جو فکر مند سا اسے

ہی دیکھے جا رہا تھا۔ نور کی خاموشی مارٹن کو تشویش میں مبتلا کر رہی تھی۔

"میں ٹھیک ہوں۔"

اس نے خود کو کہتے سنا۔

"تو یہاں کیا کر رہی ہو اس وقت؟ تم سوئی کیوں نہیں؟"

اسے شاید تسلی نہیں ہوئی تھی۔

"مجھے نیند نہیں آ رہی تھی اسی لئے یہاں آ گئی۔"

نور خود کو کمپوز کرتی بولی۔

"اچھا۔"

اس نے لفظ کو لمبا کھینچے جانچتی نظریں نور کے چہرے پر گاڑیں۔ اس کے یوں دیکھنے پر نور پہلو بدل گئی۔

"تم نے کھانا کھایا؟"

مارٹن نے سر کو جھٹکتے نرمی سے پوچھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"نہیں۔"

"کیوں تم نے کھانا نہیں بنایا؟"

"نہیں۔"

اس کے مختصر جواب پر وہ اٹھا۔

"میں باہر سے کھانا لے کر آتا ہوں تم چلو گی ساتھ؟"

کہتے ساتھ ہی اس نے پوچھ بھی لیا۔ نور سر ہلاتی کھڑی ہو گئی۔ اس کا یوں مان جانا مارٹن کو سوچ میں مبتلا کر گیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"ٹھیک ہے تیار ہو جاؤ۔"

وہ واپس سے بیٹھتا بولا۔

"ٹھیک ہی تو ہوں۔"

نور نے خود کو دیکھتے کہا۔

"تیار ہونے سے میرا مطلب ہے چادر لے لو۔"

اس بار نور کو اس کے لہجے میں تھوڑی سرد مہری محسوس ہوئی لیکن اسے اپنا وہم سمجھتی وہ سر ہلا کر اوپر کی جانب چل دی جہاں کمرے میں اس کی چادر پڑی تھی۔ مارٹن کی پر سوچ نظریں اس کے پیچھے تک گئی تھیں۔

گاڑی کو روڈ پر ڈالے اس نے نور کو دیکھا جو کھوئی کھوئی سی بیٹھی تھی۔

"مجھے تمہاری طبعیت ٹھیک نہیں لگ رہی ڈاکٹر کے پاس چلیں؟"

مارٹن کی آواز پر وہ چونک کر اسے دیکھنے لگی۔ وہ ڈرائیونگ کرنے کے ساتھ ساتھ اسے بھی دیکھ رہا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"نہیں میں تو ٹھیک ہی ہوں تمہیں یونہی لگ رہا ہے۔"

وہ خود کو سنبھالتی بولی اور باہر دیکھنے لگی۔ اسے محسوس ہوا مارٹن اسے ہی دیکھ رہا تھا۔ نظریں واپس موڑنے پر اس کا دھیان ڈرائیونگ کی طرف پایا۔

ہوٹل کے باہر گاڑی روک کر وہ نور کی طرف مڑا۔

"پیک کروالوں یا یہی کر لیں ڈنر؟"

سٹئرینگ پر کہنی رکھے اس نے پوچھا۔

"بلکہ میں تو کہتا ہوں یہی کر لیتے ہیں۔"

اس کے کچھ کہنے سے پہلے وہ خود ہی دوبارہ بول پڑا۔

نور خاموشی سے اس کے ہمراہ نیچے اتری۔مارٹن نے اس کے قریب آنے پر اپنا ہاتھ اس کے آگے پھیلایا۔نور نے اس کے پھیلے ہاتھ کو دیکھنے کے بعد اسے دیکھا۔وہ ہلکا سا مسکراتا ہوا اسے ہی دیکھ رہا تھا۔نور نے خاموشی سے اپنے قدم آگے بڑھا دیے۔مارٹن ہنٹر کی مسکراہٹ سمٹ گئی تھی۔اپنے ہاتھ کو کوٹ کی جیب میں اڑسے وہ بھی اس کے پیچھے ہی چل پڑا۔

دونوں آمنے سامنے بیٹھے اپنا آرڈر لکھوا رہے تھے۔آرڈر دینے کے بعد مارٹن نے نور کی طرف دیکھا جو ہاتھ میں پکڑے مینیو کارڈ پر نظریں دوڑاتی منہ کے عجیب سے سٹائل بنا رہی تھی۔مارٹن نے اپنی مسکراہٹ سمبھالتے اسے پکارا۔نور نے مینیو کارڈ سے نظریں ہٹا کر اسے دیکھا۔

"ہو گیا؟"

اس نے آرڈر کا پوچھا۔ نور نے نفی میں سر ہلا دیا۔ مارٹن نے اس کے ہاتھ سے مینیو کارڈ لیا اور خود ہی نور کے کھانے لائق چیز آرڈر کر دی۔ اب وہ دونوں خاموشی سے آمنے سامنے بیٹھے تھے۔ نور نے دیکھا وہاں زیادہ تر کپل ہی تھے۔ لڑکیوں نے اپنے کلچر کے مطابق ڈریسنگ کی تھی۔ نور ان سب میں الگ ہی دکھائی دے رہی تھی۔ چند اک لوگوں نے تو اپنی ٹیبل پر بیٹھے منہ موڑ موڑ کر نور کو دیکھا تھا۔ ان کے ایسے دیکھنے پر نور نروس ہونے لگی۔ مارٹن نے نور کی بے چینی نوٹ کی۔

"یہاں جو سب موجود ہیں ان سب میں اک نور العین ہی پیاری لگ رہی ہے۔"

مارٹن نے اس کی خفت دور کرتے کہا۔

"لوگوں کی طرف مت دیکھو نور یہ اس قابل نہیں ہیں کے انہیں دیکھا جائے۔"

وہ سنجیدگی سے بولا تو نور بس اس کا چہرہ دیکھ کر رہ گئی لیکن ایک بات تھی مارٹن کی بات پر اس نے آس پاس کے لوگوں کو نظر انداز کر دیا تھا۔ ویٹر نے کھانا لا کر دونوں کے سامنے

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

رکھ دیا۔نور کے سامنے اس وقت ویجیٹیبل پاستا پڑا تھا۔نور نے شکر کا سانس لیتے کھانا شروع کیا۔وہ باہر کے چکن کے نزدیک بھی نہیں جاتی تھی۔پہلی چمچ منہ میں لے جاتے ہی اس نے مارٹن کو دیکھا وہ چھری اور فورک کو ہاتھ میں پکڑے چکن کھا رہا تھا۔نور نے دیکھا اس گوشت کا رنگ حد سے زیادہ گلابی تھا۔

"تم کیا کھا رہے ہو۔"

عادت سے مجبور اس نے پوچھ ہی لیا۔

"پورک۔"

مختصر کہہ کے اس نے فورک کی مدد سے ایک ٹکرا منہ میں رکھا۔

"چھیییی۔"

نور نے منہ بگاڑ کر کہتے اپنی پلیٹ بھی پرے سرکا دی۔

مارٹن نے آئی برو اٹھا کر اسے دیکھا۔

"کتنے گندے ہو تم۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہ منہ کے الٹے سیدھے زاویئے بنا کر بولی۔

"اسلام میں حرام ہے یہ ہٹاؤ اسے۔"

وہ سختی سے بولی۔مارٹن بنا اثر لئے کھاتا رہا۔نور کا دل کیا اس کے آگے سے پلیٹ اٹھا کر پرے پھینک دے لیکن وہ اس حرام چیز کو ہاتھ نہیں لگانا چاہتی تھی۔وہ اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی۔مارٹن نے حیرت سے اسے اور پھر اس کی پاستے سے بھری پلیٹ کو دیکھا۔

"میں گاڑی میں جا رہی ہوں تمہارا ہو جائے تو آجانا۔"

وہ سپاٹ سی کہتی جانے ہی لگی تھی کے مارٹن اپنی جگہ چھوڑ کر کھڑا ہو گیا۔

"تم نے کھانا نہیں کھایا؟"

"مجھے بھوک نہیں ہے۔"

وہ سینے پر بازو باندھے ناراضگی سے بولی۔

مارٹن اس کی ناراضگی کی وجہ سمجھ گیا۔بنا کچھ کہے اس نے ویٹر کو آواز دی اور اپنی پلیٹ اسے لے جانے کو کہا۔ویٹر خاموشی سے اس کے سامنے پڑی پلیٹ اٹھا کر لے گیا۔نور واپس بیٹھ

کر خاموشی سے کھانا کھانے لگی۔

"آج کے بعد یہ گندی چیز کھائی تو میں تمہارے ساتھ ایک پلیٹ میں کبھی کچھ نہیں کھاؤں گی۔"

وہ دھمکی بھرے انداز میں کہتی اپنا پاستا کھانے لگی۔

اس کی دھمکی پر مارٹن بس اسے دیکھ کر ہی رہ گیا۔ آدھی پلیٹ پر ہاتھ صاف کرنے کے بعد باقی کی آدھی اس نے مارٹن کے آگے کر دی جو تب سے بنا کچھ اور منگوائے خاموشی سے بیٹھا تھا۔ اپنے سامنے نور کی پلیٹ دیکھ اس نے نا سمجھی سے نور کو دیکھا۔

"میرا پیٹ بھر گیا۔"

وہ سپاٹ سی بولی اور ٹیشو سے منہ صاف کرنے لگی۔ مارٹن کے لئے یہ بات کسی لاٹری سے کم نہیں تھی کہ نور نے اپنی پلیٹ اس کے سامنے رکھی ہے۔ وہ دل ہی دل میں مسکراتا پلیٹ میں رکھے اسے کے فورک سے پاستا کھانے لگا تب تک نور خاموشی سے بیٹھی رہی۔ کھانا کھانے کے بعد مارٹن نے بل پے کیا اور دونوں واپسی کے لئے نکل پڑے۔

"تم آئس کریم کھاؤ گی؟"

مارٹن کے لہجے میں سمائی خوشی کی نور کو سمجھ نہیں آئی۔

"ہاں۔"

اس کے ہاں پر مارٹن نے گاڑی ایک آئس کریم پارلر کے سامنے روکی۔ایک کون آئس کریم لے کر وہ واپس گاڑی میں آکر بیٹھ گیا۔

"تم نہیں کھاؤ گے؟"

نور نے سرسری سا پوچھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"نہیں میں ذائقہ خراب نہیں کرنا چاہتا۔"

وہ مسکرا کر کہتا گاڑی سٹارٹ کرنے لگا۔نور کو سمجھ نہیں آئی وہ کون سے ذائقے کی بات کر رہا ہے۔گھر واپس آکر دونوں نے کمرے کی راہ لی۔نور نے نوٹس کیا مارٹن خوش خوش دکھائی دے رہا ہے لیکن وجہ اسے سمجھ نہیں آئی۔رات نور کے سونے سے پہلے مارٹن نے اسے بتایا تھا کہ شائین کی ڈیلیوری ڈیٹ آج سے دس دن بعد ہے جس کا سن کر نور کو خوشی کے

ساتھ حیرت بھی ہوئی تھی۔ حیرت ظاہر کرنے پر مارٹن نے اسے بتایا شائین کی رپورٹس میں کچھ میڈیکل ایشو آئے ہیں جس کی وجہ سے اس کی ڈلیوری وقت سے پہلے ہو گی۔ مارٹن کی بات پر نور نے محض سر ہلا دیا تھا***

مارٹن نور کے کہنے پر اسے شائین سے ملوانے لایا تھا۔ نور شائین کے پاس بیٹھی اسے ڈھیروں مبارک بعد دے رہی تھی۔ مارٹن جیری اور حاشر ایک ساتھ اندر داخل ہوئے۔ نور کو وہاں چھوڑنے کے بعد مارٹن کہیں چلا گیا تھا اور اب دونوں کے ہمراہ واپس آیا تھا۔ نور اور جیری کی نظریں ملی اور نور نظریں چرا گئی۔ جیری بھی سپاٹ سا چہرہ لئے بیٹھ گیا۔

"شائین بچے کا کوئی نام سوچا ہے؟"

نور نے اشتیاق سے پوچھا۔

"نہیں فلحال تو نہیں۔"

شائین نے مسکرا کر جواب دیا۔ اس کی بات پر نور کچھ سوچنے لگی شاید ہونے والے بچے کا نام۔

"ویسے یہ جیری لڑکیوں والا نام نہیں ہے؟"

کسی خیال کے تحت اس نے پوچھا یا شاید وہ جیری سے بات کرنا چاہتی تھی جو خاموشی سے بیٹھا تھا۔خاموش تو باقی دونوں بھی تھے لیکن نور کو جیری کی خاموشی کھل رہی تھی۔وہ جب بھی اس سے ملتا تھا ہمیشہ کچھ نا کچھ بولتا رہتا تھا لیکن اس وقت وہ گہری سنجیدگی میں ڈوبا تھا۔

"کیا ٹام اینڈ جیری میں جیری لڑکی تھا؟"

جواب حاشر کی طرف سے آیا تھا۔

"نہیں۔"

نور نے سر نفی میں ہلایا۔

"تو پھر؟"

حاشر نے مسکراہٹ دباتے کہا۔نور خفیف سا مسکرا دی۔

"ہم نے یہی سوچا تھا کہ اس دنیا میں آنے والے نئے وجود کا نام مارٹن ہی رکھے اسی لئے ہم نے کوئی نام نہیں سوچا لیکن اب تم بھی آ گئی ہو تو تم سوچ لو کوئی اچھا سا نام۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

شائین نے پیار سے اسے دیکھتے کہا۔ نور نے مارٹن کو دیکھا جو شائین کی بات پر نور کو ہی دیکھ رہا تھا۔

"میں رکھ لوں؟"

اس نے مارٹن کو دیکھتے بچوں کی طرح پوچھا۔ مارٹن کو اس پر ڈھیروں پیار آیا۔

اس نے مسکرا کر سر کو خم کر دیا۔ نور کا چہرہ چمک اٹھا اور جب تک وہ وہاں رہے تب تک وہ بچے کا نام ہی سوچتی رہی واپسی کے سفر پر بھی وہ مارٹن کو مختلف نام بتا کر مشورہ لے رہی تھی۔ مارٹن بس مسکرا کر ہر نام پر سر خم کر رہا تھا۔

"لڑکی کا نام نایاب اور لڑکے کا نام قیس کیسا ہے؟"

رات کو وہ سونے کے لئے لیٹے ہی تھے جب نور نے پوچھا۔ مارٹن نے مشکل سے اپنی مسکراہٹ چھپاتے سر ہلا دیا۔ جیری کے گھر سے آنے کے بعد وہ مسلسل بچے کا نام ہی سوچ رہی تھی***

اج جو یریا نہیں آئی تھی اسی لئے نور نے آسیہ کو کچن کا کام سونپ کر خود گھر کا کام کرنا شروع

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

کر دیا۔بیڈ شیٹ ٹھیک کرتے اس کی نظر بیڈ کے سائیڈ پر پڑی۔وہاں کوئی عجیب سا نشان تھا۔نور نے بیڈ کا گدا ہلکا سا اوپر کر کے دیکھا وہ جگہ باقی جگہ سے بہت مختلف تھی۔نور نے ہاتھ بڑھا کر اس جگہ کو چھوا بے اختیار ہی اس کے دماغ میں کچھ کلک ہوا۔نور نے ہاتھ سے اس جگہ نوک کیا۔وہ ایسی آواز تھی جیسے دوسری طرف جگہ خالی ہو۔نور نے گدا واپس سیٹ کیا اور نیچے آئی مارٹن گھر پر نہیں تھا۔اپنی تسلی کرنے کے بار وہ واپس اوپر آئی اور گدا اٹھا کر ایک بار پھر اس نے اس جگہ نوک کیا۔آواز ویسی ہی تھی۔نور نے گدا سرکا کر اس جگہ کو خالی کیا اور گھٹنوں کے بل وہاں بیٹھ گئی۔نور نے دیکھا وہ ایک چھوٹا سا خانہ تھا جس میں ایک عجیب سی چابی پڑی تھی۔چابی کو ہاتھ میں لے کر اس کی آنکھیں چمک اٹھی۔وہ چابی مور کی شیپ کی تھی۔چابی کس چیز کی ہیں یہ نور کے علم میں نہیں تھا۔وہ چابی لے کر اٹھی۔گدا واپس سیٹ کیا اور کمرے کی تلاشی شروع کر دی۔وہ ہر جگہ ہر دراز الماری میں وہ چابی لگا کر دیکھ رہی تھی لیکن وہ چابی سب سے مختلف تھی۔نور نے کمرے میں بنی ہر لاک چیز کو دیکھا مگر وہ چابی کہیں نہیں لگی۔اب یہ ایک نیا امتحان تھا اتنے بڑے گھر میں وہ چابی کس

چیز کی ہے یہ پتا کرنا بہت مشکل کام تھا۔ نور پریشان سی کمرے سے باہر نکل آئی اب اس کا رخ کچن کی اور تھا۔ کچن میں آسیہ کھانا بنا رہی تھی۔ نور خاموشی سے آکر شیلف کے پاس پڑے سٹول پر بیٹھ گئی۔

"میڈم جی صاحب جی کیا زیادہ تر گھر سے باہر ہی رہتے ہیں میں جب بھی آتی ہوں وہ گھر ہوتے ہی نہیں؟"

آسیہ نے سینک میں ہاتھ دھوتے پوچھا شاید وہ کھانا بنا چکی تھی۔ نور کھوئی سی بیٹھی تھی۔ اس کا دماغ چابی کی طرف تھا۔

"میڈم جی۔"

آسیہ کی دوبارہ پکار پر نور چونک کر ہوش کی دنیا میں واپس آئی چابی اس کے ہاتھ سے چھوٹ کر زمین پر گر گئی۔

"افففف او آسیہ کیا ہو گیا ہے؟"

چابی کے گرنے پر نور نے غصے سے کہا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"میڈم جی میں تو بس پوچھ ہی رہی تھی۔"

آسیہ نے مسکین سی شکل بنائی۔ نور چابی اٹھانے کے لئے سٹول پر بیٹھے ہی جھکی۔ چابی اٹھا کر وہ واپس سیدھی ہونے ہی لگی تھی۔ وہ ٹھٹھک کر رکی۔ نور نے کئی بار آنکھیں بند کر کے کھولی کے گویا کہیں یہ خواب تو نہیں۔ وہ ایک کی ہول تھا جو لال رنگ کے ڈیزائن میں چھپا ہوا تھا۔ اسے دور سے دیکھنے میں وہ لال رنگ کا ڈیزائن ہی لگتا لیکن نزدیک سے دیکھنے پر وہ ایک کی ہول تھا۔ نور العین حیدر کے چودہ طبق روشن ہو چکے تھے۔ اس نے لرزتے ہاتھوں سے چابی کو اس کی ہول کے اندر ڈالا۔ بنا کسی زحمت کے وہ چابی کی ہول کے اندر چلی گئی۔ نور کی آنکھیں پھیل گئی تھیں۔ اس نے چابی کو گھمانے کی بجائے واپس نکال لیا۔ وہ سپاٹ سے چہرے کے ساتھ سیدھی ہو کر بیٹھی۔ آسیہ منہ دوسری طرف کئے کسی کام میں مصروف تھی۔ نور کے تن بدن میں خوشی کی لہریں دوڑ رہی تھیں۔ اسے وہ خفیہ جگہ مل گئی تھی۔ مارٹن کے خلاف ثبوت اس کے ہاتھ لگنے والے تھے۔ اس کا بدلہ پورا ہونے والا تھا۔ نور کے اندر بہتا آگ کا لاوا ابلنے لگا۔ اب اسے صحی وقت کا انتظار تھا۔ اس نے چابی

واپس اسی جگہ رکھ دی جہاں سے اٹھائی تھی۔ آسیہ کے جانے سے پہلے ہی مارٹن واپس آ گیا تھا۔ رات کے کھانے کے بعد وہ دونوں سونے کے لئے لیٹے۔ مارٹن نے نوٹس لیا نور کافی خوش خوش تھی لیکن وہ جتنی خوش تھی اتنی ہی خاموش خاموش بھی تھی۔ اگلی صبح نور العین کی جیت کی تھی اور مارٹن ہنٹر کی بربادی کی۔ نور گہری نیند میں سو چکی تھیں لیکن مارٹن کی دونوں آنکھیں نور کے پرسکون چہرے پر ٹکی ہوئی تھیں***

آسیہ کو اس نے کل ہی چھٹی دے دی تھی۔ آج گھر پر اس کے ساتھ جویریا موجود تھی۔ مارٹن کے گھر سے جانے کے بعد ہی نور نے اسے دروازے کے پاس رکھوالی کے لئے کھڑا کر دیا اور چابی لے کر کچن میں آ گئی تھی۔ چابی کو کی ہول میں ڈالتے اس کا دل زوروں سے دھڑک رہا تھا۔ اس نے چابی گھمائی اور سامنے بنی شیلف کی دیوار بنا کسی آواز کے دو ہندسوں میں بٹ گئی۔ نور کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئی تھیں۔ اندر کافی اندھیرا تھا۔ نور نے زبان تر کی اور جھک کر پہلا قدم بڑھایا۔ سامنے سیڑیاں تھیں۔ وہ جھکتی ہر سیڑی پر احتیاط سے قدم رکھتی۔ قدم رکھتے ہوئے محسوس ہوا آگے زمین ہے۔ نور نے تسلی کرتے دونوں قدم رکھے

اور سیدھی ہو کر کھڑی ہو گئی۔ نور نے دیوار پر ہاتھ مارتے اسے ٹٹولنا شروع کیا۔ وہ سوچ بورڈ ڈھونڈ رہی تھی۔ جس جگہ وہ کھڑی تھی وہیں ساتھ ہی دیوار پر بورڈ لگا تھا۔ نور نے اندازے سے ہی بورڈ پر لگے بٹنوں میں سے ایک کو دبایا۔ دیکھتے ہی دیکھتے پورا کمرہ روشنی میں نہا گیا۔ نورالعین حیدر حیرت کی مورت بنی سامنے کا منظر دیکھ رہی تھی۔ اس کے سامنے ہی کرسی کے ساتھ ایک لڑکی بندھی تھی۔ وہ لڑکی زندہ تھی یا مردہ نور کو اندازہ نہیں ہوا۔ اس لڑکی کی گردن آگے کی طرف گری ہوئی تھی۔ کمرے میں آس پاس چھوٹے چھوٹے باکس تھے جس میں ایک انسان کے کھڑے ہونے کی جگہ تھی لیکن جو چیز اس کے اندر موجود تھی وہ نور کو خوفزدہ کرنے کے لئے کافی تھی۔ ہر باکس کے اندر سانپ، کیڑے، بچھو، کاکرچ، جیسی چیزیں موجود تھیں۔ وہ شیشے کے بنے ہوئے تھے۔ رنگ برنگے سانپ اپنی زبان باہر نکالتے باکس میں ادھر سے ادھر رینگ رہے تھے۔ نور نے بمشکل تھوک نگلا اور قدم لڑکی کی طرف بڑھا دیے۔ اس کی نظر بے اختیار ہی ایک پنجرے پر گئی۔ اس میں قید ایک چڑیا ادھر سے ادھر پھدک رہی تھی۔ چڑیا کی نئی پیشانی پر کالے رنگ کی مالکل کا نشان واضح تھا۔ نور کی

آنکھیں حیرت سے پھیل گئی۔اس کی پیٹھ پر دائرے کی شکل میں بال غائب تھے۔یہ وہی چڑیا تھی جسے نور نے پانی پلایا تھا۔وہ چڑیا سے دھیان ہٹاتی لڑکی کی طرف بڑھی۔

لڑکی کے قریب پہنچ کر نور نے اسے ہلایا۔نور کے ہلانے پر لڑکی کے وجود میں حرکت ہوئی۔اسے زندہ دیکھ نور نے سکون کا سانس لیا۔سامنے کسی لڑکی کو کھڑا دیکھ وہ لڑکی اپنی مدد کی فریاد کرنے لگی۔نور نے اس لڑکی کو پہچان لیا تھا۔پہلے نور نے اس کے ہاتھوں کو آزاد کیا اور پھر اس کے پیروں کو۔وہ لڑکی کھڑی ہونے کی کوشش کرتی لڑکھڑا کر گرنے لگی لیکن اس سے پہلے ہی نور اسے تھام چکی تھی۔نور کو اس وقت مارٹن سے شدید نفرت محسوس ہوئی۔لڑکی کے دونوں کندھوں سے کپڑا پھٹا ہوا تھا۔مارٹن کے لئے نفرت بڑھ گئی تھی۔اسے یقین نہیں آرہا تھا مارٹن جسموں کا بھی بھوکا ہے۔نور کو وہاں ایک دروازہ بھی نظر آیا لیکن سب سے پہلے اسے اس لڑکی کو وہاں سے نکالنا تھا۔اسے سہارا دے کر وہ اپنے ساتھ سیڑیوں کی طرف لے جانے لگی۔سیڑیوں کے قریب پہنچ کر اس نے پہلا قدم سیڑی پر رکھا ہی تھا کہ اسے سامنے دو پیر نظر آئے۔ان کا رخ ان کی طرف ہی تھا۔نور کو لمحہ

نہیں لگا تھا جاننے میں وہ کون ہے۔وہ پکڑی گئی تھی رنگے ہاتھوں۔اسے لگا اس کے جسم سے جان نکل رہی ہے۔نور کو سمجھ نہیں آیا وہ کسے سمبھالے خود کو یا اس لڑکی کو؟وہ جھکا اس کی آنکھیں حد سے زیادہ لال تھیں۔اس کی آنکھوں میں چھائی سرخی دیکھ نور کے جسم سے جان نکل گئی۔لڑکی جو اس کے سہارے پر بمشکل کھڑی تھی بیلنس کھوتی زمین پر گر گئی۔نور بنا پلک جھپکائے سامنے کھڑے مارٹن کو دیکھ رہی تھی۔ان دو آنکھوں میں دنیا جہاں کا خوف در آیا تھا۔وہ جھک کر چلتا ہوا اس کے سامنے آکر کھڑا ہو گیا۔اس کی نظروں کی تپش نور کے پورے وجود کو جھلسانے لگی تھی۔لڑکی کا بھی مارٹن کو دیکھ کے کچھ یہی حال تھا۔مارٹن کی خونخوار نظریں نور پر گڑی تھیں۔

"ویل پلیئڈ نور۔"

وہ بولا تو اس کے لہجے کی سرد مہری پر نور کی ریڑ کی ہڈی میں سنسناہٹ دوڑ گئی۔وہ ہلنا چاہتی تھی لیکن اس سے ہلا نہیں جا رہا تھا۔موت اس کے سامنے کھڑی تھی۔اسے جویریا کا خیال آیا۔وہ کہاں تھی؟نور نے اسے رکھوالی کے لئے کھڑا کیا تھا اگر وہ پکڑی گئی تھی اس کا

مطلب اب وہ بھی ماری جانے والی تھی۔

مارٹن سے ہٹتی اس کی نظریں پیچھے کی جانب گئی۔حاشر جویریا کا ہاتھ سختی سے جکڑے انہیں ہی دیکھ رہا تھا۔اس کی آنکھوں میں بھی غم و غصہ تھا۔نور سختی سے آنکھیں مینچ گئی۔مارٹن کی جھلسا دینے والی نظریں نور کے جسم میں آگ لگا رہی تھیں۔ایسا لگ رہا تھا وہ اسے اپنی نظروں سے ہی جلا کر مارنے کا ارادہ رکھتا تھا۔

"مارٹن سے گداری کی سزا صرف موت ہے۔"

اس کے قریب منہ کر کے وہ پھنکارا تھا۔نور نے جھٹ سے آنکھیں کھولیں۔نور کو لگا آج اسے آس پاس باکس میں موجود سانپ اور کیڑے مکوڑوں کا کھانا بنایا جائے گا۔اسے اپنے سارے جسم پر کیڑے رینگتے محسوس ہوئے۔اسے لگا سانپ اس کی گردن کے گرد لپیٹا مارے اس کا سانس روک رہا ہے۔نور کو اپنا سانس رکتا ہوا محسوس ہوا۔مارٹن نے اس کا بازو پکڑا اور اسے اپنے ساتھ گھسیٹتے ہوئے لے جانے لگا۔نور کو نہیں پتا تھا وہ اسے کہاں لے کے جانے والا ہے۔اسے کیسی موت دینے والا ہے وہ بس بے جان گڑیا کی طرح اس کے

ساتھ ساتھ چلتی جا رہی تھی۔اس نے لا کر نور کو گاڑی میں پٹخا اور خود دندناتا ہوا ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔نور رونا چاہتی تھی لیکن وہ رو نہیں پا رہی تھی۔آنکھیں جیسے پتھر کی ہو گئی تھیں۔وہ سوکی سپیڈ سے گاڑی دوڑا رہا تھا۔نور سختی سے آنکھیں مینچے بیٹھی تھی۔

"اگر مرنا ہی ہے تو ڈر ڈر کے کیوں مروں۔"

اس نے خود کو بڑبڑاتے سنا۔آدھے گھنٹے کی ڈرائیونگ کے بعد گاڑی ایک جھٹکے سے رکی۔نور ڈیش بورڈ سے ٹکراتے ٹکراتے بچی تھی۔مارٹن نے گاڑی سے نکل کر اسے بھی کھینچ کر باہر نکالا۔نور نے دیکھا وہ جنگل تھا۔مارٹن اسے لئے تیز تیز چل رہا تھا۔وہ ایک خوبصورت سا اور بہت بڑا فارم ہاؤس تھا جس کے اندر وہ دونوں داخل ہوئے تھے۔یہ فارم ہاؤس چاروں اور جنگل سے گھرا ہوا تھا۔اس نے نور کو لے جا کے فارم ہاؤس کی پچھلی طرف بنے ایک کمرے میں پٹخا۔وہ کمرہ ہر طرح کے فرنیچر سے عاری تھا۔نور خوفزدہ سی زمین پر بیٹھی اسے دیکھ رہی تھی۔آنکھوں میں غم و غصہ لئے وہ کمرے سے نکل گیا۔اب نور وہاں اکیلی قید ہو چکی تھی۔سرک سرک کر وہ پیچھے دیوار سے لگ گئی۔اس کا وجود ہلکا ہلکا لرز رہا تھا۔کمرے کو

جانچنے کے لئے اس نے آس پاس نظریں دوڑائیں۔وہ بلکل خالی تھا۔نور کو وہاں جگہ جگہ خون کے دھبے دکھائی دیے جو سوکھ چکے تھے۔خون کو دیکھ کر وہ مزید خود میں سمٹ گئی۔کمرے میں روشن دان یا کھڑکی نام کی کوئی چیز نہیں تھی۔وہ رونے لگی۔آنسو گال سے ہوتے اس کا گھٹنا بگو رہے تھے۔اسے ربیع کی یاد آئی۔آنسوؤں میں روانی آگئی۔

"کس سے ڈر رہی ہو نور؟یہاں آنے سے پہلے تم اپنے انجام کے لئے تیار ہو کر آئی تھی تو پھر یہ ڈر کیوں؟"

وہ گھٹنوں میں سر دیے بڑبڑانے لگی۔

"اگر میری موت ایسے ہی لکھی ہے تو ایسے ہی سہی۔"

اس نے جھکا سر اٹھالیا۔پہلے کی نسبت آنکھوں میں ڈر قدرے کم تھا۔وہ اب اپنی موت کا انتظار کرنے لگی تھی۔وقت آگیا تھا نور العین کے اختتام کا۔دھیرے دھیرے دن کو سرکاتے رات آنے لگی۔کمرے میں روشنی گھٹ رہی تھی۔وہ ویسے ہی بیٹھی رہی۔دروازہ کھلا۔اس نے آنکھیں مینچ لی۔وہ چلتا ہوا اس کے سامنے آکر کھڑا ہو گیا۔ایک بار پھر سویا ڈر

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

جاگنے لگا تھا۔وہ ٹخنوں کے بل اس کے سامنے بیٹھ گیا۔نور نے ہمت کرتے سر اٹھایا۔آنکھیں میں سرخی لئے وہ اسے ہی دیکھ رہا تھا۔آنکھوں میں سرخی کی وجہ کچھ غصہ اور کچھ شراب تھی۔وہ شراب کے نشے میں تھا۔نور کو اس سے خوف محسوس ہوا۔

"کیوں نور؟"

وہ بولا تو آواز میں دکھ تھا۔وہ خاموش رہی۔

"کیوں کیا تم نے ایسا؟"

خاموشی کو چیر دینے والی آواز اس کے کانوں سے ٹکرائی تو وہ کانپ کر سر گھٹنوں میں دے گئی۔

"مارٹن ہنٹر سے غدّاری۔"

وہ طنزیہ ہنسا۔

"کس نے بھیجا تھا تمہیں یہاں؟"

وہ اب مدعے پر آیا۔وہ خاموش رہی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"میں پوچھ رہا ہوں کس نے بھیجا ہے تمہیں یہاں؟"

وہ واپس سے کھڑا ہوتا ڈھاڑا۔ نور نے کانپ کر کانوں پر ہاتھ رکھ لئے۔ مارٹن نے کھینچ کر اسے کھڑا کیا۔ وہ اس کی آنکھوں میں دیکھنے سے کترا رہی تھی۔ مارٹن کی آنکھوں میں کچھ تھا جو نور کو خوفزدہ کرنے کے ساتھ کسی اور احساس سے بھی دوچار کر رہا تھا۔

"میری طرف دیکھو نور۔"

اس نے نور کو جبڑے سے بینچ کر اس کا چہرہ اپنی طرف کیا۔ نور کی پلکیں لرز رہی تھیں۔ آنکھوں میں موٹے موٹے آنسو آگئے۔ مارٹن ہنٹر کے دل کو کچھ ہوا تھا۔

"کیوں کیا تم نے ایسا؟"

وہ دیوانہ وار پوچھتے اس کا چہرہ دونوں ہاتھوں میں تھام گیا۔ نور نے جھٹک کر اس کا ہاتھ پیچھے کیا۔ مارٹن کے جسم میں کرنٹ دوڑ گیا تھا۔

"وجہ تمہیں پتا ہونی چاہیے مارٹن ہنٹر۔"

وہ آنکھوں کو چھوٹی کئے چبا کر بولی۔ مارٹن کی آنکھوں کی سرخی مزید بڑھ گئی تھی۔

"کیوں؟"

وہ لفظ پر زور دیتا اس کا بازو دبوچ گیا۔

"کیوں؟"

وہ ہنس دی۔ نور کے قہقہے پورے کمرے میں گونجنے لگے تھے۔ مارٹن جبڑے بینچے اسے دیکھ رہا تھا۔ بازو پر گرفت سخت ہوئی تو وہ سسک پڑی۔ آنکھیں پھر سے نم ہوا ٹھی تھیں۔

"بتاؤ مجھے؟"

وہ غرایا تھا۔ نور نے طنزیہ مسکراتے سر نفی میں ہلا دیا۔ اسے اندازہ ہو رہا تھا مارٹن کتنا بے تاب ہے وجہ جاننے کے لئے۔ وہ اسے تڑپانا چاہتی تھی جیسے وہ تڑپی تھی۔ مارٹن نے اس کے بازو پر دباؤ بڑھا دیا۔ نور کے بازو کی ہڈیاں چٹخنے لگی۔ اسے لگا آج اس کے بازو کی ہڈی ٹوٹ جائے گی۔ دونوں کی آنکھیں ایک دوسرے میں گڑی تھیں۔ ایک کی آنکھوں میں غم و غصہ تھا تو دوسری کی درد کے ساتھ طنز۔

"کس نے بھیجا تمہیں یہاں؟"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اس کے چہرے کے قریب چہرہ کر کے وہ دوبارہ غرایا۔وہ اس بار بھی طنزیہ مسکراتی اسے دیکھتی رہی۔

"عزیز۔"

اس نے پوچھا نہیں تھا چبا کر بتایا تھا۔نور کی مسکراہٹ سمٹ گئی۔وہ گینگسٹر تھا۔نور کی آنکھوں میں وہ نام وہ پڑھ چکا تھا جسے نور چھپا رہی تھی۔اس نے جھٹکے سے نور کا بازو چھوڑا۔غم و غصے کے ساتھ اب اک اور احساس نے مارٹن ہنٹر کے اندر جنم لیا تھا اور اس احساس کا نام تھا جلن۔نور کی زبان تالو سے چمٹ گئی تھی۔اس نے اپنی جیکٹ کی جیب میں ہاتھ ڈالا اور واپس نکالنے پر اس کے ہاتھ میں ایک موبائل اور سم تھی۔اب اس کہ چہرے طنزیہ مسکراہٹ تھی اور نور کے چہرے کی ہوائیاں اڑی تھیں۔

"تم نے نہیں اگلا تو کیا ہوا جو یریا تو تھی۔"

وہ سر کو خم دے کر کہتا کمرے سے نکلنے لگا لیکن نور اس کے راستے میں حائل ہو کر اس کا راستہ روک چکی تھی۔

"تم کسی کو کچھ نہیں کرو گے۔"

اس نے انگلی اٹھائے دہشت میں ڈوبی آواز میں کہا۔

"میں کیا کروں گا یہ تم بھی اچھے سے جانتی ہو۔"

جواب میں وہ وہی سرد مہری لئے بولا۔

"کسی کا کوئی قصور نہیں ہے اس میں سب بے قصور ہیں۔"

نور نے لہجے کو ہموار رکھتے کہا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"اچھا۔"

وہ اس کے قریب آنے لگا۔

"دور رہو مجھ سے۔"

اس کی اتنی نزدیکی پر نور نے اس کے سینے پر ہاتھ رکھے اسے پیچھے دھکیلا تھا۔مارٹن لڑکھڑا کر پیچھے ہوا تھا۔ایک آخری قہر آلود نظر اس نے نور پر ڈالی اور کمرہ لاک کئے وہاں سے نکل گیا۔وہ جانتا تھا اگر مزید وہاں رہتا تو نور کو نقصان پہنچا سکتا تھا۔

"دروازہ کھولو تم مجھے یوں یہاں بند نہیں رکھ سکتے۔"

وہ دروازہ کھٹکھٹاتی چلا رہی تھی۔

"نفرت کرتی ہوں میں تم سے نفرت تم ایک خونی ہو ایک گھٹیا انسان ہو۔"

غم و غصے سے چلاتی وہ مسلسل دروازہ پیٹ رہی تھی۔

"خدا کرے تم مر جاؤ مر جاؤ تم۔"

وہ دیوار کے ساتھ لگا اس کی چیخوں و پکار سن رہا تھا۔

"کتے کی موت مرو گے تم کفن بھی نصیب نہیں ہو گا تمہیں۔"

وہ دروازے سے ٹیک لگا کر بیٹھ گئی۔دوسری طرف وہ دیوار سے سر ٹکائے کھڑا کرب سے آنکھیں میچے ہوئے تھا۔

"مر جاؤ تم۔"

وہ نیم مردہ آواز میں کہتی رونے لگی۔مارٹن نے آنکھیں کھولی جو حد سے زیادہ سرخ تھیں۔وہ تیزی سے وہاں سے نکلا تھا***

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

دروازہ کھلا تو کمرے میں روشنی بکھر گئی۔سامنے ہی وہ زمین پر لیٹی تھی۔دروازہ کھلنے پر وہ بھی اٹھ بیٹھی۔نور نے دیکھا اس کے چہرے پر کل رات والی سرد مہری ہی تھی۔وہ اٹھ کھڑی ہوئی۔

"جویریا کہاں ہے؟"

اسے کل رات سے ہی جویریا کی فکر کھائے جا رہی تھی۔

"تم نے اس کے ساتھ کیا کیا؟"

اس کی خاموشی پر وہ چلتی ہوئی اس کے پاس آنے لگی۔

"کیا کیا تم نے اس کے ساتھ؟"

نور نے اس کا گریبان پکڑ لیا۔

"وہی جواب میں تمہارے ساتھ کروں گا۔"

اس کے ہاتھ کو پکڑ کر وہ اسے ساتھ باہر لانے لگا۔

نور بے جان آنکھیں لئے اس کے ساتھ ساتھ چل رہی تھی۔مارٹن نے ایک جگہ لا کر اس کا ہاتھ

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

چھوڑ دیا۔وہ فارم ہاؤس کی دائیں جانب والا حصہ تھا۔وہاں جیری اور حاشر بھی موجود تھے۔ان کے چہرے پر بھی مارٹن جیسی سختی تھی۔نور نے پہلے دونوں کو دیکھا اور پھر ان کے پاس کھڑے ان دو کتوں کو دیکھا جو نور کو دیکھ کر بھونکنے لگے تھے۔ان کی آنکھیں حد سے زیادہ لال تھیں اور ان کے گال لٹکے ہوئے تھے۔وہ دو جنگلی کتے تھے۔نور کی آنکھوں میں خوف در آیا۔تھوک نگلتے اس نے پہلے حاشر اور پھر جیری کو دیکھا۔جیری سے اس کی نظریں ملی اور وہ چہرہ موڑ گیا۔تو کیا وہ اسے ان کتوں کی خوراک بنانے والے تھے؟نور کا وجود کانپنے لگا۔ٹانگوں سے جان نکلنے لگی تھی۔مارٹن چلتا ہوا اس کے پیچھے آکر کھڑا ہو گیا۔نور پتھرائی آنکھوں نے ان دو کتوں کو دیکھ رہی تھی۔مارٹن نے جیری اور حاشر کی طرف دیکھا۔دونوں ہی رخ موڑ گئے۔وہ نور کے بلکل پیچھے تھا۔اس کا سینہ نور کی پشت سے لگ رہا تھا۔دھیرے سے اس نے نور کے گلے سے اس کا ڈوپٹا جدا کیا۔سلک کا وہ ڈوپٹا نور کے گلے سے دھیرے دھیرے سرک رہا تھا۔اپنے گلے پر کسی چیز کی تپش کا احساس ہوتے وہ ہوش کی دنیا میں واپس آئی۔مارٹن کیا کرنے جا رہا تھا اس کے ساتھ اسے اس کا

اندازہ نہیں تھا۔وہ نور کا ڈوپٹا لئے چلتا ہوا ان جنگلی کتوں کے پاس آیا۔نور نے دیکھا اس نے اس کا ڈوپٹا ان کتوں کے آگے کیا تھا اور اب وہ اس کے ڈوپٹے کو سونگ رہے تھے۔وہ جیسے دھیرے دھیرے گیا تھا ویسے ہی قدم اٹھاتا واپس اس کے پیچھے آیا۔

"مجھ سے بے وفائی کی سزا تو تمہیں ضرور ملے گی۔"

نور کے کندھے سے سر کو گزارتے اس نے نور کے کان کے قریب سرگوشی کی تھی۔اور ڈوپٹا واپس اس کے گلے میں ڈالا تھا۔

"بے وفائی تو ان سے کی جاتی ہے جن سے محبت ہو اور میں نے تم سے کبھی محبت نہیں کی مارٹن ہنٹر۔"

زبان کو تر کرتے بمشکل تھوک نگل کر اس نے کہا تھا۔اس کی بات مارٹن کو تیش دلا گئی۔لمحوں میں ہی وہ مشتعل ہوا تھا۔اس نے نور کا رخ اپنی طرف کیا۔

"چھوڑ دو۔"

نور کی آنکھوں میں آنکھیں گاڑے وہ ڈھاڑا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

حاشر اور جیری نے دونوں کتوں کی رسیاں چھوڑ دی تھیں۔ نور کی خوفزدہ آنکھیں مارٹن پر تھیں۔ لمحہ لمحہ اسے ان کتوں کے قدموں کی آواز کے ساتھ ان کی غرانے کی آوازیں بھی قریب آتی سنائی دے رہی تھیں۔

"بھاگو۔"

اس سے ہلا نہیں جا رہا تھا۔ قدم من من کے بھاری ہو گئے تھے۔ مارٹن کی آواز پر یک دم ہی اس کے جسم میں جان پڑی تھی۔

"بھاگو۔"

وہ آواز میں چٹانوں سی سختی لئے بولا۔ نور نے پہلا قدم اٹھایا۔ پیچھے سے اس جنگلی کتے نے نور کی شلوار کے پہنچے پر منہ ڈالا تھا۔ وہ اندھا دھند بھاگی تھی اور اس کا پہنچا پھٹ کر کتے کے منہ میں ہی رہ گیا تھا۔ مارٹن آنکھوں کو سختی سے بند کئے کھڑا تھا۔ اس کی پشت اس جانب تھی جس جانب اس وقت نور بھاگی تھی۔ اس کا دل کٹ رہا تھا۔ روح جھلس رہی تھی۔ سانسیں بکھر رہی تھیں۔ لیکن یہ اس کی دنیا کا اصول تھا جہاں غدّاری کی سزا صرف موت تھی۔ نور بھی

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

آج اس اصول کی بھینٹ چڑھنے والی تھی۔اس نے آنکھیں کھولی۔جیری اور حاشر آنکھوں میں دکھ لئے اسے ہی دیکھ رہے تھے۔ایک نناسا پانی کا قطرہ اس کے گال پر بہہ گیا۔وہ تیز تیز قدم بڑھاتا فارم ہاؤس میں اندر کہیں غائب ہو گیا تھا۔جیری اور حاشر نے پہلے فارم ہاؤس میں جاتے اسے دیکھا تھا اور پھر سر گھما کر اس جنگل کی جانب دیکھا تھا جہاں نور آج ان کتوں کی خوراک بننے والی تھی۔وہ اندھا دھند دوڑ رہی تھی۔سامنے سے آتی جھاڑیوں سے الجھنے پر اس کے کپڑے پھٹ رہے تھے۔جسم پر جگہ جگہ خراشیں آگئی تھیں لیکن وہ پھر بھی بھاگ رہی تھی۔کتوں کی غراہٹ لمحہ لمحہ اس کے پیچھے تھی۔اس کی جوتی کہیں دور رہ گئی تھی۔پیروں میں کانٹیں لگنے کی وجہ سے وہ شدید زخمی ہو چکے تھے۔وہ اس وقت شدید تکلیف میں تھی۔چہرے اور جسم کے ساتھ پیروں سے بھی خون رس رہا تھا۔سامنے بڑے بڑے پیڑوں کے ساتھ چھوٹی چھوٹی جھاڑیاں بھی تھی۔اس کی ہمت جواب دے رہی تھی لیکن اسے بھاگنا تھا۔موت اس کے پیچھے تھی۔کیا وہ اتنی دردناک موت مرنے والی تھی؟ بھاگتے بھاگتے ہی اس کی آنکھوں سے آنسو نکل پڑے۔وہ ان کتوں کی خوراک بننے والی

تھی۔وہ بے دردی سے اس کا نازک جسم نوچ کر کھانے والے تھے۔جیسے جویریا کا کھایا تھا۔آنکھوں کے آگے دھندلاہٹ آنے کی وجہ سے وہ ٹھوکر کھا کر گر گئی اور یہی نورالعین ہار گئی تھی۔سیدھی ہو کر وہ پلٹی۔دونوں کتے اس کے قریب آکر رکے تھے۔نور دھیرے دھیرے سرک کر پیچھے ہو رہی تھی۔وہ دھیرے دھیرے قدم اٹھاتے نزدیک آرہے تھے۔اس کا گرتا ہر آنسو مارٹن ہنٹر کو بدعائیں دے رہا تھا۔پیچھے سرکتے اس کا ہاتھ کانٹے کی چھوٹی سی جھاڑیوں پر آگیا۔وہ چیخ اٹھی تھی تکلیف کی شدت سے۔اس کی پوری ہتھیلی میں اس وقت کانٹے گھس چکے تھے۔اس نے ہاتھ نکالنا چاہا مگر درد کی تاب نا لاتے اس کا دماغ اندھیرے میں ڈوبنے لگا۔اسے کتوں کی غراہٹ سنائی دی۔وہ اس کے بلکل قریب اور سامنے کھڑے تھے۔وہ اپنی موت قبول کر چکی تھی۔دونوں کتے بھونکتے ایک ساتھ چھلانگ لگا کر اس پر جھپٹے تھے اور اسی لمحے نورالعین حیدر ہوش کی دنیا سے بیگانہ ہو گئی تھی۔نور کا قصہ ختم ہو چکا تھا***

وہ ایک کمرہ نما جگہ تھی جہاں اس وقت تین لوگ موجود تھے۔کمرے میں ایک طرف

کانٹوں کے جھنڈ بکھرے پڑے تھے جہاں آج وہ دیوانہ ننگے پاؤں چلنے والا تھا۔ جیری اور حاشر ضبط سے اسے دیکھ رہے تھے۔ وہ اپنے بوٹ اتار رہا تھا۔ بوٹوں کو دونوں پیروں سے جدا کرتے وہ سیدھا ہوا۔ جیری چل کر اس کے پاس آیا۔

"یہ کرنا ضروری ہے مارٹن؟ مت کرو۔"

وہ جانتا تھا مارٹن جو سوچ لے وہ کر کے ہی رہتا تھا لیکن پھر بھی اس نے اپنی طرف سے کوشش کی تھی۔

"یہ درد تو اس درد کے آگے کچھ بھی نہیں ہے جو میں نے اسے دیا ہے کتنا تڑپی ہو گی وہ مجھے اپنی نور کا درد محسوس کرنا ہے۔"

اس کی تکلیف میں ڈوبی آواز سرگوشی سے نکلی تھی۔ جیری خاموش ہو گیا۔ وہ چلتا ہوا ان کانٹوں کے جھنڈ کے پاس آیا۔ جیری اور حاشر نے تکلیف سے ہونٹ بینچ لئے۔ پہلا قدم اٹھا کر کانٹوں پر رکھتے وقت اس کی آنکھوں کے آگے نور کا چہرہ تھا۔ پہلے قدم پر ہی بے شمار کانٹے اس کے پیر میں گھس گئے تھے۔ تکلیف سے اس کی آنکھیں لال ہو گی تھیں۔ اس نے

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

دونوں ہاتھوں کی مٹھیاں بینچ لی تھیں۔ جیری اور حاشر نے اپنی آنکھیں بند کر لی۔ وہ مارٹن کو اس تکلیف سے گزرتا نہیں دیکھ سکتے تھے۔ اس نے دوسرا قدم رکھا اس بار ایک چھوٹا سا کانٹا پیر کی سب سے چھوٹی انگلی میں لگا تھا۔ چاہ کر بھی وہ اپنی سسکی کو روک نہیں پایا۔ حاشر تیزی سے وہاں سے نکلا تھا۔ نہیں دیکھا جا رہا تھا اس سے مارٹن کا درد۔ جیری رخ موڑ کر کانوں پر ہاتھ رکھ گیا تھا۔ ہر قدم پر کانٹے اس کے پیر میں گھس رہا تھا۔ آخری قدم رکھنے پر وہ اپنا بیلنس کھو کر گر پڑا۔ آواز پر جیری نے رخ موڑا۔ وہ کانٹوں کے قریب ہی زمین پر اوندھا گرا ہوا تھا۔ جیری کے منہ سے بے اختیار ہی اس کا نام نکلا۔ وہ دوڑ کر اس کے قریب گیا تھا۔ سہارا دے کر اسے سیدھا کیا۔ اس کا چہرہ حد سے زیادہ لال تھا۔ جیری کی آواز پر حاشر بھی اندر آچکا تھا۔ ان دونوں نے ہی مارٹن کو سہارا دے کر کھڑا کیا۔ اس کے پیروں سے خون نکل کر زمین پر پھیل رہا تھا۔ پیروں کی نچلی جلد میں کانٹے بری طرح گھس چکے تھے۔ دونوں نے ہی کرب سے اسے دیکھا تھا۔ محبت نے ان کے یار کو کیا بنا دیا تھا۔ وہ ایک لڑکی کے پیار میں خود کو تکلیف دے رہا تھا کیونکہ اس نے اس لڑکی کو تکلیف دی

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

تھی۔انہوں نے دل میں اعتراف کیا تھا کے محبت اچھے بھلے انسان کو تباہ کر دینے کی طاقت رکھتی ہے۔جیسے اب ان کا دوست ہو رہا تھا***

وہ اٹھی تو خود کو ایک کمرے میں پایا۔اس کے پیروں،ہاتھوں،چہرے اور جسم پر جگہ جگہ پٹیاں کی بندھی ہوئی تھیں۔اس نے بے یقینی سے خود کو چھو کر دیکھا۔اسے یقین نہیں آرہا تھا وہ زندہ ہے۔نور نے سر دائیں بائیں گھمایا۔وہ اس وقت ایک کمرے میں تھی۔ایک عالیشان کمرے میں۔اس نے اٹھنا چاہا لیکن درد کی شدت سے اس سے اٹھا نہیں گیا۔بے اختیار ہی اس کی آنکھیں پانی سے لبالب بھر گئیں۔دیکھتے ہی دیکھتے وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔اس کے آنسو تکیہ بھگو رہے تھے۔کافی دیر دل ہلکا کرنے کے بعد وہ دوبارہ اٹھنے کی کوشش کرنے لگی۔ہاتھ پر دباؤ پڑنے کی وجہ سے وہ درد سے بلبلا اٹھی۔نور نے اپنے دوسرے ہاتھ پر دباؤ ڈالا جو ہر زخم سے عاری تھا۔وہ اٹھ کے بیٹھنے میں کامیاب رہی۔اسے اپنے جسم میں جلن کے ساتھ سوئیاں چبھتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔اس نے اپنے پیروں کو ہلانا چاہا لیکن درد کی تاب نا لاتے وہ سسکا اٹھی۔نور نے دیکھا اس کے کپڑے بدلے

ہوئے ہے لیکن کس نے بدلے اسے اس کا علم نہیں تھا۔اس نے اپنے دائیں ہاتھ سے اپنے جسم کو چھو چھو کر دیکھا تو اسے اندازہ ہوا کے اس کا جسم جگہ جگہ سے زخمی ہے۔وہ پھر سے رونے لگی۔اس سے ہلا نہیں جا رہا تھا۔وہ ہلتی تو جسم میں اٹھنے والا درد اسے جھنجھوڑ کر رکھ دیتا۔وہ محتاج ہو گئی تھی۔بے بسی سے اس کی آنکھیں برس رہی تھیں۔دل سے آہیں نکل رہی تھی۔وہ روتی رہی نا جانے کتنی ہی دیر۔اسے بھوک کا احساس ہوا۔اس کا گلا بھی سوکھ چکا تھا۔نور نے دیکھا بیڈ کے سائیڈ ٹیبل پر پانی کا جگ موجود تھا لیکن وہ اسے اٹھانے سے قاصر تھی۔ایک بار پھر بے بسی سے آنسوؤں میں شدت آ گئی۔روتے روتے اس کے سر میں درد ہونے لگا۔آخر اس کی ہمت جواب دینے لگی۔آنسو بھی سوکھ گئے تھے۔وہ دوبارہ لیٹ کر چھت کو گھورنے لگی۔اس کی آنکھوں کے سامنے اپنی گزری زندگی چل رہی تھی۔دھیرے دھیرے اس کی حسیات ساتھ چھوڑ رہی تھیں۔اسے لگا تھا وہ بے ہوش ہو جائے گی تب ہی دروازہ کھلا کوئی اندر آیا تھا۔نور نے نظریں گھما کر دیکھا وہ جیری تھا۔وہ ہاتھ پر دباؤ ڈالتی اٹھ بیٹھی۔جیری کی آنکھوں میں بلا کی سنجیدگی تھی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"مجھے پانی دے دو پلیز۔"

وہ بے قابو ہوتی بولی۔ جیری نے خاموشی سے پاس پڑے جگ سے پانی گلاس میں ڈال کر اسے دیا۔ نور نے چھپٹنے والے انداز میں گلاس اس کے ہاتھ سے لے کر منہ کو لگایا تھا۔ اور لمحوں میں ہی گلاس خالی کر کے واپس اس کی طرف بڑھایا تھا۔

"ایک اور۔"

جیری نے اس بار بھی خاموشی سے گلاس بھر کر اسے دے دیا۔

"ایک اور۔"

اس بار بھی گلاس خالی کر کے اس نے جیری کے سامنے کیا۔ وہ ٹھٹھکا پھر گلاس بھرنے لگا۔ گلاس کو منہ کے ساتھ لگا کر وہ گٹا گٹ خالی کر گئی۔ پانی اس کے منہ سے نکل کر اس کے گلے پر بھی بہہ گیا تھا۔ جیری ہونٹ بینچے اسے دیکھ رہا تھا۔ نور نے گلاس کو منہ سے ہٹایا اور گہرے گہرے سانس لینے لگی۔ جیری کو بے اختیار ہی اس پر ترس آیا۔ وہ یہاں اسے کھری کھری سنانے آیا تھا۔ مارٹن نے جو اپنی حالت کی تھی اسے اس کا غصہ تھا اور وہ نور کو

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ہی اس کی زمیدار ٹھہرا رہا تھا لیکن نور کی یہ حالت دیکھ اس کی زبان تالو سے چمٹ گئی تھی۔ گلاس کو ہاتھ میں پکڑے ہی وہ ایک بار پھر سے پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی۔ جیری خاموشی سے کمرے سے نکل گیا۔ ایک طرف جان سے پیارا دوست تھا اور دوسری طرف وہ لڑکی تھی جسے اس نے اپنی بہن مانا تھا۔ جس نے اسے اپنا بھائی کہا تھا۔ وہ کمرے کے ساتھ گھر کی دہلیز بھی پار کر گیا***

تھوڑی دیر بعد حاشر ایک لیڈی ڈاکٹر کے ہمرا کمرے میں آیا تھا۔ نور اس وقت بیڈ پر آدھی بیٹھی آدھی لیٹی ہوئی تھی۔ لیڈی ڈاکٹر نور کے قریب ہی بیڈ پر بیٹھ گئی۔ نور نے حاشر کو دیکھا اس کے چہرے پر بھی بلا کی سنجیدگی تھی۔ نا جانے کیوں اسے یہ روائیے تکلیف دے رہے تھے۔ اس کے حاشر، جیری، شائین، کے ساتھ اچھے دن گزرے تھے۔ لیڈی ڈاکٹر نے نور کے پیر کی پٹیاں چینج کی۔ اس کے بعد اس کے ہاتھ پر لگی پٹی کو اتارا۔ نور نے دیکھا اس کی ہتھیلی میں جگہ جگہ چھوٹے چھوٹے کھڈے نما نشان ہے۔ ڈاکٹر نے اس کی پٹیاں چینج کرنے کے بعد انگلش میں اسے کچھ ہدایات دی اور بتایا کہ اس کے زخم اتنے گہرے نہیں

ہے کچھ ہی دنوں میں وہ ٹھیک ہو جائے گی۔ڈاکٹر کے ساتھ ہی حاشر بھی کمرے سے نکلا۔نور خاموشی سے بیٹھی تھی جب وہ دوبارہ واپس آیا اس بار وہ اکیلا تھا۔اس کے ہاتھ میں دوائیوں کا پیکٹ تھا۔

"یہ تمہاری دوائیاں ہے۔"

پیکٹ کو نور کے قریب رکھتے وہ سپاٹ سے چہرے کے ساتھ بولا اور جانے کے لئے پلٹا۔

"مجھے بھوک لگی ہے۔"

وہ ہونٹوں پر زبان پھیرتی بے اختیار ہی بولی تھی۔حاشر نے مڑ کر اسے دیکھا۔وہ کسی بھوکے معصوم بچے کی طرح اسے ہی دیکھ رہی تھی۔نور کی آنکھیں رونے کی وجہ سے سوجی ہوئی تھیں۔یہ وہ لڑکی نہیں تھی جسے حاشر نے اس دن تپتی دھوپ میں روڈ پر ٹیکسی ڈرائیور سے پانچ روپے پر بحث کرتے دیکھا تھا۔یہ تو کوئی اور ہی نور تھی۔وہ سر کو ہلاتا جیسے آیا تھا ویسے ہی چلا گیا۔نور بیڈ پر بیٹھی بار بار دروازے کی طرف دیکھ رہی تھی۔بھوک سے اس کا برا حال تھا۔آخر دس منٹ بعد ہی دروازہ کھلا اور حاشر اندر آیا۔اس کے ہاتھ میں کھانے کی ٹرے

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

تھی۔اس نے ٹرے نور کے سامنے رکھی اس میں گرما گرم پاکستانی کھانا موجود تھا۔اپنے آس پاس ہر چیز کو بھلائے وہ کھانا کھانے لگی۔نور ہاتھوں کو گندہ کئے چھوٹے بچوں کی طرح کھانا کھا رہی تھی۔اس کے کھانا کھانے کے انداز سے ہی پتا چل رہا تھا کے وہ کتنی بھوکی ہے۔حاشر اس کے قریب ہی ہونٹ بینچے کھڑا اسے دیکھ رہا تھا۔اسے نور پر ترس آرہا تھا۔وہ بھی جیری کی طرح بیچ میں اٹک گیا تھا۔ایک طرف نور تھی تو دوسری طرف مارٹن۔وہ نور کو مارٹن کی حالت کا زمیدار ٹھہرانا چاہتا تھا لیکن اس کی حالت کے پیشِ نظر وہ نور کے مطلق کسی بھی طرح کی نفرت اپنے اندر پیدا نہیں کر پا رہا تھا۔نور کے کھانا کھانے تک وہ وہی کھڑا رہا۔نور نے کھانا کھانے کے بعد اپنے کپڑوں سے ہی اپنے ہاتھ صاف کئے کیونکہ اس کے پاس کوئی اور چیز موجود نہیں تھی۔حاشر نے اس کے آگے سے برتن اٹھا لئے۔

"تھینکس۔"

وہ جانے کے لئے مڑا ہی تھا جب نور کی آواز اس کے کانوں سے ٹکرائی۔وہ رکا مگر پلٹا

نہیں۔وہ کچھ کہنا چاہتا تھا اسے بتانا چاہتا تھا کے مارٹن نے اس کے لئے خود کو کتنی تکلیف دی ہے۔وہ اس سے کتنی محبت کتنا عشق کرتا ہے مگر وہ نہیں کہہ پایا اور خاموشی سے کمرے سے نکل گیا۔اس کے جانے کے بعد نور نے پاس پڑے پانی سے دوائیاں کھائی اور لیٹ گئی۔ کھانا کھانے کے بار اس کی حالت کچھ بہتر ہوئی تھی۔ تھوڑی دیر تک دوائیوں کے اثر سے اسے اپنا درد بھی کم ہوتا محسوس ہوا۔نور وہی لیٹی لیٹی سو گئی۔وہ اٹھی تو کمرے میں ایک لڑکی کو پایا۔وہ لڑکی نور کو دیکھنے مسکرانے لگی تھی۔وہ ایک گوری چٹی انگریز لڑکی تھی۔اس نے نور کو انگلش میں اپنا تعارف کروایا۔وہ وہاں اس کی میڈ کی حیثیت سے موجود تھی۔نور نے اس سے ٹائم پوچھا۔رات کے دس بج چکے تھے۔نور کو یقین نہیں آیا وہ اتنی دیر تک سوئی۔لڑکی کی مدد سے وہ واشروم میں گئی۔واپس آنے تک اس کے پیر کا درد پھر سے جاگ چکا تھا شاید پیر پر وزن ڈالنے کی وجہ سے۔لڑکی نے اسے اپنا نام آئیمی بتایا۔آئیمی نے اسے سوپ پلا کر رات کی دوائی دی اور ریسٹ کرنے کا کہا۔نور دوبارہ سے لیٹ گئی۔نور کی اجازت سے آئیمی کمرے سے نکل گئی تھی۔نور کو اب نیند نہیں آنی تھی کیونکہ وہ پہلے ہی

بہت دیر تک سو چکی تھی۔ وہ لیٹی یونہی بے مقصد چھت کو گھورتی رہی۔ کبھی وہ رونے لگتی کبھی خالی خالی نگاہیں چھت پر گاڑ دیتی۔ صبح کے تقریباً چار بجے وہ ایک بار پھر نیند کی وادی میں گئی تھی***

پانچ دن گزر چکے تھے اسے وہاں۔ آئیمی اس کا اچھے سے دھیان رکھ رہی تھی۔ نور دوائیوں کے اثر سے اب کافی بہتر ہو چکی تھی۔ ڈاکٹر روز اس کی پٹیاں چینج کرنے آتی تھی۔ ان پانچ دنوں میں اس نے مارٹن کو نہیں دیکھا تھا اور نا ہی دیکھنا چاہتی تھی۔ نور اب کافی حد تک ٹھیک ہو چکی تھی لیکن وہ ابھی بھی آئیمی کی مدد سے ہی چلتی تھی۔ نور کافی دیر سے آئیمی کا انتظار کر رہی تھی اسے نماز پڑھنی تھی جس کے لئے وہ لیٹ ہو رہی تھی۔ آخر انتظار کرتے کرتے تھک کر وہ خود ہی اٹھنے کی کوشش کرنے لگی۔ نور نے بیڈ پر ہاتھ جما کر اٹھنا چاہا اور کامیاب رہی۔ اب اس کے پیروں کے زخم پہلے کی نسبت بہت بہتر تھے لیکن نور جب چلتی اسے لگتا اس کے پیروں میں کچھ چبھ رہا ہے اسی لئے وہ پیروں پر پوری طرح وزن نہیں دے پاتی تھی۔ اس نے بیڈ کو پکڑ کر چلنا شروع کر دیا۔ بیڈ کی سیدھ ختم ہوتے ہی وہ سیدھی

کھڑی ہوئی۔پہلے قدم رکھتے ہی وہ لڑکھڑا کر گر گئی۔اس کے منہ سے سسکی نکلی تھی۔اس کا جسم بہت نازک تھا جس کی بنا پر اس کے زخم ابھی پوری طرح سے نہیں بھرے تھے۔نور کو نماز کے لئے لیٹ ہو رہا تھا۔وقت گزر رہا تھا۔وہ ویسے ہی زمین پر بیٹھی رینگ رینگ کر آگے بڑھنے لگی۔سرکتی سرکتی وہ کمرے کے وسط میں پہنچ گئی اسی سمے دروازہ کھلا اور وہ اندر داخل ہوا تھا۔آج پورے چھ دن کے بعد اس نے نور کو دیکھا تھا جو کمرے کے بیچ و بیچ زمین پر بیٹھی تھی۔مارٹن کو دیکھ وہ وہی تھم گئی۔جسم میں غم و غصے کی لہر دوڑ گئی تھی لیکن آنکھیں خود با خود نم ہوئی تھیں۔اپنے ساتھ اس کے ظلم کا سوچ کر ہی وہ درد سے بلبلا اٹھی تھی۔مارٹن نے اسے یوں کمرے کے بیچ و بیچ بیٹھے دیکھا تو سہی معنوں میں وہ بینکاک کا ڈان شرم سے سر جھکا گیا تھا۔نور وہی خود میں سمٹ گئی۔اسے رونا آرہا تھا لیکن وہ اس دشمن کے سامنے رونا نہیں چاہتی تھی۔اس نے گھٹنے پر ٹھوڑی ٹکا دی شاید اب وہ اس کے کمرے سے باہر جانے کا انتظار کرنے والی تھی۔مارٹن چلتا ہوا اس کے سامنے آیا۔نور نے دیکھا اس کی چال درست نہیں ہے۔اس کے پیروں پر نور کو عجیب سے نشان نظر

آئے۔وہ نور کے قریب بیٹھا اور اسے اپنی بانہوں میں اٹھانے لگا۔نور نے بے دردی سے اس کے بازو کو جھٹکا تھا۔مارٹن نے اس کی حرکت کا برا نہیں منایا۔وہ پھر سے اسے اٹھانے کے لئے آگے بڑھا۔نور نے اس بار بھی اسے روکا لیکن وہ رکا نہیں۔مارٹن نے اسے اپنے بازوؤں میں اٹھالیا۔نور یک دم ساکت ہو گئی۔مارٹن نے اسے واشروم میں لا کر چھوڑا اور خود باہر نکل گیا۔نور بیسن پر وضو کرنے کے لئے جھکی۔پانی کے ساتھ آنکھیں بھی چھلک پڑی۔وہ وضو کرتی پھوٹ پھوٹ کر رو رہی تھی۔وہ سختی سے آنکھیں میچے دروازے کے پاس کھڑا اس کی سسکیاں سن رہا تھا۔دل ہلکا کرنے کے ساتھ ہی اس نے وضو کیا۔نور نے وضو کرنے کے بعد دروازے پر دستک دی۔مارٹن نے اندر جا کر واپس سے اسے اٹھانا چاہا لیکن نور نے صرف اس کا سہارا لیا اور واشروم سے باہر نکلی۔اسے بیڈ پر بیٹھا کر مارٹن نے جائے نماز کے لئے ادھر ادھر نظریں دوڑائی تب اسے یاد آیا یہاں جائے نماز نہیں تھی۔وہ ہونٹ کو بینچے نور کی طرف مڑا۔وہ ڈوپٹے کو سر پر اچھے سے لپیٹے بیڈ پر بیٹھی نماز پڑھ رہی تھی۔مارٹن نے کندھے ڈھیلے چھوڑ دیے۔نور کے چہرے پر ہمیشہ کی طرح ہی وہ سکون در

آیا تھا جو نماز پڑھتے وقت اس کے چہرے پر ہوتا تھا۔مارٹن دھیرے دھیرے قدم پیچھے لیتا دیوار سے ٹیک لگا کر اسے دیکھنے لگا۔وہ آس پاس کی ہر چیز بھلائے نماز میں مگن تھی۔وہ بھی آس پاس کی ہر چیز بھلائے اسے دیکھنے میں مگن تھا۔نماز کے بعد نور نے دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے اور آنکھیں پھر سے چھلک پڑی۔مارٹن نے دیکھا اس کے لب دھیرے دھیرے ہل رہے تھے اور اس کے آنسو سامنے دعا کی صورت پھیلے ہاتھوں میں گر رہے ہیں۔

"کیا وہ رب سے میری شکایت لگا رہی ہے؟"

اس نے سوچا اور سوچنا ہی کافی تھا مارٹن ہنٹر کے اندر خوف پھیلانے کے لئے۔وہ خوفزدہ ہوا تھا اس لڑکی سے۔مارٹن ہنٹر شاید زندگی میں پہلی بار کسی خوف سے دوچار ہوا تھا۔سارے بینکاک میں اپنا خوف پھیلائے رکھنے والا انسان جو کسی چیز سے نہیں ڈرتا تھا آج اپنے سامنے ہاتھ پھیلائے بیٹھی لڑکی کی دعا سے ڈر گیا تھا۔نور کے آنسو ہچکیوں میں بدلنے لگے۔اگر وہ اس وقت مارٹن ہنٹر کی آنکھوں میں بسا خوف دیکھ لیتی تو یقیناً بے ہوش ہو جاتی۔دعا کے بعد نور نے ہاتھوں کو چہرے پر پھیرا اور چہرہ گھما کر اس جگہ دیکھا جہاں وہ کھڑا تھا۔وہ جگہ اب خالی

تھی۔وہ اس لڑکی کی دعا سے ڈر وہاں سے بھاگ گیا تھا۔نور تھوڑا آگے سر کتی وہیں لیٹ گئی تھی۔وہ پیگ پر پیگ اندر ایڈیل رہا تھا۔لیکن کسی طور اس کی حالت سمجھلنے میں نہیں آ رہی تھی۔جیری اور حاشر خاموشی سے ایک طرف بیٹھے اسے دیکھ رہے تھے۔آج پوری بوتل خالی کرنے کے بعد بھی اسے نشہ نہیں ہوا تھا۔وہ ڈسٹرب دکھائی دے رہا تھا۔دونوں کو اس کی وجہ نور ہی لگی اور اس کی وجہ نور ہی تھی لیکن اس وجہ میں بھی ایک وجہ تھی جس سے جیری اور حاشر دونوں ہی لاعلم تھے***

چار دنوں کے بعد شائین کی ڈلیوری تھی جس کے چلتے جیری شائین کے پاس چلا گیا تھا۔اب اس فارم ہاؤس پر مارٹن نور اور حاشر کے علاوہ کوئی نہیں تھا۔آئیمی کو فلحال کام سے ہٹا دیا گیا تھا کیونکہ نور کا کام اب مارٹن خود کرنے لگا تھا۔اس کے پیر کے زخم بھی ابھی بھرے نہیں تھے لیکن وہ ایک مضبوط اعصاب کا مالک تھا درد کو برداشت کرنا جانتا تھا۔نور آج خود اپنے پیروں پر کھڑی ہوئی تھی۔یہ بات مارٹن کے لئے خوشی کی تھی۔وہ نور سے معافی مانگنا چاہتا تھا لیکن اسے موقع نہیں مل رہا تھا۔نور اس کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھتی

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

تھی۔مارٹن نے اس کی غداری کو معاف کر دیا تھا۔اس لڑکی کے لئے اس نے اپنی دنیا کے اصول بدل ڈالے تھے اور وہ لڑکی آنکھ اٹھا کر اسے دیکھنا بھی گوارا نہیں کر رہی تھی۔نور بیڈ سے چل کر کھڑکی تک آئی۔باہر چاروں اور پھیلا گھنا جنگل تھا۔اس فارم ہاؤس کو جنگل کے بیچ بنایا گیا تھا۔نور شاید بینکاک کی ہر چیز بھول جاتی لیکن اس جنگل میں گزرے وہ اذیت ناک پل کبھی نہیں بھول سکتی تھی۔ابھی بھی اس نے سوچا تو اس کی آنکھیں نم ہو گئی۔وہ کب اس کے پیچھے آکر کھڑا ہوا نور کو کچھ ہوش نہیں تھی۔اس کے گلہ کھنکھارنے پر وہ ہوش کی دنیا میں واپس آئی تھی۔نور کے جبڑے تن گئے تھے۔ہاتھوں کی مٹھیاں بن گئی تھی۔اس کے اندر جل رہی نفرت کی آگ بھڑک اٹھی تھی۔اس سب سے لاعلم مارٹن وہاں اس سے معافی مانگنے آیا تھا۔

"نور میں تم سے معافی مانگنا چاہتا ہوں۔"

بینکاک کا وہ ڈان آج پہلی بار کسی کے آگے بولتے ہوئے جھجھک رہا تھا۔نور نے پلٹ کر حیرت سے اسے دیکھا۔مارٹن کا ایسا لہجہ اس کے لئے اجنبی تھا۔وہ نور کی آنکھوں میں حیرت

دیکھ شرمندہ ہوا۔

"میں نے جو کیا وہ معافی کے لائق نہیں ہے۔"

مارٹن شرمندہ سا کہنے لگا لیکن نور کی آنکھوں میں دیکھ کر مارٹن ہنٹر کا ماتھا ٹھنکا۔ نور کی آنکھوں میں کچھ تھا جو مارٹن کو کشمکش میں ڈال گیا تھا۔

"تم واقعی معافی کے لائق نہیں ہو مارٹن ہنٹر۔"

نور نے اسے دھکا دے کر خود سے دور کیا تھا۔ مارٹن آنکھوں میں حیرانی اور نا سمجھی لئے اسے دیکھ رہا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"میں مانتا ہوں میری غلطی ہے۔"

"غلطی؟"

وہ پھر سے چلاتی اس کی بات کاٹ گئی۔

"غلطی نہیں ہے یہ گناہ ہے گناہ، کسی کا قتل کرنا گناہ ہوتا ہے غلطی نہیں۔"

نور ہلک کے بل چلائی۔

لفظ قتل پر مارٹن چونک گیا تھا۔

"تم نے میرے بھائی کو مار ڈالا میں تمہیں ساری زندگی معاف نہیں کروں گی۔"

نور کی بات پر وہ بونچکا رہ گیا۔ دھچکا لگا تھا اسے۔

"میں نے تمہارے بھائی کا قتل کیا؟"

آنکھوں میں نا سمجھی لئے وہ گردن کو ہلا کر بولا۔

"ہاں تم نے میرے جان سے پیارے بھائی کو مار دیا مار دیا تم نے ربیع کو۔"

نور چلا کر کہتی نڈھال ہو گئی۔ مارٹن حیرت کی مورت بنے کھڑا تھا۔ یہ کیسا الزام تھا اس پر؟ کیا اس نے ربیع کو مارا تھا؟

"میں نے تمہارے بھائی کو نہیں مارا۔"

نور نے جھٹکے سے سر اٹھا کر اسے دیکھا۔

"کیا کہا تم نے؟"

وہ پھنکاری۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"نور تمہیں کوئی غلط فہمی ہوئی ہے میں نے تمہارے بھائی کو نہیں مارا۔"

مارٹن نے دونوں ہاتھوں سے سر تھام لیا۔اسے یقین نہیں آرہا تھا نور کی نفرت کی وجہ یہ بات ہے۔وہ اسے اپنے بھائی کا قاتل سمجھتی ہے۔نور اس کی بات پر آگ بگولا ہو گئی۔

"جھوٹ مت بولو گھٹیا انسان میرے پاس ثبوت ہیں تمہارے خلاف۔"

لفظ ثبوت پر وہ پھر سے چونک گیا۔

"تم نے اسے اس لئے مارا تاکہ تم مجھے حاصل کر سکو۔"

ان نئے انکشافات پر مارٹن کا دماغ بند ہونے لگا۔

"تمہیں کیا لگا تھا ربیع کو مار کر تم نور کو حاصل کر لو گے؟ نور کبھی تمہاری نہیں ہو گی جسمانی طور پر تم چاہے اسے اپنے پاس رکھ لو لیکن اس کی روح کبھی تمہاری نہیں ہو گی۔"

آپے سے باہر ہوتی وہ چلا رہی تھی۔مارٹن کو سمجھ نہیں آرہی تھی وہ کیا کہہ رہی ہے۔وہ کیا کہہ چکی ہے۔

"میں نے تمہارے بھائی کو نہیں مارا یقین کرو میرا نور۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

وہ نرمی سے کہتا آگے بڑھا۔وہ جان گیا تھا اس پر وار کرنے کے لئے عزیز نے ہی نور کے دماغ میں یہ گند بھرا تھا۔

"نزدیک مت آؤ میرے منحوس ہو تم دور رہو مجھ سے۔"

وہ اس سے ایسے دور ہوئی جیسے وہ کوئی اچھوت ہو۔

مارٹن کے قدم تھم گئے تھے۔جبڑے بینچ گئے تھے۔

"منحوس ہو تم جو دوسروں کی زندگیوں میں جا کر منحوسیت پھیلاتے ہو تمہاری وجہ سے میرا بھائی مر گیا تم نے مارا اسے منحوس ہو تم۔"

"منحوس نہیں ہوں میں۔"

در و دیوار کو ہلا دینے والی اس کی آواز کمرے میں گونج گئی۔نور کے منہ کو تالا لگ گیا تھا۔وہ لال سرخ آنکھیں لئے اسے گھور رہا تھا۔نور بے اختیار ہی پیچھے دیوار سے لگ گئی۔نور نہیں جانتی تھی وہ کیا کہہ گئی ہے۔وہ کسی کے زخموں کو کرید گئی تھی۔

"منحوس نہیں ہوں میں سمجھی تم۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

نور کے چہرے کے قریب چہرے کر کے وہ ڈھاڑا تو نور کا پورا وجود زلزلوں کی زد میں آ گیا۔اس کے دماغ کی رگیں واضح ہو گئی تھیں۔اس کا وجود کانپ رہا تھا اور اسی سے اس کے غصے کی شدت کا پتا چل رہا تھا۔

"کیوں کہتے ہیں سب منحوس مجھے؟ منحوس نہیں ہوں میں۔"

بالوں میں ہاتھ پھنسائے وہ بڑبڑانے لگا۔نور کا ڈر حیرت میں بدلنے لگا تھا۔

"نہیں ہوں میں منحوس میری وجہ سے نہیں مری تھی ماما میں نے نہیں مارا تھا انہیں۔"

بڑبڑا کر کہتے وہ ادھر سے ادھر چکر کاٹنے لگا۔

نور اس کے لفظوں کو سمجھنے کی کوشش کرنے لگی۔

"وہ خود گری تھیں بابا میں نے نہیں گرایا تھا انہیں۔"

نور نے دیکھا وہ رونے لگا تھا۔

"گڑیا کو بھی میں نے نہیں مارا تھا وہ میری منحوسیت کی وجہ سے نہیں مری تھی وہ ایک ایکسیڈنٹ تھا میں نے نہیں مارا کسی کو میں منحوس نہیں ہوں۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہ بالوں میں ہاتھ پھنسائے زمین پر بیٹھ گیا۔ نور نے دیکھا وہ ڈرا ہوا تھا۔ وہ حیرت اور بے یقینی سے وہی جمی اسے دیکھ اور سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی۔ وہ ابھی بھی دھیرے دھیرے بڑبڑا رہا تھا۔ اس نے جھٹ سر اٹھا کر نور کو دیکھا۔ نور ڈر کر سر دیوار سے جوڑ گئی۔

"نور میں منحوس نہیں ہوں تمہیں کوئی غلط فہمی ہوئی ہے۔"

وہ تیزی سے اٹھ کر نور کی طرف آیا۔ نور سانس روکے کھڑی تھی۔

"یہ سب لوگ تو مجھے منحوس کہتے ہیں لیکن تم تو سمجھو تمہیں تو پتا ہے نا میں منحوس نہیں ہوں؟"

چھوٹے بچوں کی طرح کہتے وہ نور سے پوچھنے لگا۔ نور کو وہ اس وقت کوئی پاگل لگا تھا۔

"دادی کہتی تھی میں منحوس نہیں ہوں ان کا کینزو منحوس نہیں ہے۔"

پاگلوں کی طرح کہتا وہ سر کو زور زور سے دائیں بائیں مارنے لگا۔

"م۔۔ مم۔۔ مار۔۔ مارٹن۔"

نور نے بمشکل تھوک نگل کر اسے پکارا۔ مارٹن نے نور کو دیکھا اور دیکھتا ہی گیا۔ نور کو اس کی

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

آنکھوں میں کئی رنگ گزرتے دکھائی دیے۔ جیسے بہت سی چیزیں چھپی ہو اس کی آنکھوں میں۔ نور کو لگا اس کی آنکھوں میں آسمان بہتا ہے۔ اس نے غور کیا اور وہ ٹھٹھک گئی۔ اس کی ایک آنکھ نیلی تھی اور دوسری سیاہ۔ یہ کیسے ہو سکتا تھا؟ نور نے بے یقینی سے پیچھے دیکھا۔ غور کرنے پر اسے زمین پر کچھ گرا ہوا دکھائی دیا۔ وہ مارٹن کو وہی چھوڑ چل کر اس جگہ آئی۔ زمین پر بیٹھ کر اس نے اس چیز کو ہاتھ میں اٹھایا تھا۔ وہ ایک لینز تھا۔ سیاہ رنگ کا۔ نور کو اپنی آنکھوں پر یقین نہیں آیا۔ مارٹن کی آنکھیں نیلی تھیں؟ وہ لینز کیوں پہنتا تھا؟ اپنی آنکھوں کو کیوں چھپاتا تھا؟ بے یقین سی ہاتھ میں لینز لئے وہ مارٹن کے قریب آئی۔ وہ ابھی بھی منہ میں کچھ بڑبڑا رہا تھا۔ نور نے وہ ہاتھ اس کے سامنے کیا۔ وہ رک کر اس کے ہاتھ کی انگلی پر موجود وہ چھوٹا سا لینز دیکھنے لگا۔ مارٹن نے لینز سے نظریں ہٹا کر نور کو دیکھا۔ وہ بے یقین سی کھڑی تھی۔ نور نے دیکھا مارٹن کے چہرے پر کئی رنگ آ کر گزرے تھے۔ اس کی آنکھوں میں بہت کچھ فلم کی طرح چلا تھا۔ لمحوں میں ہی مارٹن تبدیل ہوا تھا۔ وہ نور کو دیکھتا تیزی سے کمرے سے باہر نکل گیا۔ نور ابھی بھی حیران سی ہاتھ میں

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

پکڑے لینز کو دیکھ رہی تھی۔اسے پتا چل گیا تھا مارٹن ہنٹر ایک پہیلی ہے۔ایک بہت ہی پیچیدہ پہیلی اور کہیں نا کہیں نور کے اندر اس پہیلی کو سلجھانے کا تجسس پیدا ہوا تھا***

وہ تب سے نکلا اب تک گھر واپس نہیں آیا تھا۔نور دماغ میں سوالوں کا انبار لئے اپنے کمرے میں بیٹھی تھی۔مارٹن کا روائیہ وہ نام سب اس کے لئے اس پہیلی کا حصہ تھے جس کا نام مارٹن ہنٹر تھا۔دماغ پر زور دیتے وہ ایک لفظ پر ٹھٹھک گئی۔ کینزو،کون ہے یہ کینزو؟ وہ بڑبڑائی۔اسے اس دن گھر کی گیراج میں مارٹن سے ہوئی بات یاد آئی۔اس نے وہاں بھی یہ نام لیا تھا لیکن کون تھا یہ کینزو؟نور دماغ پر زور دیتی مسلسل نچلا ہونٹ چبا رہی تھی۔

کیا مارٹن کا نام ہی کینزو ہے؟اس سوچ کے آتے ہی وہ ساکت ہو گئی۔

"ہاں اسی کا نام کینزو ہو گا کیونکہ وہ مسلمان ہے اور مارٹن مسلمانوں والا نام نہیں ہے۔"

نور خود سے ہی سوال اور جواب کر رہی تھی۔

بہت سے سوال تھے اس کے پاس جس کا جواب مارٹن ہی دے سکتا تھا لیکن اس وقت وہ وہاں موجود نہیں تھا۔نور ان سوالوں کے ساتھ ہی گہری نیند میں ڈوب گئی تھی***

وہ کب واپس آیا تھا نور کو کچھ ہوش نہیں تھی۔وہ دھیرے سے آکر نور کے قریب بیٹھ گیا۔ہاتھ بڑھا کر اس نے نور کے بال سہلائے۔وہ آج بھی ساغر کا جام پی کر آیا تھا۔مارٹن کئی سانئے یونہی اسے تکتا رہا۔وہ اٹھا اور نور کی طرف آیا۔اس کے پیروں کے قریب بیٹھ کر اس نے اوپر سے چادر ہٹائی۔نور کے پیروں پر جگہ جگہ چھوٹے چھوٹے نشانات تھے۔اس کے زخم بھر چکے تھے لیکن شاید یہ نشان تا عمر اس کے پیروں پر رہنے والے تھے اور مارٹن کے دل پر بھی۔اس نے نور کے پیروں کو نرمی سے چھوا۔نور دوائی کے زیرِ اثر سوئی تھی اسی لئے اسے کسی لمس کا احساس نہیں ہوا۔

"آئی ایم سوری نور۔"

سرگوشی میں کہتا وہ نور کے پیروں پر اپنے لب رکھ گیا۔اگر نور ہوش کی دنیا میں ہوتی تو جان پاتی وہ جس کے قدموں میں پورا ایمپائر کاک تھا وہ آج اس کے قدموں میں بیٹھا اس کے پیر چوم رہا تھا۔مارٹن نے دھیرے سے اپنے لبوں کو ہٹایا اور چادر واپس سے ٹھیک کرتے اٹھ کھڑا ہوا۔اس کی آنکھیں نم تھیں۔وہ ایک گہرا سانس حوا کے سپرد کرتا ایک اچھی نیند کی

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

تلاش میں نور کو ہمیشہ کی طرح اپنی آغوش میں لے کر آنکھیں موند گیا تھا***

نور مارٹن کے ہمراہ واپس گھر آگئی تھی۔ پرسوں شائین کی ڈلیوری تھی۔ شائین کے لئے نور ڈھیروں دعائیں کرتی تھی اور بے صبری سے بچے کا اس دنیا میں آنے کا انتظار کر رہی تھی۔ نور سیڑیاں اترتی لاؤنج میں آئی۔ وہاں جیری شائین اور مارٹن بیٹھے تھے۔ آسیہ کچن میں تھی۔ شائین کو وہاں دیکھ نور کو شدید حیرت کا جھٹکا لگا تھا۔ پرسوں اس کی ڈلیوری تھی اور وہ اس وقت وہاں کیا کر رہی تھی۔ نور شائین سے بہت گرمجوشی سے ملی تھی البتہ باقیوں کی طرف اس نے دیکھنا بھی گوارا نہیں کیا تھا۔ نور شائین سے شدید خفا ہوئی کہ وہ اس حالت میں وہاں کیا کر رہی ہے۔ سفر اس کے لئے اچھا نہیں تھا۔ شائین نے اس کی ناراضگی کو دور کر دیا یہ بتا کر کے وہ آج ہوسپٹل جا رہی تھی اسی لئے ہوسپٹل جانے سے پہلے وہ اس سے ملنے اور اس کی طبیعت کا پوچھنے آئی تھی۔ اس کی اس بات پر نور کی آنکھیں نم ہوئی تھیں۔ وہ خود شدید تکلیف میں تھی پھر بھی نور کی طبیعت کا پوچھنے آئی تھی۔ نور نے محبت سے اسے دیکھا۔

"بھابھی ہمیں آپ سے ایک بات کرنی ہے۔"

آج کافی دنوں بعد جیری نے دوبارہ اسے بھابھی کہا تھا۔ نور خاموشی سے بیٹھی رہی۔

"مارٹن نے آپ کے بھائی کو نہیں مارا۔"

لاؤنج میں یک دم جان لیوا خاموشی چھا گئی۔ نور کی سوئی ہوئی نفرت اور غصہ جاگ گیا تھا۔ وہ اٹھ کھڑی ہوئی اور اس کے ساتھ ہی شائین کو چھوڑ کر باقی سب بھی۔

"جھوٹ بولنے سے حقیقت بدل نہیں جائے گی۔"

وہ سرد مہری سے بولی۔

"یہی حقیقت ہے مارٹن نے نہیں مارا آپ کے بھائی کو۔"

ناچاہتے ہوئے بھی حاشر کے لہجے میں سرد مہری گھل گئی۔

"کیا ثبوت ہے تم لوگوں کے پاس؟"

وہ چلا کر بولی تھی۔

"عزیز نے تمہارے دماغ کو ٹریپ کیا ہے تمہیں اپنے مقصد لئے استعمال کرنے کے لئے۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اس بار مارٹن نے نرم لہجے میں کہا۔

"اور میں تمہاری بات پر یقین کیوں کروں؟"

وہ آنکھوں کو چھوٹی کئے طنزیہ بولی۔مارٹن چل کر اس کے سامنے آ کر کھڑا ہو گیا۔

"میں مارٹن ہنٹر۔"

اس نے نور کی آنکھوں میں دیکھا۔

"کسی سے نہیں ڈرتا نا تم سے نا دنیا میں کسی اور انسان سے تو میں تم سے جھوٹ کیوں بولوں گا اگر میں نے تمہارے بھائی کو مارا ہوتا تو میں تمہیں بتا دیتا ویسے بھی تم میرا کیا بگاڑ سکتی تھی۔"

مارٹن نے سر جھٹک کر کہا۔اسے نور کو سمجھانے کا یہی طریقہ سہی لگا۔نور کے آئی بروتن گئے۔

"میں نے تمہارے گھر میں گھس کر تم سے نکاح کیا تھا اگر تمہارا بھائی میرے راستے کا کانٹا تھا تو تمہارے انکل آنٹی بھی تھے میں نے انہیں کیوں نہیں مارا صرف تمہارے بھائی کو ہی

کیوں مارا؟"

مارٹن کی بات پر نور سوچ میں پڑ گئی۔

"جس طرح میں تمہارے انکل آنٹی کے سامنے سے تمہیں لے کر آیا تھا اسی طرح میں تمہارے بھائی کے سامنے سے بھی لے کر آسکتا تھا کون روکتا مجھے؟"

نور کے دماغ میں ایک نئی سوچ ڈالی تھی مارٹن نے۔اس کے چہرے پر واضح سوچ کے آثار تھے جو وہاں موجود سبھی لوگوں نے دیکھے۔

"میں کیسے یقین کروں تم سچ کہہ رہے ہو؟"

وہ محتاط سی پوچھنے لگی۔مارٹن نے ایک گہرا سانس بھرا۔

"ایک بات یاد رکھو نور میں جو بھی کرتا ہوں سینہ تان کے کرتا ہوں اگر میں نے تمہارے بھائی کو مارا ہوتا تو سینہ تان کر کہتا ہاں میں نے ہی تمہارے بھائی کو مارا ہے نا کے بزدلوں کی طرح جھوٹ بولنے لگتا۔"

مارٹن کا لہجہ سرد ہو گیا تھا۔نور وہی سوچ میں گری کھڑی رہی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"تم اتنی شیور کیسے ہو کے مرنے والا تمہارا بھائی ہی تھا؟"

نور نے چونک کر اسے دیکھا۔ وہ آنکھوں میں سوال لئے کھڑا تھا۔ باقی سب نے بھی حیرت سے اسے دیکھا تھا۔

"کیا بکواس ہے یہ؟"

نور نے بپر کر کہا۔

"کیا تم نے اپنے بھائی کا چہرہ دیکھا تھا؟"

مارٹن کے سوال پر نور کی آنکھوں کے سامنے ربیع کا کچلا چہرہ لہرا گیا۔

"نہیں اس کا چہرہ۔"

وہ بولنا چاہتی تھی لیکن بول نہیں پائی۔ اس کے الفاظ ٹوٹ گئے تھے۔

"پھر تم اتنی شیور کیسے ہو؟"

مارٹن کیا کہہ رہا تھا نور کو کچھ سمجھ نہیں آ رہی تھی۔

"وہ ربیع ہی تھا میں نے خود دیکھا تھا اس کے کپڑے اس کی گھڑی سب کچھ۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

نور نے زبان تر کرتے کہا۔مارٹن نے آگے بڑھ کر نور کے ہاتھ کی انگلی میں پہنی رنگ اتار لی۔سب نا سمجھی سے اسے دیکھ رہے تھے۔وہ نور کو چھوڑ چلتا ہوا شائین کے پاس آیا۔اس نے شائین کو رنگ پہننے کا کہا۔نور مڑ کر الجھن سے اسے دیکھ رہی تھی۔شائین نے بنا کچھ کہے رنگ کو اپنی انگلی میں پہن لیا۔مارٹن نے اس کا ہاتھ آگے کر کے اس کی تصویر کھینچی اور حاشر سے آسیہ کو بلوانے کا کہا۔حاشر کچن کی طرف بڑھ گیا۔نور خاموشی اور الجھن سے ساری کاروائی دیکھ رہی تھی۔حاشر آسیہ کے ہمراہ واپس آیا۔

"یہ ہاتھ کس کا ہے؟"

مارٹن نے موبائل کی سکرین آسیہ کے سامنے کرتے پوچھا۔آسیہ نے نا سمجھی سے پہلے موبائل اور پھر آس پاس کھڑے لوگوں کو دیکھا۔

"یہ ہاتھ کس کا ہے؟"

مارٹن نے سختی سے پوچھتے اس کا دھیان موبائل کی طرف کیا۔

"یہ ہاتھ تو نور میڈم کا ہے۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

آسیہ نے موبائل کو دیکھتے کہا۔ نور کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئی۔

"تمہیں کیسے پتا یہ ہاتھ نور کا ہے؟"

مارٹن نے سنجیدگی سے پوچھا۔

"کیونکہ یہ انگوٹھی نور میڈم کی ہے۔"

آسیہ نے سادگی سے کہا۔

"ٹھیک ہے تم جاؤ۔"

مارٹن نے سپاٹ سا کہا۔ آسیہ سر ہلاتی واپس کچن میں چلی گئی۔

وہ مڑا۔ نور کے چہرے پر پریشانی کے آثار تھا۔ اس کا رخ تو مارٹن کی طرف تھا لیکن سوچ کسی اور کی نکتے پر ٹکی تھیں۔

"ضروری نہیں ہے کہ جو دکھے وہ ہی حقیقت ہو۔"

مارٹن نے دوبارہ اس کے نزدیک آتے نرمی سے کہا۔

"اگر وہ میرا بھائی نہیں تھا تو ربیع کدھر ہے؟"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

نور نے کانپتی آواز میں پوچھا۔

"میں نے یہ نہیں کہا کہ وہ تمہارا بھائی نہیں تھا لیکن وہی تمہارا بھائی ہو یہ بھی ضروری نہیں ہے۔"

مارٹن کی بات نے نور کو بے چین کر دیا تھا۔ کیا ربیع زندہ تھا؟ اگر تھا تو کہا؟ یا پھر یہ سب مارٹن کی صرف اک چال تھی؟

وہ دن نور کا بے چینی میں گزرا تھا۔ اسے سمجھ نہیں آ رہی تھی ہو کیا رہا ہے۔ سارا دن وہ ربیع کے بارے میں سوچتی رہی۔ دل بے چین تھا اور دماغ مختلف سوچوں میں جھکڑا ہوا۔ رات وہ عشاء کی نماز پڑھ کر اپنے بستر پر بیٹھی تھی۔ مارٹن نے دیکھا وہ کھوئی کھوئی سی تھی۔ وہ اس کے قریب بیٹھ گیا۔

"میں نے واقعی تمہارے بھائی کو نہیں مارا۔"

نور اس کا منہ تک رہی تھی۔ کیا وہ سچ کہہ رہا تھا؟ نور کو اس کی آنکھوں میں سچائی کی جھلک دکھائی دی۔ تو کیا عزیز نے اس کے ساتھ دھوکہ کیا تھا؟ اس سے جھوٹ بولا تھا؟

"نور۔"

اس کے یوں دیکھنے پر مارٹن نے اسے پکارا۔ نور چونک گئی۔ وہ اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

"تم لینز کیوں پہنتے ہو؟"

وہ اپنے دماغ سے سب ہی منفی سوچوں کو جھٹکنے کی کوشش کرتی مارٹن کی اور متوجہ ہوئی تھی۔ اس کے سوال پر مارٹن کی بولتی بند ہو گئی۔ وہ خاموش رہا۔ نور سمجھ گئی تھی وہ کچھ چھپا رہا ہے۔

"مت پہنا کرو جو خوبصورتی رب نے تمہیں دی ہے اسے مت چھپاؤ۔"

وہ نرمی سے کہہ کر اٹھ گئی۔ مارٹن اس کے لفظوں کے سحر میں جکڑا گیا تھا۔ نور نے اس کے ساتھ نرمی سے بات کی تھی تو کیا وہ یقین کر رہی تھی کے مارٹن اس کے بھائی کا قاتل نہیں ہے؟ کل شائین کی ڈلیوری تھی۔ نور نیچے آئی تو وہ لیپ ٹاپ کو گود میں رکھے مصروف بیٹھا تھا۔ وہ خاموشی سے اس کے سامنے رکھے صوفے پر بیٹھ گئی۔

"تم مجھے شائین کے پاس ہوسپٹل چھوڑ دو گے؟"

نور نے جھجکتے نرم لہجے میں پوچھا۔مارٹن نے لیپ ٹاپ سے نظریں ہٹا کر اسے دیکھا۔نور اسے دیکھ کر سن رہ گئی تھی۔اس نے لینز ہٹا دیے تھے۔اس کی پر کشش نیلی آنکھیں نور کو اک سحر میں بند کر گئی تھیں۔وہ یک ٹک اسے دیکھ رہی تھی۔وہ ان نیلی آنکھوں سمیت بہت خوبصورت لگ رہا تھا۔نور کو جلد ہی اپنی نظروں کا احساس ہوا۔وہ خجل سی ہوتی ادھر ادھر دیکھنے لگی۔

"ٹھیک ہے۔"

وہ مسکرا کر کہتا اٹھا۔نور کو ہوسپٹل چھوڑ کر وہ واپس گھر آگیا تھا۔مارٹن اسے وہاں تنہا چھوڑنا نہیں چاہتا تھا لیکن نور کی بات کو ٹال بھی نہیں سکتا تھا۔جیری اور حاشر ہوسپٹل میں ہی تھے۔نور نے ان دونوں سے بہت تمیز سے بات کی تھی۔وہ رات اس نے شائین کے پاس ہی گزاری اگلی صبح اس کی ڈلیوری تھی۔وہ جب سو کر اٹھی تو پورے کمرے میں کھلونے بکھرے پڑے تھے۔نور نے حیرت سے سارا کمرہ دیکھا۔

"مارٹن لے کر آیا ہے۔"

اس کی حیرت کو بھانپتے شائین نے مسکرا کر کہا۔

"اتنے زیادہ؟"

وہ حیرت سے کہتی صوفے سے اٹھ کر شائین کے پاس آ کر بیٹھ گئی۔

"ہمممم۔"

نور نے دیکھا شائین کی مسکراہٹ پھیکی پڑ گئی ہے۔

"کیا ہوا تم ٹھیک ہو؟"

نور نے اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھے فکر مندی سے پوچھا۔شائین اس کی فکر پر مسکرائی تھی۔

"نورا اگر میں تمہیں کچھ کہوں تو تم میری بات کا اعتبار کرو گی؟"

شائین نے اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ کے نیچے سے نکال کر اوپر رکھ دیا۔نور نے خاموشی سے سر ہلا دیا۔

"مارٹن نے تمہارے بھائی کو نہیں مارا۔"

نور خاموش رہی۔

"وہ جیسا دکھتا ہے ویسا نہیں ہے اسے سمجھنے کی کوشش کروگی تو تم اسے اس دنیا میں سب سے اچھا پاؤ گی۔"

شائین بہت نرمی سے اسے کہہ رہی تھی۔ نور نے محض سر ہلا دیا۔

"اس کا اصلی نام کینزو ہے نا؟"

نور نے جانچتی نظریں اس کے چہرے پر ٹکائے پوچھا۔ شائین کے چہرے کا رنگ متغیر ہوا تھا۔ اس سے پہلے وہ مزید کچھ کہتی یا شائین کوئی جواب دیتی دروازہ کھلا اور جیری اندر آیا۔ نور نے اپنی جگہ چھوڑ دی۔ وہ نور کی چھوڑی ہوئی جگہ پر بیٹھ گیا۔ نور دس منٹ میں آنے کا کہہ کر انہیں پرائیوسی دیتی کمرے سے نکل گئی۔ ابھی اسے بینچ پر بیٹھے دس منٹ ہی ہوئے تھے جب مارٹن اور حاشر وہاں آئے۔ جیری بھی کمرے سے نکل آیا تھا۔ شائین کو آپریشن کے لئے لے گئے تھے۔ لیڈی ڈاکٹر نے جیری سے کچھ سامان لانے کا کہا۔ لسٹ لے کر جیری انہیں دس منٹ میں آنے کا کہہ کر وہاں سے چلا گیا۔ نور اور مارٹن ایک ہی بینچ پر بیٹھے تھے۔ نور نے نوٹس کیا مارٹن مسلسل اپنی ٹانگ ہلا رہا تھا جیسے وہ کسی اضطرابیت میں

ہو۔حاشر کی حالت بھی کچھ مختلف نہیں تھی۔نور منہ نیچے کر کے مسکرا دی۔اس نے یہی اندازہ لگایا تھا کے دونوں چاچو بننے کے لئے بے تاب ہیں۔مارٹن نے اسے مسکراتے ہوئے دیکھا۔اسے وجہ تو سمجھ نہیں آئی لیکن وہ نور کی مسکراہٹ پر یونہی صدقے واری گیا تھا۔نور نے اسے خود کو تکتے پایا تو سپاٹ سا چہرہ بنا کر بیٹھ گئی۔اس بار مارٹن نے منہ نیچے کر کے اپنی مسکراہٹ چھپائی تھی۔

جیری ہوسپٹل سے نکل کر سامنے بنی فارمیسی سے ڈاکٹر کی بنائی چیزیں لے کر نکلا ہی تھا جب اسے دو گاڑیوں نے گھیر لیا۔اس سے پہلے وہ کچھ سمجھتا یا کرتا۔گاڑیوں کے دروازے کھلے اور اندر بیٹھے نقاب پوش آدمیوں نے اندھا دھند اس پر فائرنگ شروع کر دی۔گولی کہاں سے آ رہی ہے کہاں جا رہی ہے کوئی علم نہیں تھا۔سائیلینسر لگی وہ گنے خاموشی سے جیری کو بھون چکی تھی۔یہ سب اتنا اچانک ہوا کسی کو علم ہی نہیں ہوا آخر ہوا کیا ہے۔وہ زمین پر گرا دھیرے دھیرے عنودگی میں جا رہا تھا۔آس پاس تیزی سے خون پھیل رہا تھا۔اپنی آخری سانسیں لیتے وقت اس کے سامنے شائین کا چہرہ تھا اور دل میں اپنے بچے کو

آخری بار دیکھنے کی چاہ تھی۔

ارد گرد شور برپا ہو گیا تھا۔ گاڑیاں جتنی تیزی سے آئی تھیں اس سے زیادہ تیزی سے واپسی کے لئے مڑی تھیں۔ ہوسپٹل کے باہر لوگوں کا شور بڑھنے لگا تھا۔ ہوسپٹل کے اندر بھی افرا تفری مچ گئی تھی۔ تینوں نے ناسمجھی سے آس پاس دیکھا۔

"کیا ہوا ہے؟"

مارٹن نے کوریڈور میں نظریں دوڑاتے پوچھا۔

"شاید کوئی ایمرجنسی کیس ہے میں دیکھتا ہوں۔"

حاشر کہہ کر اٹھ کر وہاں سے چلا گیا۔ مارٹن واپس سیدھا ہو کر بیٹھ گیا تھا۔

"تمہاری آنکھیں بہت خوبصورت ہیں۔"

مارٹن نے چونک کر نور کو دیکھا۔ اسے یقین نہیں آیا تھا نور نے اس کی تعریف کی ہے۔ وہ حیرت سے اسے دیکھ رہا تھا۔ اس کی حیرت بھانپتے نور نے نظروں کا زاویہ موڑ لیا۔

"تھینک یو۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہ مسکرا کر بولا تھا۔اس کا فون بجا۔حاشر کا نمبر دیکھ اس نے کال یس کر کے کان سے لگا لیا۔

"ہیلو۔"

دوسری طرف کی بات سن وہ بے اختیار ہی کھڑا ہوا تھا۔نور نے حیرت سے اسے دیکھا اور ساتھ ہی کھڑی ہو گئی۔موبائل مارٹن کے ہاتھ سے چھوٹ کر گر گیا تھا۔اس کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا۔نور کو اس کی حالت دیکھ تشویش نے گھیر لیا۔

"کیا ہوا؟"

اس نے حیرت سے پوچھا۔

مارٹن کو لگا تھا وہ سانس نہیں لے پائے گا۔نور اس کی حالت دیکھ ڈر رہی تھی۔

"مارٹن اللہ کا واسطہ ہے بتاؤ کیا ہوا ہے؟"

نور نے پریشانی سے اس کا رخ اپنی طرف کرتے کہا۔مارٹن کی آنکھیں حد سے زیادہ لال تھی۔اس کی نیلی آنکھوں میں کچھ تیر رہا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"جیری۔"

اس کے الفاظ اٹک رہے تھے۔

"کیا ہوا جیری بھائی کو؟"

نور نے ٹھہر ٹھہر کر پوچھا۔

"اسے مار دیا۔"

"کیا؟"

وہ بے یقینی سے کہتی دو قدم پیچھے ہوئی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اندر اس کی اولاد جنم لے رہی تھی اور یہاں وہ شخص اسے کہہ رہا تھا کہ اس کا باپ مر گیا ہے۔مارٹن تیزی سے باہر کی جانب بڑھا تھا نور بھی اس کے پیچھے ہی تھی۔ ہوسپٹل سے باہر نکلتے ہی انہیں سامنے ڈھیروں رش دکھائی دیا۔رش کو چیرتے وہ دونوں آگے بڑھے۔سامنے خون ہی خون پھیلا تھا اور اس خون میں لپٹا جیری کا بے جان وجود پڑا تھا۔اس کے پاس ہی حاشر بیٹھا رو رہا تھا۔اس کے چہرے ہاتھ اور کپڑوں پر خون لگا تھا۔جیری کی لاش کو دیکھتے

ہی نور کی چیخیں نکل گئی۔مارٹن گھٹنوں کے بل زمین پر گر گیا تھا۔نور منہ پر ہاتھ رکھے چیخ رہی تھی۔اسے بے اختیار ہی ربیع کی لاش نظر آئی تھی۔حاشر زمین پر بیٹھا ہچکیوں کے بل رو رہا تھا اور مارٹن وہ تو جیسے اپنی سبھی حسیات کھو چکا تھا۔وہ یک ٹک جیری کو دیکھ رہا تھا۔اس کی نیلی آنکھوں میں سمندر تیرنے لگا تھا۔گندمی رنگ سرخ پڑ گیا تھا۔جیری کے جسم پر کوئی ایسی جگہ نہیں بچی تھی جہاں گولی نا لگی ہو۔اس کے دائیں گال سے گولی لگ کر نکلی تھی۔گردن پر بھی دو گولیاں لگی تھیں اور پورا جسم گولیوں سے چھلنی تھا۔آس پاس لوگوں کا رش جمع ہو چکا تھا۔دور کہیں سے پولیس سائرن کی آواز آنے لگی تھی۔نور کی چیخیں دم توڑ گئی تھیں لیکن اس کا پورا وجود کانپ رہا تھا۔آنکھوں سے آنسو لڑیوں کی صورت جاری تھے۔وہ منہ پر ہاتھ رکھے کھڑی تھی۔دھیرے دھیرے پولیس سائرن کی آواز قریب آنے لگی۔مارٹن کی آنکھوں سے سمندر قطرہ قطرہ بہنے لگا تھا۔وہ اٹھ کر کھڑا ہوا۔اس نے قریب بیٹھے حاشر کو دیکھا۔وہ زار و قطار رو رہا تھا۔سارا منظر بار بار دھند ھلا رہا تھا۔اس نے مڑ کر نور کو دیکھا۔وہ منہ پر ہاتھ رکھے ایک جگہ جمی کھڑی تھی۔مارٹن نے آگے بڑھ کر اسے گلے سے لگا

لیا۔ نور نے اس کی شرٹ کو مٹھیوں میں جکڑ لیا اور پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔ پولیس کی گاڑی قریب آ کر رکی۔ وہ رش کو وہاں سے ہٹانے لگے تھے۔ پولیس کی گاڑی کے ساتھ ایمبولینس بھی وہاں آ کر رکی تھی۔ وہ جیری کی باڈی کو اٹھا کر ایمبولینس میں ڈال رہے تھے۔ مارٹن نور کا سر اپنے سینے پر رکھے ویسے ہی کھڑا تھا۔ اس کی نیلی آنکھیں لال ہو چکی تھیں۔ ان میں غم و غصہ دوڑ رہا تھا۔ حاشر انہیں جیری کی لاش لے جانے سے روک رہا تھا۔ دو پولیس والوں نے بمشکل اسے روکا۔ ایمبولینس کے سائرن کی آواز مدہم ہونے لگی تھی۔ وہ جیری کو لے جا رہے تھے۔ مارٹن کا دل لمحہ لمحہ ڈوب رہا تھا۔ وہ کیا جواب دیتا شائین کو۔ وہ کیسے بتاتا شائین کو کے اس کا جیری اب اس دنیا میں نہیں رہا۔ اس کے آنسو نکل کر نور کے بالوں میں جزب ہو رہے تھے۔ نور کے آنسو ہچکیوں ں کی صورت اختیار کر چکے تھے۔ حاشر دھندلی آنکھوں سے دور جاتی ایمبولینس کو دیکھ رہا تھا***

وہ ہوسپٹل کے کوریڈور میں بیٹھے تھے۔ نور منہ پر رکھے رو رہی تھی۔ حاشر دیوار سے ٹیک لگائے گم سم سا کھڑا تھا۔ مارٹن بینچ پر سر جھکائے بیٹھا تھا۔ حاشر کے کپڑوں پر لگا خون

خشک ہو چکا تھا۔

ابھی کچھ دیر پہلے وہ یہاں پر ہنستے مسکراتے بیٹھے آنے والے ننے مہمان کا انتظار کر رہے تھے اور ابھی وہی بینچ تھا وہی لوگ تھے لیکن ایک بہت بڑا غم مل گیا تھا انہیں۔ تینوں کے کانوں میں بچے کے رونے کی آواز پڑی۔ حاشر دیوار سے ٹیک چھوڑ گیا تھا۔ نور آنکھیں صاف کرتی کھڑی ہوئی۔ مارٹن جھکے کندھوں کے ساتھ اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا تھا۔ نرس مارٹن کے پاس آ کر رکی۔ اس کے ہاتھ میں سفید کمبل میں لپٹا ایک ننا وجود تھا۔

"مبارک ہو لڑکا ہوا ہے۔"

نرس نے بچے کو مارٹن کے سامنے کرتے مسکرا کر کہا۔ نور کے رکے آنسو پھر سے چھلک پڑے۔ حاشر بے اختیار ہی دوبارہ دیوار سے ٹیک لگا گیا۔ مارٹن کو لگا اس کے ہاتھ من بھر کے ہو گئے ہیں۔ بمشکل اس نے بچے کو نرس کے ہاتھ سے تھامنے کے لئے ہاتھ آگے بڑھائے۔ اس کے ہاتھ کانپ رہے تھے۔ نرس نے احتیاط سے بچہ اس کے ہاتھ میں دیا اور اپنے راستے چل دی۔ مارٹن نے دیکھا وہ بچہ بلکل جیری جیسا تھا۔ اس کے گال گلابی تھے۔ وہ

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اپنی ننی ننی آنکھیں کھولنے کی کوشش کر رہا تھا۔مارٹن کے ہاتھوں کی لرزش بڑھ گئی۔نور نے تیزی سے آگے بڑھ کر اس کے ہاتھوں سے بچہ تھاما ورنہ اب تک بچہ اس کے ہاتھ سے چھوٹ کر گر چکا ہوتا۔وہ ابھی بھی اپنے خالی لرزتے ہاتھوں کو دیکھ رہا تھا۔نور نے اس بچے کو دیکھا۔اسے لگا وہ ننی جان اسے دیکھ کر مسکرائی ہے۔ضبط کھوتے اس نے اسے سینے سے لگایا اور رو دی۔حاشر چل کر اس کے قریب آیا تھا۔بچا نور کے یوں رونے پر بوکھلا کر خود بھی رونے لگا۔حاشر نے اس کے ہاتھ سے بچا لے لیا۔نور نے ساتھ کھڑے مارٹن کے کندھے سے سر ٹکا دیا۔وہ اب بھی ویسے ہی کھڑا تھا۔

"جیری۔"

بچے کو دیکھ کر حاشر کے لبوں میں جنبش ہوئی تھی۔آنسو ٹپ ٹپ بچے پر گرنے لگے۔اپنے جسم پر کسی گرم چیز کا احساس ہوتے ہی بچے کے رونے میں مزید تیزی آگئی۔پاس آتی لیڈی ڈاکٹر نے حاشر کے ہاتھ سے بچا لے لیا۔ڈاکٹر کے بچا لے کر جھلانے پر وہ خاموش ہو کر پر سکون ہو گیا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"مدرا اپنے ہز بینڈ کو بلا رہی ہے۔"

ڈاکٹر نے بچے کو جھلاتے کہا تو تینوں بے اختیار ہی ایک دوسرے کو دیکھنے لگے۔ کہاں سے لاتے وہ جیری کو؟ بچے کے دوبارہ پر سکون ہوتے ہی ڈاکٹر نے اسے نور کو تھما دیا اور آگے بڑھ گئی۔ اب وہ تین تھے اور ان کے پاس موجود ایک نئی جان۔ کسی میں ہمت نہیں تھی شائین کے سامنے جانے کی لیکن انہیں جانا تھا۔ نور نے اپنا لرزتا ہاتھ مارٹن کے کندھے پر رکھ دیا۔ مارٹن نے چونک کر اسے دیکھا۔ نور کی آنکھوں میں چھپا پیغام دیکھ وہ نفی میں سر ہلانے لگا۔ حاشر بھی خالی الزہنی کیفیت میں انہیں تک رہا تھا۔ نور نے اس کے کندھے پر دباؤ ڈالا۔ مارٹن نے کندھے مزید جھکا دیے تھے۔ شائین کے کمرے کے باہر دستک ہونے پر اس نے مسکرا کر اندر آنے کی اجازت دی۔ وہ بیڈ پر لیٹی ہوئی سر گھما کر دروازے کو دیکھ رہی تھی۔ نور اور مارٹن ایک ساتھ اندر داخل ہوئے۔ شائین کی نظریں نور کے ہاتھ میں پکڑے وجود پر گئی۔ نور نے قریب جا کر بچا اس کے ہاتھوں میں تھما دیا۔ شائین نے ممتا بھری نظروں سے اسے دیکھتے اس کی پیشانی پر اپنے لبوں کا گرم لمس چھوڑا اور نور کی

طرف دیکھا۔اس کی لال سوجی آنکھیں اس کے دیر تک رونے کی چغلی کھا رہی تھیں۔اسے دیکھ شائین کی مسکراہٹ گہری ہو گئی تھی۔اسے لگا تھا یہ آنسو بچے کی خوشی کے ہیں لیکن مارٹن کو دیکھ کر وہ ٹھٹھکی۔وہ نور کے پیچھے ہی سر جھکائے کھڑا تھا۔شائین کی نظریں مارٹن سے ہوتی اس کے پیچھے ہی اندر داخل ہوتے حاشر پر ٹک گئیں۔اس کے کپڑوں پر خون کے دھبے لگے تھے۔شائین کی مسکراہٹ سمٹ چکی تھی۔نظریں دوبارہ سے مڑتی نور پر آگئی۔وہ اس کے ہاتھ میں پکڑے بچے کو دیکھ رہی تھی۔

"جیری کدھر ہے؟"

یہ پوچھتے وقت اس کی آواز میں ایک انجانا سا خوف تھا۔نور نے اپنے لب بھینچ لئے۔حاشر مارٹن کے پاس ہی رک گیا تھا۔ان کی خاموشی پر شائین نے مارٹن کو دیکھتے ایک بار پھر سے پوچھا تھا۔

"جیری کدھر ہے مارٹن؟"

اس کی دوسری پکار پر نور کی آنکھیں چھلک پڑی۔حاشر بھی آنکھوں پر ہاتھ رکھے ایک بار پھر

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

سے ضبط کھو چکا تھا۔مارٹن ویسے ہی سر جھکائے کھڑا تھا۔

"جیری کدھر ہے نور؟"

نور اور حاشر کے یوں رونے پر شائین نے بے تاب ہوتے پاس کھڑی نور سے پوچھا۔

"مم۔۔ما۔"

وہ بتانا چاہتی تھی لیکن اس کے الفاظ اٹک رہے تھے۔

"کوئی بتائے گا جیری کدھر ہے؟"

ضبط کھوتی وہ چلائی۔

"پتا نہیں کس نے مار دیا اسے۔"

نور نے تیزی سے لفظوں کو ادا کرتے منہ پر ہاتھ رکھ لیا جیسے وہ کوئی بہت بڑی گناہ والی بات کر گئی ہو۔

شائین کی آنکھوں کی پتلیاں ساکت ہو گئیں۔وہ ایک ہی جگہ منجمند ہو چکی تھی۔کمرے میں جان لیوا خاموشی چھا چکی تھی۔اس خاموشی اور شائین کے سکتے کو بچے کے رونے کی آواز

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

نے توڑا تھا۔شائین گم سم سی بچے کو دیکھنے لگی۔وہ نا رو رہی تھی نا کچھ کہہ رہی تھی بس خاموش روتے ہوئے بچے کو دیکھ رہی تھی۔نور کو اس کی حالت سے ڈر لگنے لگا۔

"شائین۔"

اسے پکارتے نور نے اس کے کندھے کو ہلایا تھا۔مارٹن نے بھی جھکا سر اٹھالیا تھا۔

نور کے ہلانے پر وہ ضبط کھوتی پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی۔وہ روتی جا رہی تھی اور دیوانہ وار اپنے بچے کو چوم رہی تھی جو دنیا میں آنے سے پہلے ہی یتیم ہو چکا تھا۔مارٹن کی نیلی آنکھوں سے آنسو گرتے اس کی شرٹ میں جزب ہو رہے تھے۔حاشر دیوار سے لگ کر گم سم سا کھڑا چھت کو گھور رہا تھا جیسے اس کے آنسو خشک ہو گئے ہو۔جیسے اس کی سب ہی حسیات منجمند ہو گئی ہو۔نور شائین کی حالت دیکھ ایک بار پھر سے اپنی چیخوں کا گلہ گھونٹ رہی تھی۔اپنے بچے کو سینے سے لگا کر اس نے اپنے آنسو صاف کئے اور مارٹن کی طرف دیکھا۔دونوں کی نظریں ملی اور مارٹن ہنٹر آنکھیں مینچ گیا۔اسے لگا شائین کی نظریں اس سے شکایت کر رہی ہیں۔اسے جیری کی موت کا قصور وار ٹھہرا رہی ہیں۔اسے الزام دے رہی

ہیں۔

"اس نے مجھے کہا تھا وہ مر جائے گا۔"

مارٹن نے جھٹ آنکھیں کھولی۔حاشر نے دیوار سے نظریں ہٹا کر شائین کو دیکھا۔نور کے بہتے آنسو وہی تھم گئے۔تینوں کی بے یقینی سے پر نظریں شائین پر تھیں اور شائین کی اپنے بچے پر۔

"اسے پتا تھا وہ مرنے والا ہے۔"

بچا پر سکون سا اپنی ماں کے سینے پر لیٹا سو چکا تھا۔

"بہت پہلے ہی وہ مجھے بتا چکا تھا کے وہ مرنے والا ہے وہ انسان اسے مار دے گا۔"

حاشر کی ساری حسیات بیدار ہو چکی تھی۔مارٹن بھی اپنی جگہ چھوڑ کر بے اختیار ہی نور کے قریب آ کر کھڑا ہو گیا تھا۔

"اس نے کہا تھا وہ مر جائے گا اور دیکھو وہ مر گیا۔"

شائین کی مری مری سی آواز نکل رہی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"اس نے کہا تھا وہ اس سے خود ہی ڈیل کر لے گا اور وہ اس سے اکیلے ملنے بھی گیا تھا لیکن وہ نہیں مانا اور اسے دھمکی دی کے وہ تم سب کو مار دے گا جیری نے اسے چیلنج کیا تھا کے اگر وہ مرد کا بچا ہے تو اسے مار کر دکھائے۔"

تینوں بونچکا کھڑے اسے سن رہے تھے۔

"اس نے یہ اس لئے کیا تھا تا کہ وہ تم لوگوں کو بچا سکے وہ نور کو مارنے والا تھا۔"

شائین نے نور کو دیکھ کر کہا۔ نور چونک گئی۔ مارٹن کی نظریں نور سے گھوم کر دوبارہ شائین پر گئی تھیں۔

"اس نے کہا تھا نور اس کی بہن ہے اس نے اسے بھائی کہا ہے اور وہ اسے مرنے نہیں دے گا۔"

شائین عنودگی میں جا رہی تھی۔

"اس نے نور کی جان کے بدلے اپنی جان دی۔"

شائین کی آواز بڑبڑاہٹ میں بدل گئی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"اس نے نور کو بچاتے مار لیا خود کو۔"

وہ سو چکی تھی دوائیوں کے زیر اثر اس سب کے چودہ طبق روشن کر کے وہ خود نیند کی وادی میں اتر گئی تھی۔ نور جمی شائین کی باتوں پر غور کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔ کون مارنا چاہتا تھا اسے؟ اس کی کسی سے کیا دشمنی؟ کون تھا وہ انسان؟ سن ہوتے دماغ پر زور دینے پر اسے ایک ہی انسان یاد آیا تھا۔ ایک ہی نام یاد آیا تھا اور وہ تھا آفیسر عزیز۔ کیا آفیسر عزیز نے جیری کو مارا تھا؟ نور کا سر گھوم گیا اس سے پہلے وہ گرتی مارٹن نے اسے تھام لیا تھا۔

مارٹن نے اسے کمرے میں پڑے صوفے پر بٹھایا۔

"کون مارنا چاہتا تھا مجھے؟ کس نے مارا ہے جیری بھائی کو؟"

بھائی لفظ کہتے اس کی زبان لڑکھڑا گئی تھی۔ گلہ سوکھ گیا تھا۔ نور کے سوال کا مارٹن اور حاشر کے پاس فلحال کوئی جواب نہیں تھا یا شاید وہ جواب دینا نہیں چاہتے تھے۔ ان دونوں کی خاموشی کے جواب پر وہ رو دی تھی۔***

وہ پولیس سے جیری کی باڈی کلیکٹ کر کے لے آئے تھے۔ کچھ ہی گھنٹوں میں ان دونوں

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

نے اپنے جگری یار کو اپنے ہی ہاتھوں سے قبر میں اتارا تھا۔شائین کو جیری کا چہرہ نہیں دکھایا گیا تھا۔وہ روتی رہی چلاتی رہی مگر مارٹن نے اسے جیری کا چہرہ نہیں دکھایا۔وہ اس حالت میں نہیں تھا کے شائین اسے دیکھ پاتی۔وہ پہلے ہی اس کی موت پر شدید دکھی تھی اگر وہ اس کا چہرہ دیکھ لیتی تو مارٹن کو ڈر تھا کے کہیں اسے صدمہ ہی نا لگ جائے۔نور اس کے ساتھ اس کے بچے کو بھی سمبھال رہی تھی اور اندر ہی اندر کہیں خود کو بھی۔جیری کی موت کو ایک ہفتہ گزر چکا تھا اور اس ایک ہفتے میں گھر میں جان لیوا خاموشی کا راج تھا کہیں کبھی اس معصوم بچے کے رونے کی آواز ماحول میں ارتعاش پیدا کرتی ورنہ وہاں مکمل خاموشی بسیرا کر چکی تھی۔ایسا لگنے لگا تھا جیسے وہ گھر اب ویران ہو چکا ہے۔نور کی ذہنی حالت بگڑ رہی تھی اسے لگتا تھا جیری کی موت کی وجہ وہ ہے لیکن وہ حقیقت سے انجان تھی بلکل انجان۔وہ ہر وقت اس گلٹ میں رہنے لگی تھی۔وہ خود کو قصور وار سمجھتی۔کسی سے نظریں نہیں ملاتی تھی۔دوسری طرف مارٹن ہنٹر اس درد کے ساتھ اپنے اندر بھیانک آگ جلا چکا تھا جو اب نا جانے کتنوں کو راکھ کرنے والی تھی۔وہ جانتا تھا جیری کا قاتل کون ہے۔اس کو کس نے

قتل کیا ہے۔ مزید ایک ہفتہ گزر گیا۔ اب شائین نے خود کو سمبھال لیا تھا۔ اپنے بچے کے لئے۔ اس دن شائین نور کے پاس آئی۔ اس نے ہاتھ میں پکڑا بچا اس کے سامنے کیا۔ نور نے خالی خالی آنکھوں سے اسے دیکھا۔ وہ مسکرا رہی تھی۔

"اس کا نام تو رکھ دو اتنے دن ہو گئے ہیں اسے اس دنیا میں آئے۔"

شائین اس سے ایسے بات کر رہی تھی جیسے کچھ ہوا ہی نا ہو۔ اس کے ہونٹوں پر مسکراہٹ تھی۔ نور کی آنکھیں برس پڑی۔ اس نے بچا اس کے ہاتھ سے لے لیا۔ وہ اس معصوم سی جان کو دیکھ کر اس کا نام سوچنے کی کوشش کر رہی تھی لیکن اسے لگتا تھا اس کا دماغ سن ہو چکا ہے جو اب کبھی کچھ سوچ نہیں پائے گا۔

"جہانزیب۔"

شائین کی مسکراہٹ سمٹ گئی۔ جہانزیب عرف جیری۔ نور نے باپ کے نام پر ہی بچے کا نام رکھ دیا تھا۔ شائین کی آنکھیں چھلک پڑی۔ نور نے اسے اپنے ساتھ لگا کر اس کا کندھا سہلایا۔ اب وہ تھیں۔ ان کے بہتے آنسو اور نور کی گود میں لیٹا ننا جہانزیب***

نور بیڈ پر بیٹھی مسلسل سوچوں کے حصار میں تھی۔اس کے ارد گرد صرف جیری ہی گھوم رہا تھا۔

"ہم جب بھی کہیں جاتے ہیں تو آخری ملاقات کی طرح ملتے ہیں کیا پتا کب کس کی گولی ہمارا کام تمام کر دے۔"

نور سسک اٹھی۔

"ہم یتیم لوگوں کو بیوقوف بنانا کتنا آسان کام ہوتا ہے ذرا سا اپنا کہہ دو لو بن گئے بیوقوف۔

وہ دونوں کانوں پر ہاتھ رکھ کر سر گھٹنوں میں دے گئی تھی۔بھائی کہا ہے اور شاید وہی لفظ مجھے روک رہا ہے مارٹن کے پاس جانے سے۔

"نہیں۔"

سر دائیں بائیں مارتی وہ سسک اٹھی۔

"میں نے یہ جان بھوج کر نہیں کیا میں نے نہیں کیا۔"

وہ روتے ہوئے اونچی اونچی آواز میں چلانے لگی۔کمرے میں داخل ہوتے مارٹن کے قدم

ٹھٹھک گئے۔وہ سامنے سر گھٹنوں میں دیے چلا رہی تھی۔

"مجھے نہیں پتا تھا یہ ہو جائے گا میں نے جان بھوج کر نہیں کیا۔"

مارٹن نے تیزی سے آگے بڑھ کر اسے ہلایا۔

"نور ہوش میں آؤ کیا ہوا ہے۔"

مارٹن بیڈ پر بیٹھتے بولا۔نور نے جھٹ سر اٹھا کر اسے دیکھا۔

"میں نے نہیں مارا جیری بھائی کو۔"

نور سر دائیں بائیں مارٹن خوفزدہ سی بولی۔مارٹن حیرت زدہ رہ گیا۔

"ہاں نور تم نے نہیں مارا اسے مجھے پتا ہے۔"

وہ نرم لہجے میں بولا تو نور ٹھٹھک گئی۔

"لیکن وہ میری وجہ سے مرا ہے میری وجہ سے۔"

نور نے ہزیاتی کیفیت میں کہا تو مارٹن شل رہ گیا۔

"وہ تمہاری وجہ سے نہیں مرا نور۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

مارٹن نے کانوں پر دھرے اس کے دونوں ہاتھوں کو تھام لیا۔

"نہیں سب میری غلطی ہے سب میری غلطی ہے۔"

وہ بڑبڑانے لگی۔

"تمہاری کوئی غلطی نہیں ہے نور وہ تمہاری وجہ سے نہیں مرا میری وجہ سے مرا ہے۔"

نور کے ہاتھوں پر دباؤ ڈالے شروع میں سختی سے کہتے آخر میں اس کا لہجہ ٹوٹ گیا۔ نور خالی خالی آنکھوں سے اسے دیکھنے لگی۔

"یہ سب ہماری دشمنی کی وجہ سے ہوا ہے تمہارا اس میں کوئی قصور نہیں ہے۔"

اس کی نیلی آنکھوں میں لال ڈوریاں تیرنے لگی تھیں۔

"خود کو قصوروار مت ٹھہراؤ نور۔"

نور کو اس وقت وہ بہت تھکا ہارا سا لگا۔

"مت ٹھہراؤ خود کو قصوروار۔"

وہ سر جھکا گیا۔ نور کے ہاتھ پر نیلے سمندر سے ایک نناسا قطرہ نکل کر گرا تھا۔ وہ شدید ٹوٹا ہوا

تھا اور اس وقت نور کو لگا اسے کسی سہارے کی ضرورت ہے۔مارٹن نے سر اٹھا کر دوبارہ اسے دیکھا۔نیلی آنکھیں لال ہو چکی تھیں۔ گندمی رنگ میں سرخی گھل گئی تھی۔عنابی ہونٹ کپکپا رہے تھے۔مارٹن ہنٹر اس وقت اسے اپنے سحر میں جکڑ گیا تھا۔وہ بہت بہادر تھا لیکن اپنے من پسند شخص کے سامنے مظبوط انسان بھی ٹوٹ جاتا ہے مارٹن ہنٹر بھی نورالعین کے سامنے ٹوٹ گیا تھا۔اس کے سحر میں جکڑی نور نے بے اختیار ہی اسے اپنے گلے سے لگالیا تھا اور یہی مارٹن کا ضبط ٹوٹ گیا۔اپنی من پسند عورت کی پناہ میں وہ ایک چھوٹا بچہ بن کر پھوٹ پھوٹ کر رو دیا تھا۔نور نے دباؤ بڑھا دیا۔مارٹن بھی اسے خود میں بینچ گیا تھا۔

"میں اسے نہیں بچا پایا وہ مر گیا میری وجہ سے اس کا بچا یتیم ہو گیا۔"

وہ نور کے آغوش میں منہ چھپائے اتنے دن سے دل پر بڑھ رہے بوجھ کو کم کر رہا تھا۔اس وقت نور نے جانا جس درد سے وہ اتنے دن سے گزر رہی تھی مارٹن اس سے بھی بڑی اذیت میں مبتلا تھا۔اس کا درد کم کر کے وہ اب اپنا درد اس کے سامنے رکھ رہا تھا اس آس میں کے

شاید وہ بھی کم ہو جائے۔

نور کی آنکھیں بھی برس رہی تھیں۔ آج اسے مارٹن سے نفرت محسوس نہیں ہوئی تھی۔ آج اسے مارٹن پر ترس آیا تھا۔ آج اسے علم ہوا تھا ایک درندا صفت انسان بھی اپنے اندر ایک دل رکھتا ہے لیکن وہ دل کسی کسی کے لئے ہی دھڑکتا ہے۔ ایک درندا صفت انسان بھی آنسو بہاتا ہے لیکن وہ آنسو بھی کسی کسی کو ہی دکھائی دیتے ہیں۔ آج نور کو مارٹن سے نفرت محسوس نہیں ہوئی تھی۔ جیری کی موت کو ایک مہینہ گزر چکا تھا۔ سب دھیرے دھیرے نارمل ہو رہے تھے۔ شائین بھی اپنے بچے کے لئے دوبارہ جینے لگی تھی۔ وہ جب بھی اس کا نام لے کر پکارتی تب تب اسے احساس ہوتا جہانزیب تو اس کے ساتھ ہی ہے۔ شائین کو نور نے اپنے پاس ہی روک لیا تھا اور وہ رک بھی گئی تھی۔ وہ وہاں تنہا جا کر کرتی بھی کیا یا شاید وجہ کچھ اور تھی۔ اس ایک مہینے میں مارٹن کے اندر جلتی آگ لاوے کا روپ اختیار کر چکی تھی اور یہ لاوا تب تک نہیں پھٹنا تھا جب تک وہ اپنے ہاتھوں سے جیری کے قاتلوں کو ایک بھیانک موت نہیں دے دیتا۔ ایک بہت ہی دردناک موت۔ وہ اندر

پلتے اس لاوے میں ان کو جلا کر راکھ کرنے والا تھا***

شائین لاؤنج میں بیٹھی جہانزیب کو سلا رہی تھی۔ نور آ کر اس کے مقابل بیٹھ گئی۔ دونوں نے مسکرا کر ایک دوسرے کو دیکھا پھر عنودگی میں جاتے جہانزیب کو۔ وہ بلکل جیری جیسا تھا۔ چھوٹا جیری۔

"شائین ایک بات پوچھوں؟"

نور نے تھوڑا جھجھک کر کہا تو شائین نے اس کا چہرہ دیکھتے اجازت دے دی۔

"مارٹن کی کہانی کیا ہے؟"

شائین کے جہانزیب کو تھپکی دیتے ہاتھ رک گئے۔ چہرے پر کئی رنگ آ کر گزرے جنہیں نور نے باخوبی نوٹ کیا۔

"یہ تم خود کیوں نہیں پوچھتی اس سے۔"

اب کے وہ مسکرائی۔

"میں؟"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

نور تڑپ ہو گئی۔

"ہاں تم۔"

وہ دوبارہ جہانزیب کو تھپکی دینے لگی جو نیند میں جا چکا تھا۔

"وہ مجھے خود بتائے گا؟"

نور نے دوبارہ جھجھک کر پوچھا۔

"نور کو تو وہ چھری کہاں رکھنے پر اسے سب سے زیادہ تکلیف دہ موت آئے گی وہ بھی بتا دے تو پھر تو یہ اس کا ماضی ہے۔"

شائین نے مسکرا کر کہا تو نور بس اس کا چہرہ دیکھ کر رہ گئی۔ تھوڑی دیر مزید وہاں رہنے کے بعد وہ اپنے کمرے میں چلی گئی ***

اس انساں کو رسیوں سے باندھا گیا تھا۔ وہ شرٹ لیس تھا۔ اس کے چہرے اور جسم پر جا بجا چوٹوں کے نشان تھے۔ اس آدمی کا سارا جسم خون سے تر تھا۔ مارٹن چلتا ہوا اس کے سامنے آ کر کھڑا ہو گیا۔ اس کے بالوں کو مٹھی میں جکڑ کر اس کا خون آلود چہرہ اپنے چہرے کے

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

قریب کیا۔

"کنس دادا کدھر ہے؟"

خاموش کمرے میں اس کی غراہٹ دوڑ گئی۔

"م۔۔مجھ۔۔مجھے نہیں۔۔پ۔۔پتا۔"

رسیوں میں جکڑے اس آدمی نے اٹک اٹک کر کہا۔مارٹن کا پارہ ہائی ہو گیا۔

"دوبارہ نہیں پوچھوں گا۔"

مارٹن نے حاشر کے ہاتھ سے گرم سریا لے کر اس کی پیٹھ پر رکھے غرا کر کہا۔پورے کمرے میں اس کی دردناک چیخیں گونج گئیں۔

"بتاتا ہوں میں بتاتا ہوں۔"

درد کی تاب نا لاتے وہ بلبلا کر بولا۔مارٹن نے سریا اس کی پیٹھ سے ہٹا دیا۔

"کنس دادا تمل ناڈو میں ہے اور وہ اگلے ہفتے یہاں اپنی ایک ڈیل کے لئے آرہا ہے۔"

آدمی نے کراہتے ہوئے بتایا۔مارٹن کی نیلی آنکھیں اس اندھیرے نما کمرے میں چمک

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اٹھی۔

"اتنا کافی ہے۔"

وہ پراسرار آواز میں بولا۔

اپنے گلے میں پڑے اس باریک چین والے لاکٹ کو کھول کر اس نے اس میں سے ایک بلیڈ جیسی چیز نکالی۔ آدمی جان گیا تھا اب راہ فرار ممکن نہیں ہے۔ اس سے پہلے وہ بلیڈ اس کی شہ رگ پر چلاتا حاشر کی آواز نے اسے روک دیا۔

"اسے میں ماروں گا۔"

مارٹن نے گردن گھما کر اسے دیکھا۔ جہاں تک اسے یاد تھا اس کا ساتھی ہوتے ہوئے بھی حاشر نے آج تک کسی کو نہیں مارا تھا۔ وہ چل کر مارٹن کے مقابل آیا۔ اس کی آنکھوں میں غم و غصہ دوڑ رہا تھا۔ مارٹن نے بلیڈ اس کے ہاتھ میں دے دیا۔ آدمی کی خوفزدہ نظریں حاشر کے ہاتھ پر تھیں۔

"اسی ہاتھ سے گولیاں چلائی تھیں نا؟"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

بلیڈ کو اس کے ہاتھ پر گھماتے وہ گرج دار آواز میں کہتے ایک ہی جھٹکے میں ایک گہرا کٹ اس کے ہاتھ پر لگا گیا۔ آدمی کی چینخیں نکل گئی۔ خون دھار میں نکلا تھا اور ساتھ کھڑے مارٹن کے کپڑے بھگو گیا تھا۔ مارٹن اپنی جگہ چھوڑ گیا۔ حاشر آپے سے باہر ہوتا بلیڈ پر بلیڈ چلا رہا تھا۔ اس کی آنکھوں سے لمحہ لمحہ آنسو نکل رہے تھے۔ وہ جیری کی موت کا بدلہ لے رہا تھا۔ بلیڈ چلاتے چلاتے اس کا خود کا ہاتھ بھی زخمی ہو چکا تھا لیکن اسے کوئی پرواہ نہیں تھی۔ مارٹن دور کھڑا ہو کر سارا منظر دیکھ رہا تھا۔ اس کی نیلی آنکھوں میں بھی کچھ تیر رہا تھا۔ کمرے میں آدمی کی چینخیں گونج رہی تھی۔ وہ زخموں سے نڈھال ہو چکا تھا لیکن جان نکلنا ابھی باقی تھی۔ جب تک اس کی جان نہیں نکلتی تب تک وہاں موجود دو انسانوں کو چین نہیں ملنا تھا۔ حاشر اس کے پیچھے جا کر کھڑا ہو گیا۔ اس کی لڑکھی گردن کو ایک ہاتھ سے سیدھا کرتے دوسرے ہاتھ سے بلیڈ اس کے گلے پر چلا گیا۔ اس کے منہ سے خرخر جیسی آوازیں نکلنے لگی۔ بلیڈ لا کر اس نے واپس مارٹن کو تھما دیا تھا۔ مارٹن نے وہ بلیڈ صاف کرتے اسے واپس سے اس لاکٹ میں جوڑ دیا تھا۔ اب وہ بلیڈ اس لاکٹ کے اندر کہیں گم ہو

چکا تھا***

وہ کمرے میں بیٹھی بے صبری سے اس کا انتظار کر رہی تھی۔ آج اسے مارٹن ہنٹر کی کہانی جاننی تھی۔ وہ رات کے تقریباً بارہ بجے گھر آیا۔ اپنے تئیں اس نے دروازہ بہت دھیرے سے کھولا تھا کہ نور کی نیند نا خراب ہو جائے لیکن اپنے سامنے نور کو بیڈ پر جاگتا دیکھ وہ ٹھٹھکا تھا۔ بنا کچھ کہے اس نے پلٹ کر دروازہ بند کیا اور واشروم کی جانب بڑھ گیا اس کے کپڑوں پر خون لگا تھا۔ نور حیرت زدہ سی اس کی شرٹ پر لگا خون دیکھ رہی تھی۔ وہ خاموشی سے واشروم چلا گیا۔ واپس آنے پر نور کی سوالیہ نظروں کو خود پر پایا۔ وہ شاور لے کر آیا تھا اور شرٹ لیس تھا۔ مارٹن شیشے کے سامنے کھڑا خود پر نور کی نظریں محسوس کر رہا تھا لیکن اسے احساس ہوا نور اسے نہیں دیکھ رہی کہیں اور ہی دیکھ رہی ہے۔ اس نے گردن گھما کر نور کو دیکھا۔ وہ اس کے کندھے پر بنے اس خوبصورت سے نشان کو دیکھ رہی تھی۔ مارٹن واپس سے منہ موڑ تا لب بھینچ گیا۔ نور چل کر اس کے پیچھے آ کر کھڑی ہو گئی۔

" کتنا خوبصورت ہے یہ۔"

اس نے کہتے ساتھ بے اختیار ہی اس نام کو چھوا تھا۔مارٹن ہنٹر کرنٹ کھا کر پلٹا۔اس کے چہرے پر بے چینی رقم تھی۔وہ نور سے نظریں نہیں ملا رہا تھا۔اس کے اس روائیے پر نور خاموشی سے اسے دیکھتی رہی۔وہ چل کر الماری تک آیا۔نور نے دیکھا اس نے تیزی تیزی سے شرٹ نکال کر پہنی تھی۔وہ نام چھپ چکا تھا۔نور اس کی ہر حرکت کو خاموشی سے دیکھ رہی تھی۔وہ واپس سے آکر وہی کھڑا ہو گیا۔اب وہ تولیے سے اپنے بال رگڑ رہا تھا۔نور کی نظریں خود پر محسوس کرتے اس نے گہرا سانس لیتے نور کو دیکھا۔

"کچھ کہنا ہے؟"

اس کے سوال پر نور جھجھک گئی۔اسے پوچھنا تھا مارٹن ہنٹر کون ہے لیکن اب اس کی زبان ساتھ نہیں دے رہی تھی۔وہ نفی میں سر ہلاتی واپس مڑی۔مارٹن نے تیزی سے اس کی کلائی تھام لی تھی۔اب نور کو کرنٹ لگا تھا۔وہ پلٹ کر مارٹن کو دیکھنے لگی۔مارٹن کی نظروں میں کچھ تھا جو نور کو نظریں چرانے پر مجبور کر گیا تھا۔

"خاموش مت رہو نور پوچھ لو تمہارا سوال پوچھنا مجھے اچھا لگتا ہے۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

وہ نرمی اور سرگوشی میں کہتا نور کی دھڑکن بڑھا گیا۔وہ چند لمحے اسے دیکھتی رہی۔اس کی کلائی ابھی بھی مارٹن کے ہاتھ میں تھی۔

"مارٹن ہنٹر کون ہے؟اس کی حقیقت کیا ہے؟اس کا ماضی کیا ہے؟"

وہ نور کی کلائی کو چھوڑ گیا۔نور نے دیکھا اس کا رنگ متغیر ہو رہا ہے۔نیلی آنکھیں لرز رہی ہیں۔وہ خاموشی سے دوبارہ اپنے بال رگڑنے لگا۔اب اس کے انداز میں عجلت اور بے چینی تھی۔اس کی خاموشی پر نور طنزیہ ہنسی۔مارٹن نے اس کے ہنسنے پر لب بھینچ لئے تھے۔نور پلٹ گئی۔وہ جان گئی تھی مارٹن نہیں بتائے گا۔

"کچھ باتیں ہوتی ہیں جو آپ سے ہی جڑی ہوتی ہیں لیکن آپ اسے بیاں نہیں کر سکتے اور اگر بیاں کریں تب ان سے ملتی تکلیف آپ جھیل نہیں پاتے۔"

بیڈ پر بیٹھتے اس کے کانوں میں مارٹن کا دھیمہ لہجہ پڑا تھا۔وہ چونک کر اسے دیکھنے لگی۔وہ تولیہ ایک طرف رکھتے چلتا ہوا نور کے قریب آ کر بیٹھ گیا۔

"اگر کوئی تم سے پوچھے تمہارا بھائی کیسے مرا مرتے وقت اسے کتنی تکلیف ہوئی اس کا آخری

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

دیدار کیسا تھا تو کیا تمہاری زبان اسے بتا پائے گی؟"

اس نے نور کے ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں لیا اور بہت نرمی سے اس کی آنکھوں میں دیکھتے سوال کیا۔ نور تو اس کے سوال پر سن رہ گئی تھی۔ اس کی آنکھوں کے سامنے ربیع کا کچلا چہرہ آیا۔ بے اختیار ہی اس کا سر نفی میں ہلا تھا۔ آنکھیں چھلک پڑی تھیں۔

"پھر میں کیسے بتاؤ نور؟"

نور کو اس کا لہجہ بہت ٹوٹا ہوا لگا۔ اپنی نیلی آنکھوں میں سوال لئے وہ اسے دیکھ رہا تھا۔ نور کو لگا ایک بار پھر وہ اس تیرتے نیلے سمندر کے سحر میں قید ہو رہی ہے۔

"آرام کرو۔"

مارٹن نے دھیرے سے اس کا ہاتھ چھوڑا۔

"کیا تمہارا بھی کوئی اپنا مرا تھا؟"

وہ جو چادر کو ٹھیک کرتے اپنے اوپر لینے لگا تھا نور کے سوال پر رک کر اسے دیکھنے لگا۔

"نہیں میں خود مرا تھا۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

چادر کو اپنے اوپر لیتے وہ کروٹ بدل کر لیٹ گیا۔ نور کتنے ہی لمحے اسے دیکھتی رہی۔ وہ کتنے ہی لمحے اس کی نظروں کی تپش محسوس کرتا رہا تھا***

مارٹن کے دن گن گن کر گزر رہے تھے۔ اسے انتظار تھا کنس دادا کے بینکاک آنے کا۔ وہ چاہتا تو تمل ناڈو میں گھس کر اسے مار سکتا تھا لیکن نہیں اسے اس انسان کو اسی زمین پر مارنا تھا جس زمین پر جیری کا خون بہا تھا۔

نور روتے ہوئے جہانزیب کو بانہوں میں جھلاتی چپ کروا رہی تھی۔ شائین کو اس نے آرام کرنے کا کہا تھا اس کی طبیعت کچھ ٹھیک نہیں تھی۔ وہ لاؤنج میں چکر لگاتی جہانزیب کو چپ کروا رہی تھی۔ مارٹن اندر داخل ہوا تو نظر سیدھا نور پر پڑی۔ بے اختیار ہی نیلی آنکھیں مسکرائی تھیں۔ وہ چلتا ہوا نور کے پاس آیا۔ نور رک گئی۔ مارٹن نے اس کے ہاتھ میں پکڑے جہانزیب کو دیکھا۔ مارٹن کو دیکھتے ہی وہ چپ ہو گیا تھا اور اب اپنے پیر کا انگوٹھا منہ میں ڈالنے کی کوشش کرتے مسکرا رہا تھا۔ نور نے حیرت سے پہلے اسے پھر مارٹن کو دیکھا۔

"دیکھو کتنا بدمعاش ہے میں اسے کب سے چپ کروا رہی مگر مجال ہے جو چپ ہوا ہو ہو اور اب دیکھو تو ذرا۔"

وہ کچھ خفگی اور کچھ حیرت سے بولی تو مارٹن کی ہنسی نکل پڑی۔ نور پھولے گال مزید پھلا گئی۔ مارٹن کو بے اختیار ہی اس پر پیار آیا۔

"تمہیں بچے پسند ہیں؟"

جہانزیب کے گالوں کو چھوتے مارٹن نے مسکرا کر پوچھا۔

"ہاں بہت۔"

نور نے چھوٹے بچوں کی طرح خوش کہا تو مارٹن کی مسکراہٹ گہری ہو گئی۔

"اچھی بات ہے۔"

وہ معنی خیزی سے بولا تو نور کے گال تپ گئے وہ فورن سے پہلے جہانزیب کے ہمراہ وہاں سے فرار ہوئی تھی۔ اس کی اس حرکت پر مارٹن کا قہقہ گونج گیا۔

"افففف کتنا خوبصورت ہنستا ہے۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

نور نے بڑبڑا کر کہا اور کمرے میں غائب ہو گئی۔

مارٹن صدقے واری گیا تھا اس پر۔ اس کی یہ حرکتیں مارٹن کو احساس دلاتی تھیں کہ نور اس کے قریب آ رہی ہے اور یہی مارٹن ہنٹر کی سب سے بڑی جیت تھی۔ دوسری طرف نور بھی کہیں نا کہیں دل میں یہ مان چکی تھی کے ربیع کا خون مارٹن نے نہیں کیا کیونکہ اگر ایسا تھا تو مارٹن نے اس کے سامنے چار لوگوں کو گولیاں ماری تھیں اگر اس نے ربیع کو بھی مارا ہوتا تو وہ اعتراف کرتا۔ نور کو تو وہ زبردستی بھی اپنے ساتھ رکھ سکتا تھا جیسے اب رکھ رہا ہے یا جیسے اب تک رکھ رہا تھا***

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

نور لاؤنج میں بیٹھی تھی مارٹن قریب ہی بیٹھا لیپ ٹاپ میں کام کر رہا تھا۔ شائین جہانزیب کو سلانے گئی تھی۔ حاشر کا کچھ پتا نہیں تھا۔ مارٹن کا موبائل بجا تو وہ لیپ ٹاپ کو چھوڑ موبائل کو دیکھنے لگا۔ سکرین پر چمکتا نمبر دیکھ اس نے احتیاط سے پاس بیٹھی کسی کتاب میں گھسی نور کو دیکھا اور پھر کال اٹینڈ کرتے دور جا کر سننے لگا۔ نور نے کتاب سے سر نکال کر اس کی اس مشکوک حرکت کو دیکھا تھا۔ وہ دیکھ رہی تھی کال پر بات کرتے کبھی اس کے چہرے پر

نرمی آجاتی کبھی وہ بے چینی سے پیشانی پر ہاتھ رکھ لیتا۔ موبائل واپس جیب میں رکھتے وہ نور کی طرف آیا۔ نور دوبارہ کتاب میں منہ چھپا گئی۔

"مجھے کچھ ضروری کام ہے تھوڑی دیر تک آتا ہوں۔"

لیپ ٹاپ کو آف کرتے اپنی جیکٹ کو اٹھا کر اس نے نور سے کہا۔ نور نے کتاب سے سر نکال کر اسے دیکھا اور سر ہلا دیا۔ یہ ایک اور نئی بات تھی کہ وہ نور کو بتا کر جا رہا تھا ورنہ پہلے اسے جہاں جانا ہوتا وہ بنا بتائے ہی جاتا تھا۔ جیکٹ پہنتے وہ باہر نکل گیا۔ نور نے تھوڑا سا آگے کو جھک کر دیکھا وہ پیدل ہی گھر سے باہر نکلا تھا۔ نور کو اس کا ہر انداز مشکوک لگا تھا۔ تجسس کے ہاتھوں مجبور ہو کر اس نے کتاب سائیڈ پر رکھی اور تقریباً دوڑتی ہوئی اوپر آئی۔ چادر کو اچھی طرح لپیٹ کر اس نے قدم باہر کی جانب بڑھا دیے۔ وہ تیز تیز قدم اٹھا رہی تھی۔ ایک گلی میں مڑتے ہی اسے وہ نظر آیا۔ وہ دونوں ہاتھ جیبوں میں ڈالے چل رہا تھا۔ نور اس کا پیچھا کرنے لگی۔ مختلف گلیوں کو عبور کرتے وہ مین روڈ پر نکل آئے۔ یہ وہی جگہ تھی جہاں نور نے اس دن کافی پی تھی۔ وہ ایک دیوار کی اوٹ میں ہو گئی۔ مارٹن وہی

رک گیا۔وہ ادھر ادھر دیکھ رہا تھا۔نور جس جگہ کھڑی تھی وہ ایک گلی تھی اور وہاں سے سارا اوپن ایریا نظر آرہا تھا۔چند ہی لمحے گزرے تھے جب نور نے دیکھا وہ ایک لڑکی تھی۔جینز کے ساتھ لونگ کوٹ پہنے ہوئے۔سر پر گلابی رنگ کی بڑی سی کیپ تھی۔وہ لڑکی مارٹن کے قریب آکر رکی۔مارٹن نے آگے بڑھ کر اسے گلے لگایا تھا۔وہ لڑکی مارٹن کے گرد ہاتھ باندھے کھڑی تھی۔مارٹن نے لگے لگائے ہی اس کے سر پر ایک بوسہ دیا تھا۔نور العین حیدر کو لگا جیسے کسی نے اس پر گرم سیسہ انڈیل دیا ہو۔اس سے محبت کرنے کا دعویدار یہاں کسی لڑکی سے ملنے آیا تھا۔نور کے دل کو کچھ ہوا تھا۔تو مارٹن ہنٹر اپنی بیوی کے ساتھ بے وفائی کر رہا ہے۔وہ الٹے قدموں مڑی۔اس کی چال بہت دھیمی تھی۔ایک عجیب سے احساس نے اسے گھیر لیا تھا۔وہ مارٹن سے محبت نہیں کرتی تھی پھر اسے برا کیوں لگا؟ہاں شاید کیونکہ وہ اس کا شوہر تھا۔وہ اس کے نکاح میں تھی۔وہ اس سے محبت کا دعویدار تھا۔اسے رونا آرہا تھا لیکن کیوں؟اسے ایک بار پھر مارٹن سے نفرت محسوس ہوئی تھی۔نور کو تہہ خانے میں ملی وہ لڑکی یاد آئی۔مارٹن نے اس کے ساتھ بھی تو زبردستی کی تھی پھر وہ

اچھا کیسے ہو گیا؟وہ ایک گلی میں مڑی۔

"وہ تو کہتا تھا اسے مجھ سے محبت ہے تو پھر یہ

لڑکی؟"

وہ ایک اور گلی میں مڑی تھی۔

"مجھے برا کیوں لگ رہا ہے وہ جس سے چاہے ملے جسے چاہے گلے لگائے۔"

تیسری گلی میں مڑ کر وہ ٹھٹھک گئی۔یہ وہ گلی نہیں تھی جہاں سے وہ آئی تھی۔کیا وہ پھر سے راستہ بھٹک گئی تھی؟

"نہیں۔"

بڑبڑاتی وہ مڑی۔اسے اس دن کا سارا منظر یاد آیا تھا۔واپسی کے لئے مڑتے ہی وہ ٹھٹھک گئی۔وہ دو لمبے قد والے موٹے آدمی تھے۔شکل سے بے حد کالے۔دونوں بازو سینے پر باندھے اس گلی کا راستہ روکے کھڑے تھے۔نور کے ہاتھ پاؤں پھولنے لگے۔وہ لوگ کون تھے نور کو نہیں پتا تھا۔ان کی آنکھیں نور پر ہی تھیں۔نور ڈر کے پیچھے کی جانب پلٹی۔اس گلی

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

کی نکر میں بھی ویسے ہی دو آدمی کھڑے تھے۔نور کا دل گھبرانے لگا۔وہ آدمی اس کی طرف بڑھنے لگے۔نور قدم پیچھے لینے لگی۔لیکن وہ پھنس چکی تھی۔وہ چار تھے اور وہ ایک۔وہ دونوں طرف کے راستے کو بلاک کئے ہوئے تھے۔نور چلانا چاہتی تھی لیکن آواز جیسے ہلک میں پھنس گئی تھی۔وہ لمحہ لمحہ قریب آرہے تھے۔نور کو سمجھ نہیں آرہی تھی وہ کہاں جائے کیا کرے۔پیچھے سے آتے ایک آدمی نے ہاتھ میں پکڑا انجکشن نور کی گردن میں لگا دیا۔لمحوں میں ہی وہ ہوش کی دنیا سے بیگانہ ہوئی تھی۔لیکن آنکھیں بند ہونے سے پہلے اس کی آنکھوں کے سامنے وہی منظر تھا جہاں مارٹن اور وہ لڑکی گلے لگے کھڑے تھے۔اس کے بعد نور کو ہوش نہیں رہا***

اس لڑکی سے ملنے کے بعد وہاں ایک گاڑی آکر رکی۔اس کی ڈرائیونگ سیٹ پر حاشر بیٹھا تھا۔مارٹن نے اسے کچھ ہدایت کی اور لڑکی کو گاڑی میں بیٹھا کر الوداع کیا۔گاڑی کے نظروں سے اوجھل ہونے تک وہ وہیں کھڑا رہا پھر قدم واپسی کے لئے بڑھا دیے بنا یہ جانے کے ایک بہت بڑا طوفان اس کا انتظار کر رہا ہے۔وہ گھر میں داخل ہوا تو لاؤنج میں شائین کو

بیٹھے پایا۔وہ نور کی کتاب کو پکڑے بیٹھی تھی۔مارٹن نے نور کی تلاش میں ادھر ادھر نظریں دوڑائی۔

"نور کہاں ہے؟"

مارٹن نے اپنی جیکٹ کو اتار کر صوفے پر رکھتے پوچھا۔

"پتا نہیں شاید اپنے کمرے میں ہو گی۔"

شائین نے کتاب پر نظریں ٹکائے مصروف سے انداز میں کہا۔

"کمرے میں۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

مارٹن بڑبڑاتا سیڑیاں چھڑنے لگا۔نور جب بھی کوئی کتاب اٹھاتی تو اسے ختم کرنے سے پہلے نہیں اٹھتی تھی اور اس وقت اس کا لاؤنج میں نا ملنا مارٹن کے لئے حیرت کا سبب رہا۔وہ پندرا منٹوں میں ہی واپس آیا تھا۔کمرے کے باہر پہنچ کر اس نے ایک بار گھڑی پر ٹائم دیکھا۔نماز کا وقت بھی نہیں ہوا تھا۔اس نے دروازہ کھولا اور اندر داخل ہوا۔کمرہ خالی تھا۔مارٹن نے واشروم چیک کیا۔اسے بھی خالی پایا۔بالکنی بھی خالی تھی۔وہ دوبارہ نیچے آیا

اس بار قدموں کی رفتار تیز تھی۔ کچن میں آ کر دیکھنے پر اسے بھی خالی پایا۔

"نور کدھر ہے؟"

وہ اچانک ہی شائین کے سر پر نمودار ہوا تھا۔

"کیا مطلب کدھر ہے گھر میں ہی ہو گی۔"

شائین اس کے چہرے پر پریشانی بھانپتی کھڑی ہو گئی۔

"وہ گھر پر نہیں ہے تم نے اسے باہر جاتے دیکھا؟"

وہ پریشانی سے بتانے اور پوچھنے لگا۔

"نہیں میں جہانزیب کو سلا کر باہر آئی تو نور یہاں نہیں تھی مجھے لگا اپنے کمرے میں ہو گی۔"

شائین نے وضاحت دی۔

"اف یہ لڑکی گھر سے باہر نکل گئی۔"

وہ غصے سے بڑبڑاتا واپس باہر کی جانب بھاگا تھا۔ مختلف گلیاں چیک کرتے وہ آگے بڑھ رہا تھا۔ نور یہی کہیں قریب ہی ہو گی اسے اس بات کا یقین تھا۔ ایک گلی میں مڑ کر اس کے

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

پیروں کے نیچے کچھ آیا تھا۔مارٹن نے جھک کر اسے اٹھایا۔وہ ایک خالی انجکشن تھا۔انجکشن کو ہاتھ میں پکڑے اسے تشویش نے گھیر لیا۔واپسی کے لئے تیزی سے قدم بڑھاتے اس نے حاشر کا نمبر ملایا۔اس وقت تینوں پریشان سے گھر میں بیٹھے تھے۔نور اغواہ ہو گئی تھی یہ بات سن کر شائین کے پیروں تلے زمین نکل گئی تھی۔حاشر بھی شدید پریشان تھا۔مارٹن کا غم و غصے سے برا حال تھا۔اسے یہی فکر کھائے جا رہی تھی کہیں نور کے ساتھ کچھ برا نا ہو جائے۔اسے رہ رہ کر نور پر بھی غصہ آرہا تھا آخر وہ گھر سے نکلی ہی کیوں۔

"ایسا کس نے کیا ہو گا؟"

حاشر اپنے دشمنوں کے ناموں کو سوچنے لگا۔

"کنس دادا۔"

مارٹن نے چبا کر کہا۔

شائین اور حاشر دونوں چونک گئے۔

"وہ کل آنے والا تھا بینکاک کمینہ آج ہی آ گیا۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

مارٹن نے لفظوں پر زور دیتے نفرت سے کہا۔

"وہ نور کو مار دے گا جیسے جیری کو مارا تھا۔"

شائین کی خوفزدہ آواز سرگوشی میں نکلی تھی۔

"نہیں نور کو کچھ نہیں ہونے دوں گا میں۔"

مارٹن نے اونچی آواز میں کہا لیکن اس کے لہجے میں ایک انجانا خوف بھی تھا۔

"کہاں لے کر گیا ہو گا وہ اسے۔"

دماغ پر زور دیتے وہ بڑبڑا رہا تھا۔اس کا موبائل بجا۔پھرتی سے اس نے موبائل اٹھا کر نمبر دیکھا تھا اور نمبر دیکھ اس کے جبڑے بھینچے گئے تھے۔

"بھونک۔"

موبائل کو کان سے لگاتے وہ غرایا۔شائین اور حاشر نے ایک دوسرے کا چہرہ دیکھا۔

"کیسے ہو مارٹن پہنچان تو لیا ہی ہو گا؟"

دوسری طرف سے ایک پچاس پچپن سالہ مرد کی طنز میں ڈوبی آواز آئی تھی۔

"نور کو چھوڑ دے مجھ سے بات کر جو عورت کو جنگ کے میدان میں لے کر آئے وہ بزدل مرد ہوتا ہے۔"

مارٹن کی آنکھیں خون آلود ہو چکی تھیں۔

"جنگ اصول دیکھ کر کی تو کیا کی اصل مزہ تو غدّاری میں ہے۔"

کنس دادا نے قہقہہ لگایا۔

مارٹن کی رگے تن گئیں۔

"نور کدھر ہے؟"

اس کی آواز ہی اس کے ضبط کا پتا دے رہی ہے۔

"یہ کیسا سوال ہے مارٹن تمہیں پتا تو ہے وہ میرے پاس ہے اور ابھی تک زندہ ہے۔"

شروع میں خفگی سے کہتے آخر میں لہجے میں کمینگی بھر گئی۔

"چھوڑ دے اسے مجھ سے بات کر۔"

وہ غرا کر بولا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"چھوڑ دوں گا آجا۔"

دوسری طرف سے چیلنج کیا گیا تھا۔

"جگہ بتا۔"

وہ اپنی جگہ سے کھڑا ہوا۔

"ڈھونڈ لے۔"

وہ طنزیہ قہقہہ لگا کر ہنسا۔مارٹن کی آنکھوں میں خون اتر آیا۔

"کیا چاہیے تجھے؟"

وہ جانتا تھا کنس دادا اسے ٹریپ کر رہا ہے۔

"بینکاک۔"

"دیا۔"

جواب فوری طور پر آیا تھا۔کنس دادا ٹھٹکا پھر قہقہہ لگا کر ہنسا۔

"یہ لڑکی تو بہت کام کی چیز ہے جس بینکاک کو میں اتنے سالوں سے اپنی مٹھی میں نا کر پایا وہ

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اس لڑکی کی وجہ سے ایک جھٹکے میں مل گیا۔"

کنس دادا کی آواز میں خوشی کے ساتھ حیرت بھی تھی۔

"نور کدھر ہے؟"

مارٹن بے چین تھا اس کی آواز سننے کے لئے۔

"میرے پاس سیف ہے لیکن تب تک ہی جب تک تو میری بات سنتا رہے گا۔"

وہ معنی خیزی سے کہتا مارٹن کو چونکنے پر مجبور کر گیا۔

"تجھے جو چاہیے میں نے دیا نا؟"

وہ چلا اٹھا۔

"مجھے تیری جان بھی چاہیے دی کیا؟"

کنس دادا نے تحمل سے پوچھا۔ مارٹن نے آنکھیں سختی سے مینچ کر کھولی۔

"دی۔"

یہ کہتے وقت اسے صرف نور کا خیال تھا۔ کنس دادا کا قہقہ ایک بار پھر بلند ہوا تھا۔ اسے پتا

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

نہیں تھا نور اس کے اتنے کام آئے گی۔

"آجا پھر اسی جگہ جہاں سے یہ سب شروع ہوا تھا۔"

کال کٹ گئی تھی۔مارٹن موبائل کان سے ہٹا کر اسے قہر آلود نظروں سے دیکھ رہا تھا۔

"کیا کہا اس نے؟"

اس کے موبائل کان سے ہٹاتے ہی شائین اور حاشر نے ایک ساتھ پوچھا۔

"مجھے جانا ہے۔"

وہ بنا جواب دیے اوپر کی جانب بڑھا تھا۔

"لیکن کہا کیا ہے اس نے؟"

دونوں پیچھے ہی لپکے۔

"اسے بینکاک چاہیے۔"

اس نے اپنی الماری سے کپڑوں کے نیچے دبی گن نکالی۔

"صرف بینکاک؟"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

حاشر جانچتی نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔

"مجھے نور کو سہی سلامت لانا ہے اور اس کے لئے میں کچھ بھی کروں گا۔"

اس نے حاشر کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر کہا۔ لہجہ اٹل تھا۔ وہ کیا کہہ رہا تھا حاشر اور شائین دونوں سمجھ گئے تھے۔

"میں تمہیں وہاں اکیلے نہیں جانے دوں گا۔"

وہ جانے کے لئے مڑا۔ حاشر نے اس کا راستہ روک لیا۔

"تم میری بات ٹالو گے؟"

آنکھوں میں سرخ لئے وہ غرایا۔

"کیا گرنٹی ہے وہ نور کو چھوڑ دے گا؟"

حاشر نے اس کے سینے پر ہاتھ رکھے پوچھا۔ مارٹن آنکھیں مینچ گیا۔ وہ ایک شاطر انسان تھا لیکن یہاں بات اس کی پسندیدہ عورت کی تھی۔ مارٹن نے آنکھیں کھول کر حاشر کو دیکھا۔ نظروں ہی نظروں میں لفظوں کا تبادلہ ہوا۔ وہ وہاں سے سیدھا تہہ خانے میں آئے

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

تھے اور اب ایک مکمل تیاری کے ساتھ وہ جانے کے لئے تیار کھڑے تھے۔شائین کو سیفٹی کے طور پر انہوں نے ایک گن دی اور گھر سے نکل گئے۔ان کے جانے کے بعد شائین جہانزیب کو لے کر تہہ خانے میں آگئی تھی۔وہ اس گھر میں ہوتے ہوئے بھی پوری طرح روپوش ہو چکی تھی***

نور کی آنکھ کھلی تو اس نے خود کو ایک کمرے میں پایا۔وہ کمرہ اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا۔نور کو پیٹرول کی بو آئی۔خوف کے مارے اس سے ہلا ہی نہیں جا رہا تھا۔اسے نہیں پتا تھا وہ اس وقت کہاں ہے اور کن لوگوں کے پاس ہے۔اس نے اندھیرے میں دیکھنے کی کوشش کی مگر ناکام رہی۔خوف اور بے بسی سے اس کی آنکھیں چھلک پڑی۔اسے اپنی گردن پر چبھن محسوس ہوئی۔اس نے ہاتھ بڑھا کر اس جگہ کو چھوا۔یہ وہی جگہ تھی جہاں انجکشن لگایا گیا تھا۔اس کے رونے میں تیزی آگئی۔وہ دل ہی دل میں اپنے رب سے مدد کی پکار کر رہی تھی۔اسے مارٹن کا خیال بھی آیا۔کیا اسے پتا ہے میں یہاں ہوں۔اس نے سوچا اور ساتھ ہی بیہوشی سے پہلے والا منظر یاد آیا۔سر گھٹنوں میں دے کر رونے کے سوا وہ

کچھ نہیں کر سکتی تھی***

مارٹن کے گھر سے نکلنے کے پانچ منٹ بعد ہی وہاں دو گاڑیاں آ کر رکی تھیں۔ان دو گاڑیوں میں سے آٹھ لوگ باہر آئے تھے چہرے کو ڈھکے ہاتھوں میں رائیفل پکڑے۔ایک نے دیوار پھلانگ کر گیٹ کھولا۔سب ایک ساتھ اندر داخل ہوئے۔سب نے مختلف کمرے چیک کیا۔پورے گھر کی تلاشی لینے کے بعد بھی انہیں کوئی نہیں ملا۔سب واپسی کے لئے پلٹے۔لاؤن میں ایک ہی قطار میں کھڑے ہو کر انہوں نے اپنی رائیفلوں کی ساری گولیاں گھر پر چلائی تھیں۔گھر کی دیواروں میں سراخ ہو چکے تھے۔کانچ ٹوٹ کر بکھر چکا تھا۔گولیاں ختم ہونے کے بعد وہ لوگ واپسی کے لئے پلٹ گئے۔آس پاس کے لوگوں نے بس اتنا دیکھا۔وہ چہرہ ڈھکے آٹھ آدمی تھے جنہوں نے گھر پر فائرنگ کی تھی اور وہ دو کالے رنگ کی کرولا میں آئے تھے***

یہ ایک سنسان جگہ میں ویران پڑی پیٹرول کی فیکٹری تھی جس کے باہر آ کر ان کی گاڑی رکی تھی۔دونوں پھرتی سے نیچے اترے۔گن کو سمبھالے وہ آگے بڑھ رہے تھے۔اندر داخل

ہوتے ہی سامنے ایک کھلی جگہ تھی جس کے بیچ و بیچ کنس دادا کرسی رکھے بیٹھا تھا۔ آس پاس اس کے ڈھیروں پالتو تھے۔ اسے دیکھتے ہی حاشر اور مارٹن کی آنکھوں میں خوں اتر آیا۔ یہی تھا جیری کا قاتل۔ کنس دادا انہیں دیکھ کر مسکرانے لگا۔ ایک کڑوی زہریلی مسکراہٹ۔

"آؤ مارٹن آؤ بڑی جلدی آ گئے۔"

پاس پڑے ٹیبل سے اس نے پان اٹھایا اور طنزیہ کہتے مارٹن کی طرف دیکھا۔ وہ سختی سے خود کو روکے ہوئے تھا۔

"میں نے تو صرف تمہاری جان مانگی تھی تم تو اپنے ساتھ ایک اور کو لے آئے مروانے۔"

کنس دادا نے آئی برو اچھالے تعجب سے کہا۔

وہ شکل سے کالا اور جسامت میں موٹا تھا۔

"نور کہاں ہے؟"

مارٹن کے ضبط کا پیمانہ لبریز ہو رہا تھا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"نور، نور، نور۔"

کنس دادا نے پان منہ میں رکھا۔

"سلامت ہے تمہاری نور ابھی تک تو۔"

وہ لاپرواہی اور بے زاری سے بولا۔

"اسے لے کر آؤ ابھی۔"

وہ ابھی پر زور دیتا اپنی جگہ چھوڑ تھوڑا آگے آیا۔

"اتنی بھی کیا جلدی ہے مارٹن صبر رکھ۔"

کنس دادا اس کے صبر کو آزما رہا تھا۔

"میں نے کہا نور کو لے کر آؤ ابھی۔"

غصے کی شدت کو سہتے اس کی آواز لرز اٹھی۔

"یہ میرا اڈا ہے اور تو اس وقت میرے سامنے مرنے کے لئے کھڑا ہے آواز نیچے رکھ اور تھوڑا ڈر۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

کنس دادا نے پان کی پچکاری تھوکتے سرد آواز میں کہا جس کا مارٹن پر کوئی اثر نہیں ہوا۔

"ڈر میرے خون میں ہی نہیں ہے اگر مرنا ہی ہے تو ڈر کر کیوں مروں سینہ تان کر مروں گا۔"

مارٹن نے سینہ تان کر کہتے اپنی گن کنس دادا کے قدموں میں پھینک دی۔

"تیرا یہی جگرا مجھے پسند آیا تھا پندرہ سال پہلے۔"

رگو دادا اپنی جگہ سے اٹھ کر اس کے نزدیک آنے لگا۔

"وفادار بن کر رہتا تو آج میرے ہاتھوں یوں موت نا آتی لیکن تو نے غدّاری کی اور دیکھ آج تجھے اس غدّاری کی سزا ملے گی۔"

وہ ٹھہر ٹھہر کر کہتا مارٹن کی گری گن اٹھائے اس کے سامنے کھڑا تھا۔مارٹن کی بے خوف آنکھیں اس پر گڑی تھیں۔

"مجھے تیری ان آنکھوں میں خوف دیکھنا ہے۔"

کنس دادا نے اس کی بے خوف آنکھوں کو دیکھ کر کہا۔

"حسرت لے کر ہی مر جائے گا۔"

اس کے لب طنزیہ پھیلے۔

"تو کر دے مرنے سے پہلے حسرت پوری۔"

اس نے گن مارٹن کے دل والے مقام پر رکھ کر دباؤ ڈالا۔

وہ اپنی جگہ سے ایک انچ نہیں ہلا۔

"مار۔"

کنس دادا پر نظریں گاڑے وہ بے خوف بولا۔حاشر کی گرفت گن پر بڑھ رہی تھی لیکن مارٹن نے اسے کچھ بھی کرنے سے پہلے ہی روک رکھا تھا۔

"تجھے پالا پوسا اور اب اپنے ہاتھوں سے مارتے ہوئے مجھے تھوڑا افسوس تو ہو گا لیکن خیر۔"

وہ سر کو زور زور سے ہلاتا گن لوڈ کر گیا۔مارٹن ویسے ہی بے خوف کھڑا تھا۔

"تجھے لگتا ہے مارٹن بیوقوف ہے جو تیرے ہاتھوں مرنے کے لئے یونہی منہ اٹھائے چلا آئے گا؟ کیا کنس دادا مارٹن کو پالا پوسا لیکن اس کی فطرت کا نہیں پتا؟"

وہ شاطرانہ مسکراہٹ لبوں پر سجائے کہتا کنس دادا کو ٹھٹھکنے پر مجبور کر گیا تھا۔اس کی مسکراہٹ کنس دادا کو خوف میں مبتلا کر رہی تھی۔وہ کیسے بھول سکتا تھا مارٹن کی فطرت کو۔مارٹن نے گن دھیرے سے سر کاتے اپنی جیکٹ کھول دی۔کنس دادا کے قدم بے اختیار ہی پیچھے کو اٹھے تھے۔اس کے پالتو بھی خوف سے اپنی جگہ سے ہل گئے تھے۔مارٹن کے جسم پر بم لگا تھا جس پر صرف ایک گھنٹے کا ٹائم مزید تھا۔

"میں اکیلا کیوں مروں۔"

وہ جیکٹ کو دونوں ہاتھوں سے کھولے بولا۔

"گولی لگی تو یہ پھٹے گا اور یہ پھٹا تو تم سب بھی مرو گے۔"

مارٹن نے زہر خند لہجے میں کہا۔

"کس کس کو مرنا ہے؟"

اپنی جیکٹ کو جسم سے جدا کرتے اس نے آس پاس کھڑے آدمیوں سے پوچھا۔وہ سب ایک دوسرے کا چہرہ دیکھنے لگے اور لمحوں میں ہی پوری فیکٹری خالی ہوئی تھی صرف چند

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اک ہی رہ گئے تھے کنس دادا کے وفادار۔

"یہ وفاداری بھی نا بڑی کتی چیز ہے جان سے مروا کے ہی چھوڑتی ہے۔"

مارٹن نے سر دائیں بائیں مارتے تاسف سے کہا۔ کنس دادا خوف سے اسے دیکھ رہا تھا۔ لمحوں میں ہی بازی پلٹ گئی تھی۔ وہ چل کر کنس دادا کے سامنے کھڑا ہو گیا۔

"کیا کنس دادا ابھی مرا بھی نہیں اور تو نے میری حسرت پوری کر دی؟"

مارٹن نے اس کی آنکھوں میں خوف دیکھ معصومیت سے کہا۔ کنس دادا کا خوف مزید بڑھ گیا تھا اس کے انداز پر۔

"حاشر نے سب سے پہلے اس کے پیچھے کھڑے تین لوگوں کے سینے میں گولیاں اتاری تھیں۔ گولیوں کی آواز سن نور چونک گئی۔ ڈر کے مارے وہ مزید خود میں سمٹ کر بیٹھ گئی تھی۔ اب اس جگہ تین لوگ موجود تھے۔ مارٹن، حاشر اور کنس دادا۔ دو کی آنکھوں میں غم و غصہ تھا اور تیسری کی صرف خوف۔

"اگر صرف نور کو پکڑا ہوتا تو میں تجھے چھوڑ بھی دیتا۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اپنے جسم سے جیکٹ جدا کرتے وہ چبا کر بول رہا تھا۔

"لیکن تو نے جیری کو مار ڈالا۔"

اب وہ جیکٹ کنس دادا کو پہنا رہا تھا۔ کنس دادا کا وجود کانپ رہا تھا۔

"تو نے میرے بچپن کے یار کو مار دیا جس دن اس کا بچہ اس دنیا میں آیا اسی دن تو نے اسے یتیم بنا دیا۔"

اس کی آواز میں غصے کے ساتھ درد بھی تھا۔ جیکٹ اسے پہنا کر اس نے اس سے نور کا پوچھا۔ کنس دادا کی بتائی جگہ پر حاشر نور کو لینے پہنچا تھا۔ نور جو گھٹنوں میں سر دیے بیٹھی تھی دروازہ کھلنے کی آواز پر سہم کر سر اٹھایا اور سامنے حاشر کو دیکھ اس کی جان میں جان آئی تھی۔ اسے بھی سہی سلامت دیکھ حاشر نے سکون کا سانس لیا تھا۔

نور روتے ہوئے اس کے ہمراہ کمرے سے باہر نکلی تھی۔ مارٹن کنس دادا کو اسی کرسی کے ساتھ باندھ رہا تھا جس پر وہ کچھ دیر پہلے تھا۔ وہ گڑگڑانے لگا تھا۔

"جن کے اندر خوف ہو وہ اس فیلڈ میں اچھے نہیں لگتے چھی، چھی، چھی نام بدنام کر رہے ہو ہم

لوگوں کا۔"

تاسف سے سر ہلاتے وہ اسے باندھ کر پیچھے ہوا ہی تھا جب نظر سامنے سے آتی نور پر پڑی۔اسے سہی سلامت دیکھ مارٹن کے کندھے ڈھیلے ہو گئے تھے۔بے اختیار ہی اس نے سکون کا سانس خارج کیا تھا۔سر اٹھا کر اس نے دوبارہ سے نور کو دیکھا جیسے اپنی تسلی کرنا چاہتا ہو کہ وہ واقعی ٹھیک ہے۔نور نے بے رخی سے نظریں موڑ لی۔مارٹن کی نیلی آنکھوں میں نا سمجھی در آئی۔وہ اس سے تھوڑی دوری پر رک کر کنس دادا کو دیکھنے لگی۔اس کے جسم پر بم دیکھ نور نے ڈر کر حاشر کو دیکھا تھا۔حاشر نے آنکھوں ہی آنکھوں میں اسے سب سمجھایا تھا۔

مارٹن چند لمحے اسے دیکھتا رہا پھر سر جھٹک کر کنس دادا کے قریب آیا۔اسے لگا نور اس واقعے کی وجہ سے خفا ہے۔وہ کنس دادا کے چہرے کے قریب چہرہ کر کے جھکا۔کنس دادا کی آنکھوں میں خوف جھلک رہا تھا۔

"اس گینگ کا نام کیا تھا جس نے جیری پر گولیاں چلائی تھی؟"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

وہ لہجے میں چٹانوں سی سختی لئے پوچھنے لگا۔وہ جانتا تھا کنس دادا نے یہ کام بینکاک کی ہی کسی لوکل گینگ کو دیا ہو گا جس میں اس کے بندے بھی موجود تھے۔ کنس دادا نے کپکپاتے لبوں کے ساتھ اسے نام بتایا۔وہ پراسرار سی مسکراہٹ کے ساتھ پیچھے ہوا۔نور خاموشی سے کھڑی سارا منظر دیکھ رہی تھی۔ کنس دادا اس وقت پوری طرح رسیوں میں جکڑا ہوا تھا۔مارٹن نے اس کے منہ پر رکھ کر تین چار تھپڑ مارے۔حاشر نے بھی آگے بڑھ کر یہی عمل دوہرایا۔

"یہ میرے یار کے نام۔"

آخری پنچ اس کے منہ پر مارتے وہ پھنکارا۔ کنس دادا کے ناک کی ہڈی ٹوٹ چکی تھی۔اس کا چہرہ خون سے نہا چکا تھا۔درد کی تاب نا لاتے وہ کراہ رہا تھا۔مارٹن نے ایک آخری قہر آلود نظر اس پر ڈالی اور نور کے قریب آکر اس کا ہاتھ پکڑے آگے بڑھنے لگا لیکن نور بڑی بے دردی سے اس کا ہاتھ جھٹک گئی۔مارٹن نے ٹھٹھک کر اسے دیکھا۔اس کی آنکھوں میں کچھ تھا جو مارٹن کو سوچ میں ڈال گیا۔حاشر نے بھی نا سمجھی سے نور کو دیکھا تھا۔وہ خاموشی سے

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

چلتی باہر نکلنے لگی۔مارٹن اس کی پشت کو دیکھ رہا تھا۔بم پھٹنے میں دس منٹ باقی تھے۔مارٹن اور حاشر نے بھی اپنے قدم باہر کی جانب بڑھا دیے۔کنس دادا پیچھے چلا رہا تھا۔اپنی بھیانک موت کا سوچ کر ہی اس کے اوسان خطا ہو گئے تھے۔وہ حواس باختہ سا اپنے ہاتھوں کو آزاد کرنے کی کوشش کرنے لگا۔گاڑی فیکٹری سے کافی دوری پر جا کر کھڑی ہو گئی۔اب انہیں اس کی موت کا تماشا دیکھنا تھا۔حاشر اور مارٹن کی نظریں دور فیکٹری پر ٹکی تھیں۔ایک زوردار دھماکا ہوا۔نور نے دہل کر رخ موڑا۔آسمان پر آگ کی لپٹیں تھیں۔دھواں نکل کر آس پاس پھیل رہا تھا۔وہ دھماکا اتنا بھیانک تھا کہ نور کے کانوں میں سائیں سائیں ہونے لگا۔اس کی کالی آنکھوں میں جلتی ہوئی فیکٹری کی جھلکیں تھیں۔حاشر نے گاڑی آگے بڑھا دی۔ان کے سینوں میں ٹھنڈک پڑ چکی تھی۔دونوں کی آنکھیں نم تھیں۔وہ اس کی موت کا بدلہ تو لے چکے تھے لیکن اس کے نا ہونے کا احساس ساری زندگی ان کے ساتھ رہنے والا تھا۔مارٹن نے دھندلی آنکھوں سے شیشے سے پیچھے بیٹھی نور کو دیکھا۔اس نے چہرے پر خوف اور سنجیدگی دونوں تھی۔خوف کی وجہ اسے سمجھ آ رہی

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

تھی لیکن سنجیدگی؟

گاڑی گیٹ کے باہر آ کر رکی تو ایک اور بم ان کے سر پر پھٹا تھا۔ گھر کے باہر پولیس کی گاڑیاں کھڑی تھیں۔ تینوں تیزی سے اتر کر نیچے آئے۔ گھر کی حالت دیکھ انہیں پولیس کے وہاں ہونے کی وجہ معلوم ہو گئی تھی۔ مارٹن بینکاک میں ایک بزنس مین کے نام سے جانا جاتا تھا اور یہی وجہ تھی پولیس نے زیادہ کاروائی نہیں کی کیونکہ انہیں یہ کسی دشمن کا کام لگا اور مارٹن نے بھی انہیں تسلی کر کے وہاں سے جانے کو کہا تھا۔ پولیس کی گاڑیوں کے روانہ ہوتے ہی وہ دونوں تیزی سے کچن میں آئے۔ تہہ خانے میں پہنچ کر وہاں دونوں کو سہی سلامت پا کر حاشر اور مارٹن دونوں نے سکون کا سانس لیا تھا۔ شائین نے نور کو دیکھا اور اس کے بعد وہاں کھڑے دونوں کو۔ اس کی آنکھوں میں کوئی سوال تھا جسے دونوں باخوبی سمجھ گئے تھے۔ مارٹن نے اس کے سوال کو سمجھتے سر ہلا دیا۔ شائین جہانزیب کو سینے سے لگائے پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی۔ اس کے جیری کی موت کا بدلہ پورا ہو چکا تھا۔ نور نے آگے بڑھ کر اسے گلے سے لگایا۔ تھوڑی ہی دیر میں پانچوں فارم ہاؤس پر موجود تھے۔ گھر کی حالت

ایسی نہیں رہی تھی کہ وہاں رہا جاتا اور پولیس نے بھی انہیں فورن وہاں سے شفٹ ہونے کا کہا تھا۔مارٹن نے پولیس کو مزید کسی بھی طرح کی انویسٹیگیشن کرنے سے روک دیا تھا***

نور گھر کے کمرے میں بنی بالکنی میں کھڑی دور تک پھیلے جنگل کو دیکھ رہی تھی۔کچھ دن پہلے اپنے ساتھ ہوئے اس ظلم کو یاد کرتے اس کی آنکھیں بھیگ گئی جسے اس نے بے دردی سے مسل کر صاف کیا۔مارٹن کے لئے غم و غصہ پھر سے جاگ گیا تھا۔نفرت کی آگ پھر سے بھڑک اٹھی تھی۔مارٹن خاموشی سے آکر اس کے پیچھے کھڑا ہو گیا۔دو دنوں سے وہ اس کی بے رخی نوٹ کر رہا تھا اور آج اس کی وجہ جاننے کے لئے وہ وہاں آیا تھا۔نور کو اس کی موجودگی کا احساس ہو چکا تھا۔مارٹن اس کے مقابل آ گیا۔وہ دیکھ سکتا تھا نور رو رہی ہے اور شاید وجہ بھی وہ جانتا تھا۔نور سے نظریں گھما کر اس نے جنگل کو دیکھا اور ہونٹ بینچ کر سر جھکا گیا۔وہ پیشمان ہوا تھا۔شرمندہ ہوا تھا اپنی غلطی پر۔نور یک ٹک جنگل کو دیکھ رہی تھی۔

"تم نے مجھے زندہ کیوں چھوڑا تھا؟"

نور نے بے تاثر لہجے میں پوچھا۔مارٹن نے آنکھیں بند کرتے ایک گہرا سانس لیا۔اپنی نیلی آنکھیں کھول کر اس نے نور کو دیکھا۔وہ بے تاثر چہرہ لئے جنگل کو دیکھ رہی تھی۔

"کیونکہ میں تمہیں نہیں مار پایا اگر تمہیں مارتا تو خود مر جاتا نور۔"

وہ شدت جذبات سے چور لہجے میں بولا تو نور کی ہنسی نکل گئی۔طنزیہ ہنسی۔وہ ہنستی ہی چلی گئی۔مارٹن لب بینچے اسے دیکھ رہا تھا۔ہنستے ہنستے اس کی آنکھوں میں پانی بھر آیا۔نور نے ہاتھ بڑھا کر آنکھیں صاف کی اور ایک گہرا سانس حوا کے سپرد کیا۔مارٹن اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

"تم نے تہہ خانے میں قید اس لڑکی کے ساتھ کیا کیا تھا؟"

وہ بات پلٹتی تیکھی نظروں سے اسے دیکھنے لگی۔مارٹن اس کی نظروں کا مفہوم نہیں سمجھا۔

"اس نے تمہارے ساتھ جو کیا اس کی یہی سزا تھی بیچ راہ میں اس نے تمہاری چادر اتاری تھی کیسے جانے دیتا اسے۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

وہ دانت چبا کر بولا جیسے ابھی بھی اس کا غصہ کم نا ہوا ہو۔

"تو اس کے لئے سزا کے طور پر تم نے اس کی عزت لوٹ لی؟"

مارٹن ہنٹر نے کرنٹ کھا کر نور کو دیکھا تھا۔اسے اپنی سماعت پر یقین نہیں آیا۔نور نفرت بھری نظروں سے اسے دیکھتی اپنے جواب کی منتظر تھی۔وہ ششدہ رہ گیا تھا نور کی بات پر۔

"میں نے اس کے ساتھ کچھ غلط نہیں کیا تمہیں میں ایسا لگتا ہوں؟"

بے یقینی کی اتھا گہرائیوں میں ڈوبتے اس نے نور سے پوچھا۔

"مجھے تمہارے بارے میں کیا پتا جس کے لئے کسی کی جان کی کوئی قیمت نہیں ہے اس کے لئے کسی کی عزت کی بھلا کیا قیمت ہو گی۔"

نور نے سر جھٹک کر سرد لہجے میں کہا۔مارٹن کی نیلی آنکھوں میں طوفان بھرپا ہوا تھا۔وہ عورت کیسا الزام لگا گئی تھی اس پر۔وہ درندا ضرور تھا لیکن جسم کا بھوکا نہیں تھا۔اس نے تو کبھی اپنی بیوی کو چھونے کی کوشش نہیں کی تھی تو کسی غیر عورت کو کیا چھوتا۔وہ یک

ٹک نور کو دیکھتا رہا۔اس کی نیلی آنکھیں لال ہونے لگی تھیں۔

"مجھے پتا نہیں تھا تم میرے بارے میں کیا کیا سوچتی ہو۔"

وہ بولا تو لہجہ ٹوٹا سا تھا۔

"میں نے تمہارے بارے میں کبھی کچھ سوچا ہی نہیں تم نے خود ہی مجھے یہ سب دکھایا ہے۔"

نور کے لہجے میں ابھی بھی وہی سرد مہری تھی۔

"میرا یقین کرو میں نے اس عورت کو اس کی غلطی کی سزا دی تھی میرا انداز اور نیت غلط نہیں تھی تمہارا نظریہ غلط ہے نور۔"

مارٹن کے لہجے میں بھی سرد مہری گھل گئی۔نور طنزیہ ہنسی۔مارٹن کی نیلی آنکھوں میں لال ڈوریاں تیرنے لگی تھیں۔

"جو مرد اپنی بیوی سے محبت کا نہیں،شدید محبت کا اعتراف کر کے کسی غیر عورت سے چھپ چھپا کر ملتا ہو اس پر بھلا میں کیسے یقین کر لوں؟"

وہ طنزیہ کہتی سر جھٹک کر ہنسی۔اس بار مارٹن کو لگا آسمان اس کے سر پر آن گرا ہے۔تو

نور کی بے رخی کی وجہ یہ تھی؟ اس نے اس دن اسے اس لڑکی کے ساتھ دیکھ لیا تھا؟ مارٹن سامنے لگی ریلنگ کو تھام گیا۔

"تم غلط سمجھ رہی ہو۔"

وہ تھکے سے لہجے میں بولا۔ اتنی غلط فہمیاں لئے بیٹھی تھی نور اسے یقین نہیں آیا۔

"مجھے کچھ نہیں سمجھنا یہ تمہاری زندگی ہے تم جو چاہے کرو بس مجھے آزاد کر کے کرو۔"

مارٹن نے جھٹکے سے سر اٹھا کر اسے دیکھا۔ وہ سینے پر بازو باندھے اطمینان سے کھڑی تھی۔

"کیا مطلب ہے تمہاری اس بات کا؟"

وہ نور کے سامنے آ کر کھڑا ہو گیا۔ لہجہ حد سے زیادہ سرد تھا۔

"مجھے مارٹن ہنٹر سے طلاق چاہیے۔"

وہ بنا ڈرے اس کی آنکھوں میں دیکھتی بولی۔ اس کے الفاظ مارٹن کے کانوں میں گرم سیسہ انڈیل گئے تھے۔ وہ سختی سے آنکھیں بند کر گیا تھا۔ نور نے دو قدم پیچھے لئے۔ وہ اس کی ذرا سی قربت بھی برداشت نہیں کر سکتی تھی۔ اسے نفرت تھی اس شخص سے۔ پہلے ہی اس کے

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

الفاظ مارٹن کو مشعل کر گئے تھے اوپر سے اس کی یہ حرکت مارٹن کو تیش دلا گئی تھی۔اس نے رخ موڑ کر ایک بار پھر ریلنگ کو تھام لیا لیکن اس بار اس کے ہاتھوں میں سختی تھی۔جبڑے بینچے ہوئے تھے۔آنکھیں حد سے زیادہ لال تھیں۔نور کو بے اختیار ہی اس سے خوف محسوس ہوا لیکن اس نے اس خوف کو اپنے چہرے پر واضح نہیں ہونے دیا۔اسے مارٹن کے سامنے خود کو مضبوط بنانا تھا۔وہ سرخ آنکھیں لئے نور کی طرف مڑا۔

"اس زندگی میں تو کیا قیامت تک تم مارٹن سے پیچھا نہیں چھوڑا سکتی سمجھی تم؟"

نور کی کلائی کو تھامے وہ سخت لہجے میں بولا۔اس کی رگے تنی ہوئی تھیں۔

"میں کوئی تمہاری جاگیر نہیں ہوں کہ جسے جب چاہا استعمال کر لیا۔"

نور نے اس کا ہاتھ جھٹک دیا۔وہ قہر برساتی آنکھوں سے اسے گھور رہا تھا۔

"میری اپنی بھی ایک زندگی ہے تمہاری پراپرٹی نہیں ہوں جسے تم یوں اپنے پاس سمبھال کر رکھو گے عیاشی کے لئے تمہارے پاس اور بھی بہت عورتیں ہیں ان کے پاس جاؤ لیکن مجھے طلاق دو۔"

تیش کے عالم میں وہ چلائی۔

"تم مارٹن کی پراپرٹی ہی ہو لیکن مارٹن نے ابھی تک اس کا استعمال نہیں کیا اور مجھے مجبور بھی مت کرو۔"

غصے کی شدت سے اس کی آواز کانپ گئی۔

"جن سے چھپ چھپ کر ملتے ہو انہیں بناؤ اپنی پراپرٹی لیکن مجھے بخش۔"

"زبان سمبھال کر نور وہ بہن ہے میری۔"

وہ نور کی بات کو کاٹ گیا تھا۔ درختوں پر بسیرا کئے پرندے اس کی دھاڑ پر ڈر کے مارے اپنا آشیانہ چھوڑ گئے تھے۔ نور وہی سن رہ گئی۔ مارٹن کا وجود ہانپ رہا تھا۔ نور کو اپنی سماعت پر یقین نہیں آیا۔ وہ بہن تھی اس کی؟ یہ کیا کہہ رہا تھا وہ؟ یہ کیا کہہ گئی تھی نور؟ اپنے لفظوں کا احساس ہوتے ہی وہ شرمندگی کی اتھاہ گہرائیوں میں ڈوب گئی مگر اب کیا فائدہ تھا۔ مارٹن ایک آخری نظر اس پر ڈالتا کمرے سے نکل گیا تھا۔ دروازے کے زور سے بند ہونے پر نور کانپ گئی۔ اسے شدت سے اپنی غلطی کا احساس ہوا تھا مگر اب سوائے پچھتاوے کے وہ کر

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

بھی کیا سکتی تھی۔

آدھی رات سے زیادہ گزر چکی تھی مگر وہ کمرے میں نہیں آیا۔ نور بھی آج سارا دن اپنے کمرے سے نہیں نکلی تھی نا ہی کوئی اور اس کے کمرے میں آیا تھا۔ وہ بیڈ پر ٹیک لگائے بیٹھی تھی۔ نیند اس کی آنکھوں سے کوسوں دور تھی۔ نور کے دماغ میں مختلف سوچیں تھیں۔ جہاں وہ اپنے لفظوں پر شرمندہ تھی وہی مارٹن کی بہن کا سن کر وہ شدید حیران بھی تھی۔ اگر اس کی کوئی بہن تھی تو اس نے نور کو پہلے کیوں نہیں بتایا؟ اس نے اسے دنیا سے چھپا کر کیوں رکھا ہے؟ وہ سوچتی بیڈ سے ٹیک چھوڑ گئی۔

"شاید وہ اس کی کمزوری ہو اور اس نے اس کمزوری کو اپنے دشمنوں کی نظروں سے چھپایا ہو؟"

وہ بڑبڑائی۔ اچانک ہی اس کے دماغ میں ایک جھماکا ہوا تھا اور اس کے ساتھ ہی ایک نئی غلط فہمی نے نور العین حیدر کے اندر جنم لیا تھا***

وہ نیچے آئی تو شائین گود میں جہانزیب کو لٹائے اس کے ساتھ کھیل رہی تھی۔ قریب ہی

صوفے پر مارٹن کے ساتھ حاشر بھی بیٹھا تھا۔دونوں کسی بات کو ڈسکس کر رہے تھے۔نور کو دیکھ دونوں خاموش ہو گئے۔نور کے دیکھنے پر حاشر نے اسے سمائل پاس کی تھی۔نور سے جواب میں مسکرایا بھی نہیں گیا وہ خاموشی سے شائین کے پاس بیٹھ کر جہانزیب کو گود میں لے گئی۔کافی دیر وہ جہانزیب کے ساتھ کھیلتی رہی۔لاؤنج میں اس کی آواز کے ساتھ جہانزب کی کلکاریاں تھیں۔

"نور۔"

مارٹن نے گلا کھنکھارتے اسے پکارا۔اس کا لہجہ نرم تھا۔

مارٹن کی آواز پر نور نے کوئی دھیان نہیں دیا وہ جہانزیب کو اوپر اچھالتی رہی۔

"نور مجھے تم سے بات کرنی ہے۔"

وہ نور کے روائیے پر خود پر ضبط کرتا بولا۔اسے لگا تھا نور اپنی بات پر شرمندہ ہو گی لیکن اس کا ایسا انداز مارٹن کی سمجھ سے باہر تھا۔حاشر اور شائین بھی ساری بات سے آشنا تھے۔دونوں اس وقت خاموشی کی مورت بنے بیٹھے تھے۔مارٹن کی دوسری پکار پر نور جہانزیب کو پچکارتی

اپنی جگہ سے اٹھ کر اوپر کی جانب جانے لگی۔

"نور تمہیں میری آواز سنائی نہیں دے رہی؟"

ضبط کھوتے وہ چلاتا اپنی جگہ چھوڑ گیا۔شائین اور حاشر بھی بے اختیار اپنی جگہ سے کھڑے ہوئے تھے۔

"دکھائی نہیں دیتا میں تم سے بات نہیں کرنا چاہتی۔"

وہ پلٹ کر غرائی۔

"آخر تم چاہتی کیا ہو؟"

مارٹن نے ہار مانتے کندھے ڈھیلے چھوڑ دیے۔وہ اتنے مہینوں میں یہ تو باخوبی جان گیا تھا کے نور بہت ضدی تھی۔وہ اپنی انا کو ہمیشہ اونچا رکھتی تھی۔

"طلاق۔"

ایک لفظ پورے لاؤنج میں خاموشی بکھیر گیا۔سب کو جیسے سانپ سونگ گیا تھا۔نور ابھی بھی جہانزیب کو پچکار رہی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"مجھے طلاق چاہیے مارٹن ہنٹر سے۔"

جہانزیب کو گود میں اٹھائے وہ سپاٹ سے چہرے کے ساتھ بولی۔

"شائین اسے کہو اگر آج کہ بعد یہ گندا لفظ اس کی زبان پر آیا تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔"

نور کی آواز اسے دوبارہ ہوش میں لائی تھی۔شائین کی طرف دیکھتے اس نے انگلی کا رخ نور کی طرف کئے سخت لہجے میں کہا۔نور ابھی بھی گردن اکڑائے پر اعتماد سی کھڑی تھی۔جیسے کہہ رہی ہو میں تم سے نہیں ڈرتی۔

"مجھے طلاق چاہیے مجھے تمہارے ساتھ اس پنجرے میں قید نہیں رہنا۔"

نور نے قریب آتے کہا۔لہجہ اور چہرہ ابھی بھی سپاٹ تھا۔نور نے جہانزیب کو شائین کے حوالے کیا۔ابھی اس نے جہانزیب کو شائین کو تھما کر ہاتھ موڑا تھا کہ بیچ میں ہی مارٹن نے اس کی کلائی تھام لی۔

"تم آخر چاہتی کیا ہو نور؟ تمہاری غلط فہمی میں دور کر چکا ہوں پھر بھی یہ سب؟"

وہ ٹوٹے سے تھکے سے لہجے میں بولا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"میرا ہاتھ چھوڑو۔"

نور نے اپنا ہاتھ چھوڑانے کی کوشش کی۔

"میری بات کا جواب دو؟"

مارٹن ضبط کھوتے چلایا۔ نور کی کلائی پر اس کی گرفت سخت ہو گئی تھی۔ آخر کب تک سہتا وہ۔

"چلاؤ مت میں کوئی گوشت کا ٹکرا نہیں ہوں جسے تم نے اپنے کتوں کے آگے پھینکنے کے لئے رکھا ہوا ہے۔"

نور اس سے بھی اونچی آواز میں چلائی تھی۔ تینوں ششدر رہ گئے۔ نور کی بات کی کسی کو بھی سمجھ نہیں آئی تھی۔

"کیا مطلب ہے تمہاری اس بات کا؟"

وہ نور کے بے قد قریب آیا۔

"تم نے اپنی بہن کو دنیا سے چھپا کر رکھا ہے تاکہ کوئی بھی مارٹن ہنٹر کی کمزوری کو جان نا

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

پائے اور تمہاری بہن محفوظ رہے۔"

وہ آنکھوں میں طنز لئے بولی۔ ہونٹوں پر زہریلی مسکراہٹ تھی۔مارٹن نے نا سمجھی سے گردن کو جھٹکا۔شائین اور حاشر نے بے اختیار ایک دوسرے کو دیکھا۔

"نورالعین کو تم نے چارہ بنا کر اپنے دشمنوں کے سامنے پیش کیا تاکہ سب یہ سمجھے کے یہی مارٹن کی کمزوری ہے اور سب نور پر ہاتھ ڈالے اور تمہاری بہن محفوظ رہے۔"

اپنا ہاتھ ایک جھٹکے چھوڑاتی وہ پیچھے ہوئی۔مارٹن بونچکا رہ گیا۔شائین نے بے اختیار منہ پر ہاتھ رکھ لیا تھا اور حاشر وہ تو یک ٹک آنکھیں پھاڑے نور کو دیکھ رہا تھا۔ کتنی بڑی غلط فہمی لئے بیٹھی تھی وہ۔نور طنزیہ نظروں سے مارٹن کے تاثرات دیکھ رہی تھی۔

"اب بولو خاموش کیوں ہو؟"

نور نے ترچھی نظریں کئے اس کی خاموشی پر چوٹ کی۔مارٹن لب بینچ گیا۔

"نور تم غلط سمجھ رہی ہو ایسا کچھ نہیں ہے۔"

شائین نے آگے بڑھ کر اس کی غلط فہمی دور کرنی چاہی۔

"تو پھر کیوں چھپا کر رکھا ہے اس نے اپنی بہن کو دنیا کی نظر سے؟"

وہ پیچھے ہوتی چلائی۔شائین کے قدم وہی تھم گئے۔جہانزیب رونے لگا تھا۔شائین نے اسے جھلاتے چپ کروایا۔جہانزیب کا خیال کرتے نور نے خود کو ڈھیلا چھوڑ دیا۔

"ہاں یہ سچ ہے کہ مارٹن نے خولہ کو چھپا کر رکھا ہے لیکن اپنے دشمنوں کے ڈر سے نہیں۔"

حاشر قدم قدم آگے بڑھنے لگا۔اس کی آواز میں خزاؤں سی خشکی تھی۔مارٹن نے اس کے سینے پر ہاتھ رکھے اسے روکنا چاہا مگر آج وہ رکنے والا نہیں تھا۔وہ نور کے بلکل سامنے آکر رکا۔

"مارٹن نے خولہ کو اپنے دشمنوں سے نہیں آفیسر عزیز سے چھپا کر رکھا ہے۔"

نور کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے حاشر نے سرد مہری سے کہا۔نور العین اپنی جگہ منجمند ہو چکی تھی۔یہ کیسا انکشاف تھا؟ آفیسر عزیز کا یہاں کیا کردار؟ نور نے مارے حیرت کے حاشر سے نظریں ہٹا کر پیچھے کھڑے مارٹن کو دیکھا۔اس کی کالی آنکھیں مارٹن کی نیلی آنکھوں سے ٹکرائی۔نور کو لگا نیلے سمندر میں لہریں بے دردی سے اچھلی ہیں۔اسے اس نیلے

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

سمندر میں ڈھیروں راز دفن دیکھائی دیے۔مارٹن اپنی نظریں موڑ گیا جیسے اسے پتا چل گیا ہو کہ نور اس کی آنکھوں سے اس کے چھپے راز جان رہی ہے۔

"آفیسر عزیز سے کیوں؟اس کا کیا تعلق ہے تم سب سے؟"

نور نے اپنی حسیات بحال کرتے پوچھا۔اسے اتنا ہی پتا تھا وہ آئی بی آفیسر ہے جو مارٹن ہنٹر جیسے گینگسٹر کو پکڑنا چاہتا ہے۔

شاید اسے حاشر کی بات پر پورا اعتبار نہیں تھا۔

"ہم سے نہیں صرف مارٹن اور خولہ سے۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

حاشر کے لہجے میں وہی سرد مہری تھی۔مارٹن جبڑے بینچے صوفے پر بیٹھ گیا۔اس کی گردن جھک گئی تھی۔وہ اپنے تاثرات چھپانا چاہتا تھا۔نور کی گردن نے نا سمجھی سے جنبش کی۔وہ الجھ رہی تھی۔

"کیسا تعلق؟"

چاہ کر بھی وہ اپنے لہجے میں حیرت کو نا چھپا پائی۔

"آفیسر عزیز کینزو ابراہیم کا چھوٹا بھائی اور خولہ ابراہیم کا بڑا بھائی ہے۔"

حاشر کے لفظوں پر مارٹن نے آنکھیں زور سے مینچ لی تھیں۔نورالعین ساکت رہ گئی تھی۔اس کی آنکھوں کی پتلیاں پھیل گئی تھی۔لاؤنج میں سناٹا چھا گیا تھا۔سب اپنی جگہ پر منجمند تھے۔سب سے بری حالت نور کی تھی جو اس انکشاف کو ہضم نہیں کر پا رہی تھی۔نور نے ایک بار پھر نظریں گھما کر مارٹن کو دیکھا۔وہ سر جھکائے بیٹھا تھا اسی لئے نور اس کے تاثرات نہیں دیکھ پائی۔

"مارٹن،مارٹن نہیں کینزو ابراہیم ہے کینزو عرف مارٹن۔"

حاشر آج مارٹن کا راز پوری طرح سے نور پر آشیا کرنے جا رہا تھا۔نور کو اس بات کا اندازہ تو تھا لیکن آج بات پختہ ہو گئی تھی کہ مارٹن ہی کینزو تھا۔نور کے اندر مارٹن کی کہانی جاننے کا تجسس بڑھ چکا تھا اور آج حاشر بھی مارٹن کا سچ اسے بتا کر ہی سانس لینے والا تھا۔شائین اس سارے ماحول میں خاموشی سے بیٹھی جہانزیب کو دیکھ رہی تھی۔ایک بار پھر سب کو اس درد سے گزرنا تھا جس سے وہ سب پندرا سال پہلے گزرے تھے۔یہ کہانی صرف مارٹن کی نہیں

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

تھی ان سب کی تھی۔حاشر،شائین،جیری،اور مارٹن ہنٹر سب کی***

کینزو جب پیدا ہوا تب ہی اس کی ماں کی موت ہو گئی تھی۔ کینزو کے بابا اس کی ماں سے بہت محبت کرتے تھے اور انہیں لگنے لگا کینزو منحوس ہے اسی کی وجہ سے ان کی بیوی کی موت ہوئی ہے۔ کینزو کی پیدائش کے کچھ وقت بعد ہی انہوں نے اپنی ماں کے کہنے پر دوسری شادی کر لی۔دادی ماں کو لگتا تھا کے شادی کے بعد کینزو کو سہارا ملے گا اس کی دیکھ بھال کے لئے کوئی ہو گا لیکن اپنے بیٹے کی دوسری شادی کروانا انہیں اپنی زندگی کی سب سے بڑی غلطی لگی تھی۔ کینزو کی سوتیلی ماں نے اسے ماں کا پیار دینا تو دور اس کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھا تھا۔ابراہیم ایک آئی بی آفیسر تھے اور انتہا کے حسین مرد تھے۔ کینزو کی ماں کشمالہ بھی بہت خوبصورت عورت تھی۔ کینزو دونوں کی خوبصورتی لے کر پیدا ہوا تھا۔اس کی سوتیلی ماں کا کینزو کی طرف ذرا دھیان نہیں تھا۔ کینزو کو دادی ماں پال رہی تھی۔ کینزو کا باپ تو پہلے ہی اس سے بدظن تھا کیونکہ وہ اسے اپنی بیوی کی موت کی وجہ مانتا تھا۔عشرت پہلے پہر تو پھر بھی کچھ ٹھیک تھی لیکن جب اسے اپنے بچے کی خوشخبری ملی تب

عشرت کا اصلی روپ نکل کر سامنے آیا۔ کینزو جب تین سال کا ہوا تب دادی ماں نے اسے پاس کے ہی ایک مدرسے میں بھیجنا شروع کر دیا۔ وہ حافظ بن رہا تھا۔ ننا کینزو اپنی دادی ماں سے بہت پیار کرتا تھا اس کی نظر میں وہی اس کی ماں تھی۔ ابراہیم نے کبھی اس پر دھیان نہیں دیا۔ جب عشرت ماں بننے والی تھی تب وہ کینزو کو اپنے پاس تک پھٹکنے نہیں دیتی تھی اسے لگتا تھا کینزو منحوس ہے اور اس کی منحوسیت کا سایہ اس کے ہونے والے بچے پر بھی پڑ سکتا ہے۔ دادی ماں خاموش یہ سب سہتی رہتیں۔ انہیں کینزو سے شدید محبت اور لگاؤ تھا۔ جب عزیز اس دنیا میں آیا تو عشرت کے پیر زمین پر ہی نہیں ٹک رہے تھے۔ ابراہیم بھی اپنے دوسرے بچے کی پیدائش پر بہت خوش تھے۔ کشمالہ کے لئے جو ان کے دل میں محبت تھی وہ دوسری شادی کے بعد کہیں دور جا سوئی تھی لیکن کینزو کے لئے جو خلل ان کے دل و دماغ میں تھا وہ نہیں بھر پایا تھا۔ ابراہیم اپنا سارا دھیان عزیز پر رکھتے۔ انہیں کینزو سے کوئی لگاؤ نہیں تھا۔ عزیز کی پیدائش کے وقت کینزو چار سال کا تھا۔ عزیز کینزو کے مقابلے میں کم خوبصورت تھا اور یہی بات عشرت کے دل میں کینزو

کے لئے نفرت ڈال رہی تھی کیونکہ جب بھی ان کے گھر کوئی آتا یا وہ کہیں جاتے تو ہمیشہ کینزو کی خوبصورتی کے ہی قصے سننے کو ملتے۔ عشرت نے کینزو کو اپنے ساتھ کہیں بھی لے جانا بند کر دیا۔ کینزو سکول سے واپس آ کر مدرسے چلا جاتا۔ وہ ہمیشہ اپنی توتلی زبان میں دادی ماں سے کہتا تھا کہ اسے اپنے بھائی عزیز کے ساتھ کھیلنا ہے لیکن دادی ماں اسے ہمیشہ کوئی نا کوئی بہانہ بنا کر ٹال دیتی اور اسے زیادہ سے زیادہ پڑھائی میں الجھائے رکھتی۔ عشرت اسے عزیز سے دور ہی رکھتی تھی اسی لئے دادی ماں بھی پوری کوشش کرتیں کے کینزو عزیز کے پاس نا جائے۔ دھیرے دھیرے بڑھتی عمر کے ساتھ کینزو ساری حقیقت سمجھنے لگا تھا۔ جب وہ چھ سال کا تھا تب دادی ماں گزر گئی اور کینزو ابراہیم اکیلا رہ گیا۔ وہ اسی کمرے میں اکیلا سوتا تھا جہاں پہلے دادی ماں بھی اس کے ساتھ رہتی تھیں۔ دادی ماں کے جانے کے بعد کینزو بلکل ہی یتیم سا لگنے لگا تھا۔ عشرت عزیز کے دل میں بھی کینزو کے لئے وہی نفرت بھر رہی تھی جو خود اس کے دل و دماغ میں گھر کر چکی تھی۔ کینزو کی خوبصورتی اس کے لئے مشکل کا باعث بن رہی تھی۔ سکول میں سب کینزو کی

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

نیلی آنکھوں کی تعریف کرتے تو چھ سالہ عزیز جل جاتا۔ گھر آ کر وہ عشرت سے اس بات پر لڑنے لگتا کے اس کی آنکھیں نیلی کیوں نہیں ہیں سب اس کی تعریف کیوں نہیں کرتے۔ عشرت نے کینزو کو سکول بھیجنا بند کر دیا اب وہ بس مدرسے جاتا تھا۔ عشرت دن بادن عزیز کے دل میں کینزو کے لئے نفرت بڑھاتی جا رہی تھی۔ ایک دن کینزو کے بڑے چچا اور ابراہیم کے بڑے بھائی دبئی سے آئے تھے۔ وہ عزیز اور کینزو کے لئے گفٹ لائے تھے۔ کینزو کے حصے میں ایک خوبصورت سا لاکٹ آیا تھا جسے پہن کر وہ بہت خوش دکھائی دے رہا تھا۔ عشرت نے عزیز کے کانوں میں یہ بات ڈالی کے اس کے چچا وہ لاکٹ اس کے لئے لائے تھے لیکن کینزو نے وہ لاکٹ ان سے لے لیا۔ یہ بات سن کر عزیز کو لگنے لگا کینزو اس کی چیزوں پر ڈاکا ڈالنے لگا ہے۔ اس کے دل میں پل رہی نفرت میں اضافہ ہو گیا اور وہ جڑ پکڑ گئی۔ عشرت پھر سے ماں بننے والی تھی۔ عزیز کہتا تھا اس کی بہن آنے والی ہے۔ کینزو بھی اپنی بہن کا انتظار کرنے لگا۔ اس دن کینزو لاؤنج میں بیٹھا عزیز کی دی ہوئی ایک پرانی سی ٹوٹی پھوٹی گاڑی کے ساتھ کھیل رہا تھا۔ عشرت سیڑیاں اترتی نیچے آئی۔ اونچی

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

ہیل پہنے وہ تیار سی ابراہیم کے ساتھ کسی پارٹی میں جا رہی تھی۔ کینزو کے پاس سے گزرتے اچانک اس کا پیر مڑا اور وہ منہ کے بل گری۔ عشرت کی چیخوں نے پورا گھر سر پر اٹھا لیا تھا۔ کینزو قریب ہی زمین پر خوفزدہ سا بیٹھا اپنی ماں کو گرے ہوئے دیکھ رہا تھا۔ عشرت کا بچہ ضائع ہو گیا اور اس کا زمیدار اس نے ننھے کینزو کو ٹھہرایا۔ اسے لگا یہ سب کینزو کی منحوسیت کی وجہ سے ہوا ہے۔ اس دن گھر آ کر ابراہیم نے کینزو کو کھری کھری سنائیں۔ ننا کینزو خوفزدہ سا اپنے غصے سے بھرے باپ کو دیکھ رہا تھا۔ کینزو کا گھر کے کسی بھی فرد کے قریب تک پھٹکنا بند ہو گیا۔ وہ اپنے کمرے میں بند رہتا۔ عشرت بچا کچا کھانا اسے دے دیتی اور اگر کسی دن کھانا نا بچتا تو کینزو کو بھوکا ہی رہنا پڑتا۔ ایک دن کینزو مدرسے سے واپس گھر آیا تو کچن میں اسے گرما گرم پیزا پڑا ملا۔ بھوک سے بے حال کینزو نے پیزے کا ایک سلائس اٹھا کر کھا لیا اس بات سے انجان کے اس کا انجام کس قدر برا ہونے والا تھا۔ عشرت جب کچن میں آئی تو وہ آگ بگولا ہو گئی۔ وہ پیزا اس نے عزیز کے لئے منگوا کر رکھا تھا جس پر کینزو اپنی منحوسیت چھوڑ چکا تھا۔ ڈرا سہما سا کینزو اپنی ماں کو دیکھ رہا تھا جو

آج غضب ڈھا رہی تھی۔غصے میں اس نے کینزو کو گھسیٹتے ہوئے تہہ خانے میں بند کر دیا۔ کینزو روتا رہا لیکن اس پر ترس کھانے والا وہاں کوئی نہیں تھا۔ساری رات اس نے تہہ خانے میں گزاری۔وہاں پل رہے چوہوں نے ناجانے کتنے ہی نشان کینزو کے جسم پر چھوڑے تھے اور تب سے عشرت اسے اس کی ہر غلطی کی سزا ایسے ہی دینے لگی۔ابراہیم اپنے کام کے چلتے کئی کئی دن گھر نہیں آتے تھے۔عشرت اسے مختلف کاموں میں الجھائے رکھتی۔ کینزو کا مدرسے جانا بھی کم ہو گیا۔وہ بیس سپارے حفظ کر چکا تھا۔اسے شروع سے ہی یہ بتایا گیا تھا کے وہ منحوس ہے۔اس کی وجہ سے ہی اس کی ماں مری۔وہ نو سال کا تھا جب عشرت کو ایک بار پھر ماں بننے کی نوید ملی۔اس بار ابراہیم اس کا بہت دھیان رکھتے۔عزیز بھی ننھے مہمان کے آنے کی خوشی میں پھولے نہیں سما رہا تھا۔اس بار کینزو کو عشرت سے دور رکھا گیا۔ کینزو کو بھی ننھے مہمان کے آنے کی بہت خوشی تھی۔وہ جب بھی اکیلا ہوتا ہمیشہ آسمان کی طرف منہ کر کے کچھ نا کچھ باتیں کرتے رہتا۔دادی ماں نے اسے بتایا تھا کہ اللہ ہر وقت اپنے بندے کو سنتا ہے۔ کینزو اپنا ہر دکھ اپنی ہر خوشی اپنے

رب کو بتاتا تھا اور اسے لگتا تھا وہ سن رہا ہے بہت غور سے۔دوبارہ سے ماں بننے کی نوید پر عشرت کا پرانا زخم تازہ ہو گیا تھا۔اس کے دوسرے بچے کے زخم اسے ڈسنے لگے تھے۔وہ کینزو پر تعنوں کے تیر چلانے لگی تھی۔اسے ہر وقت مینٹلی ٹارچر کرنے لگی تھی۔وہ نو سال کا بچہ اتنا بڑا ہو گیا تھا کے ہر بات ہر لہجہ سمجھنے لگا تھا۔تعنوں سے بھی جب دل نا بھرا۔اپنی نفرت کی آگ ٹھنڈی نا ہوئی تو عشرت کو ایک نیا بہانہ مل گیا تھا کینزو کو ٹارچر کرنے کا۔وہ اسے اپنے پاس بلاتی اور اسے مختلف کہانیاں سنانے لگتی۔پریوں کی کہانیاں سناتے سناتے وہ اچانک ڈراؤنی کہانیاں سنانا شروع کر دیتی۔کینزو کمرے میں اکیلا سوتا تھا۔ایسی کہانیاں سن کر وہ خوفزدہ ہوجاتا اور اس کی آنکھوں میں خوف دیکھ عشرت کی نفرت کو تسکین ملتی۔کینزو ساری ساری رات ڈر کے مارے سو نہیں پاتا۔عشرت اسے لال آنکھوں والے بلے کی کہانی سناتی۔کیسے وہ بچوں کا خون پیتا۔کیسے وہ انہیں نوچ کر کھاتا۔کینزو شدید خوفزدہ ہوجاتا۔عشرت کی اجازت کے بغیر وہ وہاں سے اٹھ بھی نہیں سکتا تھا۔کینزو اپنے چھوٹے بھائی عزیز کے ساتھ کھیلنے کے لئے ترستا تھا۔وہ اس کے ساتھ

چاہے جو بھی کرتے لیکن اسے اپنے چھوٹے بھائی سے محبت تھی۔ایک دن عزیز روتا ہوا گھر آیا۔عشرت کے پوچھنے پر اس نے کینزو پر الزم لگایا کہ اس نے اسے مارا ہے۔یہ سن کر عشرت آگ بگولا ہو گئی۔ کینزو کے منہ پر تین چار تھپڑ مار کر اس نے اسے تہہ خانے میں بند کر دیا۔وہ چیختا رہا چلاتا رہا کہ اس نے عزیز کو نہیں مارا مگر عشرت کہاں سننے والی تھی۔ کینزو ایک کونے میں سمٹا بیٹھا تھا۔ تہہ خانے میں گھپ اندھیرا تھا۔عشرت کی سنائی ساری کہانیاں حقیقت کا روپ دھار کر اس کے سامنے آنے لگیں۔ کبھی اسے لگتا اس کے سامنے ایک لال آنکھوں والا بلا کھڑا اسے گھور رہا ہے۔ کبھی اسے لگتا کوئی کالا سایہ اس کے سامنے سے گزرا ہے۔وہ ہچکیاں بھرتا خود میں سمٹ گیا جب اسے اپنے ہاتھ پر کچھ محسوس ہوا۔ کینزو وہی جم گیا۔وہ چوہا تھا۔ کینزو نے چلاتے ہوئے اسے دور پھینکا اور رینگ کر پرے ہوا۔اس کا وجود کانپ رہا تھا۔اس کی چیخیں تب نکلی جب ایک چوہا اس کے پیر پر کاٹ چکا تھا۔درد اور خوف کے مارے وہ چلانے لگا۔اسے لگا اندھیرے کونے میں دو لال آنکھیں اسے گھور رہی ہیں۔

"دادی ماں کا لابلا۔"

آنکھوں پر ہاتھ رکھے وہ زور زور سے چلانے لگا۔ ایک اور چوہے نے اس کے دوسرے پیر کی انگلی پر کاٹ لیا۔ پورے تہہ خانے میں اس کی خوفناک چیخیں دوڑ گئیں۔

"اللہ جی پلیز بچالیں۔"

وہ کانپتے وجود کے ساتھ آنکھوں پر ہاتھ رکھے گڑگڑا رہا تھا۔

"ہائے اللہ جی بچالیں۔"

درد سے سسکتے وہ اپنے رب کو اپنی مدد کی پکار لگا رہا تھا۔ اسے لگا تھا آج وہ مر جائے گا۔ درد سے کراہتے روتے بلکتے دن سے رات اور رات سے صبح ہو گئی۔ ہلکی ہلکی سی روشنی تہہ خانے میں پھیل گئی تھی اور وہ ننا بچا اللہ کی مدد کے انتظار میں بیٹھا رہ گیا تھا۔ اس دن اس ننے بچے کے دماغ میں ایک ہی سوال تھا اللہ نے اس کی مدد کیوں نہیں کی؟ کیا وہ کینزو سے پیار نہیں کرتا؟ دادی ماں کے سمجھائے جملے بھی آج اس بچے کے دل و دماغ پر اثر انداز نہیں ہوئے تھے۔ کینزو نے مدرسے جانا چھوڑ دیا۔ وہ قرآن کو ترجمے کے ساتھ پڑھتا پھر رک کر ان

لفظوں کو سمجھنے کی کوشش کرتا اور سمجھ کر ایک ہی بات اس کے دل اور لب میں آتی۔اللہ تو اپنے بندے کے مشکل وقت میں اس کے ساتھ ہوتا ہے اس کی مدد کرتا ہے تو اس نے میری مدد کیوں نہیں کی؟اس نو سال کے بچے کے دل میں ایک شکوہ ایک رنج رہ گیا تھا کے اللہ نے اس کی پکار کیوں نہیں سنی؟عشرت کے ہاں ایک ننی بچی نے جنم لیا جس کا نام انہوں نے خولہ رکھا۔جب بچی کو گھر لایا گیا تب کینزو کو کمرے میں بند کر دیا گیا تھا کے کہیں اس کی منحوسیت کا سایہ خولہ پر نا پڑ جائے۔کینزو کو اپنی چھوٹی بہن کو دیکھنے کی بہت حسرت تھی لیکن اس کے پاس کوئی زریعہ نہیں تھا کہ وہ خولہ کو دیکھ پاتا یا اس کے ساتھ کھیل پاتا۔جب بھی خولہ کے رونے کی آواز اس کے کانوں میں پڑتی وہ تڑپ اٹھتا۔اس کا دل کرتا وہ اپنی چھوٹی بہن کو اٹھا کر گود میں جھلائے اور اس کے ساتھ کھیلے۔خولہ تین سال کی ہو چکی تھی اور کینزو بارہ سال کا۔اس کی پڑھائی چھوٹ چکی تھی اب وہ مدرسے بھی نہیں جاتا تھا۔سارا دن گھر کے کام کرتا یا اپنے کمرے میں پڑا رہتا۔اب وہ پہلے کی طرح اپنے رب سے باتیں بھی نہیں کرتا تھا نا ہی دعا کے لئے ہاتھ اٹھاتا۔وہ ایک رنج

ایک شکوہ اس کے اندر گھر کر چکا تھا۔ جب وہ دوسرے بچوں کو دیکھتا عزیز کو دیکھتا تو اسے لگتا اس کا رب اس سے محبت نہیں کرتا۔ اگر اس سے محبت کرتا تو آج وہ بھی ان بچوں جیسی زندگی گزارتا۔ دن بادن وہ اپنے رب سے دور ہوتا جا رہا تھا بہت دور۔

اس دن کینزو اپنے کمرے سے باہر نکلا تو اس کے کانوں میں خولہ کے رونے کی آواز پڑی۔ عشرت گھر پر نہیں تھی۔ وہ رک کر عشرت کا انتظار کرنے لگا مگر خولہ کے رونے کی آواز اس کے دل کو بے چین کر رہی تھی۔ عشرت کہاں تھی اسے نہیں پتا تھا۔ ابراہیم کام پر تھے عزیز باہر کھیلنے گیا تھا۔ شام ہونے والی تھی۔ عشرت کے نا آنے پر کینزو نے بے چینی سے پیر سیڑیوں کی جانب بڑھا دیے۔ کمرے کا دروزہ کھول کر وہ اندر داخل ہوا۔ سامنے پڑے جھولے سے خولہ کے رونے کی آواز آ رہی تھی۔ یقیناً وہ نیند سے اٹھی تھی۔ کینزو چل کر جھولے کے پاس گیا۔ آج اس نے پہلی بار اپنی بہن کو دیکھا تھا۔ وہ بلکل گڑیا جیسی تھی۔ لال گال گوری رنگت۔ کینزو کو دیکھ وہ چپ ہو گئی۔ اس کی حیرت زدہ نظریں کینزو پر تھیں۔ اس کی آنکھوں میں حیرت دیکھ کینزو نے مسکرا کر اسے جھولے سے اٹھایا۔ گول

مٹول سی خولہ اس کی جھولی میں آ کر اب بھی آنکھیں پھاڑے اسے دیکھ رہی تھی۔یہ چہرہ خولہ کے لئے نیا تھا۔ کینزو نے محبت سے اپنی چھوٹی بہن کی تنی پیشانی پر اپنے لب رکھے۔ خولہ کھلکھلا اٹھی۔وہ وہی بیٹھ کر اس کے ساتھ کھیلنے لگا۔ خولہ اس کے ہر سوال کا ٹوٹی پھوٹی زبان میں جواب دیتی۔اسے خولہ کے ساتھ کھیلتے وقت کا احساس ہی نہیں ہوا۔عشرت کی ڈھاڑ پر سہم کر وہ اپنی جگہ سے اٹھا تھا۔دروازے میں کھڑی وہ قہر برساتی نظروں سی کینزو کو دیکھ رہی تھی۔ کینزو اپنی ماں کی آنکھوں میں غضب دیکھ سہم گیا۔

"ما۔۔ماماوہ خولہ رو رہی تھی تو میں یہاں آیا۔"

کینزو نے سر جھکائے خوفزدہ لہجے میں اپنی وضاحت دی۔

"ڈال دیانا میری بیٹی پر بھی اپنا منحوس سایہ۔"

عشرت نے ایک ساتھ کئی تھپڑ اس کے چہرے پر جڑے دیے۔ گندمی رنگ دہک اٹھا۔عنابی لب سسک پڑے تھے۔نیلی آنکھیں لبالب پانی سے بھر گئیں۔اس کے چہرے پر تھپڑ جڑنے کے بعد بھی عشرت کا غصہ ٹھنڈا نہیں ہوا وہ اسے بازو سے پکڑے

اپنے ساتھ لے جانے لگی۔ کینزو سمجھ گیا تھا وہ اسے کہاں لے جا رہی ہے۔

"نہیں ماما غلطی ہو گئی آج کے بعد کبھی خولہ کے پاس نہیں آؤں گا مجھے معاف کر دیں۔"

خود کو روکنے کی کوشش کرتے وہ چلا چلا کر بولا۔ اندھیرے تہہ خانے میں ایک بار پھر تنہائی کا سوچ وہ تڑپ اٹھا تھا۔ عشرت نے اسے سختی سے گھسیٹتے کمرے سے باہر نکالا۔ اس ساری افتاد پر خولہ رونے لگی تھی۔ خولہ کے رونے پر کینزو پھر سے تڑپ اٹھا۔

"ماما خولہ رو رہی ہے ماما جانے دیں غلطی ہو گئی معاف کر دیں۔"

سیڑیوں کے پاس پہنچ کر اس نے ریلنگ کو پکڑ لیا اور گڑگڑانے لگا۔ عشرت نے رک کر اسے دیکھا اور ایک اور تھپڑ اس کے منہ پر جڑ دیا۔

"ماما معاف کر دیں آج کے بعد نہیں آؤں گا تہہ خانے میں نا پھینکے وہاں چوہے ہوتے ہیں وہ بہت گندہ کاٹتے ہیں بہت درد ہوتا ہے ماما معاف کر دیں۔"

عشرت کے تھپڑ پر وہ گال پر ہاتھ رکھے پھنسی پھنسی آواز میں آنسوؤں کے درمیان بولا۔ عشرت کو اس معصوم بچے پر ترس نہیں آیا تھا۔ کینزو کی آس بھری نظریں عشرت

پر تھیں۔ عشرت نے اس کے ہاتھ کو ریلنگ سے الگ کیا اور اسے دوبارہ گھسیٹنے لگی۔ خولہ کے رونے کی آواز مسلسل کینزو کے کانوں میں پڑ رہی تھی۔ خولہ گرتے پڑتے چلتی ہوئی باہر آئی۔ کینزو کی نظر اس پر پڑی۔ وہ سیڑیوں کے قریب رک کر انہیں دیکھنے لگی۔ وہ گلا پھاڑے رو رہی تھی۔ کینزو نے عشرت سے خود کو آزاد کروانے کے لئے اسے ہلکا سا دھکا دیا تھا۔ عشرت اس دھکے کے لئے تیار نہیں تھی۔ اس کا بیلنس بگڑا اور وہ لڑکھڑا کر سیڑیوں سے نیچے گری۔ لمحوں میں ہی اس کا وجود ساکت ہوا تھا۔ سیڑیوں کے قریب وہ اوندھے منہ گری پڑی تھی۔ کینزو خوفزدہ نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔ خولہ کے رونے کی آواز نے اس کا سکتا توڑا۔ کینزو نے پہلے خولہ کو اٹھایا اور پھر اپنی ماں کے پاس آیا۔ خولہ کو وہی زمین پر بیٹھا کر وہ عشرت کے قریب جھکا۔ وہ بے حس و حرکت پڑی تھی۔ قریب ہی فرش پر خون پھیل رہا تھا۔ کینزو نے اسے سیدھا کرنے کی کوشش کی مگر ناکام رہا۔ خولہ کے رونے میں تیزی آ رہی تھی۔ کینزو کے ہاتھ پاؤں پھول رہے تھے۔

"ماما مر گئی بابا مجھے جیل میں ڈال دیں گے میں نے یہ سب جان بھوج کر نہیں کیا۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

وہ خوفزدہ سا بڑبڑانے لگا۔عزیز کسی بھی وقت گھر آسکتا تھا اور پھر وہ ہوتا جو کینزو کا ننا وجود برداشت نہیں کر پاتا۔وہ عشرت کی لاش کے پاس بیٹھا ہی دماغ کے گھوڑے دوڑانے لگا۔اسے سمجھ نہیں آرہی تھی وہ خود کو کیسے بچائے۔اسے یاد آیا اس نے تہہ خانے میں پیٹرول دیکھا تھا۔وہ اٹھ کر تہہ خانے میں آیا۔پیٹرول کے کین کو گھسیٹ کر اس نے باہر نکالا اور عشرت کے قریب لایا۔اس کے دماغ میں خود کو بچانے کی یہی ایک ترغیب آئی تھی۔اسے یاد تھا عشرت اسے ہمیشہ ڈرانے کے لئے کہتی تھی کے وہ اسے پیٹرول سے جلا دے گی اور یہ پیٹرول کا کین بھی اسی نے لا کر تہہ خانے میں رکھا تھا۔کینزو نے خولہ کو وہاں سے اٹھایا اور کین کا ڈھکن کھول کر اسے الٹا کر دیا۔پیٹرول تیزی سے نکل کر زمین پر پھیل رہا تھا۔عشرت کا وجود پوری طرح پیٹرول کی زد میں آچکا تھا۔پیٹرول ارد گرد بھی پھیل رہا تھا۔کینزو نے خولہ کو گود میں اٹھایا اور کچن میں آیا۔خولہ اب خاموشی سے سارا منظر دیکھ رہی تھی۔اس ننی جان کو یہ نہیں پتا تھا کہ وہ کیا دیکھ رہی ہے۔کینزو نے ماچس اٹھائی اور گھر کے دروازے کے پاس آکر رک گیا۔اسے اس وقت خود کو بچانا تھا وہ جانتا تھا اس

کی بات پر یقین کرنے والا وہاں کوئی نہیں تھا۔ وہ اپنا سر بھی کاٹ کر ان کے سامنے رکھ دیتا تب بھی یہی کہلایا جاتا کہ کینزو نے اپنی ماں کو جان بھوج کر مارا ہے۔ آج وہ عشرت کے ساتھ دنیا کی نظر میں خولہ اور خود کو بھی مٹانے والا تھا۔ گھر کے دروازے پر پہنچ کر کینزو نے ماچس کی تیلی جلا کر گھر کے اندر پھینک دی اور خود دوڑ کر گھر کی دہلیز پار کر گیا۔ گھر لمحوں میں ہی آگ کی لپیٹ میں آیا تھا۔ وہ خولہ کو سینے سے لگائے دوڑ رہا تھا۔ باہر معمولی سی روشنی تھی۔ عزیز اپنے دوستوں کے ساتھ کھیل کر گھر لوٹا ہی تھا کہ اس کی آنکھوں نے خوفناک منظر دیکھا لیکن اس کی آنکھیں ایک اور منظر بھی دیکھ چکی تھیں۔ گھر کی پچھلی طرف بھاگتے کینزو پر اس کی نظر پڑ چکی تھی۔ وہ کینزو کو تو دیکھ چکا تھا لیکن اس کے سینے سے لگی ننی خولہ اس کی نظروں سے بچ گئی تھی۔ آس پاس افراتفری مچ گئی۔ ہر طرف آگ آگ کا شور تھا۔ ابراہیم فورن سے پہلے گھر پہنچے تھے لیکن ان کے آنے تک گھر پوری طرح آگ کی لپیٹ میں آچکا تھا۔ اس گھر میں تین لوگ تھے جو جل کر راکھ ہو چکے تھے۔ ہر طرف صفِ ماتم بچھ گیا تھا۔ لوگوں کی نظر میں وہ تینوں مرے تھے لیکن عزیز کی نظر میں صرف خولہ اور

عشرت اور ان کو مار کے فرار ہونے والا کینزو۔ عزیز کے اندر نفرت اور بدلے کی آگ بھڑک اٹھی تھی۔اس کی نظر میں کینزو اس کی ماں اور بہن کو مار کر فرار ہوا تھا لیکن تعجب کی بات یہ تھی کہ اس نے یہ بات کسی سے نہیں کہی کے اس آگ میں کینزو نہیں جلا۔ آگ ہر چیز جلا کر خاکستر کر چکی تھی۔ عشرت اور خولہ کی لاش تک نہیں ملی تھی۔ان کی ہڈیاں تک سوا بن گئی تھیں۔جہاں کچھ گھنٹوں پہلے ایک عالیشان گھر تھا وہاں اب دور دور تک صرف سیاہی تھی۔ کینزو کو نہیں پتا تھا وہ کہاں جا رہا ہے وہ کیا کرے گا۔وہاں سے بھاگ کر وہ لوکل بسوں میں ایک ہی شہر میں الگ الگ جگہ گھومتا رہا۔اور اب وہ بھوک سے بے حال ایک فٹ پاتھ پر بیٹھا تھا۔ خولہ اس کی گود میں بیٹھی رو رہی تھی۔وہ بھوک سے نڈھال تھی۔ کینزو کو سمجھ نہیں آ رہا تھا وہ خولہ کے لئے دودھ کہاں سے لائے۔وہاں آ کر ایک گاڑی رکی اور شیشہ نیچے کئے ایک سوٹڈ بوٹڈ آدمی نے کینزو کو سو کا نوٹ دیا۔وہ بکھاری نہیں تھا لیکن اپنی بہن کی بھوک مٹانے کے لئے اس نے وہ سو کا نوٹ تھام لیا۔ خولہ دودھ پی کر اس کی گود میں سو چکی تھی۔ کینزو کا بھوک سے برا حال تھا۔اسے نہیں پتا تھا وہ آگے کیا

کرے گا۔وہ رات اس نے فوٹ پاتھ پر بیٹھ کر گزاری۔خولہ ایک چھوٹی بچی تھی جسے ہر گھنٹے دودھ چاہیے تھا۔کینزو نے اپنی بہن کی بھوک مٹانے کے لئے اپنی شرم کو مار دیا اپنے ضمیر کو تھوڑی دیر کے لئے سلا دیا اور اسی فوٹ پاتھ پر بھیک مانگنے لگا۔جو پیسے اس کے پاس آتے وہ اس کا خولہ کے لئے دودھ لے آتا۔لیکن خولہ کو اکیلے سمبھالنا اس کے لئے آسان نہیں تھا وہ بھی ایسی حالت میں جب ان کے سر پر چھت بھی نہیں تھی۔اس نے ارادہ کرتے خولہ کو ایک یتیم خانے کے باہر چھوڑ دیا لیکن اس سے پہلے اپنے گلے میں پہنی چین اس کے گلے میں پہنانا نہیں بھولا تھا۔خولہ کو وہاں چھوڑتے وقت وہ اسے گلے لگا کر بہت رویا تھا۔وہ خود کو اس کا قصوروار مانتا۔نا وہ خولہ کے قریب جاتا اور نا ہی آج خولہ دودھ کے لئے یوں تڑپتی۔خود سے دور رکھ کر خولہ کو کھانے کے لئے کھانا تو ملتا یہی سوچ کر وہ اسے وہاں چھوڑ آیا۔ایک دن یونہی مارا مارا پھرتے اسے شدید بھوک کا احساس ہوا اور اس نے ایک دکان سے سموسہ چرا لیا۔اس دکان دار نے اس کی وہ درگت بنائی کے کینزو سے ہلا ہی نہیں جا رہا تھا۔تیرا سالہ کینزو کو اس نے پولیس کے حوالے کر دیا۔وہ جس سٹیشن میں لایا گیا

تھا وہاں ایک رحم دل پولیس والا بھی تھا۔اس نے کینزو سے چوری کی وجہ پوچھی اور کینزو کے جواب پر اس نے اس پر ترس کھاتے اسے پیٹ بھر کر کھانا کھلایا اور اسے بھی ایک یتیم خانے میں چھوڑ آیا۔ کینزو کے لئے یہی کافی تھا کم از کم اسے وہاں کھانے کے لئے کھانا اور اوڑھنے کے لئے چادر تو ملی تھی۔وہاں اسے تین لوگ ملے۔شائستہ،جہانزیب،حاشر۔وہ یتیم تھے اور اسی کی طرح چند اک دن پہلے انہیں بھی وہاں چھوڑا گیا تھا۔چاروں میں دوستی ہو گئی اور اسی دوستی میں کینزو نے انہیں آپ بیتی سنائی۔شائستہ ان میں سب سے بڑی تھی۔ کینزو نے تہہ کیا تھا کے یہاں سے نکلنے کے بعد وہ اپنی بہن کو بھی واپس اپنے پاس لے آئے گا۔اس رات وہ تینوں سو رہے تھے جب کسی طرح کی آواز پر کینزو کی آنکھ کھل گئی۔اس نے اپنے ساتھ ان تینوں کو بھی اٹھالیا۔ جس جگہ وہ لیٹے سے وہاں سے اب آدھے بچے غائب ہو چکے تھے۔چاروں کے لئے یہ شدید حیرانی کی بات تھی۔وہ اٹھ کر اس حال سے باہر آئے اور سامنے کا منظر دیکھ ان کے ہوش اڑ گئے۔وہاں چار آدمی تھے جو ان بچوں کو اٹھا کر ایک کینٹینر میں ڈال رہے تھے۔وہاں کا ماحول دیکھ وہ سارا معملہ سمجھ گئے

تھے۔اس سے پہلے وہ وہاں سے بھاگتے یا کوئی اور قدم اٹھاتے ان میں سے ایک آدمی کی نظر ان پر پڑ گئی اور ان چاروں کو اٹھا کر اسی کینٹینر میں بند کر دیا گیا۔وہاں تیس سے زائد بچے تھے۔سفر شروع ہوا۔انہیں نہیں پتا تھا وہ کہاں لے جائے جا رہے ہیں۔بچے خوفزدہ سے ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے۔کچھ کا رو رو کر برا حال تھا۔وہ چاروں خاموشی سے بیٹھے تھے کیونکہ وہ جانتے تھے وہ چاروں ایک ساتھ ہے اور ایک دوسرے کی طاقت ہیں۔سفر کب ختم ہو گا انہیں کچھ اندازہ نہیں تھا۔وہ سمگل ہو رہے تھے۔شپ کے زریعے انہیں بینکاک لایا گیا۔ایک بار پھر سب بچوں کو کینٹینر میں لوڈ کر دیا گیا تھا۔ان کے ساتھ کیا ہونے والا تھا کوئی نہیں جانتا تھا۔کینٹینر ایک سنسان جگہ پر رکا۔اندر بیٹھے دونوں آدمی سستاتے ہوئے باہر نکلے۔کینٹینر سے تھوڑی دوری پر وہ بیٹھ گئے۔ان کے سامنے شراب کی بوتلیں کھلی پڑی تھیں۔لمبا سفر کر کے وہ تھک چکے تھے اور اب انہیں دیکھ کر ہی اندازہ ہوتا تھا کے وہ اپنی تھکن کیسے اتارنے والے تھے۔وہ چاروں یہ تو سمجھ گئے تھے کہ کینٹینر رک چکا ہے لیکن کہاں رکا ہے یہ ان کے علم میں نہیں تھا۔وہ سب معصوم بچے اس

بات سے انجان تھے کے وہ اپنے ملک سے ہمیشہ کے لئے دور کر دیے گئے ہیں۔ شراب کو اندر ایڈیلتے دونوں کے دماغ میں شیطانی خیال آیا تھا اور اسی خیال کی تکمیل کرتے ان میں سے ایک آدمی اٹھ کر کینٹینر کے دروازے کے پاس آیا۔ ایک زور دار آواز کے ساتھ دروازہ کھلا۔ سب بچے خوفزدہ سے سامنے کھڑے آدمی کو دیکھنے لگے اگر کسی کی آنکھوں میں خوف نہیں تھا تو وہ ایک انسان تھا جو اپنا سارا خوف اس آگ میں جلا آیا تھا۔ وہ آدمی لڑکھڑاتا ہوا کینٹینر کے اندر داخل ہوا۔ اس کی نظریں سب بچوں پر گھوم رہی تھیں۔ بچے اس کے ارادوں سے انجان خوفزدہ سے ایک دوسرے سے چپک چکے تھے۔ گھومتی گھماتی اس کی نظریں شائستہ پر آن رکی۔ وہاں موجود سب لڑکیوں میں اک وہ ہی بڑی تھی۔ آدمی کے چہرے پر شیطانی مسکراہٹ چھا گئی۔ اس کے قدم لمحہ لمحہ شائستہ کی اور بڑھ رہے تھے۔ اسے اپنی طرف آتا دیکھ شائستہ نے خوفزدہ ہوتے ساتھ بیٹھے جہانزیب کے کندھے کو سختی سے جکڑ لیا۔ وہ چاروں اس کے ارادے بھانپ چکے تھے۔ وہ آدمی شائستہ کے قریب آکر رکا اور اپنی غلیظ نظریں اس پر گاڑ دی۔ شائستہ کا پورا وجود خوف سے کانپنے لگا تھا۔ وہ ایک

انگریز آدمی تھا۔اس کی چمڑی حد سے زیادہ سفید تھی اوپر سے شراب کے نشے میں دھت اس کی لال آنکھیں اسے اور بھی خوفزدہ بنا رہی تھیں۔اس نے ہاتھ بڑھا کر شائستہ کا بازو پکڑ لیا اور اسے زبردستی اٹھانے لگا۔شائستہ نے روتے ہوئے جہانزیب کے کندھے پر گرفت سخت کر لی۔وہ آدمی اسے اٹھانے کی کوشش کرتا غلیظ گالیاں بھی بک رہا تھا۔جہانزیب نے اس کے ہاتھ پر اپنے دانت گاڑ دیے۔وہ چلا کر پیچھے ہوا اور اب وہ اپنی لال انگارا آنکھوں سے جہانزیب کو گھور رہا تھا۔اپنی جیب سے چاقو نکالے وہ جہانزیب کے نزدیک آیا۔اس سے پہلے وہ چاقو جہاں زیب کے آر پار کرتا کینزو نے اسے گرا لیا تھا۔اس نے اسے اتنی زور سے اسے دھکا دیا کے چاقو اس کے ہاتھ سے چھوٹ کر گر گیا اور وہ پیچھے بیٹھے بچوں کے اوپر ڈھہہ گیا۔آدمی آگ بگولا ہو کر واپس اٹھنے لگا لیکن اس سے پہلے ہی حاشر نے چاقو اٹھا کر اس کی ٹانگ پر چلا دیا۔اس کی امڈ آنے والی چیخوں کو کینزو اس کے سینے پر بیٹھے روک چکا تھا۔تینوں اسے قابو کر چکے تھے۔آس پاس بچے انہیں خوفزدہ نظروں سے دیکھ رہے تھے انہیں نہیں پتا تھا وہ اس آدمی کے ساتھ کیا کرنے والے تھے۔کینزو نے

حاشر کے ہاتھ سے چاقو لیا۔حاشر اور جہانزیب اس کی ٹانگوں کو سختی سے جکڑے ہوئے تھے۔نشے میں ہونے کی وجہ سے آدمی اپنے ہاتھ پیروں کو زیادہ ہلا نہیں پا رہا تھا اور نا ہی اس میں اتنی جان تھی۔کینزو کو نہیں پتا تھا وہ کیا کرنے جا رہا ہے اسے علم تھا تو بس اتنا کے اسے شائستہ کی عزت بچانی ہے اور اس کنٹینر میں بند ہر بچے کی جان۔شائستہ نے سب بچوں کو خاموش رہنے کا اشارہ کیا۔بچے اشارہ پاتے ہی اپنے اپنے منہ پر ہاتھ رکھ گئے اور اگلے ہی لمحے کینزو اپنی پوری طاقت لگا کر چاقو اس انسان کے سینے میں گھونپ چکا تھا۔اس کے منہ سے آواز نا نکلے اس کے لئے کینزو نے اس کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا۔وہ آدمی تڑپ رہا تھا۔بچے خوفزدہ سے منہ پر ہاتھ رکھے سارا تماشا دیکھ رہے تھے۔اس کا وجود ٹھنڈا ہوتے ہی کینزو اس کے سینے سے ہٹ گیا۔یہ اس کا زندگی میں کیا پہلا قتل تھا یا شاید دوسرا۔حاشر اور جہانزیب بھی اس کی ٹانگیں چھوڑے کھڑے ہو گئے۔اب آگے انہیں کیا کرنا تھا انہیں اس کا علم نہیں تھا۔وہ ایک قتل کر چکے تھے۔باہر ایک آدمی تھا یا کتنے اس کا انہیں علم نہیں تھا۔باہر کے ماحول سے وہ بلکل بے خبر تھے۔کینزو نے انہیں وہی رہنے کا اشارہ کیا اور

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

کینٹینر سے باہر نکلا۔ وہاں ایک ہی آدمی موجود تھا جو نشے میں بری طرح دھت تھا۔ اس نے سب بچوں کو باہر نکلنے کا کہا۔ اب وہ کہاں جا رہے ہیں وہ سب تھے کہاں کسی کو کوئی علم نہیں تھا۔ چلتے چلتے وہ آبادی والی جگہ پر پہنچ گئے۔ لوگوں نے انہیں حیرانی سے دیکھا اتنے سارے بچوں کا ایک ساتھ ہونا اور وہ بھی ایک ہی ملک سے ہر انسان کو کھٹک رہا تھا۔ تھوڑی ہی دیر میں وہاں پولیس موجود تھی۔ چاروں نے اسے سارا قصہ سنایا۔ ان چاروں کو ایک الگ جیپ میں بیٹھا کر وہاں سے روانہ کر دیا گیا۔ باقی کے بچے کہاں تھے انہیں اس کا کوئی علم نہیں تھا۔ انہیں وہاں سے پولیس سٹیشن لایا گیا۔ پیٹ بھر کر کھانا کھلانے کے بعد ایک بار پھر انہیں کہیں لے جایا جا رہا تھا۔ آنے والی قیامت سے بے خبر وہ چاروں خود کو محفوظ سمجھ کر بے خوف سے گاڑی میں بیٹھے تھے۔ گاڑی ایک فیکٹری کے سامنے رکی۔ یہ ایک پیٹرول کی فیکٹری تھی۔ چاروں کو باہر نکالا گیا۔ ایک پولیس آفیسر نے ان چاروں کو سامنے کھڑے دو آدمیوں کے حوالے کیا اور واپس جا کر گاڑی میں بیٹھ گیا۔ گاڑی جیسے آئی تھی ویسے ہی واپس چلی گئی۔ چاروں حیرت زدہ رہ گئے۔ دونوں آدمیوں نے انہیں اپنے ساتھ بازو سے

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

پکڑے اندر لا کر پٹخا۔اندر بے شمار آدمی تھے۔وہ سب کھڑے تھے ان میں ایک ہی آدمی تھا جو کرسی پر بیٹھا تھا۔وہ آدمی حد سے زیادہ کالا اور جسامت میں موٹا تھا۔ایک بار پھر چاروں پھنس چکے تھے اور وہ بھی بری طرح۔ کنس دادا نے حیرت سے ان چاروں کو دیکھا جیسے اسے یقین نا آیا ہو کے ان بچوں نے اس کے آدمی کو مارا ہے۔وہ خوفزدہ سے انہیں دیکھ رہے تھے اگر کسی کی آنکھوں میں خوف نہیں تھا تو وہ تھا کینزو۔اب اسے موت سے ڈر نہیں لگتا تھا اس کا سارا ڈر پیچھے چھوٹ گیا تھا۔

کنس دادا کی نظریں تینوں سے گھومتی کینزو پر آ کر جم گئیں۔وہ بے خوف نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔

"تم لوگوں نے جانتے ہو میرا کتنا نقصان کیا ہے؟"

پان منہ میں رکھتے کنس دادا نے تاسف سے پوچھا۔چاروں خاموش رہے۔

"میرے ایک آدمی کو مار دیا۔"

کنس دادا نے تعجب سے کہا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"جانتے ہو وہ آدمی میرا کتنا خاص تھا؟"

وہ غرا کر بولا۔

"ہ۔۔ہم نے جان ب۔۔ بھوج کر نہیں م۔۔مارا تھا۔"

جہانزیب نے ہکلاتے کہا۔پاس کھڑے ایک آدمی نے اس کے منہ پر تھپڑ جڑ دیا۔وہ سسک اٹھا۔نچلا ہونٹ پھٹ گیا تھا۔

"اتنی سی عمر میں اتنا بڑا کام کر دیا حیرت کی بات ہے۔"

کنس دادا نے کہتے ساتھ ہی کرسی سے ٹیک لگا لی۔

"جانتے ہو سزا کیا ہے؟"

اس کی نظریں کینز و پر ٹک گئیں۔وہ دو نظریں بار بار اس کا دھیان بھٹکا رہی تھیں۔

"موت۔"

ایک لفظ تینوں کو ساکت کر گیا۔

"مارنا ہے تو مار دو موت سے نہیں ڈرتے ہم۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہ بے خوف ہو کر بولا تو کنس دادا چونک گیا۔وہ محض پندرا سال کا بچا تھا اور اتنا بے خوف۔ تینوں نے گردن موڑ کر اسے دیکھا پر اس کی نظریں کنس دادا پر تھیں۔

"تمہارے آدمی نے غلط کیا اسی لئے اسے مارا غلط کام تم کرو اور ڈرے ہم؟"

وہ غرا کر کہتا وہاں موجود ہر شخص کو حیران کر گیا۔

"جب مرنا ہی ہے تو ڈر کیسا۔"

وہ سینہ تان گیا۔ کنس دادا اٹھ کر اس کے سامنے آ کر کھڑا ہو گیا۔

"بہت جگرا ہے تجھ میں مجھے تو پسند آیا۔"

کنس دادا نے پر اسراریت سے کہا۔

"وہ بچے تو واپس میرے پاس آ گئے ہیں آخر بینکاک میں میرا راج جو ہے۔"

اس نے منہ سے پان تھوکا۔

"میرے لئے کام کرے گا؟"

اس بار کینز و چونکا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"میرے لئے کام کر تیری اور تیرے دوستوں کی جان بخش دوں گا۔"

کنس دادا کی بات پر اس نے خوفزدہ کھڑے تینوں کی اور دیکھا وہ پہلے ہی اسے دیکھ رہے تھے۔ان کی آنکھوں میں بسا خوف دیکھ کینزو حامی بھر گیا تھا اور اس دن سے وہ کینزو کی جگہ مارٹن بن چکا تھا مارٹن ہنٹر۔پہلے پہل کنس دادا ان سے چھوٹے موٹے کام کرواتا لیکن بڑھتی عمر کے ساتھ وہ ان سے بڑے بڑے کام کروانے لگا۔ان کے پاس رہنے کے لئے گھر تھا کھانے کے لئے کھانا تھا غرض انہیں ہر عیش و آرام میسر تھا لیکن کینزو کا کنس دادا سے ہاتھ ملا کر محض ان چاروں کی زندگی بچانے کا منصوبہ نہیں تھا بلکہ کچھ اور تھا۔دھیرے دھیرے اسے وہ نام ملنے لگا جو اسے چاہیے تھا۔جرم کی دنیا کے ساتھ اس نے بزنس کی دنیا میں بھی قدم رکھا اور دھیرے دھیرے وہ ایک بزنس مین کے نام سے جانا جانے لگا۔انہیں کنس دادا کے ساتھ کام کرتے چھ سال ہو چکے تھے۔کینزو اکیس سال کا ہو چکا تھا۔شائستہ عرف شائین تب تئیس سال کی تھی۔جہانزیب شائین سے چار سال چھوٹا تھا لیکن ایک ساتھ کام کرتے دونوں کے درمیان محبت گھر کر چکی تھی۔چاروں پہلے پہل تو اس بار سے انجان

تھے کے کنس دادا صرف ڈر گز ہی نہیں بلکہ لڑکیاں بھی سمگل کرتا ہے۔جب یہ بات چاروں کے علم میں آئی تب انہیں سہی معنوں میں دھچکا لگا تھا۔اتنے سالوں میں وہ صرف ڈر گز سمگل کرنے کا ہی کام کرتے تھے۔وہ یہ تو جانتے تھے کے کنس دادا بچوں کو بھی سمگل کرتا ہے لیکن تب ان کی جڑے اتنی مظبوط نہیں تھیں کے وہ کنس دادا کے خلاف کھڑے ہو پاتے لیکن اب کینزو بینکاک کا ایک جانا مانا نام تھا اور یہ بات بھی ان کے علم میں آچکی تھی کے کنس دادا ہی وہ شخص تھا جو بینکاک کے عیاش لوگوں کو لڑکیاں سمگل کرتا تھا۔یہ بات ان چاروں کو سیخ پا کرنے کے لئے کافی تھی۔اس دن سے ان چاروں نے کنس دادا کے کام میں دخل دینا شروع کر دی لیکن روپوش ہو کر۔کنس دادا کو دھندے میں نقصان ہونے لگا۔اس کے کینٹینرز غائب ہونے لگے جس میں بچے اور لڑکیاں سمگل ہوتی تھیں۔ڈر گز کے کارخانوں میں آگ لگنے لگی۔اسلحہ غائب ہونے لگا۔غرض کے اس کے بہت سے آدمی بھی مارے گئے تھے۔کنس دادا کے علم میں نہیں تھا کہ یہ سب کر کون رہا ہے۔اور بہت جلد ان چاروں نے اپنا آپ اس پر ظاہر کیا تب کنس دادا کو اس قدر شوک لگا تھا کے

Clubb of Quality Content

اسے ایک ہارٹ اٹیک بھی آیا تھا۔ کینزو عرف مارٹن کی جڑیں پورے بینکاک میں پھیل چکی تھیں اور کنس دادا کی جڑیں کھوکھلی ہو چکی تھیں۔ مجبورًا اسے بینکاک چھوڑ کر واپس تمل ناڈو جانا پڑا اور اس کے جانے کے بعد مارٹن پوری طرح بینکاک پر قابض ہو چکا تھا۔ اس کا ایک چہرہ بزنس مین کے نام پر دنیا کے سامنے تھا اور دوسرا چہرہ بینکاک کے سب سے بڑے ڈان کے نام پر۔ جلد ہی چاروں نے پاکستان سے اور دوسرے ملکوں سے سمگل ہوئے بچے اور لڑکیوں کو ان کے ملک واپس بھیج دیا۔ اب بس بینکاک میں وہ ہی عیاش لڑکیاں رہ گئیں تھیں جو وہاں کی رہائشی تھیں اور وہی جمی پلی تھیں۔

دوسری طرف عزیز ابراہیم جوانی کی دہلیز تک پہنچتے ہی کینزو کے لئے بدلے کی آگ کو بھڑکا چکا تھا۔ اس کے باپ کے ریٹائر ہونے کے بعد اس نے آئی بی جوائن کر لی اور اپنی بہادری پر کامیابی بھی حاصل کی تھی۔ اسے کینزو کی تلاش تھی جس سے اس نے اپنی ماں اور بہن کی موت کا بدلہ لینا تھا۔ کینزو عرف مارٹن کہاں تھا اسے کچھ خبر نہیں تھی۔ ان دنوں کینزو پاکستان آیا تھا اپنی عزیز بہن خولہ کو لینے۔ اس نے اسے کہاں چھوڑا تھا اسے سب یاد

تھا۔ یتیم خانے جانے سے پہلے وہ اس جگہ جانا نہیں بھولا تھا جس نے آج اسے اس کغار پر کھڑا کیا تھا۔ اب وہاں اور گھر بن چکا تھا اس گھر کا نام و نشان بھی نہیں بچا تھا۔ اس جگہ واپس جا کر کینزو کے سارے زخم تازہ ہو چکے تھے۔ وہ اپنے بھائی عزیز سے ملنے آیا تھا جسے اتنے سالوں میں وہ ایک لمحے بھی نہیں بھولا تھا۔ وہ بس اسے دیکھ کر وہاں سے جانا چاہتا تھا لیکن وہ ہے کہاں اسے اس کا علم نہیں تھا۔ وہ اس جگہ کھڑا اس مکان پر نظریں دوڑا رہا تھا جہاں کبھی اس کا گھر تھا۔ اس کی اچھی بری یادیں تھیں۔ وہ وہاں سے سیدھا قبرستان آیا تھا دادی ماں کی قبر پر۔ اتنے سالوں میں اسے وہ سب باتیں وہ سب چیزیں یاد تھیں۔ دادی ماں کی قبر کی نشانی کرتے وہ اس تک پہنچا۔ اتنے سالوں میں وہ رونا بھول گیا تھا لیکن دادی ماں کی قبر پر کھڑے ہو کر اس کے آنسو نکل پڑے تھے۔ اک یہی عورت تو تھی جس نے اس سے محبت کی تھی۔ اس منحوس انسان کو اپنایا تھا۔ نا جانے وہ کتنی ہی دیر وہاں کھڑا روتا رہا۔ عزیز کبھی کبھار دادی ماں کی قبر پر آتا رہتا تھا اس دن بھی اتفاقاً وہ وہاں آیا تھا اور دادی ماں کی قبر کے پاس کسی مرد کو دیکھ وہ ٹھٹھک گیا تھا۔ وہ نہیں جانتا تھا وہ شخص کون

ہے۔دل کو ہلکا کر کے دادی ماں کی قبر پر ایک آخری نظر ڈال وہ واپس جانے کے لئے پلٹا اور اسی لمحے عزیز ابراہیم سن رہ گیا۔گوگل پہنتے اس کی نیلی آنکھیں عزیز کی نظریں دیکھ چکی تھیں اور اسے لمحہ نہیں لگا تھا یہ جاننے میں کہ وہ شخص کون تھا۔بدلے کی آگ بھڑک اٹھی تھی۔اس کا بس چلتا تو وہ گن نکال کر اس کی ساری گولیاں لمحہ ضائع کئے بنا اس کے سینے میں اتار دیتا لیکن وہ اس وقت قبرستان میں کھڑا تھا۔کینزو کی گاڑی کے پیچھے ہی اس نے اپنی گاڑی لگائی تھی اور اس کا پیچھا کرتے ہی وہ اس مقام تک پہنچ چکا تھا جہاں وہ ٹھہرا تھا۔اس دن وہ اس جگہ کو دیکھ کر واپس آ گیا تھا لیکن اگلے دن وہ گن لوڈ کئے واپس اسی جگہ گیا تھا۔دروازے پر دستک دیتے وہ رک کر اس کا انتظار کرنے لگا۔گن اس کی جیکٹ کی جیب میں محفوظ تھی۔دروازہ کینزو نے کھولا تھا۔دونوں روبرو تھے۔ایک کی نظریں نفرت برسا رہی تھیں تو دوسرے کی انجان نظریں اس شخص پر ٹکی تھیں۔نیلی آنکھیں کالی آنکھوں سے ٹکرائی تو سارے منظر تازہ ہونے لگے۔وہ دو آنکھیں اب بھی ویسی ہی تھیں۔نفرت بھری لیکن وہ چھوٹا بچہ اب بڑا ہو چکا تھا۔کینزو ابراہیم اسے پہچان چکا تھا۔

"اندر آسکتا ہوں بڑے بھائی؟"

لفظ پر زور دیتے وہ چبا کر بولا تو بینکاک کا ڈان کندھے ڈھیلے چھوڑ گیا۔سالوں پہلے وہ اس آگ میں خود کو بھی مٹا چکا تھا لیکن اتنے سالوں بعد آج پھر وہ انہی لمحات کے روبرو تھا۔ آج بھی اس کی آنکھوں میں وہی نفرت بستی تھی۔وہ راستہ چھوڑ گیا۔عزیز زہریلی مسکراہٹ کے ہمراہ اندر آیا۔

"مجھے لگا تھا بھوک پیاس کی تاب نا لاتے تم مر چکے ہو گے لیکن یہاں تو حالات ہی سمجھ سے باہر ہیں۔"

ہونٹوں کو سکڑ کر کہتے وہ عالیشان کمرے کو دیکھ رہا تھا۔ کینزو خاموشی کی مورت بنے کھڑا اپنی آنکھوں کی پیاس بجھا رہا تھا۔

"ہمممم لگتا ہے خوب کمایا ہے حرام کا پیسا۔"

سر کو زور زور سے ہلاتے وہ آکر صوفے پر بیٹھ گیا۔ٹانگ پر ٹانگ جھول رہی تھی۔ کینزو اس کے سامنے خاموشی سے کھڑا تھا۔وہ جان چکا تھا عزیز اس تک کیسے پہنچا۔

"سالوں سے انتظار کر رہا تھا تمہارا کہ کب تم آؤ اور کب یہ کھیل ختم ہو۔"

عزیز نے ٹیبل پر پڑی شراب کی بوتل کو اٹھا کر حیرت سے اسے دیکھا اور ہنس دیا۔

"واہ کیا کہنے بھئی تمہارے لوگوں کے خون کر کے یہاں عیاشی کی زندگی جی رہے ہو۔"

وہ طنزیہ ہنس کر بولا۔

کینزو کے لئے حیرت کی بات تھی کہ عزیز کو اس کی حقیقت کیسے پتا چلی لیکن عزیز کی بات کا انصر وہ سمجھ نہیں پایا تھا۔ عزیز وہاں سے اٹھ کر آس پاس کی چیزوں پر نظریں دوڑانے لگا۔ عزیز الماری میں چنی کتابوں کے پاس آ کر رک گیا اور ہاتھ بڑھا کر ایک کتاب نکالی۔

"اس بار اس شہر میں کس کا خون کرنے آئے ہو؟ بابا کا یا میرا؟"

کتاب پر نظریں دوڑائے اس نے استفسار کیا۔ کینزو نے چونک کر اسے دیکھا۔

"ہاں؟"

کینزو کی خاموشی پر اس نے گردن موڑے اسے دیکھا اور دوبارہ پوچھا۔ وہ خاموش رہا۔ عزیز کی نظر کینزو کے پیچھے لگی الماری پر پڑی۔ کتاب کو واپس رکھے وہ چلتا ہوا کینزو کے قریب

سے گزرا۔ کینزو نے سختی سے آنکھیں بند کر لیں وہ جان گیا تھا عزیز نے کیا دیکھا ہے۔ عزیز حیرت اور تعجب سے ہاتھ میں پکڑے پاسپورٹ کو دیکھ رہا تھا۔

"مارٹن ہنٹر۔"

اسے کرنٹ لگا تھا۔ کینزو اس کی نظر میں ایک پہیلی بن کر آیا تھا۔

عزیز نے پاسپورٹ پر لگی تصویر کو دوبارہ دیکھا جیسے یقین کرنا چاہتا ہو یہ کینزو کی تصویر ہی ہے۔ وہ حیرت سے چلتا ہوا اس کے سامنے آ کر کھڑا ہو گیا۔

"کینزو ابراہیم عرف مارٹن ہنٹر؟"

پاسپورٹ کو ہاتھ میں جھلاتے اس نے ترچھی نظروں سے کینزو کو دیکھا۔ وہ اب بھی خاموش تھا۔

"ذرا ایکسپلین کریں گے بڑے بھائی؟"

عزیز نے لفظ بھائی پر زور دیا۔ کینزو نے جبڑے بینچ لئے۔

"مجھے لگا تھا تم سے مل کر میں یہاں سے آج یہ قصہ ختم کر کے جاؤں گا لیکن یہاں پر تو مجھے

اور بھی بہت قصے چھپے دکھائی دے رہے ہیں۔"

اس نے پاسپورٹ ٹیبل پر اچھالا اور واپس جا کر صوفے پر بیٹھ گیا۔

"کیوں آئے ہو یہاں؟"

کافی دیر کی خاموشی کو توڑتے آخر وہ بول ہی پڑا۔ کینزو اتنا تو جان ہی گیا تھا کہ عزیز اس سے وہاں یونہی ملنے تو نہیں آیا تھا اس کے ارادے کچھ اور ہی تھے۔

"ابھی بھی پوچھ رہے ہو کیوں آیا ہوں یہاں؟"

وہ غرا کر بولا۔ کینزو سپاٹ چہرہ لئے اسے دیکھ رہا تھا۔

"مجھے ماما اور خولہ کی موت کا بدلہ چاہیے۔"

عزیز نے جیب سے گن نکال لی۔ آخر وہی ہوا جس کا کینزو کو ڈر تھا۔ جس الزام سے بچنے کے لئے اس نے اس گھر کو جلایا تھا آج وہ اتنے سالوں بعد اس طرح اس پر لگ گیا تھا۔ گن دیکھ وہ بلکل نہیں ڈرا لیکن وہ الزام لگنے پر سلگ کر رہ گیا تھا۔ سارے زخموں پر جیسے کسی نے نمک چھڑک دیا تھا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"میں نے کسی کو نہیں مارا۔"

کینزو نے یہ جملا بہت ضبط سے کہا تھا۔

"اوہ رئیلی؟"

عزیز نے آئی برو ابکا کر طنزیہ پوچھا۔ کینزو جبڑے بینچ گیا۔

"تم گھر کو آگ لگا کر وہاں سے فرار ہوئے تھے ہیں نا بڑے بھائی؟"

وہ ایک بار پھر اٹھ کر اس کے سامنے آن کھڑا ہو گیا۔

"کیا ثبوت ہے تمہارے پاس؟"

وہ ضبط کی آخری حدوں پر تھا۔ پرانی باتیں اس کے زخموں کو جھنجھوڑ رہی تھیں۔

"میں نے خود دیکھا تھا تمہیں اس دن وہاں سے بھاگتے۔"

عزیز نے گن کا رخ اس کی طرف کرتے گرج دار آواز میں کہا۔ کینزو وہی جم گیا۔ اگر اس نے اسے دیکھا تھا تو ممکن تھا کے اس نے اس کے سینے سے لپٹی خولہ کو بھی دیکھا ہو گا۔ کینزو اس بار خولہ کو نہیں کھو سکتا تھا چاہے اسے کچھ بھی کرنا پڑتا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"وہ سب ایک حادثہ تھا۔"

اس نے خود کو نارمل کیا۔

"تم نے جان بھوج کر مارا تھا انہیں تمہیں خولہ پر ترس نہیں آیا؟ اسے زندہ آگ میں جھونک دیا مرنے کے لئے؟"

وہ سخت غمگین ہو کر پوچھنے لگا۔اس بار کینزو اندر ہی اندر چونک گیا تھا۔مطلب عزیز نے اس دن خولہ کو نہیں دیکھا تھا؟ کیا اسے نہیں پتا تھا کے خولہ زندہ ہے؟

"میں نے نہیں مارا کسی کو وہ سب ایک غلطی تھی۔"

وہ اب بھی اپنی بات پر قائم تھا۔

"اگر وہ سب ایک غلطی تھی تو تم اس دن وہاں سے بھاگے کیوں تھے؟"

وہ گن کو اس کی کنپٹی پر رکھے چلایا۔

"میں اپنی جان بچا کر بھاگا تھا اگر میں اس دن سب کو بتاتا بھی تو کوئی بھی میرا یقین نہیں کرتا جیسے اب تم میرا یقین نہیں کر رہے سب مجھے ہی گناہگار کہتے۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"تم گناہگار ہو۔"

عزیز نے اس کی بات کاٹتے کہا۔

"بھاگتا وہی ہے جو جھوٹا ہو اور تم جھوٹے تھے۔"

کینزو خاموشی سے کھڑا رہا۔

"تم نے میرا بچپن برباد کر دیا۔"

کینزو نے خالی خالی آنکھوں سے اسے دیکھا۔اس کا بچپن برباد کر دیا؟اور خود اس کے بچپن کا کیا؟

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"تم نے مجھ سے میری ماں چھین لی۔"

اور اس کی ماں کا کیا جسے وہ پیدا ہوتے ہی کھو چکا تھا۔

"تمہاری وجہ سے میری بہن مر گئی تم نے میری بہن کو بھی مار ڈالا۔"

وہ اس کی بھی بہن تھی وہ اسے کیسے مار سکتا تھا؟

اس کے پاس جواب تھے لیکن وہاں سمجھنے والا کوئی نہیں تھا۔

"تمہیں کیا چاہیے مجھ سے؟"

کینزو نے اپنی نیلی آنکھیں اس پر گاڑ دیں۔اب مزید وہ کسی سوال کا جواب نہیں دینا چاہتا تھا۔مزید صفائیاں اب اس سے نہیں دی جا رہی تھیں۔

"تمہاری جان چاہیے مجھے۔"

وہ ہلک کے بل چلایا۔

"تو لے لو۔"

کینزو نے دونوں ہاتھ کھول دیے۔وہ اب بازو پھیلائے بے خوف اس کے سامنے کھڑا تھا۔عزیز چند لمحے اسے تکتا رہا۔

"اتنی آسان موت نہیں دوں گا تمہیں۔"

اس نے نفرت سے کہتے گن واپس جیب میں اڑسی۔

"پہلے میں تمہاری حقیقت جانو گا اور پھر تمہیں تڑپا تڑپا کر ماروں گا۔"

اس کا ہر لفظ زہر اگل رہا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"میں تمہیں دھمکی نہیں دے رہا میں تم سے وعدہ کرتا ہوں کی میں تمہیں برباد کر دوں گا۔"

"ہو گیا؟"

کینزو نے ہاتھوں کو جیبوں میں ڈالتے سپاٹ سے چہرے کے ساتھ پوچھا۔ عزیز قہر برساتی آنکھوں سے اسے دیکھ رہا تھا۔

"اب نکلو یہاں سے۔"

وہ راستہ چھوڑتا سائیڈ پر ہوا۔ پیچھے دروازہ ابھی بھی کھلا تھا۔

"بس وقت کا انتظار کرو مارٹن ہنٹر۔"

پراسرار سی مسکراہٹ کے ساتھ کہتے اس نے اپنے قدم آگے بڑھا دیے۔ دروازہ بند کر کے وہ صوفے پر ڈھہہ گیا۔ عزیز کی پراسرار مسکراہٹ کا عکس ابھی بھی اس کی نیلی آنکھوں میں واضح تھا۔ ایک گہرا سانس حوا میں چھوڑتے اس نے صوفے سے پشت ٹکا لی۔ اس کے دل میں ایک بات پر سکون تھا کے اس کے پاسپورٹ کے ساتھ وہاں خولہ کا پاسپورٹ موجود نہیں تھا۔ اسی رات کینزو خولہ کو لے کر واپس بینکاک کے لئے روانہ ہو گیا تھا۔ خولہ کو اس

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

نے حاشر کے ہمرا بھیجا تھا اور خود اکیلے بینکاک کے لئے نکلا تھا۔بد قسمتی کی بات یہ تھی کے جس دن عزیز مارٹن سے ملا اسی رات ابراہیم کا ایکسیڈنٹ ہوا اور وہ زندگی کی بازی ہار گئے۔یہ سب ایک اتفاق ہی تھا لیکن عزیز کو یہ اتفاق نہیں لگا اس نے اپنے باپ کی موت کا زمیدار بھی کینزو کو ٹھہرا دیا۔اسے لگا کینزو پاکستان آیا ہی اس کے باپ کو مارنے تھا اور اسی رات وہ واپس بھی چلا گیا تھا جس رات ابراہیم کا ایکسیڈنٹ ہوا تھا۔اب دو نہیں تین موتوں کا بدلہ لینے کے لئے عزیز کی روح بے چین ہو گئی تھی۔اس نے کینزو کا ڈیٹا نکلوانا شروع کر دیا۔اسے پتا چلا کینزو بینکاک میں رہتا ہے اور وہاں ایک بزنس مین کے نام سے جانا جاتا ہے۔اس کے لئے یہ حیرت کی بات تھی۔کینزو بینکاک کیسے پہنچا؟وہ اتنا بڑا بزنس مین کیسے بن گیا؟عزیز کے لئے یہ ایک پہیلی تھی جسے بہت جلد اس نے حل بھی کر لیا تھا۔بینکاک کی ہسٹری کھنگھالنے پر اس کے سامنے کنس دادا کا نام آیا اور کنس دادا کے زریعے اسے کینزو ابراہیم عرف مارٹن ہنٹر کی سچائی کا پتا چلا۔اتنے سالوں میں وہ بس کینزو پر ہاتھ ڈالنے کا سوچ رہا تھا لیکن اس کے لئے کینزو کا دوبارہ پاکستان آنا ضروری تھا۔خولہ تب گیارہ سال کی تھی

جب کینزو اسے اپنے ساتھ بینکاک لے کر گیا۔اپنی زندگی میں آئے اس اچانک بدلاؤ نے خولہ کو حیران کر دیا تھا۔ کینزو نے اسے بڑے بھائی بن کر تعرف کروایا تھا اور تب خولہ اسے کینزو بھائی کہنے لگی تھی۔ کینزو نے اسے بورڈنگ میں ڈال دیا جہاں وہ اپنی پڑھائی پوری کرنے لگی۔وہ مہینوں بعد اس سے ملنے جاتا۔اسے ڈر تھا کہیں عزیز اس کی ایکٹویٹی پر نظر نا رکھ رہا ہو کیونکہ وہ ایک آئی بی آفیسر تھا۔جہانزیب عرف جیری،شائستہ عرف شائین، کینزو عرف مارٹن،ان سب سے چھوٹا حاشر تھا جسے انہوں نے اس خون خرابے سے دور رکھا تھا۔وہ جہاں بھی جاتے حاشر ان کے ساتھ ہوتا تھا لیکن اس نے کبھی کسی کی جان نہیں لی تھی۔جب خولہ بینکاک آئی تب وہ محض ستر اسال کا تھا اور اپنی پڑھائی پوری کر رہا تھا۔سال بیت رہے تھے خولہ بڑی ہونے لگی۔جیری اور شائین نے شادی کرلی۔مارٹن نے انہیں الگ گھر میں شفٹ کر دیا۔دن بادن کینزو کا قہر گناہگار لوگوں پر بڑھنے لگا۔اس کے نزدیک گناہ کرنے والے کی سزا صرف موت تھی۔اس نے خولہ کے واپس بینکاک آنے کے بعد اپنی آنکھوں میں لینز پہننا شروع کر دیے تھے۔وہ تینوں اس بات سے انجان

تھے کے کینزو نے ایسا کیوں کیا؟ وہ دن بادن سفاک بنتا جا رہا تھا۔ اتنے سالوں میں وہ ایک چیز کھو چکا تھا اور وہ تھی رب سے اس کی محبت۔ وہ ان سب میں اللہ سے دوری بنا گیا تھا۔ دوسری طرف عزیز ہر دن کینزو کے پاکستان آنے کا بے صبری سے انتظار کر رہا تھا اور اس کا انتظار سات سال بعد ختم ہوا جب اسے ایک بار پھر کینزو کے پاکستان آنے کی خبر ملی۔ وہ پاکستان کیوں آ رہا تھا عزیز اس بات سے انجان تھا لیکن کہیں نا کہیں اسے خدشہ تھا کے وہ یہاں کسی کی جان لینے آ رہا ہے اور اس کا یہ خدشہ حقیقت کا روپ بھی لے گیا جب اس نے ایک وی آئی پی انسان کو مار ڈالا۔ عزیز کو لگا تھا وہ اس کے خلاف ثبوت ڈھونڈ لے گا لیکن وہ ناکامیاب رہا اور ثبوت کے طور پر اگر کچھ ہاتھ آیا تو وہ تھی نورالعین اور تب شروع ہوئی تھی اصلی کہانی۔ عزیز نے نور سے مدد لی اور اسے کینزو کے ساتھ بینکاک بھیجا تھا***

لاؤنج میں پوری طرح سے خاموشی کا راج تھا۔ جو جہاں تھا وہ وہی جما کھڑا تھا۔ نور کو لگا تھا اب وہ کبھی کچھ بول نہیں پائے گی کبھی کینزو سے نظریں نہیں ملا پائے گی۔ کینزو اپنی جگہ سے اٹھا اور گھر کی دہلیز پار کر گیا۔ اس میں اور صبر نہیں بچا تھا۔ نور نے ندامت بھری نظروں

سے صدر دروازے سے اسے نکلتے دیکھا تھا۔وہ کہاں گیا تھا کسی کو نہیں پتا تھا۔

"کینزو برا انسان نہیں ہے نور۔"

ان سب میں یہ دوسری بار شائین بولی تھی۔نور سے اس سے نظریں بھی نہیں ملائی گئیں۔

"وقت اور حالات نے اسے ایسا بنا دیا ہے وہ ایک انسان کے بھیس میں چھپا درندا نہیں ہے بلکہ درندے کے بھیس میں چھپا ایک انسان ہے۔"

نور سے سر نہیں اٹھایا جا رہا تھا۔اتنے مہینوں سے وہ اس سے نفرت کرتی آئی تھی اسے برا بھلا کہتی آئی تھی اس کے ساتھ ہر طرح سے بدتمیزی کرتی آئی تھی لیکن اس نے کبھی اسے کچھ نہیں کہا۔وہ اس کی بیوی تھی لیکن اس نے کبھی اسے چھونے کی کوشش نہیں کی۔جس طرح اس نے نور کے ساتھ زبردستی نکاح کیا تھا اسی طرح وہ نور سے زبردستی اپنے حقوق بھی لے سکتا تھا لیکن اس نے ایسا نہیں کیا۔

"ہاں اس نے آج تک بہت سے لوگوں کو مارا ہے لیکن وہ سب اسی قابل تھے کہ انہیں مار دیا جاتا۔"

حاشر نے آنکھوں میں آئی نمی کو اندر انڈیلتے کہا۔

"جانتی ہو اس نے پاکستان میں اس سیاست دان کو کیوں مارا تھا؟"

نور خاموشی سے اسے دیکھتی رہی اس کے پاس جواب نہیں تھا۔

"وہ گھٹیا شخص دار لعمان میں رہتی لڑکیوں کو دوسرے ملکوں میں سمگل کرتا تھا۔"

حاشر کے انکشاف پر نور کی آنکھیں پھیل گئیں۔

"وہ اسی لائق تھا کے اسے مار دیا جاتا۔"

حاشر نے نفرت سے کہا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"اس نے اس تہہ خانے میں ملی لڑکی کے ساتھ کچھ غلط نہیں کیا تھا۔"

شائین حاشر کے مقابل آئی۔ وہ تمہیں پروٹیکٹ کر رہا تھا۔"

نور نے ناسمجھی سے سر کو جنبش دی۔

"اس نے بھرے بازار میں تمہاری چادر اتاری تھی تمہیں ننگے سر پولیس سٹیشن لے کر گئی تھی اسی کی سزا دی تھی کینزو نے اسے،ہاں اس کا طریقہ غلط ہو سکتا ہے لیکن اس کی نیت

بری نہیں تھا اس کا ارادہ غلط نہیں تھا۔"

شائین کی بات پر نور کو اپنا کل والا روائیہ یاد آیا۔ اپنے تیر جیسے الفاظ یاد آئے۔ بے اختیار ہی وہ آنکھیں مینچ گئی۔

"جانتی ہو اس نے ان پولیس والوں کے ساتھ کیا کیا تھا جنہوں نے تمہیں ننگے سر دیکھا تھا؟"

نور نے آنکھیں کھول کر اسے دیکھا۔ شائین نے حاشر کے کندھے پر ہاتھ رکھے اسے خاموش رہنے کی تلقین کی تھی مگر آج وہ خاموش رہنے والا نہیں تھا۔ آج وہ نور کو اس کے لہجے اس کے روائیے کا احساس دلا کر اسے پچھتاوے کی آگ میں دھکیلنا چاہتا تھا۔ نور کی سوالیہ نظریں حاشر پر تھیں۔

"اس نے ان کی آنکھیں ضائع کر دی تھیں۔"

نور بے اختیار ہی دو قدم پیچھے لے گئی تھی۔ اسے یقین نہیں آرہا تھا کہ جو حاشر نے کہا وہ سچ تھا۔

"اس نے ان آنکھوں کو ہی ضائع کر دیا تھا جنہوں نے کینزو کی بیوی کو بنا چادر کے دیکھا

تھا۔"

نور کو لگا حاشر کی آواز بار بار پورے لاؤنج میں گونج رہی ہے۔اس کی بے یقین نظریں حاشر سے پھسلتی شائین پر گئی۔اس کے تاثرات بتا رہے تھے حاشر کی ایک ایک بات سچی ہے۔

نور کو لگا وہ سانس نہیں لے پائے گی۔وہ انسان اس کے لئے کس قدر پاگل تھا اس کا اندازہ نور کو آج ہوا تھا۔

"وہ پاگل ہے نور بلکل پاگل۔"

حاشر ہنسا جیسے کچھ یاد آیا ہو۔

"ان کی آنکھوں کو ضائع کرنے کے بعد اس نے ان سب کو ہوسپٹل میں داخل کروایا اور ان کا علاج کروا کر انہیں نئی آنکھیں لگوائی۔"

حاشر نے سر دائیں بائیں مارا۔چہرے پر ابھی بھی عجیب مسکراہٹ تھی۔

نور سکتے کی کیفیت میں کھڑی تھی۔

"اس نے تمہارے لئے اپنی دنیا کے اصول تک بدل دیے۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

حاشر اب بلکل اس کے سامنے کھڑا تھا۔

"سب سے ضروری بات نور۔"

حاشر نے اس کی آنکھوں میں جھانکا۔

"کینزو نے نور کے بھائی کو نہیں مارا۔"

نور کی آنکھوں میں دیکھتے وہ پختہ لہجے میں بولا۔

نور منجمند کھڑی رہ گئی۔

"وہ بزدل اور کائر نہیں ہے جو جھوٹ بولے اگر اس نے کہا ہے کے اس نے تمہارے بھائی کو نہیں مارا مطلب اس نے نہیں مارا۔"

حاشر نے ایک ایک لفظ پر زور دیا تھا۔ نور سے کچھ بولا ہی نہیں گیا۔

"تم نے ہمیشہ اپنی نفرت، اپنی ضد، اپنی انا، کو اونچا رکھا بات بات پر اس سے بدتمیزی کی لیکن اس نے کبھی تم پر ہاتھ نہیں اٹھایا کیونکہ وہ ایک مرد ہے۔"

وہ اپنی بات سے بہت کچھ کہہ کر سن کھڑی نور پر آخری نظر ڈالے باہر نکل گیا۔ اب وہاں

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

شائین اور نور تھیں اور قریب ہی صوفے پر سویا جہانزیب۔ نا جانے کتنے ہی سانئے گزر گئے وہ ویسے ہی کھڑی رہی۔

" کینزو خولہ سے بہت محبت کرتا ہے لیکن یہ بھی سچ ہے کے کینزو ابراہیم نے نوالعین حیدر سے عشق کیا ہے۔"

نور نے سر اٹھا کر اسے دیکھا۔ وہ مسکرا رہی تھی۔ نور کی آنکھیں ڈبڈبا گئی۔ شائین نے سوتے ہوئے جہانزیب کو اٹھایا اور اپنے کمرے میں چلی گئی۔ اب وہاں بس نور تھی اور اس کے آس پاس بکھرے ہزاروں الفاظ جنہیں اب اس سے سمیٹا نہیں جا رہا تھا***

وہ اس دن گھر نہیں آیا تھا۔ دن گزرا اور رات بھی آدھی سے زیادہ گزر چکی تھی نا ہی وہ آیا اور نا ہی نور کو نیند آئی۔ وہ بالکنی میں کھڑی تھی۔ سامنے گھنا جنگل سنسان پڑا تھا۔ رات کی تاریکی میں وہ جنگل بے انتہا پراسرار لگ رہا تھا۔ نور کی نظریں اس جنگل پر تھیں مگر دھیان کہیں اور ہی تھا۔ وہ پچھلے دو گھنٹوں سے وہاں کھڑی تھی۔ بنا کسی حرکت کے۔ بنا کسی تاثر کے۔ اسے سمجھ نہیں آرہا تھا وہ محسوس کیا کر رہی ہے۔ کیا اسے شرمندگی ہو رہی ہے یا وہ

کینزو سے ہمدردی محسوس کر رہی ہے۔

نور کے دماغ میں بہت سی سوچیں رقص کر رہی تھیں۔ کینزو کا بچپن اس کی جوانی سب نور کی آنکھوں کے سامنے کسی فلم کی طرح چل رہا تھا۔بے اختیار ہی اس کی آنکھیں بھر آئی۔اس نے ایک گہرا سانس لیتے گھنے جنگل کو دیکھا۔نور کی گیلی آنکھوں میں کوئی احساس جاگا تھا۔اس نے آنکھیں بند کر لیں۔اب اس کے دماغ میں بہت کچھ تھا۔بہت پراسرار چیزیں۔نور نے کافی دیر کے بعد آنکھیں کھولیں۔اب اس کا سارا دھیان جنگل کی طرف تھا۔اس کے دماغ میں اپنی زندگی میں سنی مختلف پراسرار کہانیاں تھیں۔وہ اس ڈر کو محسوس کرنا چاہتی تھی جو کینزو نے اپنے بچپن میں کیا تھا۔اپنی خیالی دنیا میں ہی نور نے بہت سی چیزوں کو اپنے سامنے محسوس کیا۔کبھی اسے لگتا سامنے گھنے درخت زور زور سے ہلنے لگے ہیں تو کبھی اسے لگتا اس جنگل میں کوئی سایہ دار چیز گھوم رہی ہے۔لمحوں میں ہی اس نے اس ڈر کو محسوس کیا تھا۔اپنے تصور کو اس نے حقیقت بنا کر اپنے سامنے کھڑا کیا تھا۔نور کو واقعی خوف محسوس ہوا۔اس سے پہلے وہ پلٹتی دروازہ کھلا اور وہ خاموشی سے اندر

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

داخل ہوا۔ دروازہ کھلنے اور قدموں کی چاپ پر نور کا دل بے ساختہ ہی دھڑک اٹھا ساتھ ہی وہ سخت شرمندہ ہوئی۔ وہ اس کا سامنا کیسے کرے گی یہی پریشانی لئے وہ پلٹی۔ سر جھکا تھا۔ وہ ہاتھوں کی انگلیاں آپس میں مسل رہی تھی۔ بمشکل سر اٹھا کر اس نے سامنے دیکھا۔ وہ الماری کھولے کھڑا تھا۔ اس کی پشت نور کی طرف تھی۔ وہ پلٹا اس کے ہاتھوں میں کپڑے تھے اور وجود پر پہنے کپڑے خون سے تر تھے۔ وہ نور کو دیکھ کر ٹھٹھکا اور نور کینزو کو۔ کینزو کے کپڑوں پر لگا خون دیکھ اس کی شرمندگی دور جا سوئی تھی ہلکے ہلکے غصے نے اس کے اندر انگڑائی لی تھی۔ نور کی نظریں اس کی شرٹ سے ہوتی کینزو کے چہرے پر گئیں۔ وہ سنجیدگی لئے واشروم میں گھس گیا۔ نور چلتی ہوئی اپنی سائیڈ پر آ کر بیٹھ گئی۔ وہ نہا کر باہر نکلا۔ جسم پر ڈھیلی ڈھالی ٹراؤزر شرٹ تھی۔ نور کی نظریں بیڈ پر تھیں۔ کینزو نے بال رگڑ کر صاف کئے اور تولیہ واپس واشروم میں رکھ کر اپنی جگہ آ کر بیٹھ گیا۔

"لائٹ بند کر دو پلیز۔"

نور نے چونک کر اسے دیکھا۔ وہ چادر خود پر ڈال رہا تھا۔ نور خالی خالی نظروں سے اسے دیکھنے

لگی۔وہ جو لیٹنے لگا تھا ٹھٹھک کر رکا۔اب دونوں کی نظریں ایک دوسرے پر تھیں۔

"نور۔"

کینزو نے دوبارہ پکار کر اس کی محوت کو توڑا۔نور گڑبڑا کر سیدھی ہوئی۔

"لائٹ بند کر دو۔"

اس نے دوبارہ نرمی سے کہا اور لیٹ گیا۔اس کے انداز میں کہیں بھی طنز یا غصہ نہیں تھا۔وہ معمول کی طرح ہی اس سے بات کر رہا تھا۔اس کا لہجہ ویسا ہی تھا جیسا پہلے تھا۔اس کے لیٹنے کے بعد نور بھی لیٹ گئی لیکن لائٹ اس نے بند نہیں کی تھی۔وہ چاہ کر بھی لائٹ بند نہیں کر سکتی تھی۔آج اگر نور لائٹ بند کر دیتی تو ممکن تھا اس کا سانس تھم جاتا۔وہ لیٹی رہی کئی سانئے پر اسے نیند نہیں آ رہی تھی۔وہ کروٹ بدل گئی۔سامنے ہی وہ لیٹا تھا۔آنکھیں بند کئے۔شاید نیند میں تھا۔نور نے دیکھا نیند میں بھی اس کے چہرے پر گہری اضطرابیت رقم تھی۔نیند میں بھی اس کے چہرے پر کرب کے آثار تھے۔اس کی سانسیں بھاری تھیں۔نور کئی لمحے بنا پلک جھپکائے اسے تکتی رہی۔وہ بہت حسین مرد تھا۔بے انتہا حسین۔گہری نیلی

آنکھوں والا۔عنابی ہونٹوں والا۔ گندمی رنگت والا۔وہ ایک شہزادہ تھا بلکل ویسا جیسا نور نے بچپن میں کہانیوں میں سنا تھا۔وہ اس کے طلسم میں گرفتار ہو رہی تھی۔اس کا خود پر اختیار ختم ہو رہا تھا۔اس سے پہلے وہ پوری طرح سے اس کے سحر میں جھکڑی جاتی کینزو کی آواز اسے ہوش میں لے آئی۔

"سو جاؤ نور۔"

وہ آنکھیں بند کئے ہی بھاری آواز میں کہتا سیدھا ہو کر لیٹ گیا۔اب اس کا چہرہ چھت کی اور تھا۔نور اس کی آواز پر شدید شرمندہ ہوئی تھی۔کچھ لمحے پہلے والی پوزیشن کا احساس ہوتے ہی وہ چادر سر تک تان گئی تھی۔اب کمرے میں مکمل خاموشی تھی***

دروازے پر دستک ہوئی۔نور نے چونک کر دروازے کی اور دیکھا۔وہ اس وقت کمرے میں اکیلی بیٹھی تھی۔اس نے آواز لگا کر باہر کھڑے انسان کو اندر آنے کی اجازت دینی چاہی مگر اس سے بولا نہیں گیا۔

"آ۔۔آجاؤ۔"

بہت ہمت جمع کر کے اس نے یہ اک لفظ کہا تھا۔

خولہ نے دروازہ کھولا اور اندر آ گئی۔ نور اسے دیکھ کر بے اختیار ہی اپنی جگہ سے کھڑی ہوئی تھی۔ خولہ مسکراتی ہوئی اس کے قریب آئی۔ نور حیرت زدہ سی کھڑی تھی۔

"کیسی ہیں آپ بھابھی۔"

اس نے نور کے دونوں ہاتھوں کو تھام کر خوشی بھرے لہجے میں پوچھا جیسے وہ اس سے مل کر بہت خوش ہوئی ہو۔

"م۔۔میں۔"

اس نے زبان ترکی۔

"میں ٹھیک ہوں تم کیسی ہو؟"

نور سے مسکرایا بھی نہیں گیا۔ اپنے کہے لفظوں کے یاد آنے پر اس سے خولہ کا سامنا کرنا مشکل ہو رہا تھا۔

"مت پوچھیں بھابھی میں کتنی خوشی ہوں آج فائنلی بھائی نے مجھے آپ سے ملا ہی دیا۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اس کے انگ انگ سے خوشی پھوٹ رہی تھی۔ نور زبردستی مسکرائی۔

"آپ کو پتا ہے آج کتنے سالوں بعد میں گھر آئی ہوں وہ بھی صرف آپ کی وجہ سے۔"

اب وہ نور کو لے کر بیڈ پر بیٹھ چکی تھی۔

"میری وجہ سے کیسے؟"

نور نے مدہم آواز میں نہ سمجھی سے پوچھا۔ وہ اسے بہت غور سے دیکھ رہی تھی۔ نور کو وہ بلکل عزیز جیسی لگی۔ اس کے نین نقش بلکل عزیز جیسے تھے وہ کینزو سے ذرا برابر میل نہیں کھاتی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"بھائی نے شروع سے ہی مجھے گھر سے اور خود سے دور رکھا ان کا کہنا تھا ان کے بزنس اور شہرت کی وجہ ان کے دشمن میرے زریعے ان پر حاوی ہو سکتے ہیں اسی لئے انہوں نے مجھے ہمیشہ سب سے چھپا کر رکھا مگر آج وہ خود مجھے گھر لے کر آئے آپ سے ملوانے۔"

آخر میں کہتے وہ ایک بار پھر نور کے ہاتھ تھام گئی۔

نور ہلکا سا مسکرا دی۔

"بھائی کتنے چالاک ہیں میں کمزوری تھی تو مجھے دور رکھا آپ بھی تو کمزوری ہیں پر آپ کو اپنے ساتھ رکھا ہوا ہے۔"

وہ ذرا خفگی اور شرارت سے بولی۔ نور نا چاہتے ہوئے بھی جھینپ گئی۔

"اچھا بھائی آپ کو نیچے بلا رہے تھے۔"

یاد آنے پر خولہ نے سر پر ہاتھ مارتے کہا۔ نور کو وہ بہت ہنس مکھ اور شرارتی لگی۔

"مجھے کیوں؟"

وہ تھوڑا الجھ گئی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"پتا نہیں یہ تو آپ کو نیچے جا کر ہی پتا چلے گا۔"

خولہ نے کندھے اچکا کر کہا۔

نور پریشان سی اٹھی۔ کینزو کو اس سے بھلا کیا بات کرنی تھی۔

"بھابھی جلدی واپس آئیے گا مجھے آپ سے بہت سی باتیں کرنی ہے میں یہی بیٹھ کر آپ کا انتظار کر رہی ہوں۔"

خولہ نے چہک کر کہا۔نور سر ہلاتی باہر کی جانب چل دی۔وہ مرے مرے قدموں سے سیڑیاں اترتی نیچے آئی۔لاؤنج میں کینزو کے ساتھ ایک لڑکی بھی موجود تھی۔نور اس لڑکی سے انجان تھی۔کینزو اس سے انگلش میں کچھ بات کر رہا تھا نور کو دیکھ وہ رک گیا۔نور نے ایک نظر اسے دیکھا اور نظروں کا زاویئہ بدل گئی۔وہ کینزو سے نظریں نہیں ملا پا رہی تھی۔وہ چل کر ان کے قریب آئی۔کینزو اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

"یہ کایا ہے۔"

کینزو نے نور کو نظروں کے حصار میں لئے کہا۔نور نے سانولے رنگ کی اس لڑکی کو دیکھا وہ نور کو دیکھ مسکرا رہی تھی۔

"یہ تمہیں انگلش سکھائے گی۔"

کہتے ساتھ ہی اس نے کایا کو بیٹھنے کا اشارہ کیا۔وہ خود بھی بیٹھ چکا تھا۔

"پر کیوں؟"

وہ نا چاہتے ہوئے بھی پوچھ بیٹھی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"میں چاہتا ہوں میری بیوی انگلش سیکھے تاکہ اسے کبھی کسی کے سامنے شرمندہ نا ہونا پڑے۔"

اس کا انداز پہلے جیسا ہی تھا۔

"میں بھی چاہتی ہوں میرا شوہر اسلام سیکھے تاکہ اسے قیامت کے دن شرمندہ نا ہونا پڑے۔"

کینزو کو اس سے اس بات کی توقع نہیں تھی۔ وہ پہلے چونکا پھر ہونٹ بینچ گیا۔

"کایا تمہیں ٹرین کرے گی۔"

وہ سنجیدگی سے کہتا اٹھا۔

"مجھے نہیں سیکھنی انگلش۔"

"ضد مت کرو نور۔"

کینزو نے دھیمی آواز میں کہتے اسے ٹوکا۔ کایا خاموش بیٹھی دونوں کو دیکھ رہی تھی۔ نور بنا کچھ بولے واپس پلٹ گئی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"نور۔"

کینزو نے ضبط کرتے اسے آواز لگائی مگر وہ ان سنا کر کے سیڑیاں چڑھ چکی تھی***

خولہ نور کے ساتھ کافی گھل مل چکی تھی۔ نور کا بھی اس کے ساتھ اچھا وقت گزرتا۔ وہ ان کے ساتھ ہی رہ رہی تھی جس پر خولہ بہت خوش تھی۔

کینزو لیپ ٹاپ پر ہاتھ مارتا کسی کام میں مشغول تھا۔ نور ابھی ابھی نہا کر واشروم سے نکلی تھی۔ اس نے شیشے کے سامنے کھڑے ہو کر بیڈ پر بیٹھے کینزو کو دیکھا۔ وہ مصروف دکھائی دے رہا تھا۔ وہ چند لمحے اسے دیکھتی رہی۔ بالوں کو سنوارتی وہ برش وہیں رکھ کر بیڈ پر آ کر بیٹھ گئی۔

وہ ابھی بھی لیپ ٹاپ پر نظریں گاڑے بیٹھا تھا۔

نور اسے دیکھنے لگی۔ خود پر نظروں کی تپش محسوس کرتے اس نے گردن موڑ کر ساتھ بیٹھی نور کو دیکھا۔

اس کے یوں دیکھنے پر وہ چند لمحے سوچ میں پڑ گیا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

وہ ابھی بھی اسے ہی دیکھ رہی تھی۔

"کوئی کام ہے تمہیں؟"

اس نے سوالیہ نظریں نور پر گاڑے پوچھا۔

"نہیں۔"

وہ مدہم سی بولی۔ کینزو نے نظریں موڑ کر لیپ ٹاپ پر ٹکادی لیکن وہ محسوس کر سکتا تھا نور ابھی بھی اسے دیکھ رہی تھی۔ چند لمحے یونہی گزر گئے۔

"کیا ہوا نور؟ ایسے کیوں دیکھ رہی ہو؟"

وہ جھنجھلا کر پوچھنے لگا۔

اس نے لیپ ٹاپ کی سکرین بند کر دی۔ اب وہ نور کو دیکھ رہا تھا۔

"تمہارے اندر چھپے اچھے انسان کو ڈھونڈنے کی کوشش کر رہی ہوں۔"

نور کی آواز بہت دھیمی تھی۔

"میرے اندر کوئی اچھا انسان نہیں ہے۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہ سپاٹ سا بولا۔

"ایک اچھا انسان نا سہی ایک حافظ تو ہے۔"

"میں سب بھول چکا ہوں۔"

وہ تلخی سے کہتا سر جھٹک گیا۔ نور چند لمحوں کے لئے ہونٹ بینچ گئی۔ کینزو پھر سے لیپ ٹاپ آن کر کے اس پر نظریں جما گیا تھا۔

"جو اپنا ماضی نہیں بھولا وہ ماضی میں سیکھا گیا قرآن کیسے بھول گیا؟"

لیپ ٹاپ پر چلتے ہاتھ چند لمحوں کے لئے رک گئے تھے۔

"جو قرآن پڑھنا چھوڑ دے وہ قرآن بھول جاتا ہے۔"

اس نے نور کو لاجواب کر دیا تھا۔ وہ خاموش ہو گئی پر اس کے دماغ میں ابھی بھی بہت کچھ چل رہا تھا۔ وہ جانتی تھی سالوں کی پھیلی دھند اتنی آسانی سے چھٹنے والی نہیں تھی اسے صبر اور تحمل سے کام لینا تھا۔ وہ مزید کچھ کہے بنا اٹھ کر کمرے سے باہر نکل گئی۔ کینزو نے اک نظر اٹھا کر اسے کمرے سے نکلتے دیکھا تھا۔ نور نیچے آئی تو اس کا سامنا شائین سے ہوا۔ وہ

جہانزیب کو کھلاتی وہاں اکیلی بیٹھی تھی۔ نور کو وہاں دیکھ وہ مسکرائی۔ نور سے مسکرایا بھی نہیں گیا۔ کیسے لوگ تھے وہ اس کی اتنی تلخ باتوں کے بعد بھی نور کی طرف سے ان کے ماتھے پر ایک شکن تک نہیں تھی۔ وہ چلتی ہوئی آکر اس کے سامنے بیٹھ گئی۔ اس نے جہانزیب کو دیکھا۔ بے اختیار ہی اس کی آنکھیں بھر آئی۔ وہ پیدا ہوتے ہی یتیم ہو گیا تھا۔

"نور۔"

اس کی آنکھوں میں چمکتی نمی دیکھ شائین فکر سے اسے پکارتی اٹھ کر اس کے مقابل آگئی۔

"کیا ہوا تم ٹھیک ہو؟"

شائین نے فکر سے پوچھتے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔

"ہاں۔"

نور نے زبردستی مسکرا کر آنکھیں صاف کی۔ ایک مختصر لفظ کہہ کر وہ ہونٹ بینچ گئی تھی۔ اس کی نظریں جہانزیب پر تھیں۔ شائین نے اس کی نظروں کے تعقب میں جہانزیب کو دیکھا۔ شاید وہ اس کی کیفیت سمجھ گئی تھی۔ چند لمحوں کے لئے وہ بھی لب بینچ گئی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"اس کی کیا غلطی تھی شائین اس کا قصوروار کون ہے؟"

نور نے آنکھوں میں رنج لئے شائین کو دیکھا۔

"جن کے باپ نہیں ہوتے کیا وہ بچے جیتے نہیں ہے؟ کیا ان کی پرورش نہیں ہوتی؟ کیا وہ زندگی میں آگے نہیں بڑھ پاتے؟"

اس نے جہانزیب کے ننھے ہونٹوں کو پیار سے سہلاتے ہلکی پھیکی مسکراہٹ کے ساتھ پوچھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"شاید نہیں۔"

نور برجستگی سے بولی۔

"اگر ماں باپ دونوں نا ہو تو زندگی نہیں چل پاتی پر اس کی ماں ابھی زندہ ہے نور۔"

وہ مضبوط لہجے میں بولی تھی۔

"تمہیں جہانزیب کی فکر ہے اس کی نہیں جو اتنے سالوں بعد آج بھی اندھیرے میں ہے؟"

شائین نے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے پوچھا۔ نور اس کی بات سمجھتی نظریں چرا گئی۔

"اس کا باپ تھا مگر وہ پھر بھی یتیموں کی طرح رہا اس کے پاس ماں کے نام سے پکارے جانے والی ایک عورت بھی تھی مگر وہ پھر بھی اس کی ممتا کے لئے ترستا رہا غرض ایک پوری فیملی ہونے کے بعد بھی وہ یتیم رہا لاوارث رہا۔"

نور کی آنکھیں ڈبڈبا گئی۔ اسے نہیں پتا تھا ایسا اس کے ساتھ کیوں ہو رہا تھا۔ کیا کینزو کے لئے اس کے دل سے نفرت مٹ گئی تھی؟ کیا نور کے دل کے نرم گوشے میں کینزو ابراہیم جگہ بنا چکا تھا؟

"اسے ماں کا پیار نہیں ملا باپ کا پیار نہیں ملا بھائی کا پیار بھی نہیں ملا پر نور۔"

شائین نے اس کے ہاتھ پر دھیرے سے ہاتھ رکھا۔

"اسے ہمسفر کے پیار سے محروم مت رکھنا۔"

نور خالی خالی نظروں سے اسے دیکھنے لگی۔

"اگر تم اس سے بچھڑ گئی تو ممکن ہے وہ مٹ جائے گا۔"

جہانزیب کسمسانے لگا۔ شائین نے اسے پچکار کر گلے سے لگا لیا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"تم اسے اس اندھیرے سے نکال سکتی ہو۔"

وہ جہانزیب کو لے کر کھڑی ہو گئی۔

"اسے پیار سے ہینڈل کرو اسے احساس دلاؤ وہ عام نہیں خاص ہے اس کی زندگی میں اپنی محبت سے روشنی بھر دو اس کی مدد کرو نور۔"

شائین جہانزیب کی پشت تھپتھپاتی نور کو وہی گھم سم چھوڑ اپنے کمرے میں چلی گئی تھی۔ نور وہیں گھم سم بیٹھی رہی۔ وہ کیسے اس سے محبت جتاتی جس سے آج تک وہ نفرت کا اظہار کرتی آئی تھی؟ کیا وہ واقعی اسے اندھیرے سے نکال کر روشنی میں لا سکتی تھی لیکن کیسے؟ وہ دماغ پر زور ڈالنے لگی جیسے کوئی ترغیب لگا رہی ہو۔ پھر یک دم ہی اس کے دماغ میں کچھ کلک ہوا۔

ہاں وہ یہ کر سکتی تھی۔ وہ اس کی مدد کر سکتی تھی۔ وہ اس علم کی مدد لے سکتی تھی جو اس کے دل میں محفوظ تھا اور شاید کینزو کے دل میں بھی۔ نور کو لگا اس کا دل ہلکا ہو گیا ہے جیسے کوئی بوجھ اتر سا گیا ہو۔ وہ اٹھ کر اوپر کی اور جانے ہی لگی تھی کہ اچانک اس کی نظر شیشہ گیر

دیوار سے باہر لاؤن میں پڑی۔ لاؤن میں رکھی کرسیوں پر خولہ اور حاشر بیٹھے تھے۔ نور ٹھٹھک گئی۔ خولہ اور حاشر کا ایک ساتھ بیٹھنا کوئی بڑی نہیں تھی پر خولہ حاشر کے سامنے والی کرسی پر بیٹھی بلش کر رہی تھی۔ اس کے چہرے پر شرم و حیا کے رنگ بکھرے ہوئے تھے۔ حاشر اس کے سامنے بیٹھا مسکرا رہا تھا۔ نور چند لمحے یونہی کھڑی انہیں دیکھتی رہی پھر دماغ میں مختلف سوچیں لئے سیڑیاں چڑھ کر اوپر چلی گئی***

وہ ہمیشہ کی طرح لاؤنج میں بیٹھے تھے۔

خولہ سیڑیاں اترتی نیچے آئی۔

"بھائی چلیں نا مجھے باہر لے کر جائیں میں گھر میں بور ہو رہی ہوں۔"

وہ چلتی ہوئی سیدھا مارٹن کے ساتھ بیٹھ کر اس کے کندھے سے سر ٹکا کر لاڈ سے بولی تھی۔

مارٹن نے مسکرا کر اسے ساتھ لگایا۔ نور اس کے چہرے پر چھائی نرماہٹ دیکھ حیران رہ گئی تھی۔ ابھی چند لمحوں پہلے وہ بے انتہا سنجیدہ بیٹھا تھا۔

"کہاں جانا ہے؟"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اس کا لہجہ بھی مدہم اور محبت بھرا ہو گیا تھا۔

"کہیں بھی۔"

وہ چہک کر بولی۔ نور کی آنکھیں بے اختیار ہی نم ہوئی تھی۔ اسے ربیع کی یاد آئی تھی۔ اس کا لاڈ کرنا فرمائشیں کرنا نور سے محبت جتانا۔ نور کی آنکھیں بھر آگئی۔ وہ تیزی سے اٹھتی وہاں سے سیدھا اوپر کی جانب بڑھی تھی۔ سب نے حیرت سے اسے اوپر جاتے دیکھا تھا۔ مارٹن کی نظریں سیڑیوں پر تھیں۔ اس کے دماغ میں مختلف سوچیں آئی۔

"اچھا چلتے ہیں تم تیار ہو جاؤ میں ابھی آتا ہوں۔"

وہ خولہ سے کہتا اٹھ کر سیدھا اوپر آیا تھا۔ نور بالکنی میں کھڑی خاموش آنسو بہا رہی تھی۔

وہ اس کے مقابل آکر کھڑا ہو گیا۔ نور کے رونے کی وجہ شاید اسے سمجھ آگئی تھی۔

"تم میری بات ماما بابا سے کروا سکتے ہو مجھے ان کی بہت یاد آرہی ہے۔"

آنسوؤں میں ڈوبی آواز کینزو سے التجا کر رہی تھی۔ کینزو کے دل میں ٹھیس اٹھی۔ اس نے خاموشی سے اپنی جیب سے موبائل نکالا۔ اس کے پاس علی کا نمبر موجود تھا۔ اس نے علی کا

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

نمبر ایسے ہی کسی موقعے کے لئے اپنے پاس محفوظ رکھا تھا۔وہ جانتا تھا نور کسی بھی وقت اس سے پاکستان بات کرنے کی ضد کر سکتی ہے لیکن اسے اس بات کا اندازہ نہیں تھا کے یہ ضد نہیں التجا ہو گی۔اس نے خاموشی سے ایک نمبر ملا کر موبائل نور کے آگے کیا۔نور بے یقینی سے موبائل کو دیکھ رہی تھی۔اسے یقین نہیں آرہا تھا کینزو نے اتنی جلدی اس کی بات مان لی۔نور نے کانپتے ہاتھوں سے موبائل تھاما۔کال اٹھالی گئی تھی۔

"ہ۔ہیل۔۔ہیلو۔"

موبائل کو کان سے لگائے وہ ہمت جمع کرتی بمشکل بولی۔

دوسری جانب علی اس کی آواز سن کر چونک گئے تھے۔

"ب۔بابا۔"

وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی۔اس کی آواز سن کر اس کے ٹھیک ہونے کی جو خوشی انہیں محسوس ہوئی تھی نور کے اس طرح رونے پر وہ تشویش میں بدل گئی۔

"نور بیٹا کیا ہوا تم ٹھیک ہو تمہیں کچھ کیا تو نہیں انہوں نے؟"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

وہ پے در پے سوال کرتے بے چین دل کے ساتھ اس کے بولنے کا انتظار کرنے لگے۔ کینزو لب بینچے کھڑا تھا۔

نور نے ہمت جمع کرتے خود کو سمبھالا۔

"میں ٹھیک ہوں آپ کیسے ہیں امی کیسی ہے؟"

اس کی آواز میں ابھی بھی لرزش رہی۔ کینزو اسے اکیلا چھوڑ لمبے لمبے ڈگ بھرتا وہاں سے چلا گیا تھا۔

"ہم سب ٹھیک ہیں تم کیسی ہو انہوں نے تمہارے ساتھ کچھ کیا تو نہیں؟"

وہ فکر مندی سے پوچھنے لگے۔

"نہیں بابا میں ٹھیک ہوں آپ فکر مت کریں۔"

نور نے خود کو سمبھالتے گال پر بہتی نمی کو صاف کیا۔ علی نے اس کی بات پر سکون کا سانس لیا تھا۔

"تم واپس کب آؤ گی؟ کب ختم ہو گا یہ سب؟ ہمیں نہیں چاہیے بدلہ تم بس واپس لوٹ آؤ۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

وہ بے بس سے ٹوٹے ہوئے لہجے میں بولے۔ نور نے گہرا سانس لیا۔

"ہم جیسا سمجھ رہے تھے ویسا نہیں ہے بابا یہ لوگ برے نہیں ہے اور نا ہی انہوں نے ربیع کو مارا ہے۔"

وہ بچکدار آواز میں بولی۔ علی اس کی بات پر سن رہ گئے۔

"کیا کہہ رہی ہو نور بیٹا؟"

انہیں اپنی آواز کسی گہری کھائی سے آتی محسوس ہوئی۔ نور نے دل پر پتھر رکھ کر علی کو حرف بہ حرف کینزو عرف مارٹن کی کہانی سنائی تھی۔ علی ششدہ رہ گئے۔ چند لمحے تو انہیں سمجھ ہی نہیں آئی وہ کیا بولیں۔

"ہو سکتا ہے وہ جھوٹ بول رہے ہوں؟"

انہوں نے محتاط لہجے میں پوچھا۔

"نہیں بابا یہ جھوٹ نہیں بول رہے جھوٹ تو آفیسر عزیز نے ہم سے بولا تھا ہمارا استعمال کر کے وہ اپنے بدلے کی آگ کو بجھانا چاہتا تھا۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

نور نے نفرت سے کہا۔اسے اس لمحے عزیز سے نفرت محسوس ہوئی تھی۔خالی کمرے میں راکنگ چیئر پر جھولتے وہ فون پر ہو رہی دونوں کی گفتگو باخوبی سن سکتا تھا۔نور نے چند اک منٹ سلمہ سے بھی بات کی۔انہیں اپنے ٹھیک ہونے کا یقین دلاتی وہ پھر سے بات کرنے کا وعدہ کرتی فون کاٹ گئی تھی۔ان سے بات کر کے وہ کافی حد تک پر سکون ہو چکی تھی۔نور ایک گہرا سانس لیتی پلٹی اسی لمحے کینزو دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا۔نور اسے اندر آتا دیکھ وہیں رک گئی۔ کینزو اس کے ساتھ آ کر کھڑا ہو گیا۔اسی جگہ جہاں وہ پہلے کھڑا تھا۔

"تھینک یو۔"

موبائل اس کی اور بڑھاتے وہ مدہم آواز میں بولی۔ کینزو نے بنا اسے دیکھے موبائل تھام لیا۔نور واپسی کے لئے مڑی ہی تھی کہ کینزو کی آواز نے اسے روک لیا۔وہ وہیں رک کر اسے دیکھنے لگی۔وہ ریلنگ پر پکڑ جمائے کھڑا تھا۔نور نے ریلنگ کو پکڑے اس کے ہاتھ دیکھے۔ایسا لگ رہا تھا وہ جیسے کسی اضطرابیت میں ہو۔وہ سامنے پھیلے جنگل کو دیکھ رہا تھا اور نور اسے۔نور کی آنکھوں میں سوال تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"میں تم سے محبت کرتا ہوں لیکن تمہاری وفا کی قیمت میرے لئے بہت مہنگی ہے نور۔"

ٹوٹا بکھرا سا لہجہ۔

"م۔۔میں۔"

وہ بولتے بولتے رکا۔لفظ ٹوٹ رہے تھے۔نور نے آج پہلی بار اس کے لفظوں کو اس طرح بکھرے دیکھا تھا۔

"میں تمہیں آزاد کر دوں گا جی لینا اپنی زندگی۔"

بہت ہمت سے وہ یہ الفاظ کہتا ہونٹ بینچ گیا تھا۔اس کی آنکھیں ضبط سے لال ہو رہی تھیں۔نور کو اس سے اس طرح کی کسی بات کی توقع نہیں تھی۔وہ چند لمحے اسے یونہی دیکھتی رہی۔اس کی پکڑ ریلنگ پر پہلے سے بھی زیادہ سخت ہو چکی تھی۔وہ اپنے ایک گھٹنے کو ریلنگ پر مار رہا تھا جیسے اپنے درد کو کم کرنے کی کوشش کر رہا ہو۔

"تمہارے بعد کسی دوسرے مرد کے چھونے کی گنجائش نہیں رہی۔"

وہ مدہم آواز میں کہتی کینزو ابراہیم کو تپتے صحرا میں ٹھنڈے پانی کا تیلاب دکھلا گئی تھی۔وہ

جھٹکے سے گردن موڑ تا حیرت سے اسے دیکھنے لگا۔نور کی آنکھوں میں نفرت، غصہ، سرد مہری جیسا انصر نہیں تھا۔وہاں کچھ اور تھا کچھ بلکل مختلف۔اک نیا احساس۔وہ سن کھڑا اسے دیکھتا رہا۔اسے نور کے لفظوں پر یقین نہیں آرہا تھا۔وہ اسے ویسے ہی صدمے میں چھوڑ کر کمرے سے باہر نکل گئی۔اس کے جانے کے کتنے ہی سانئے بعد تک وہ ویسے ہی کھڑا رہا۔آخر اس نے اپنے کندھے ڈھیلے چھوڑ دیے۔ایسا لگ رہا تھا جیسے نیلا سمندر خوشی سے جھوم رہا ہو۔اس کے اندر تک ٹھنڈک پڑ گئی تھی۔اس کے لب پھیلے تھے اس کے ساتھ ہی اس کی آنکھیں بھی مسکرائی تھیں***

نور نے شائین کے ساتھ مل کر کھانا بنایا۔آج وہ مختلف پاکستانی ڈشز بنا رہی تھی۔شائین کام کے نام پر اسے آس پاس سے چیزیں اٹھا کر دیتی۔آسیہ کو نور نے مارٹن سے کہہ کر کام سے ہٹوا دیا تھا۔وہ گھر کے فردوں کے علاوہ وہاں کسی اور کو نہیں دیکھنا چاہتی تھی۔پتا نہیں کیوں اسے باہری دنیا کے لوگوں سے ڈر لگنے لگا تھا۔جہانزیب خولہ کے پاس تھا۔کینزو اور حاشر کا کوئی اتا پتا نہیں تھا۔چار گھنٹے کچن میں گزارنے کے بعد بلآخر وہ باہر نکلیں۔تھکے سے

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

انداز میں صوفے پر بیٹھی وہ دونوں اونگ رہی تھیں۔ خولہ شاید جہانزیب کے ساتھ اپنے کمرے میں تھی۔ انہیں کچن سے نکلے آدھے گھنٹے سے زیادہ کا وقت ہو چکا تھا۔ کینزو اور حاشر ابھی تک نہیں آئے تھے۔ نور وقفے وقفے سے شائین سے بات کرتی دروازے کی طرف بھی دیکھ رہی تھی۔ شائین نے کافی بار اسے نوٹ کیا۔

"تم فون کر کے پوچھ ہی کیوں نہیں لیتی ان کے آنے کا۔"

نور کے دوبارہ دروازے کی جانب دیکھنے پر شائین نے اپنی مسکراہٹ روکتے کہا۔

شائین کی بات پر نور خفت سے نظریں موڑ گئی۔ ابھی دس منٹ ہی مزید گزرے تھے کہ وہ دونوں ایک ساتھ دروازہ عبور کرتے اندر داخل ہوئے۔ اندر داخل ہوتے ہی دونوں کے نتھنوں سے کھانے کی بھینی بھینی خوشبو ٹکرائی۔ دونوں نے تعجب سے ایک دوسرے کی جانب دیکھا۔ شائین اور نور کو لاؤنج میں بیٹھا دیکھ دونوں وہیں آ کر بیٹھ گئے۔

"کتنی دیر لگادی کینزو نور کب سے انتظار کر رہی ہے۔"

شائین نور کو دیکھتے اپنی مسکراہٹ چھپا کر کہا۔ کینزو نے حیرت بھری نظروں سے نور کو

دیکھا تھا۔نور کو اندازہ نہیں تھا شائین ایسی کوئی بات کرے گی۔وہ پزل ہوتی اپنی جگہ سے اٹھی۔

"میں کھانا لگاتی ہوں۔"

برجستگی سے کہتی وہ کچن میں گئی تھی۔شائین بھی اس کے پیچھے ہی لپکی۔اس کی جلد بازی پر کینزو کے ہونٹ پھیل گئے۔وہ دلکشی سے بیٹھا مسکرا رہا تھا۔

"آہم۔"

حاشر نے گلا کھنکھارتے اس کی ٹانگ کھینچی۔اس کی مسکراہٹ گہری ہو گئی۔خولہ جہانزیب کو گود میں اٹھائے سیڑیاں اترتی نیچے کی جانب آ رہی تھی۔حاشر نے گردن گھما کر اسے دیکھا۔اس کے دیکھنے پر خولہ نے ایک ادا سے اپنے بال پیچھے کی جانب جھٹکے۔حاشر اس کی اس ادا پر گہرا مسکرایا تھا۔وہ تینوں میز کے گرد بیٹھے سامنے پڑے بے شمار کھانوں کو حیرت سے دیکھ رہے تھے۔کھانے سے اٹھتی خوشبو ان کی بھوک کو بڑھاوا دے چکی تھی۔شائین اور نور تینوں کو کھانا سرو کرنے لگی۔جہانزیب ان کے

قریب ہی زمین پر بیٹھا کھیل رہا تھا۔اس کے گرد بے شمار کھلونے بکھرے پڑے تھے۔نور ہاتھ میں بریانی کی ٹرے لئے کینزو کی پلیٹ بھر رہی تھی۔وہ اپنے اندر کی حیرت کو چھپاتا خاموشی سے اسے دیکھ رہا تھا۔

وہ تقریباً وہاں پڑے سارے کھانے کینزو کی پلیٹ میں ڈال چکی تھی۔وہ صدمے سے اپنے سامنے پڑی پلیٹ کو دیکھ رہا تھا۔اگر وہ اتنا کھانا کھاتا تو ممکن تھا کے اس کا پیٹ پھٹ جاتا۔نور نے اپنی کرسی سمبھال لی۔شائین اور حاشر کھانا کھاتے ساتھ مسکراتے ہوئے کینزو کو بھی دیکھ رہے تھے۔نور نے یہ کھانا بہت چاہ سے بنایا تھا اور تو اور اس نے خود کینزو کی پلیٹ بھری تھی وہ کھانے سے انکار کرکے نور کا دل نہیں دکھانا چاہتا تھا۔کینزو خاموشی سے کھانا کھانے لگا۔پہلی چمچ منہ میں جاتے ہی وہ چند لمحوں کے لئے تھم گیا۔بچپن میں اسے ایسا کھانا کھانے کو ملتا تھا۔جب سے وہ بینکاک آیا تھا تب سے اس نے ایسا ذائقہ نہیں چکھا تھا۔بمشکل ہی اس نے چاولوں کو حلق سے نیچے اتارا اور سامنے بیٹھی نور کو دیکھا۔وہ کھانا کھاتے ساتھ خولہ کی کسی بات پر مسکرا بھی رہی تھی۔وہ اپنے دماغ سے ساری سوچیں

جھٹکتا کھانا کھانے لگا۔

"واہ بھابھی مزہ آگیا ایسا کھانا میں نے آج تک نہیں کھایا۔"

حاشر نے پلیٹ خالی کرتے ساتھ ہی بریانی کی ٹرے پر ہاتھ ڈالتے کہا۔ نور اس کی تعریف پر جھینپ کر مسکرا دی۔

"دو پلیٹیں تو تم پہلے ہی کھا چکے ہو اور کسر رہتی ہے ابھی؟"

حاشر کے دوبارہ پلیٹ بھرنے پر خولہ نے حیرت سے پوچھا۔

"شیر کا کھانا ہمیشہ زیادہ ہوتا ہے مرغی تھوڑی ہوں جو دو دانے چگے اور پیٹ بھر گیا۔"

اس نے خولہ کے سامنے بریانی سے بھری پلیٹ دیکھ طنزیہ کہا۔ خولہ نے پلیٹ سے تھوڑے سے چاول کھائے تھے اس کی باقی کی پلیٹ ویسے ہی بھری پڑی تھی۔

"تم نے مجھے مرغی کہا؟"

وہ صدمے سے بولی۔

"نہیں میں نے خود کو شیر کہا۔"

وہ ناک سے مکھی اڑانے والے انداز میں کہتا پلیٹ پر ہاتھ صاف کرنے لگا۔

"تمہاری اتنی ہمت۔"

وہ بپھر کر اٹھتی اس کے سامنے سے پلیٹ اچک گئی۔اس نے اتنی تیزی سے پلیٹ اٹھائی تھی حاشر سمجھ ہی نہیں پایا ہوا کیا ہے۔

تینوں بیٹھے خاموشی سے کھانا کھاتے انہیں جھگڑتا دیکھ رہے تھے۔

"دیکھو مرغی میری پلیٹ واپس کرو۔"

حاشر نے انگلی اٹھائے سختی سے کہا۔

"مرغے ہو گے تم بھابھی آج کے بعد اس گھر میں ایسا کھانا نہیں بنے گا اور اگر بنا تو اس کے لئے نہیں بنے گا۔"

وہ نور سے کہتی غصے بھری نظروں سے حاشر کو گھور رہی تھی۔نور تیزی سے سر ہلا گئی۔

"کیوں نہیں بنے گا؟ بھابھی اسے کہیں میری پلیٹ واپس کرے۔"

حاشر بھی مقابلے میں تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

نور ہونک بنی دونوں کو جھگڑتا ہوا دیکھ رہی تھی۔

"آرام سے بیٹھ کر کھانا کھاؤ۔"

اس سے پہلے دونوں مزید جھگڑتے کینزو نے لہجے میں سختی سموئے کہا۔اس کی بات پر حاشر خاموشی سے واپس بیٹھ گیا۔

"آپ کھائیں اپنی بھری ہوئی پلیٹ یہ ہمارا معملہ ہے اور اس میں کوئی نہیں آئے گا۔"

وہ تڑخ کر کہتی بریانی کی پلیٹ اپنے قریب رکھ کر بیٹھ گئی۔نور اس کے لہجے پر صدمے میں آگئی تھی۔اس نے سر گھما کر کینزو کو دیکھا۔اس کے چہرے پر کوئی سختی نہیں تھی۔وہ خاموشی سے کھانا کھا رہا تھا۔نور کو شدید حیرت ہوئی۔جہاں تک اسے علم تھا اب تک کینزو غصے سے بپر چکا ہوتا مگر وہ بلکل پر سکون تھا۔حاشر مزید جھگڑا کرنے کی بجائے بریانی کو چھوڑ نور کی بنائی ہوئی کھیر کھانے لگا۔جب تک کھانا ختم نہیں ہوا تھا تب تک دونوں وقفے وقفے سے ایک دوسرے کو گھورتے رہے تھے***

وہ کمرے میں آئی تو کینزو لیپ ٹاپ گود میں رکھے بیٹھا ہوا تھا۔وہ آفس کا کام زیادہ تر گھر پر

ہی کرتا تھا۔اس کے قریب ہی بیڈ کے سائیڈ ٹیبل پر کافی کا مگ ہلکی ہلکی بھانپ چھوڑ رہا تھا۔وہ کافی کا کپ اٹھاتا ایک گھونٹ بھرنے کے بعد اسے واپس رکھ دیتا۔نور اس پر نظر ڈالتی وضو کرنے واشروم چلی گئی۔اس کے چہرے پر سوچ کے آثار تھے۔وضو کر کے واپس آنے پر بھی وہ کسی گہری سوچ میں بری طرح غرق تھی۔اس نے جائے نماز اٹھائی۔اب وہ جائے نماز بچھا کر پورے خشوع خضوع کے ساتھ نماز ادا کر رہی تھی۔کینزو نے اک نظر اسے دیکھا۔وہ سجدے میں جھکی تھی۔اگلے ہی پل وہ نظریں موڑ گیا۔اس کے دل میں کچھ ہوا تھا۔نور نے سلام پھیرا اور اگلی رکعت کے لئے کھڑی ہو گئی۔نماز کے بعد وہ انگلیوں پر تسبیح کرتی مسلسل سجدے والی جگہ پر نظریں ٹکائے بیٹھی تھی۔وہ دھیرے دھیرے آگے پیچھے ہلتی۔ایسا لگ رہا تھا وہ ابھی بھی کچھ سوچ رہی ہے۔تسبیح کے بعد اس نے دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے۔نور کا دل زور زور سے دھڑک رہا تھا۔اس کے لب مسلسل ہل رہے تھے۔دعا کے بعد جائے نماز لپیٹتے ہی وہ اٹھی۔ساتھ ہی اس کی زبان پر تلاوت جاری ہو گئی تھی۔لیپ ٹاپ پر چلتے اس کے ہاتھ چند لمحوں کے لئے ساکت ہو گئے۔وہ جائے نماز

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اپنی جگہ پر رکھتی خوبصورتی کے ساتھ تلاوت کر رہی تھی۔وہ قرآن کی ایک سورت سے چند آیات پڑھتی پھر سورۃ تبدیل کر دیتی۔چند آیات پڑھنے کے بعد وہ پھر سورۃ تبدیل کر دیتی۔

لیپ ٹاپ پر برق رفتاری سے چلتے اس کے ہاتھ اب بہت دھیرے دھیرے چل رہے تھے۔وہ یونہی زبان کو میٹھا کرتی بیڈ سے پانی کا بھرا گلاس اٹھانے کے لئے جھکی۔یک دم ہی اس کی زبان تھمی۔پھر چلی۔وہ ترجمے پر تھی پر جیسے اسے ترجمہ بھول رہا تھا۔اس کی زبان لڑکھڑانے لگی تھی۔نور نے بہت کوشش کی کہ وہ ترجمہ مکمل کر سکے مگر وہ بار بار اٹک رہی تھی۔

"اللہ سے کہیں پناہ نہیں مل سکتی بجز اس کے۔"

نور کو یک دم چپ لگ گئی۔بے اختیار ہی وہ مسکرا اٹھی۔وہ لب بینچے بیٹھا تھا۔نور گردن گھما کر اسے دیکھنے لگی۔اب وہ سیدھی کھڑی تھی۔وہ سر جھکائے لیپ ٹاپ کو دیکھ رہا تھا۔

"سورۃ التوبۃ آیت 188۔"

وہ تیزی سے اٹھا اس کے قدم دروازے کی جانب تھے۔

"کہاں تک بھاگو گے اس اندھیرے میں؟"

نور کی آواز بے اختیار ہی اس کے قدم روک گئی۔

"تم تو کہتے تھے تم قرآن بھول گئے؟"

وہ پلٹ کر اسے دیکھ رہی تھی۔ وہ رخ موڑے کھڑا دروازے کو دیکھ رہا تھا۔ اس کے پاس جواب نہیں تھا۔

"میری بات کا جواب دو تم تو کہتے تھے تم بزدل کائر نہیں ہو تو اب کیوں ڈر رہے ہو؟ اب کیوں خاموش ہو؟"

وہ اب بھی رخ موڑے کھڑا تھا۔

"بھاگو بھاگنا تو تمہاری فطرت میں ہے۔"

اس کا ہاتھ دروازے کی ہینڈل تک پہنچ کر رک گیا۔

وہ رخ موڑ کر اسے دیکھنے لگا۔ اس کی آنکھوں میں غم و غصہ تھا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"کب تک ماضی کے اس اندھیرے کمرے میں رہو گے؟"

وہ چل کر اس کے قریب آئی۔

"بھلا وہ کون ہے کہ جب کوئی بے قرار اسے پکارتا ہے تو وہ اس کی دعا قبول کرتا ہے سورت نمل۔"

وہ جبڑے بینچ گیا۔

وہ تمہیں اس سے بہتر دے گا جو تم سے لیا گیا ہے سورہ انفال۔"

وہ بے چینی سے پہلو بدل گیا۔

"جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے اسے تمہارا رب بخوبی جانتا ہے سورۃ الاسراء۔"

"چپ کر جاؤ نور۔"

وہ ڈھاڑا تھا۔

"قرآن میں جگہ جگہ بتایا گیا ہے وہ ہر لمحہ ہمارے قریب ہے پھر تم نے اسے دور کیسے گردانا؟"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"اگر وہ قریب ہے تو اندھیرے کمرے میں خوف سے تھر تھر کانپتے اس بچے کی پکار کیوں نہیں سنی اس نے؟"

وہ سر جھٹک کر کہتا نور کو پیچھے چھوڑ آگے چلا آیا۔اب اس کی پشت نور کی جانب تھی اور نور کا رخ دروازے کی جانب۔

"اگر اس نے جواب نہیں دیا اس کا مطلب یہ بھی نہیں کہ اس نے سنا ہی نہیں۔"

نور پلٹ کر اس کی پشت کو دیکھنے لگی۔

"اسے اس بچے سے محبت تھی ہی نہیں اگر ہوتی تو وہ بھی دوسرے بچوں کی طرح خوشیوں میں زندگی گزارتا نا کہ محرومیوں میں۔"

اس کے اندر سالوں سے جمع حبس دھیرے دھیرے نکلنے لگی تھی۔

"شائین، جیری، حاشر اور اس یتیم خانے کا ہر بچہ بھی اسی محرومی میں زندگی گزار رہا تھا اور نا جانے اب تک کتنے بچے گزار رہے ہیں تو کیا انہوں نے اپنے رب کو چھوڑ دیا؟"

وہ آنکھوں میں طنز لئے بولی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"میں نے نہیں چھوڑا کسی کو سب نے مجھے چھوڑا ہے۔"

وہ غائب دماغی سے بولا۔ نور چونک گئی۔

"تم نے چھوڑا ہے اپنے رب کو۔"

"میں نے نہیں چھوڑا کسی کو۔"

وہ اس کی بات کاٹتا چلا کر پلٹا تھا۔

"وہ اپنے بندوں سے ستر ماؤں جتنا پیار کرتا ہے تو اس نے مجھے کیسے اس اندھیرے کمرے میں تنہا چھوڑ دیا کیا اسے مجھ پر ترس نہیں آیا؟"

وہ ٹوٹے لہجے میں پوچھتا اس کے قریب آیا۔

"کیا پتا وہ تمہارا امتحان ہو۔"

وہ سر جھٹک کر ہنس دیا۔ خالی کھوکھلی ہنسی۔ نور لب بھینچ گئی۔

"ایک سات سالہ بچے سے کیسا امتحان؟"

وہ لفظوں پر زور دیتا بولا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اس کی آنکھوں میں گہرا رنج تھا۔

"تمہیں کیا لگتا ہے تم اک اکیلے بچے تھے ایسے جس کا بچپن ایسا گزرا؟ اس دنیا میں بہت سے ایسے بچے ہیں جن کا بچپن سیاہ ہوتا ہے لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ ان کے رب نے انہیں اکیلا چھوڑا۔"

"وہ بچے کینز و ابراہیم نہیں ہے۔"

وہ ایک بار پھر اس کی بات کاٹ گیا۔

"لیکن ان کا رب اور کینز و ابراہیم کا رب ایک ہی ہے۔"

"بس کر دو نور۔"

وہ بالوں میں ہاتھ پھیرتا بولا۔ اس کی رگیں واضح ہو گئی تھیں۔

"کب تک رہو گے اس ماضی میں؟ نکل آؤ قدم بڑھاؤ اس رب کی جانب وہ اتنے سالوں میں آج بھی تمہارا ہی ہے۔"

نور نے سرگوشی بھرے لہجے میں کہا۔ اس کی آنکھیں برس پڑی تھیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"کیسے نور کیسے؟ نہیں بھولا جاتا مجھ سے میرا ماضی آج بھی اندھیری رات مجھے سالوں پیچھے اس خالی کمرے میں دھکیل دیتی ہے دل پھٹتا ہے میرا آج بھی جب اس رات کو یاد کرتا ہوں دل سے ایک ہی بات نکلتی ہے آخر کیوں؟ کیوں نہی سنی اس نے میری پکار؟"

وہ تڑپ کر بول رہا تھا۔اس کی آواز میں چھایا درد نور کو لگا اس کے دل میں اٹھ رہا ہے۔

"تم اکیلے نہیں ہو کینزو یاد کرو اس یتیم خانے میں پل رہے بچے جنہیں یہ بھی نہیں پتا ان کی شناخت کیا ہے اس اندھیرے کینٹیر میں سہم کر بیٹھے وہ بے بس بچے تم چاروں تو اس کینٹینر کی قید سے نکل آئے تھے لیکن کیا تم نے کبھی سوچا ہے کہ ان بچوں کے ساتھ کیا ہوا ہو گا جو پاکستان سے یہاں سمگل ہوئے تھے؟"

کینزو ٹھٹھک گیا۔اس کے چہرے پر گہری سوچ در آئی تھی۔

"جہانزیب پیدا ہوتے ہی یتیم ہو گیا سوچوں اگر بڑے ہونے پر اس کے دل میں بھی یہ خلل پڑ گیا تو؟ اگر وہ بھی اس محرومی میں جینے لگا تو؟ اگر اسے پتا چلا کے اس کا باپ کیسے مرا تو؟ کیا وہ بھی تمہاری طرح اس محرومی کے اندھیرے میں پڑا رہے گا؟"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"نہیں۔"

وہ بے اختیار ہو کر بولا۔

"سب چھوڑو تم اپنی جان سے عزیز بہن خولہ سے ہی پوچھ لو کہ اس کے اتنے سال اس یتیم خانے میں کیسے گزرے جہاں تم نے اسے اپنے ہاتھوں سے چھوڑا تھا۔"

اس کی آنکھیں پتھرا گئی تھیں۔

"اندھیرا تو سب کی زندگی میں آتا ہے اس اندھیرے میں بیٹھے رہنے کی بجائے اگر ہم روشنی ڈھونڈیں تو کتنا بہتر ہے۔"

وہ مدہم آواز میں بولی۔

کینز و خاموش رہا۔

"اپنے دل پر ہاتھ رکھ کر بتاؤ کیا واقعی تمہیں اللہ پر یقین نہیں ہے؟ کیا واقعی اس کی محبت تمہارے دل میں موجود نہیں ہے؟"

وہ کہتی بے اختیار ہی اس کے دل پر ہاتھ رکھ گئی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

کینز وجہاں تھا وہیں جم گیا۔ نور نے دیکھا اس کا دل بہت تیزی سے دھڑک رہا تھا۔

اسے لگ رہا تھا اس کا سانس بند ہو رہا ہے۔ اسے محسوس ہوا اس کے جسم سے روح نکل رہی ہے۔ اسے لگ رہا تھا اس کا دل پسلیاں توڑ کر باہر نکل آئے گا۔

"نہیں ہے۔"

وہ تیزی سے اس کا ہاتھ جھٹکتا رخ موڑ گیا۔ اس کے چہرے پر پسینے کے ننے ننے قطرے چمکنے لگے۔

"اگر نہیں ہے تو کیوں ہر روز دروازے کی اوٹ میں چھپ کر قرآن کی تلاوت سنتے تھے۔"

وہ بولی نہیں تھی چلائی تھی۔ کینز واپنی منجمند ہو چکا تھا۔

"کب تک جھٹلاؤ گے اس بات کو اللہ تو ہر انسان کے اندر ہے وہ تمہارے اندر بھی ہے ایسا کوئی مسلمان نہیں ہے جس کے دل میں اللہ کی محبت موجود نا ہو بس فرق صرف اتنا ہے انسان کے اندر وہ محبت کہیں دب کر رہ جاتی ہے اور اللہ وہ محبت ہر کسی پر عیاں کرتا ہے۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اس کے گلے میں گلٹی ابھر کر معدوم ہوئی۔

"نکال دو آج دل کی ساری بھڑاس کیا تمہیں میں کافی نہیں؟"

اس کا رخ دھیرے سے اپنی جانب موڑتی نور سوالیہ نظروں سے اسے دیکھنے لگی۔ کینزو اس کی بات نہیں سمجھ سکا۔

"اللہ نے ان سب چیزوں کے بدلے تمہیں مجھ سے نوازا ہے کیا میں تمہیں کافی نہیں؟ اگر ایک طرف تمہارا ماضی ہو اور دوسری طرف میں تو تم کیسے چنو گے؟ آج تہہ کر لو تمہیں اپنا ماضی چاہیے یا نور العین۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہ سنجیدگی سے بولی۔

"میں نہیں بھول سکتا۔"

اس کے منہ سے مری مری آواز نکلی۔

"مت بھولو لیکن تم اپنے ماضی سے لڑ تو سکتے ہو تم بہادر ہو کینزو اور تمہاری بہادری جانتے ہو کیا ہے؟"

وہ سوالیہ نظروں سے اسے دیکھتا رہا اس کے پاس جواب نہیں تھا۔

"تمہارے دل میں محفوظ اللہ کی آیات اللہ کے پیغامات۔"

اسے ٹھنڈے پسینے آنے لگے۔

"تم نے قرآن پڑھا اسے اپنے دل میں محفوظ کیا لیکن تم اسے سمجھ نہیں پائے۔"

نور نے اپنے گال پر بہہ رہا نمکین پانی صاف کیا۔

"قرآن میں تو جگہ جگہ اللہ نے اپنے بندوں کو بتایا ہے کے صبر کرو، تم پر امتحانات آئیں گے، اس نے اپنے بندوں سے اپنی بے شمار محبت کا بتایا ہے قرآن نے ہمیں ہر اچھے برے کا بتایا ہے اس نے تمہاری اک پکار کا جواب نہیں دیا تو تم نے اس سے دوری بنا لی اور ہم تو اس کے کسی سوال کا جواب نہیں دیتے ہم تو اس کی کوئی پکار نہیں سنتے پھر بھی وہ ہمارے قریب ہے اس نے تو ہم سے دوری نہیں بنائی۔"

بات کے آخر میں اس نے گہرا سانس لیا۔

"جو قرآن کو پڑھنا چھوڑ دے وہ قرآن کو بھول جاتا ہے کیا یہ معجزہ نہیں کے اتنے سال

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اللہ سے دوری کے بعد بھی قرآن کو نا پڑھنے کے باوجود بھی تمہیں آج بھی قرآن کا ہر ترجمہ ہر لفظ یاد ہے۔"

وہ اک آخری نظر گھم سم کھڑے کینزو پر ڈالتی کمرے سے نکل گئی تھی***

سریٹ پر سگریٹ پھونکنے کے بعد بھی اس کے اندر پل رہی اضطرابیت ختم نہیں ہو پا رہی تھی۔ وہ بے چین سا ایک کے بعد ایک سگریٹ سلگا رہا تھا۔ رات اپنے جوبن پر تھی۔ جنگل ہمیشہ کی طرح خاموش تھا۔ وہ بالکنی میں کھڑا تھا۔ ارد گرد سگریٹ سے اٹھتا بے شمار دھواں پھیلا ہوا تھا۔ قریب ہی زمین پر سگریٹ کا ڈھیر بکھرا پڑا تھا۔ وہ بے چینی میں تھا۔ وہ بے سکون میں تھا۔ اسے سکون چاہیے تھا۔ اسے وہ سکون چاہیے تھا جو اسے دادی ماں کے پاس میسر تھا۔ جب وہ مدرسے سے پڑھ کر گھر کی جانب جاتا تھا۔ قرآن کو سینے سے لگائے کھیلتے کودتے راستہ کاٹتا وہ گھر پہنچتا۔ دادی ماں اس کے انتظار میں رہتی تھیں۔ وہ سیدھا آکر دادی ماں سے ملتا۔ دادی ماں ہمیشہ کی طرح اس کی تنی روشن پیشانی پر بوسہ دیتیں۔ وہ بیڈ پر چڑھ کر اپنے ننھے ہاتھوں سے قرآن کو الماری کے اوپر رکھتا۔ دادی ماں اسے کھانا کھلاتی ساتھ

ہی وہ اسے اسلام کی کہانیاں سناتیں۔ کھانا کھانے کے بعد دادی ماں اسے سامنے بیٹھا کر اس سے زبانی قرآن سنتی۔وہ مدرسے سے جو قرآن زبانی یاد کر کے آتا وہ دادی ماں کو سناتا۔دادی ماں اس کی خوبصورت آواز اور طرز کی تعریف کرتی۔وہ کھل اٹھتا۔اک دن وہ اداس سا گھر آیا۔دادی ماں نے اس سے وجہ پوچھی۔اس نے عزیز کو باہر کھیلتے دیکھا تھا۔وہ بھی اپنے بھائی کے ساتھ کھیلنا چاہتا تھا لیکن عزیز نے اس سے کھیلنے سے انکار کر دیا۔دادی ماں اس کی بات پر خاموش ہو گئیں۔

"دادی ماں کوئی مجھ سے پیار کیوں نہیں کرتا؟"

اس نے آنکھوں میں رنج لئے پوچھا۔دادی ماں کو بے اختیار اس پر ڈھیروں پیار آیا۔وہ منہ پھلا کر بیٹھا تھا۔نیلی آنکھیں رونے کی وجہ سے لال ہو چکی تھیں۔

"کس نے کہا کوئی تم سے پیار نہیں کرتا؟"

دادی ماں نے اسے اپنی گود میں بیٹھاتے محبت سے پوچھا۔

"اگر کوئی مجھ سے پیار کرتا تو میرے ساتھ کھیلتا میرے ساتھ بات کرتا مجھ سے لاڈ کرتا۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہ اداسی سے بولا۔

"تمہیں انسانوں کی محبت پر نہیں رب کی محبت نا ملنے پر رنج کرنا چاہیے۔"

دادی ماں نے تحمل سے کہا۔

"کیا مطلب دادی ماں؟"

اس نے سر کو ہلکی سی جنبش دے کرنا سمجھی سے پوچھا۔

"لوگوں کا دل جنت تو نہیں ہے تو پھر کیوں اس میں رہنے کے لئے خود کو تھکایا جائے؟"

اس کے چہرے پر ابھی بھی نا سمجھی رقم تھی۔

دادی ماں نے اس کے کندھے سے ذرا سی شرٹ سرکائی۔

"تمہیں اللہ نے یہ نشانی دے کر یہ بتایا ہے کے تم اس کے خاص بندے ہو وہ تم سے بہت محبت کرتا ہے۔"

دادی ماں نے اس کے کندھے پر بنے خوبصورت سے اللہ کے نام کو دیکھتے کہا۔

"سچ میں دادی ماں؟"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اس کی نیلی آنکھیں پھیل گئی۔

"ہاں میری جان۔"

وہ مسکرا کر بولیں۔

کینزو تیزی سے اٹھ کر ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے آ کر کھڑا ہو گیا۔اب وہ گردن موڑ موڑ کر اپنے کندھے پر بنے نشان کو دیکھ رہا تھا۔دادی ماں اس کی حرکتوں کو دیکھ کر مسکرا رہی تھیں۔

اس کے دل میں اک ٹھیس اٹھی۔ہاتھ بے اختیار اٹھ کر کندھے پر بنے نشان پر گیا۔اس نے اس نشان کو چھوا۔

"اللہ تم سے محبت کرتا ہے۔"

ماضی کی مدہم سی آواز اس کے کانوں سے ٹکرائی۔

"وہ تمہیں اس سے بہتر دے گا جو تم سے لیا گیا ہے۔"

اس نے گردن موڑ کر کمرے میں لیٹی نور کو دیکھا۔وہ گہری نیند میں تھی۔اس نے ہاتھ میں

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

جل رہی سگریٹ کو ریلنگ سے رگڑ کر بجھایا۔ سگریٹ بجھاتے اس کے ہاتھ میں واضح لرزش تھی۔ وہ دھویں کو چیرتا کمرے میں داخل ہوا۔ بیڈ پر بیٹھ کر وہ چند لمحے نور کو دیکھتا رہا پھر اس نے ایک گہری سانس لی۔ بیڈ پر لیٹ کر ایک ہاتھ نور کے سر کے نیچے سے نکالتے دوسرے کو اس کے بازو سے گزار کر اس نے اسے اپنی آغوش میں لے لیا۔ نور ذرا سا کسمسائی۔ اس نے اپنا ہاتھ اس کے بازو کے نیچے سے گزارتے اس کی پشت پر رکھا اور تھوڑا آگے ہوتی اس کے سینے پر سر رکھ گئی۔ کینزو چند لمحوں کے لئے سانس لینا بھول گیا تھا۔ اس کے سینے پر نور کی گرم گرم سانسیں پڑ رہی تھیں۔ کینزو ابراہیم مطمئن ہوتا آنکھیں موند ہو گیا۔ اس کی بے چینی ختم ہو گئی تھی***

دن بہت پر سکون سے گزر رہے تھے۔ جہانزیب اب زمین پر رینگنے لگا تھا۔ وہ سارا دن لاؤنج میں ادھر سے ادھر سانپ کی طرح رینگتا رہتا۔ سب اسے ایسے دیکھ دیکھ کر خوش ہوتے۔

"تم آج کل میرے سامنے کچھ زیادہ ہی نخرے نہیں کرنے لگی؟"

حاشر نے اسے اچنبے سے دیکھتے پوچھا۔

"ہاں تو تمہیں میرے نخرے اٹھانے چاہیے تاکہ آگے چل کر تمہارے لئے آسانی ہو۔"

اس نے ہاتھ میں پکڑی گن سے نشانہ کھینچا ساتھ ہی فائر کر دیا۔ گولی دور پڑی بوتل کو لگی اور بوتل ٹکروں میں بٹ کر حوا میں اڑتی زمین پر بکھر گئی۔ خولہ کو گن کینز و نے چلانا سکھائی تھی تاکہ زندگی کے کسی بھی موڑ پر اگر اسے خطرہ ہو تو وہ خود کو بچا سکے۔ گن ہمیشہ خولہ کے پاس موجود رہتی تھی۔

"اگر ایسے ہی حرکتیں رہیں تو میں تم سے بریک اپ کر لوں گا۔"

وہ سر جھٹک کر بولا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"تم کرو گے بریک اپ جاؤ میں نے کیا بریک اپ خولہ ابراہیم تمہیں چھوڑتی ہے۔"

وہ غصے سے کہتی وہاں سے نکلنے لگی تبھی حاشر نے تیزی سے اس کا ہاتھ تھام کر اسے روک لیا۔

"میں تو مذاق کر رہا تھا یار تم تو سیریس ہی ہو گئی میں تمہارے نخرے نہیں اٹھاؤں گا تو کون اٹھائے گا۔"

وہ کان کھجا کر کہتا فورن سیدھا ہوا۔

"ہونہہ۔"

وہ ہنکارا بھرتی سر جھٹک گئی۔

"تم بھائی سے ہمارے بارے میں کب بات کرو گے؟"

"مجھے نہیں پتا خولہ کینزو سے اس بارے میں بات کرتے مجھے عجیب سا ڈر محسوس ہوتا ہے۔"

وہ نظریں پھیر کر دھیمی آواز میں بولا۔

"لیکن کیوں بھائی کوئی ظالم تو نہیں ہیں جو ہمیں ملنے نہیں دیں گے۔"

خولہ معترض ہوئی۔

"ہاں لیکن پھر بھی۔"

وہ بات کرتے پلٹا۔وہ دونوں اس وقت گھر کے سامنے پھیلے جنگل میں موجود تھے۔حاشر درخت سے ٹیک لگائے کھڑا تھا۔پلٹتے ہی اسے دو آنکھیں دکھائی دی تھیں۔حاشر ٹھٹھک

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

گیا۔وہ قہر برساتی نظروں سے حاشر کو گھور رہا تھا۔خولہ بھی اسے دیکھ چکی تھی۔

"ب۔۔بھا۔۔بھائی۔"

وہ زبان تر کرتی حاشر کو دیکھنے لگی۔دونوں کے چہروں پر خوف سا سماں تھا۔

"میری پیٹھ پیچھے یہ سب ہو رہا تھا۔"

وہ بولا نہیں تھا پھنکارہ تھا۔حاشر شرمندگی سے سر جھکا گیا۔اس موقعے کے لئے وہ خود کو اب تک تیار نہیں کر پایا تھا۔

"بھائی میری بات سنے جیسا آپ سوچ رہے ہیں ویسا کچھ نہیں ہے۔"

خولہ سمجھانے والے انداز میں کہتی کینزو کی اور بڑھی۔

"بیچ میں مت آؤ تم؟"

وہ اتنی زور سے ڈھاڑا تھا خولہ سہم کر وہی دو قدم پیچھے لے گئی۔اس نے کینزو کو کبھی ایسے نہیں دیکھا تھا۔اس کی آنکھوں میں لال ڈوریاں دوڑ رہی تھیں۔

"شرم نہیں آئی دوست کے گھر منہ مارتے ہوئے؟"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہ حاشر کا گریبان پکڑ گیا۔

"کینزو میری بات سنو۔"

حاشر نے اسے کچھ کہنا چاہا۔

"اپنی گندی زبان بند رکھو ہمت کیسے ہوئی ایسی حرکت کرنے کی۔"

وہ اس کی بات کاٹتا اس کے منہ پر ایک تھپڑ رسید کر گیا۔ تھپڑ اتنی زور کا تھا حاشر کے نچلے ہونٹ سے خون نکلنے لگا۔ خولہ منہ پر ہاتھ رکھے کانپ رہی تھی۔

"شرم سے ڈوب مرنا چاہیے تھا تمہیں۔"

وہ اسے واپس درخت سے لگاتا ایک پنچ اس کے منہ پر مار گیا۔ اس کے ناک کی ہڈی ٹوٹ گئی تھی۔ خولہ کا وجود زلزلوں کی زد میں تھا۔ اسے سمجھ نہیں آ رہی تھی وہ کیا کرے۔ وہ اس پر جھپٹا پے در پے وار کرتا اسے زخمی کر رہا تھا۔ وہ خود کو سمبھالتی اندر کی جانب بھاگی۔ شائین اور نور لاؤنج میں جہانزیب کے پاس بیٹھی تھیں۔ وہ سہمی سی اندر داخل ہوئی۔ دونوں نے بیک وقت اسے دیکھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"بھا۔۔بھ۔۔بھا بھی وہ اسے مار دیں گیں۔"

خوف سے اس کے الفاظ ٹوٹ رہے تھے۔دونوں بے اختیار اپنی جگہ چھوڑ گئی۔

"کیا ہوا خولہ کون مار دے گا؟"

نور پریشانی سے پوچھتی اس کے قریب آئی۔

"بھا بھی۔۔با۔۔باہر چلیں۔"

وہ جواب دینے کی بجائے بازو سے پکڑ کر اسے اپنے ساتھ باہر لے جانے لگی۔نور شائین پر نظر ڈالتی اس کے ساتھ ہی باہر کی جانب بڑھی تھی۔شائین بھی تیزی سے جہانزیب کو اٹھاتی ان کے پیچھے ہی لپکی۔جنگل میں پہنچتے ہی سامنے کا منظر دیکھ دونوں بے اختیار ہی منہ پر ہاتھ رکھ گئیں۔حاشر کا پورا چہرہ خون سے تر تھا۔وہ ابھی بھی اس پر جھپٹا اسے زخمی کر رہا تھا۔

"کینزو یہ کیا کر رہے ہو؟"

شائین کی آواز پر نور ہوش کی دنیا میں آتی آگے بڑھی۔

"کینزو چھوڑو اسے کیا کر رہے ہو؟"

نور اسے کندھے سے پکڑتی حاشر سے دور کرنے کی کوشش کرنے لگی لیکن کینزو کے آگے اس کی طاقت مٹھی بھر بھی نہیں تھی۔

"کینزو چھوڑو اسے۔"

نور نے اپنی پوری قوت لگا کر اسے پیچھے دھکیلا۔

وہ قہر برساتی نظروں سے نور کو گھورنے لگا۔

"دماغ خراب ہو گیا ہے تمہارا یہ کیا کر رہے ہو؟"

آپے سے باہر ہوتی وہ چلائی۔ حاشر نڈھال سا کھڑا تھا۔

"پوچھو اس غدّار سے شرم نہیں آئی اسے اپنے ہی گھر منہ مارتے ہوئے۔"

وہ جواب میں نور سے بھی زیادہ اونچا چلایا تھا۔ جنگل میں یک دم خاموشی چھا گئی۔ نور نے حیرت سے نظریں گھما کر خولہ کو دیکھا۔ وہ منہ پر ہاتھ رکھے رو رہی تھی۔ خولہ سے ہوتی اس کی نظریں شائین پر گئی۔ نور کے دیکھنے پر وہ بھی بے یقینی سے اسے دیکھنے لگی۔

"اعتبار کر کے تمہیں خولہ کی حفاظت کے لئے اس کے ساتھ چھوڑا تھا اسے تمہارے حوالے

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

کیا تھا مگر تم نے کیا کیا اپنے ہی گھر میں ڈاکا ڈالتے ہوئے تمہیں ذرا شرم نا آئی۔"

وہ غم و غصے سے پوچھنے لگا۔غصے سے اس کی آواز لرز رہی تھی۔اس کا وجود ہلکا ہلکا کپکپا رہا تھا۔

حاشر کے پاس جواب نہیں تھا۔وہ مشکل سے ہی خود کو سمبھالے کھڑا تھا۔

"کینزو بیٹھ کر بات کرتے ہیں۔"

نور نے اس سمجھانے والے انداز میں کہا۔

"کیا بات کروں بیٹھ کر کے تم نے میری بہن کو کیسے پٹایا میری پیٹھ پیچھے اس کے ساتھ۔"

اس کی بات مکمل ہونے سے پہلے نور کا ہاتھ اس کے گال کو چھو کے گزر چکا تھا۔

وہ گال پر ہاتھ رکھے خونخوار نظروں سے اسے گھورنے لگا۔

"شرم سے ڈوب مرو اپنے غصے میں جانتے بھی ہو کیا بک رہے ہو؟"

وہ پھٹ پڑی۔اس نے ضبط کھوتے تین چار پنچ دیوار پر دے مارے۔وہ نور پر ہاتھ نہیں اٹھا سکتا تھا۔

"کس حق سے تم نے اس پر ہاتھ اٹھایا؟"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

نور نے اس کا رخ اپنی طرف کرتے اس کے سینے پر ہاتھ رکھتے اسے پیچھے دھکیلا۔ وہ لڑکھڑا کر دو قدم پیچھے ہوا۔

"نور۔"

وہ آپا کھوتا ڈھاڑا۔ خولہ کانپ کر رہ گئی۔ نور العین حیدر آج اس کے سامنے بے خوف کھڑی تھی شاید یہ کینزو کی صحبت کا اثر تھا۔

"اسے بے شرم کہنے سے پہلے خود کو دیکھا ہے؟ یہ دونوں تو ایک دوسرے کو چاہتے ہیں مگر تم؟ اگر تم ایک لڑکی کو پسند کر کے زبردستی نکاح کر کے اس اپنے ساتھ لانے کو غلط نہیں سمجھتے تو ہمت کیسے ہوئی تمہاری حاشر پر ہاتھ اٹھانے کی۔"

اس کی آواز پورے جنگل میں گونج گئی۔ اس کی آنکھوں میں چھایا غصہ دھیمہ پڑ گیا۔

"اس پر ہاتھ اٹھانے سے پہلے ایک بار خود کو دیکھو اگر تمہارے لئے محبت گناہ نہیں ہے تو ان کے لئے کیوں؟"

نور کا سانس پھول گیا تھا۔ وہ تیز تیز قدم اٹھاتا وہاں سے نکل گیا۔ اس کے نکلتے ہی شائین

اور خولہ حاشر کے قریب آئی۔وہ بری طرح زخمی تھا۔تینوں سہارا دے کر اسے اندر لائیں۔شائین نے اس کے منہ پر لگا خون صاف کر کے اس کے زخموں پر مرہم لگائی۔خولہ نور کے ساتھ جڑ کر بیٹھی تھی۔وہ ابھی بھی شدید خوفزدہ تھی۔

"تمہیں اسے بتانا چاہیے تھا اگر پہلے ہی اسے بتا دیتے تو آج یہ سب نا ہوتا۔"

شائین نے اس کی ٹھوڑی پر مرہم لگاتے سنجیدگی سے کہا۔اس کا چہرہ سپاٹ تھا۔حاشر خاموش رہا۔اس کے زخموں پر مرہم لگا کر شائین نے فرسٹ ایڈ باکس نور کی جانب بڑھایا۔نور نے اس کی آنکھوں میں دیکھتے باکس تھام لیا۔خولہ کو تسلی دیتی وہ اٹھ کر اوپر چلی آئی۔کمرے میں داخل ہوتے ہی وہ ٹھٹھک گئی۔کمرے کی ہر چیز بکھری پڑی تھی۔سامنے ہی وہ بیڈ پر سر جھکائے بیٹھا تھا۔ہاتھ سے خون بہہ رہا تھا۔اس کا ایک گھٹنا تیزی سے ہل رہا تھا۔نور نے دروازہ بند کیا۔فرسٹ ایڈ باکس ایک طرف رکھتے وہ ٹخنوں کے بل بیٹھ کر سامان سمیٹنے لگی۔اس نے ڈریسنگ ٹیبل کی چیزیں اٹھا کر ترتیب سے رکھنی شروع کر دی۔

Clubb of Quality Content

"جو کام تم نے خود کیا اب وہی ان کے کرنے پر اتنا غصے کیوں؟"

نور نے دیکھا ڈریسنگ ٹیبل کا شیشہ ٹوٹا ہوا ہے۔

اس نے ڈریسنگ ٹیبل پر چیزیں رکھنے کے بعد زمین پر گرے تکیے اٹھانے شروع کر دیے۔اس کا گھٹنا مسلسل ہل رہا تھا۔

"تمہارے لئے محبت جائز ہے اور ان کے لئے اسے سزا بنا رہے ہو۔"

نور نے تکیے بیڈ پر سیٹ کئے۔وہ خاموش رہا۔وہ فرسٹ ایڈ باکس اٹھاتی آ کر اس کے سامنے بیٹھ گئی۔وہ ٹخنوں کے بل بیٹھی تھی۔فرسٹ ایڈ باکس اس نے ایک طرف بیڈ پر رکھا۔اس کا سر ویسے ہی جھکا تھا۔ہاتھ سے خون قطروں کی صورت بہہ کر زمین پر گر رہا تھا۔نور نے افسوس سے اس کے ہاتھ کو دیکھا۔

"یہ غصے پر قابو کرنے کی وجہ سے ہے یا حاشر پر ہاتھ اٹھانے کی وجہ سے؟"

نور نے فرسٹ ایڈ باکس کھول کر اس میں سے روئی نکالی۔اس کے ہاتھ کی صفائی کرنے کے لئے نور نے اس کا ہاتھ تھاما ہی تھا کہ وہ نور کا ہاتھ جھٹ گیا۔ایسا کرنے سے اس کے

خون آلود ہاتھ سے کئی خون کے چھینٹے اڑ کر نور کے کپڑوں پر پڑے تھے۔وہ اس کی اس حرکت پر غصے میں آ گئی۔اس نے سختی سے اس کا ہاتھ تھام کر اسے اپنے سامنے کیا۔اس بار اس نے بھی کوئی مزحمت نہیں کی تھی۔وہ روئی سے اس کا ہاتھ صاف کرنے لگی۔زخم گہرا تھا۔

"حاشر پر ہاتھ اٹھا کر اور خولہ پر بنا ہاتھ اٹھائے تم نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ خولہ کے پیچھے اس کا بھائی ہے اور حاشر آج بھی لاوارث۔"

وہ سختی سے ہونٹ بینچ گیا۔

"تم نے کتنی آسانی سے خولہ کو چھوڑ کر حاشر کو قصوروار ٹھہرا دیا۔"

روئی خون سے تر ہونے کے بعد نور نے اسے ایک طرف رکھا اور مزید روئی لے کر اس کا زخم صاف کرنے لگی۔

"خولہ ناسمجھ ہے۔"

نور نے چونک کر اسے دیکھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"نا سمجھ نہیں ہے اٹھارہ سال کی ہے وہ کوئی چھوٹی بچی نہیں ہے کہ جسے حاشر نے پھنسالیا۔"

وہ سر جھٹک کر غصے سے بولی۔

"خولہ کے بارے میں ایک لفظ نہیں بہن ہے وہ میری۔"

اس کی آواز میں سختی تھی۔

"اگر خولہ تمہاری بہن ہے تو حاشر میرا بھائی ہے۔"

نور آنکھیں ترچھی کئے طنزیہ بولی۔ فرسٹ ایڈ باکس سے اب وہ اینٹی سیپٹک کریم نکال کر اس کا زخم صاف کرنے لگی۔

"قصوروار دونوں ہے تم صرف ایک کو ہی کٹگھرے میں کھڑا نہیں کر سکتے۔"

نور نے کریم واپس باکس میں رکھی۔

"انہوں نے مجھے کیوں نہیں بتایا کیوں دھوکہ دیا مجھے؟"

ان سب میں اس نے پہلی بار سر اٹھا کر نور کو دیکھا تھا۔ اس کی آنکھیں حد سے زیادہ لال تھیں لیکن وجہ غصہ نہیں تھا۔ اس کی آنکھوں میں رنج تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"اس کی وجہ بھی تم ہی ہو کینزو۔"

نور نے نظریں چرا کر کہتے اس کے ہاتھ پر بینڈج کرنے لگی۔

"میں؟"

وہ بے یقین سا بولا۔

"ہاں تم تمہارا غصہ تمہارا قہر خولہ ان سب سے انجان تھی لیکن حاشر وہ تو جانتا ہے کے کینزو عرف مارٹن کیسا انسان ہے۔"

نور نے قینچی کی مدد سے بینڈج کاٹ کر واپس باکس میں رکھ دی۔

"میں ظالم نہیں ہوں نور۔"

وہ دکھ سے بولا۔

"تم ظالم نہیں ہو لیکن تم خولہ کے لئے پوزیسو ضرور ہو۔"

نور نے ایک گہرا سانس اندر کھینچتے کہا۔

"معاف کردو انہیں۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

نور نے اس کے گھٹنے پر ہاتھ رکھے دھیمی آواز میں کہا۔ کینزو نے اسے دیکھا اور دیکھتے ہی گیا۔

"ایک نا ایک دن خولہ نے کسی کے نام تو ہونا ہی تھا ایک نا ایک دن تو تم اسے رخصت کرتے وہ اک دن چلی ہی جاتی مگر اب تم اسے رخصت کر کے بھی اپنے پاس رکھ سکتے ہو۔"

اس کی آنکھوں میں نا سمجھی در آئی۔

"حاشر کیسا ہے تم اچھے سے جانتے ہو وہ دونوں ایک دوسرے کو پسند کرتے ہیں اگر وہ دونوں ایک ہو جائیں تو خولہ ہمیشہ تمہارے پاس ہی رہ جائے گی کیا تم خولہ کو خود سے دور بھیج سکتے ہو کیا تم خولہ کا دل توڑنا چاہتے ہو؟"

نور نے دیکھا اس کا سر نفی میں ہلا ہے۔

"سمجھو اس بات کو معاف کر دو انہیں۔"

وہ نرمی سے کہتی اپنی جگہ سے اٹھی۔ اس نے فرسٹ ایڈ باکس اٹھایا اور پلٹی پھر کچھ یاد آنے پر رکی۔

"خولہ تم سے اس قدر خوفزدہ ہے کے اب شاید ہی وہ تم سے کھل کر بات کر سکے۔"

وہ اسے زلزلوں کی زد میں چھوڑ کر کمرے سے باہر نکل گئی۔ وہ بے اختیار ہی اپنا سر دونوں ہاتھوں میں گرا گیا۔ اسے سمجھ نہیں آ رہی تھی وہ کیا کرے۔ اس کا اس طرح کا ردِ عمل اس کا اس طرح غصہ کرنا ناراض ہونا کہیں نا کہیں جائز تھا۔ وہ اگلے کئی لمحوں تک ایک ہی پوزیشن میں بیٹھا رہا۔ پھر ایک گہرا سانس بھر کر سر اٹھایا۔ اس کی آنکھوں کی لالی کافی حد تک زائل ہو چکی تھی۔ نور نیچے آئی تو سب ویسے ہی بیٹھے تھے جیسے وہ انہیں چھوڑ کر گئی تھی۔ خولہ ابھی بھی خوفزدہ تھی۔ نور نے خولہ کے قریب بیٹھ کر اسے اپنے ساتھ لگایا جیسے اس کی ڈھارس بندھا رہی ہو۔ اس نے شائین کو دیکھا۔ جہانزیب اس کی گود میں سو رہا تھا۔ شائین سے ہوتی اس کی نظریں حاشر پر گئی۔ وہ مجرموں کی طرح سر جھکائے بیٹھا تھا۔

"تم دونوں نے غلط کیا وہ تمہارا بھائی تھا دوست تھا اسے بتانا تم لوگوں کا فرض تھا اس نے جس طرح تم دونوں کو دیکھا اس حساب سے اس کا ایسا ردِ عمل جائز تھا۔"

نور نے سمجھانے والے انداز میں کہا۔

"وہ تم دونوں سے محبت کرتا ہے وہ کچھ ایسا غلط نہیں کرے گا جو تم دونوں کو تکلیف دے۔"

نور نے ساتھ بیٹھی خولہ کا کندھا سہلایا۔

"لیکن تم دونوں نے اسے تکلیف دی ہے وہ اس وقت بہت ڈسٹرب ہے اسے تھوڑا وقت دو۔"

نور نے خولہ کو دیکھتے کہا۔ خولہ نے آنکھیں صاف کرتے سر ہلا دیا۔ نور نے سر گھما کر دوبارہ حاشر کو دیکھا۔ وہ ویسے ہی بنا کسی حرکت کے بیٹھا تھا۔ اس کے منہ پر گہرے نیلے نشان پڑ چکے تھے۔ نور کو اس کی حالت دیکھ افسوس ہوا وہ اندازہ لگا چکی تھی کینزو کی طرح وہ بھی ڈسٹرب ہے۔ نور نے سب کچھ وقت کے حوالے کرتے ٹھنڈی آہ بھری تھی***

کینزو ٹیرس پر تھا۔ نور کے کہنے پر حاشر اوپر ٹیرس پر آیا۔ وہ رخ موڑے کھڑا تھا۔ سامنے وہی گھنا جنگل۔

حاشر مرے مرے قدم لیتا اس تک پہنچا۔ وہ کسی کی موجودگی پہچان گیا تھا۔

حاشر اس کے مقابل آیا۔

وہ ٹس سے مس نا ہوا۔

کافی لمحے خاموشی کی نظر ہو گئے۔ وہ بولنا چاہتا تھا مگر اس سے بولا نہیں جا رہا تھا۔

"کیوں؟"

کینزو کی سرگوشی نما آواز حاشر کے کانوں میں پڑی۔ وہ ہونٹ بینچ گیا۔

"اتنا بڑا دھوکہ۔"

نیلے سمندر میں طوفان برپا ہو رہا تھا۔

"کیا میں اتنا ظالم ہوں؟"

اس نے رنج سے پوچھا۔

"مجھے نہیں پتا کیوں میں کیوں نہیں بتا پایا مجھے نہیں پتا تھا تم کیا کرتے بس ہمیشہ ایک ڈر رہا اک عجیب سا ڈر۔"

حاشر کی مری مری آواز پر وہ ہنس دیا۔ وہ پھر سے ہونٹ بینچ گیا۔

"کیسا ڈر تمہیں لگا یہ ظالم کی انسان تمہیں جان سے مار دے گا۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہ کرب سے کہتا سر دائیں بائیں مار گیا۔

"مجھے معاف کر دو۔"

حاشر نے دو قدم آگے لیتے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔ کینزو نے گردن موڑ کر اس کے ہاتھ کو دیکھا۔

"بچپن میں جب کوئی ہمارے کندھے پر ہاتھ رکھتا تھا تو ہم کہتے تھے کندھے پر فرشتے بیٹھتے ہیں ہاتھ رکھنے سے انہیں تکلیف ہو گی۔"

اس نے انگوٹھے کی مدد سے آنکھ کا کونا صاف کیا۔

"سمجھ نہیں آتا بچپن زیادہ بیوقوف رہا یا جوانی۔"

اپنے لفظوں کی گہرائی سے وہ حاشر کو بہت کچھ باور کروا گیا تھا۔ شائین بھی کب ان کے پیچھے آئی دونوں کو پتا ہی نہیں چلا۔

"مجھے معاف کر دے یار۔"

وہ ضبط کھوتا اس کا رخ موڑتے اسے گلے سے لگا گیا۔ اب وہ پھوٹ پھوٹ کر رو رہا

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

تھا۔ کینزو نے نم آنکھوں سے گہری سانس حوا میں چھوڑی اور اس کے گرد بازو پھیلا دیے۔اس کی نظر پیچھے کھڑی شائین پر گئی۔شائین نم آنکھوں سے مسکرا دی۔اس نے حاشر کا کندھا تھپتھپایا۔ خود پر ضبط کرتے اس نے حاشر کو خود سے دور کیا۔اس کا وجود ہلکا ہلکا کانپ رہا تھا۔

"جیری کے بعد تمہیں کھونے کی ہمت نہیں ہے مجھ میں۔"

اس نے بھرائی ہوئی آواز میں کہتے اس کے چہرے پر پڑے نیلے نشانوں پر ہاتھ پھیرا۔وہ سسک اٹھا۔

"تم نیچے چلو میں آتا ہوں۔"

وہ نظریں گھما گیا۔

حاشر فرمابرداری سے سر ہلاتا نیچے کی جانب بڑھ گیا۔اس کے جاتے ہی شائین بھی جانے کے لئے مڑی ہی تھی کہ کینزو نے اسے روک دیا۔

"مجھے تم سے بات کرنی ہے شائین۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہ رک کر سوالیہ نظروں سے اسے دیکھنے لگی۔

اس کے چہرے سے لگ رہا تھا جیسے وہ کسی کشمکش میں ہو۔

"میں تم سے کچھ پوچھنا چاہتا ہوں۔"

وہ مدہم آواز میں بولا۔

شائین نے ہلکا سا سر ہلا کر اسے جیسے اجازت دی تھی۔

"تمہیں یتیم خانے کس نے چھوڑا تھا۔"

وہ برجستگی سے اپنی بات مکمل کرتا شائین کو دیکھنے لگا۔ وہ تو جیسے ایک جگہ جم چکی تھی۔ چند لمحے فضا میں مکمل خاموشی چھائی رہی۔

"میری ماں نے۔"

کینزو کو لگا اس نے سننے میں غلطی کی ہے۔

"کس نے؟"

تصدیق کے لئے اس نے دوبارہ پوچھا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"میری ماں نے۔"

اس بار آواز قدرے اونچی تھی۔ کینزو بے یقینی سے اسے دیکھتا رہا۔شائین جیسے پھر سے مجسمہ بن چکی تھی۔

"ماں یا سوتیلی ماں؟"

"ماں۔"

اس کے الفاظ ختم ہوتے ہی شائین کا لفظ اس کے الفاظوں کے ساتھ جڑ چکا تھا۔

"کیسے؟"

اس کی آواز سرگوشی میں نکلی تھی۔

"ایک سگی ماں اپنی اولاد کے ساتھ ایسا کیسے کر سکتی ہے؟"

اسے جیسے یقین نہیں آرہا تھا۔وہ صدمے میں کھڑا تھا۔

"میں نو سال کی تھی جب میرے بابا کا انتقال ہوا ماں کی اتنی عمر نہیں تھی تب سب نے کہا دوسری شادی کر لو لیکن ایک شادی شدہ اور ایک بچی کی ماں سے کون شادی کرتا۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

شائین نے بولنا شروع کیا۔

"بہت مشکل سے ایک رشتہ ملا ماں اکیلے پن سے تنگ آچکی تھی اسے سہارا چاہیے تھا مگر وہ ماں کے ساتھ مجھے اپنانے کے لئے تیار نہیں تھا۔"

وہ رکی۔ کینزو اس کے مزید بولنے کا منتظر تھا۔

"کسی نے مشورہ دیا شائستہ کو یتیم خانے چھوڑ دو۔"

وہ چند لمحوں کے لئے ہونٹ بینچ گئی۔

"مجھے آج بھی یاد ہے وہ دن ماں مجھے بہانے سے اس جگہ لائی تھی اس نے مجھے کہا تھا وہ مجھے لینے آئے گی میں بہت رو رہی تھی مجھے بہت ڈر لگ رہا تھا میں نے انہیں روکا ان کی منتیں کی انہوں نے مجھ سے وعدہ کیا وہ مجھے لینے آئے گی پھر ایک دن گزرا ایک سے دو دو سے تین، دن مہینوں میں اور مہینے سالوں میں ماں نہیں آئی۔"

کینزو سن رہ گیا۔

"اس کے بعد جو ہوا وہ تو تم جانتے ہی ہو۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

شائین کی آواز بھرا گئی۔

کینزو نے آج اتنے سالوں میں پہلی بار شائین کی کہانی سنی تھی۔اس کی تو سوتیلی ماں نے اس پر ظلم کئے تھے مگر یہاں شائین کی سگی ماں اس پر اتنا بڑا ظلم کر گئی تھی۔شائین وہاں سے جا چکی تھی مگر کینزو ابراہیم وہی جما کھڑا تھا۔وہ کیسے خود کو مجبور کہہ کر اللہ سے شکوے کرتے آیا تھا اس سے ناراضگی جتا کر دوری بناتے آیا تھا۔وہ اکیلا تو ایسا نہیں تھا اس دنیا میں جس کا بچپن سیاہ تھا۔اس کے ارد گرد اس کے ہی قریبی لوگ بھی اسی کی طرح سیاہی سے گزر کرے تھے مگر انہوں نے اف تک نہیں کی۔انہوں نے تو اللہ سے دوری نہیں بنائی۔

کانپ کر اس نے آسمان کی طرف منہ کیا۔سالوں پہلے بھی آسمان نیلا ہی تھا اور آج بھی اس کا رنگ ویسا ہی تھا۔اس کی آنکھیں جلملا گئی۔منہ پر ہاتھ پھیرتے وہ خود کو کمپوز کرنے کی ناکام کوشش کر رہا تھا۔اس کے ہاتھ دھیرے دھیرے کپکپا رہے تھے۔وہ ہونٹوں پر زبان پھیر کر بار بار اسے تر کرتا۔اس کے گلے میں جیسے کانٹے اگ آئے تھے۔اس نے دل کے مقام پر رکھ کر اسے مسلا جیسے اندر اٹھتا درد کم کرنے کی کوشش کر رہا ہو۔کینزو

ابراہیم آج اس اندھیرے سے نکلا تھا یا نہیں لیکن اس نے آج اس اندھیرے میں اپنے ساتھ بے شمار بچوں کو دیکھا تھا جس میں شائین، جیری، حاشر اور بے شمار دوسرے بچے موجود تھے***

مسلسل بجتی فون کی گھنٹی کی آواز پر نور جھنجھلا کر کچن سے نکلی۔ فون پچھلے دو منٹ سے لگاتار رنگ کر رہا تھا۔ نور نے کچن سے نکل کر پہلے دائیں بائیں دیکھا۔ لاؤنج بلکل خالی تھا۔ کینزو صبح صبح ہی کہیں نکل گیا تھا۔ خولہ اپنے کمرے میں بند تھی۔ کل کے حادثے نے اسے شدید خوفزدہ کر دیا تھا۔ وہ تب سے اب تک کسی سے نہیں ملی تھی۔ شائین جہانزیب کو لے کر حاشر کے ساتھ ڈاکٹر کے پاس گئی تھی۔ کل رات سے جہانزیب کو بخار تھا۔ نور نے سوچا سب کے آنے تک وہ کھانا بنالے۔ ابھی وہ کچن کے کام سے فراغت پانے والی ہی تھی کے گھر میں پڑا فون بجنے لگا۔ یہ گھر کا لینڈ لائنڈ نمبر تھا۔ نور کے پاس اپنا ذاتی کوئی موبائل نہیں تھا۔ وہ ڈوپٹے سے ہاتھ صاف کرتی چل کر فون تک آئی۔ اس کے پہنچتے ہی فون خاموش ہو گیا۔ یک دم ہی پورے لاؤنج میں خاموشی چھا گئی تھی۔ نور چند لمحے کھڑی فون کے دوبارہ

بجنے کا انتظار کرنے لگی مگر جب وہ نہیں بجا تو واپسی کے لئے پلٹی۔ ابھی اس نے پلٹ کر قدم آگے بڑھایا ہی تھا کہ ایک بار پھر پورے لاؤنج میں شور برپا ہو گیا۔ وہ غصے سے دوبارہ پلٹ کر تیزی سے فون اٹھا کر کان کو لگا گئی۔

"ہیلو۔"

اس کے لہجے میں ہلکا ہلکا غصہ تھا۔

"مس نور۔"

دو لفظ نور العین کا سارا غصہ ہوا کر گئے تھے۔ اتنے مہینوں بعد آج اس نے آفیسر عزیز کی آواز سنی تھی۔ وہ کندھے ڈھیلے چھوڑ گئی۔ وہ پھر سے اس طرح اس سے بات کرنے کے لئے بلکل تیار نہیں تھی۔ اس نے تو ان سب میں آفیسر عزیز کو بلکل ہی فراموش کر دیا تھا۔ آج پھر سے اس کا فون کرنا۔ نور کے گلے میں گلٹی ابھر کا معدوم ہوئی۔

"مس نور آپ ہیں؟"

مکمل خاموشی پر آفیسر عزیز نے تصدیق کے لئے پوچھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"ہ۔۔ہاں۔"

وہ جیسے ہوش کی دنیا میں واپس آئی۔

"میرا کام کہاں تک پہنچا؟"

وہ چیئر گھماتا سیدھا مدعے پر آیا تھا۔نور چند لمحے الفاظ ڈھونڈتی رہی۔کچھ سمجھ نا آنے پر اس نے خود کو کمپوز کیا۔

"کون سا کام؟"

لہجہ جیسے یک دم سپاٹ ہوا تھا۔آفیسر عزیز نے تعجب سے ہونٹ سیکڑے۔

"کون سا کام۔"

وہ پوچھ رہا تھا یا دوہرا رہا تھا نور کو سمجھ نہیں آئی۔

"کیا بات ہے مس نور کہیں غلیظ لوگوں کی صحبت کا اثر تو نہیں ہو گیا آپ پر؟"

وہ منہ پر ہاتھ رکھے تعجب سے پوچھنے لگا۔نور کو اس کی بات تپش دلا گئی۔

"غلیظ کون ہے اور کون نہیں میں اچھے سے جان گئی ہوں۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

وہ لفظوں پر زور دے کر بولی۔

"مس نور لگتا ہے انہوں نے آپ کا مائنڈ ٹریپ کر لیا ہے۔"

وہ سنجیدہ ہوا۔

"بلکل سہی مائنڈ تو میرا ٹریپ کیا گیا تھا مگر وہ کس نے کیا تھا یہ آپ اچھے سے جانتے ہیں۔"

نور نے اچنبے سے کہا۔

"مس نور العین حیدر۔"

وہ گہری سانس بھرتا چیئر روک کر سیدھا ہوا۔

"کام تو میرا آپ کو کرنا ہی پڑے گا پھر چاہے وہ رضامندی سے ہو یا زبردستی سے۔"

نور کے ماتھے پر شکنے پڑ گئیں۔

"حد میں رہیں آفیسر میں ایک گھٹیا انسان کا ایک گھٹیا ترین کام میں کبھی ساتھ نہیں دوں گی۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہ پھنکاری تھی۔

آفیسر عزیز اس کی ہمت پر داد دیے بنا نہیں رہ سکا۔

"مس نور لگتا ہے رنگ چڑھ رہا ہے آپ پر۔"

وہ طنزیہ ہنسا۔

"شکر ہے یہ رنگ آپ کا نہیں ہے۔"

وہ ترکی بہ ترکی بولی۔اس کی مسکراہٹ دبے دبے غصے میں بدل گئی تھی۔

"برے لوگوں کا ساتھ دیں گی انجام بہت برا ہو گا۔"

وہ جیسے اسے ڈرانا چاہتا تھا۔

"میرے انجام کی آپ کو فکر کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے آفیسر۔"

نور نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"آپ ایک انتہائی ذلیل اور گھٹیا انسان ہے میرے بھائی کی موت کو ہتھیار بنا کر آپ نے میرا استعمال کرنا چاہا شرم آنی چاہیے تھی آپ کو چھی۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

نور کے الفاظ آفیسر عزیز کو تیش دلا رہے تھے مگر وہ جیسے تیسے خود پر ضبط کئے بیٹھا تھا۔

"میں آپ کا کام ہر گز نہیں کروں گی سمجھے آپ۔"

وہ ساری بھڑاس آج ہی نکال دینا چاہتی تھی۔

"آپ کیا چاہتی ہیں آپ کے منہ بولے بابا اس عمر میں ذلیل ہوں؟"

نور نے فون کان سے ہٹایا ہی تھا کہ آفیسر عزیز کے الفاظ اسے ٹھٹھکنے پر مجبور کر گئے۔

"کیا مطلب ہے آپ کا۔"

فون دوبارہ کان سے لگاتی وہ محتاط سی بولی۔

"کیا ہوا گر ان پر رشوت کا الزام لگا کر انہیں جیل بھیج دیا جائے ان کی سالوں سے کمائی عزت لمحوں میں خاک میں مل جائے صرف آپ کی وجہ سے۔"

اس کا ہر لفظ شیطانیت میں ڈوبا ہوا تھا۔ نور ساکت رہ گئی۔

"آپ کی منہ بولی امی جان اس عمر میں ذلیل ہوتی پھریں اور کیا پتا اپنے شوہر کے غم میں پاگل ہی ہو جائیں۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اس نے تاسف سے کہتے سر دائیں بائیں مارا۔ نور ابھی بھی خاموش تھی۔

"اگر آپ نے میرا کام نہیں کیا تو آپ کی اک لوتی دوست پر کال گرل ہونے کا الزام لگا کر اسے اٹھوانے میں مجھے ایک منٹ نہیں لگے گا۔"

وہ دھمکی بھرے لہجے میں کہتا خاموش ہو گیا۔ اب اسے نور کے بولنے کا انتظار تھا۔

"اور کچھ؟"

چند لمحوں کی خاموشی کے بعد اس کی سنجیدہ آواز گونجی۔ آفیسر عزیز نے چونک کر فون کان سے ہٹا کر دیکھا تھا۔ جہاں تک اسے علم تھا نور اب تک تھر تھر کانپتی گھٹنے ٹیک چکی ہوتی۔

"آپ کو کیا لگتا ہے آفیسر نور العین حیدر اب بھی وہی کمزور لڑکی ہے؟"

اس کی آواز میں طنز تھا۔ آفیسر عزیز نے نا سمجھی سے سر کو جنبش دی۔

"ہاں پہلے میں تھی کمزور بزدل مگر اب میرے ساتھ میرا شوہر کھڑا ہے میرا سائبان، میری ہمت، میری بہادری، میرا حوصلہ۔"

اس کا لفظ لفظ آفیسر عزیز کے کانوں میں سیسہ انڈیل رہا تھا۔

"اگر آپ ایک قدم اٹھائیں گے تو ممکن ہے دوسرا قدم اٹھانے کے لئے آپ کے پاؤں ہی نا بچیں۔"

نور نے بات کے آخر میں سر جھٹکا۔ آفیسر عزیز سن رہ گیا تھا۔ یہ وہ لڑکی نہیں تھی جو اس دن اس سے ملی تھی یہ تو کوئی اور ہی نور تھی۔

"میری بلی مجھ ہی کو میاؤں۔"

وہ دانت کچکا کر بولا۔

"دھوبی کا کتا نا گھر کا نا گھاٹ کا۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

نور نخوت سے کہتی کھٹاک فون رکھ گئی۔ آفیسر عزیز کی آنکھیں انگارہ ہو رہی تھیں۔ فون رکھتے ہی وہ گہرے گہرے سانس لینے لگی۔ اس کا وجود ہلکا کپکپا رہا تھا۔ وہ اتنی بہادر نہیں تھی جتنی وہ بن گئی تھی۔ خود کو کمپوز کرتے وہ پلٹی ہی تھی کہ پیچھے وہ کھڑا تھا۔ وہ کب سے وہاں کھڑا تھا نور کو کچھ خبر نہیں تھی۔ اسے دیکھ نور کے جسم کی کپکپاہٹ تھم چکی تھی۔ دونوں کی نظریں ملی۔ نور کو لگا اس کی نظریں مسکرائی ہیں۔ وہ چل کر نور کے قریب آیا۔ نور ساکت

کھڑی رہی۔اس کی پیشانی پر اپنا لمس چھوڑتے وہ پلٹا اور اگلے ہی لمحے سیڑیاں چڑھتا آنکھوں سے اوجھل ہو گیا۔نور منجمند کھڑی تھی۔یہ سب اتنا اچانک ہوا تھا کہ پہلے پہل نور کو سمجھ ہی نہیں آئی۔بات سمجھ آنے پر اس کے ہونٹ پھیل گئے۔وہ مسکرائی اور مسکراتی ہی چلی گئی***

کینزو خولہ سے بات کرنے کے لئے بے چین تھا مگر خولہ اس سے ملنے سے انکاری تھی۔وہ کمرے میں چکر کاٹتا مسلسل اضطرابیت میں گرا تھا۔نور کمرے میں آئی تو وہ تیزی سے ادھر سے ادھر جا رہا تھا۔وہ چند لمحے وہی رک کر اسے دیکھنے لگی۔کینزو کو شاید اس کے آنے کی بھنک نہیں لگی تھی۔

"صبر رکھو مان جائے گی۔"

نور مسکراہٹ چھپا کر کہتی آگے بڑھی۔کینزو پہلے پہل اس کی بات پر تھم گیا پھر تیزی سے چلتا ہوا اس کے نزدیک آیا۔

"نور وہ جب مجھ سے خفا ہوتی تھی تو میں اسے منا لیتا تھا مگر اب وہ مجھ سے ملنا ہی نہیں چاہتی

کہیں وہ مجھ سے دور تو نہیں ہو جائے گی؟"

چہرے پر پریشانی سجائے وہ نان سٹوپ پوچھنے لگا۔ نور کو وہ گھبرایا ہوا لگا۔ خولہ کے لئے اس کی محبت کا نور کو اس لمحے اچھے سے اندازہ ہو گیا تھا۔

"میری غلطی ہے ساری مجھے اتنا غصہ نہیں کرنا چاہیے تھا ڈر گئی ہو گی وہ مجھ سے۔"

نور کے کچھ کہنے سے پہلے ہی وہ منہ پر ہاتھ پھیرتا بڑبڑانے لگا۔ نور کو ناچاہتے ہوئے بھی اس پر پیار آیا تھا۔ ایک بار پھر وہ مرد اسے چھوٹا بچہ لگنے لگا تھا۔

"اسے تھوڑا ٹائم دو سمبھل جائے گی وہ۔"

نور نے نرمی سے کہا۔

کینزورک کر اسے دیکھنے لگا۔ اس کی نیلی آنکھوں میں ہلکی ہلکی سی لالی تھی۔ نور مزید کچھ کہنے ہی والی تھی کے وہ قریب ہوتا اس کے سر کو پکڑ کر اپنے سینے پر رکھتا اس کے گرد بازو پھیلا گیا۔ وہ اس کا کنفرٹ زون تھی۔ وہ چند لمحے جنبش ہی نا کر پائی۔

"سب ٹھیک ہو جائے گا۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

ایک بار پھر اسے دلاسا دیتے نور العین حیدر نے بھی اپنے بازو کینزو ابراہیم کے گرد باندھ دیے تھے***

وہ کھانے کے ٹیبل پر آیا تو وہاں خولہ بھی موجود تھی۔ کینزو نے خاموشی سے اپنی کرسی سمبھال لی۔ خولہ منہ جھکائے بہت آہستہ آہستہ ناشتہ کر رہی تھی۔ کینزو نے پہلے خولہ کو دیکھا پھر ساتھ والی کرسی پر بیٹھی نور کو۔ نور نے اسے آنکھوں ہی آنکھوں میں تسلی دی۔ وہ خولہ سے بات کرنے کی ہمت جمع کر رہا تھا۔ اس نے پاس بیٹھے حاشر کو دیکھا۔ وہ ہمیشہ کی طرح ہشاش بشاش تھا۔ بس چہرے پر زخموں کے نشان ابھی بھی تازہ تھے جو کینزو کو شرمندہ کر گئے تھے۔ اس نے پہلے پہل تھوک نگلا۔ ہر کسی سے اکڑ کر بات کرنے والا مرد اپنی جان سے عزیز بہن کو منانے کے لئے بے حد ڈرا ہوا تھا۔ اس نے نور کے اشارے پر گلا کھنکھارتے بات شروع کی۔

"میں نے ایک فیصلہ کیا ہے۔"

ٹیبل کے گرد بیٹھے سبھی لوگ کھانا چھوڑ کر اسے دیکھنے لگے سوائے خولہ کے۔ وہ ویسے ہی

بیٹھی تھی۔ کینزو خولہ کو ہی دیکھ رہا تھا۔

"میں نے فیصلہ کیا ہے کہ۔"

وہ رکتا پھر سے گلا کھنکھارنے لگا۔ نور منہ نیچے کر کے اپنی ہنسی چھپانے لگی۔ حاشر اور شائین ناسمجھی سے اس کے اٹکے ہوئے فیصلے کا انتظار کر رہے تھے۔

"میں نے فیصلہ کیا ہے کہ۔"

"فیصلہ بھی بتا دو کون سا ہے یا صرف یہی بتانا ہے کہ میں نے فیصلہ کیا ہے؟"

حاشر اسے ٹوکتا منہ بنا کر بولا۔ کینزو نے گھور کر اسے ایسے دیکھا جیسے اسے سالم نگلنے کا ارادہ ہو۔

ایک بار پھر وہ حاشر سے نظریں ہٹاتا خولہ کو دیکھنے لگا۔ اس کی پلیٹ تقریباً خالی ہونے والی تھی اس کے بعد وہ اٹھ کر دوبارہ اپنے کمرے میں چلی جاتی۔

"میرا فیصلہ یہ ہے کہ حاشر میرا داماد بنے گا۔"

وہ تیزی سے کہتا چمچ پر گرفت سخت کر گیا۔ لاؤنج میں بیٹھے سبھی لوگوں نے صدمے سی

کیفیت میں اسے دیکھا تھا۔ خولہ بھی سر اٹھا کر نا سمجھی سے اسے دیکھ رہی تھی۔ خولہ کا اپنی طرف دیکھنا ہی کینزو کو سرشار کر گیا تھا۔ خولہ سے نظریں گھومتی بے اختیار ہی حاشر پر گئیں۔ وہ منہ کھولے اسے دیکھ رہا تھا۔

"کیا ہوا؟"

حاشر سے نظریں ہٹا کر اس نے وقفے وقفے سے سب کو دیکھا تھا۔ وہ سب اسے آنکھیں پھاڑے دیکھ رہے تھے۔ کینزو نے نا سمجھی سے پوچھا۔

"ارادے کیا ہے بھئی؟ میں اپنی بھانجی سے شادی کروں گا؟"

وہ صدماتی کیفیت میں پوچھنے لگا۔

"میرا مطلب تھا کے حاشر میرا سالہ بنے گا۔"

وہ بات کو سیدھا رنگ دینے کے چکر میں پھر سے الٹا بول گیا تھا۔ اس بار منہ نیچے کر کے ہنسی روک رہی نور کے منہ سے ہنسی کا فوارہ چھوٹا تھا۔ باقی سب نا سمجھی سے کبھی کینزو اور کبھی نور کو دیکھتے۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"مجھے ان رشتوں کی سمجھ نہیں آتی یار سیدھی سی بات ہے میں نے فیصلہ کیا ہے کے خولہ کی شادی حاشر سے ہوگی۔"

وہ اپنی جگہ سے اٹھتا اعلانیہ بولا۔ حاشر اور خولہ نے بے یقینی سے ایک دوسرے کو دیکھا تھا۔

"حاشر کینزو کا جیجا بنے گا۔"

نور نے بھی اپنی جگہ چھوڑتے طنزیہ کہا۔ کینزو اس کی بات پر خفت سے گردن پر ہاتھ پھیرنے لگا۔ سہی سے بات سمجھ آنے پر وہاں بیٹھے سب لوگ ہنس دیے تھے۔ خولہ بھی منہ نیچے کر کے مسکرا رہی تھی۔ کینزو نے اسے دیکھا اور اپنے کندھے ڈھیلے چھوڑ گیا۔

"مجھے تو شرم آرہی ہے۔"

حاشر نے منہ پر ہاتھ رکھے زنانیوں کے انداز میں کہا تو اس بار لاؤنج میں قہقہے گونجنے لگے۔ خولہ بھی کھلکھلا کر ہنس پڑی تھی۔

کینزو بھی مسکرانے لگا۔

جہانزیب ہونک بنا بیٹھا ان سب کو ہنستے ہوئے دیکھ رہا تھا۔ خولہ کی نظر خود کو دیکھتے کینزو پر

گئی۔ خولہ کے دیکھتے ہی وہ نظروں کا رخ موڑ گیا تھا۔ وہ اپنی جگہ چھوڑتی اٹھ کر اس کے پاس آئی۔

"بھائی۔"

لاڈ سے کہتی وہ اس کے گلے لگ گئی تھی۔

"آئی ایم سوری۔"

وہ مدہم آواز میں کہتا اس کے سر پر ہاتھ پھیرنے لگا۔

وہ پیچھے ہٹی تو اس کے چہرے پر قوس وقضاہ کے رنگ بکھرے ہوئے تھے۔

کینزو نے دل ہی دل میں اس کی بلائیں لی تھیں۔ سب اس وقت جیسے مکمل سا لگ رہا تھا۔ اک طرف خود سے چمٹی کھڑی خولہ دوسری طرف کندھے سے لگ کر کھڑی نور۔ قہقہے لگاتا حاشر۔ منہ پر ہاتھ رکھ کر ہنستی شائین۔ سب کے چہروں پر نظریں دوڑاتا جہانزیب۔ اگر کوئی نہیں تھا تو وہ تھا جیری جسے اپنے معصوم بچے کا چہرہ دیکھنا بھی نصیب نہیں ہوا تھا۔ کینزو نے ایک گہری سانس بھر کر اپنے اندر ابھرتے غم کو دبایا اور سب کی خوشی میں

خوش ہوتا مسکرانے لگا تھا***

وہ کمرے میں آیا تو نور الماری سے کپڑے نکال رہی تھی۔ کینزو نے پیچھے سے جا کر اس کے گرد بازو باندھ دیے۔ نور تھم گئی۔ وہ اس کے بالوں میں منہ چھپا گیا۔ نور کو سمجھ نہیں آئی وہ کیا کرے۔ آج سے پہلے وہ اس طرح اس کے نزدیک نہیں آیا تھا۔

"تھینک یو نور۔"

وہ گمبھیر آواز میں بولا۔ نور نے نا سمجھی سے سر کو جنبش دی۔

"تم میرا حوصلہ ہو۔"

وہ اس کا رخ اپنی طرف موڑتا بولا۔ نور کے لئے آج اس سے نظریں ملانا مشکل ہو رہا تھا۔ عجیب سے جذبات پل رہے تھے اس کے اندر۔ کہیں وہ اس سے محبت تو نہیں کرنے لگی تھی؟ اس سوچ کے آتے ہی نظریں اس کے کندھے سے ہوتیں اس کے چہرے پر گئیں۔ وہ بھی اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

"مجھے نہیں پتا نور میں تمہارے لئے کیسا ہوں۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

کینزو نے اس کے دونوں ہاتھ تھام لیا۔اب وہ اس کی انگلی میں پہنی رنگ کو گھما رہا تھا۔

"میں نے بہت کچھ کھویا ہے پھر بھی سانسیں چلتی رہی پر اب مجھے لگنے لگا ہے اگر میری زندگی سے کوئی اور چیز مجھ سے الگ کر دی گئی تو شاید میں جی نہیں سکوں گا۔"

اس کی سرگوشی نما آواز نور کے دل کی ڈھڑکن بڑھا گئی تھی۔

"میں تمہیں کھو نہیں سکتا۔"

وہ تھوڑا سا نزدیک ہوا۔

"نور تمہارے آنے سے سب مکمل سا لگنے لگا ہے۔"

وہ تھوڑا اور قریب ہوا تھا۔

"مجھے کبھی چھوڑ کر مت جانا۔"

اس کی پیشانی سے پیشانی ٹکاتے وہ التجائیہ لہجے میں کہتا نور کو منجمند کر گیا۔

"تم میرے جسم میں خون کی طرح دوڑتی ہو۔"

اس کی پیشانی پر دباؤ پڑا۔نور کے قدم بے اختیار ہی پیچھے کی جانب اٹھے۔وہ الماری کے ساتھ

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

لگ گئی تھی۔

"اگر تم گئی تو ممکن ہے کہ اس بار کینز وابراہیم کا وجود ہی مٹ جائے۔"

نیلی آنکھوں سے ایک لہر اٹھتی کنارہ توڑ کر گال پر بہنے لگی تھی۔

"بس ایک موقع مجھے ایک موقع دو نور۔"

نور نے دیکھا نیلے سمندر میں طوفان برپا تھا۔

"بس ایک موقع۔"

نور کو نہیں پتا کب، کیسے، کس طرح ہوا پر اس رات نور العین حیدر نے خود کو کینز وابراہیم کی قربت میں دے دیا تھا۔ اس رات وہ رشتہ اپنے اختتام کو پہنچا تھا۔ نفرت ہار گئی تھی اور محبت کی جیت ہوئی تھی ***

وہ کب سے بالکنی میں کھڑی تھی۔ اسے نہیں پتا تھا وہ کیا محسوس کر رہی ہے۔ گزری رات اس کے اعصاب پر بھاری پڑ رہی تھی۔ وہ رونا چاہتی تھی مگر اس سے رویا نہیں جا رہا تھا۔ وہ چیخنا چاہتی تھی مگر اس سے چیخا نہیں جا رہا تھا۔ وہ اپنا درد کسی کے سامنے بیاں کرنا چاہتی تھی

مگر اس میں اس کی بھی ہمت نہیں ہو رہی تھی۔ وہ بت بنی کھڑی تھی۔ ایسا لگ رہا تھا اس کے اعصاب شل ہو رہے ہیں۔ نور کی آنکھیں سوکھا صحرا لگ رہی تھیں۔ آخر اس نے ایک گہرا سانس لیا۔ فیصلہ ہو گیا تھا۔ اسے کس کو چننا ہے۔ پختہ ارادہ کرتی وہ پلٹی۔ کمرے سے نکل کر وہ کینزو کو ڈھونڈتی ہوئی نیچے آئی تھی۔ نیچے شائین اور خولہ جہانزیب کے ساتھ کھیل رہی تھیں۔

"کینزو کہاں ہے؟"

اس نے متلاشی نظریں ادھر ادھر دوڑاتے پوچھا۔

"گارڈن میں ہو گا کسی کے ساتھ فون پر لگا تھا شاید۔"

جواب شائین کی طرف سے آیا تھا۔ نور سر ہلاتی گارڈن کی طرف بڑھی۔ وہ فون کو کان سے لگائے ٹہل رہا تھا۔ اس کی پشت نور کی اور تھی۔ نور جا کر اس کے پیچھے کھڑی ہو گئی۔ کسی کی موجودگی کا احساس ہوتے ہی وہ پلٹا۔

نور کو دیکھ اس نے مسکراہٹ پاس کی ساتھ ہی فون کاٹ کر موبائل جیب میں رکھ لیا۔ اب

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہ پوری طرح نور کی اور متوجہ تھا۔

"کس سے بات کر رہے تھے؟"

وہ سینے پر بازو باندھتی شکی انداز میں پوچھنے لگی۔

"کلائنٹ تھی۔"

کینزو نے حیرت سے بتایا۔

"تھی۔"

نور نے تھی کو لمبا کھینچتے ہونٹ سیکڑے۔

"ہاں۔"

وہ صدمے سے بولا۔ نور کا یہ انداز نیا تھا اس کے لئے۔

"تم شک کر رہی ہو مجھ پر؟"

وہ حیرت سے پوچھنے لگا۔

"نہیں تو۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

نور نے ناک سے مکھی اڑانے والے انداز میں کہا۔

شائین نے شیشہ گیر دیوار سے دونوں کو دیکھا اور دل میں ہی ان کی جوڑی کی سلامتی کی ڈھیروں دعائیں کی تھیں۔

"میں سوچ رہی تھی حاشر اور خولہ کی سگائی کر دی جائے۔"

وہ ادھر ادھر دیکھتی بولی۔

"کیا؟ اتنی جلدی؟"

وہ تھوڑا حیران ہوا۔

"نہیں نہیں جلدی کیوں کرنی ہے ابھی بس شوپنگ کر لیتے ہیں پھر جب وہ دونوں تمہاری طرح تیس بتیس سال کے ہو جائیں گے تب کر دیں گے سگائی۔"

وہ تپ کر بولی۔ وہ منہ کھولے اسے دیکھنے لگا۔ نور خالص زنانیوں والا انداز اپنائے ہوئے تھی۔

"ٹھیک ہے جیسے تمہیں سہی لگے۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"کارڈ دو۔"

نور نے ہاتھ آگے پھیلایا۔

"کون سا کارڈ؟"

وہ نا سمجھی سے پوچھنے لگا۔

"ہم دونوں کا ویڈنگ کارڈ، ہے تمہارے پاس؟"

نور آنکھیں مٹکاتی طنزیہ بولی۔

"نہیں۔"

کینزو کا جیب کو جاتا ہاتھ رکا۔

"تو اے ٹی ایم کارڈ دو شوپنگ کرنے جانا ہے مجھے۔"

نور کی بات پر وہ پھر سے جیب میں ہاتھ گھمانے لگا۔ کارڈ نکال کر اس نے نور کی پھیلی ہتھیلی پر رکھا۔

"شوپنگ کس چیز کی؟"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

نور کے پلٹنے سے پہلے ہی وہ جلد بازی میں پوچھ گیا۔

"لہنگا لینا ہے اپنی شادی پر تو پہن نہیں پائی سوچا ان دونوں کی سگائی پر ہی پہن لوں۔"

وہ ناک بوچڑا کر کہتی پلٹ گئی۔ کینزو گنگ کھڑا رہ گیا تھا۔اسے نور کی کسی بات کی سمجھ نہیں آئی تھی مگر اس کا انداز اچھا لگا تھا۔اسی دن نور نے کینزو کے ساتھ مل کر گھر کے تینوں فردوں کو خوشخبری سنائی۔حاشر کو تو یقین ہی نہیں آرہا تھا۔خولہ بھی تتلی بنی ادھر ادھر گھوم رہی تھی۔

وہ کینزو کو لے کر مال میں ادھر ادھر گھوم رہی تھی۔ کینزو ہاتھوں میں شوپنگ بیگز لئے اس کے پیچھے کبھی ادھر تو کبھی ادھر چل رہا تھا۔اس نے پہلی بار کسی عورت کے ساتھ ایسا کچھ ایکسپیرینس کیا تھا۔اسے افسوس ہو رہا تھا کاش وہ نور کے ساتھ آنے کی بجائے آج آفس ہی چلا جاتا۔

"مجھے موبائل لینا ہے۔"

وہ چلتی ہوئی اچانک رکی۔ کینزو اس سے ٹکراتے ٹکراتے بچا تھا۔

"موبائل؟"

وہ رک کر اسے دیکھنے لگا۔

"ہاں موبائل۔"

نور نے بریک بھی موبائل شاپ کے پاس لگائی تھی۔

"ایسے کیوں دیکھ رہے ہو موبائل مانگا ہے چاند تارے نہیں۔"

وہ منہ بنا کر بولی۔ وہ صبح سے اس کے ساتھ کافی فرینکلی اور بنا ڈرے بات کر رہی تھی۔ کینزو کو اندر ہی اندر اس کا یہ انداز اور حق جتانا اچھا لگ رہا تھا۔

"تمہیں کیا لگتا ہے موبائل لے کر میں تمہیں دھوکہ دوں گی؟ نور پہلے بیوقوف تھی مگر اب وہ سمجھدار ہو گئی ہے۔"

گردن اٹھا کر کہتی وہ شیشہ دھکیلتی خود ہی شاپ کے اندر چلی گئی۔ کینزو تعیدی انداز میں ہونٹ سیکڑتا اس کے پیچھے ہی شاپ میں داخل ہوا تھا۔

مختلف بیگز کھول کر وہ شائین کو سامان دکھا رہی تھی۔ شائین جہانزیب کی وجہ سے مال نہیں

جاپائی تھی۔ نور اسے کھل کر ساری چیزیں دکھاتی ساتھ اس کی رائے بھی لیتی۔ شائین بھی کھلے دل سے اس کے لائے سامان کی تعریفیں کر رہی تھی۔ کینزو ایک طرف ٹانگ پر ٹانگ چڑھائے بیٹھا موبائل میں مصروف تھا ساتھ ہی وہ ایک ادھ نظر نور کے کھلے کھلے چہرے پر ڈال لیتا***

کل خولہ اور حاشر کی منگنی تھی۔ نور کل کے لئے بہت بے تاب تھی۔ اس نے رات میں ہی اپنا اور کینزو کا سوٹ بھی نکال لیا تھا جو انہیں کل پہننا تھا۔ اگلی صبح ایسا لگ رہا تھا جیسے پوری دنیا کی خوشیاں اس ایک گھر میں دستک دینے آئی ہوں۔ نور نے فیروزی رنگ کا لہنگا پہنا تھا اور کینزو نے سفید شلوار قمیض جو اس پر بہت جچ رہا تھا۔ گھر میں مہمان کے نام پر ایک بھی باہر کا انسان موجود نہیں تھا۔ سگائی کی رسم میں گھر کے فرد ہی موجود تھے۔ نور نے دونوں کے لئے اپنی پسند سے رنگ لی تھی۔ سگائی کی رسم اپنے اختتام تک پہنچی۔ کینزو کی نظر بلش کرتی خولہ پر گئی۔ اس کے گلے میں گلٹی ابھری تھی۔ اگر نور اسے نا سمجھاتی تو شاید وہ آج اس کے چہرے پر قوس وقضاہ کے رنگ نہ دیکھ پاتا۔

نور ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑی اپنی جیولری اتار رہی تھی۔ بھٹکتے ہی اس کی نظر کینزو پر گئی۔ وہ بیڈ پر بیٹھا تھا نظریں جھکائے۔ اس کے چہرے سے وہ کچھ پریشان دکھائی دے رہا تھا۔ نور نے نا سمجھی سے چوڑیوں کو کلائی سے جدا کیا اور انہیں ڈریسنگ ٹیبل پر رکھتی اس کے نزدیک آئی۔ وہ اس کے سامنے ہی بیڈ پر بیٹھ گئی۔ اسے ایسا لگا جیسے کینزو کو اس کے بیٹھنے کی بھنک نا لگی ہو۔ وہ کھویا کھویا سا تھا۔

"سب ٹھیک ہے؟"

نور نے ہلکی نرم آواز میں پوچھا۔ وہ چونکا جیسے کسی ٹرانس سے نکلا ہو۔ نور سوالیہ نظریں اس پر گاڑے بیٹھی تھی۔ کینزو نے ایک گہرا سانس لیا۔

"میں نے سالوں سے خولہ کو عزیز سے چھپا کر رکھا اسے اس بات کی بھنک تک لگنے نہیں دی کہ خولہ زندہ ہے۔"

وہ تھکے سے انداز میں بولنا شروع ہوا۔

"مگر آج مجھے ایسا لگ رہا ہے یہ خولہ کے ساتھ زیادتی ہے اور شاید۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

وہ بات کو ادھوری چھوڑتا ہونٹ بینچ گیا۔ نور اس کی بات سمجھ گئی تھی۔

"یہ غلط تو نہیں ہے نا نور؟"

اس نے نور کے ہاتھ پر ہاتھ رکھتے ٹھہرے لہجے میں پوچھا۔

"نہیں۔"

وہ جھکی نظروں سے بس اک لفظ بول پائی۔

کینزو نے اس کے ہاتھ پر دباؤ ڈالا اور تھوڑا آگے ہوتے ہمیشہ کی طرح اسے گلے سے لگا گیا۔ نور اس کے کندھے پر سر رکھے کسی گہری سوچ میں تھی***

یہ گزرے دن اور گزر رہے لمحے کینزو کے لئے بہت خوشگوار تھے۔ دونوں کی سگائی کو ایک مہینہ گزر چکا تھا۔ گھر میں پر سکون سا ماحول تھا جیسے وہاں کبھی ویرانی آئی ہی نا ہو۔ جیسے کبھی اس گھر کے دروازوں پر غم نے دستک دی ہی نا ہو۔ کینزو کو لگنے لگا تھا وہ پورا ہو رہا ہے۔ نور کی بے زبان سی محبت سے۔ جہانزیب کی کلکاریوں سے۔ شائین کی نرم مسکراہٹ سے۔ حاشر کے ساتھ سے اور خولہ کی چہچہاہٹوں سے۔

نور کچن میں تھی جبکہ کینزو اپنے کمرے میں کسی کام کے لئے آیا تھا ابھی اسے آفس کے لئے نکلنا تھا۔اس نے بیڈ کے قریب جھک کر تکیے پر پڑا اپنا والٹ اٹھایا کے قریب ہی پڑا نور کا موبائل بلنک ہوا۔والٹ اٹھاتے اس کی نظریں نور کے موبائل پر گئیں۔اس نے پہلے چند سانئے اس کے موبائل کو دیکھا۔جب سے اس نے موبائل لیا تھا وہ پاکستان علی، سلمہ اور ملیحہ سے جب دل چاہے باتیں کرتی تھی۔پہلے پہل اس کا دل کیا موبائل اٹھا کر دیکھے مگر پھر نا جانے اس کے دل میں کیا سمائی وہ اپنی ہی سوچ پر مسکراتا واپس سیدھا ہوتا والٹ کو اپنے کوٹ کی جیب میں رکھنے لگا۔نور دروازہ کھول کر اندر آئی۔اس کے ہاتھ میں کافی کا کپ تھا۔وہ کینزو کو دیکھ کر ٹھٹھکی۔

"ابھی تم نے مجھ سے کافی بنوائی اور ابھی تم تیار ہو کر آفس جا رہے ہو۔"

اسے تھری پیس سوٹ میں دیکھ وہ منہ بناتی بولی۔

"جا رہا ہوں گیا تو نہیں۔"

کینزو نے مسکرا کر کہتے اس کے ہاتھ سے کافی کا کپ تھاما۔

"تمہارا میسج آیا شاید۔"

کافی کا گھونٹ بھرتے ہی اس نے نور کو بتایا۔

"اچھا بابا کا ہوگا دیکھ لیتے کیا کہہ رہے ہیں۔"

نور نے تکیے کے پاس پڑا موبائل اٹھاتے کہا۔

"دیکھ تو میں لیتا لیکن پھر میری بیوی کہتی مجھے اس پر یقین نہیں ہے اسی لئے میں نے اس کا موبائل چیک کیا۔"

وہ آہ بھر کر کہتا اس کے نزدیک ہی بیڈ پر بیٹھ گیا۔

نور نے موبائل سے نظریں ہٹا کر گھور کر اسے دیکھا۔ جواب میں وہ آنکھ ونک کر گیا۔

"بے شرم۔"

وہ زیرِ لب بڑبڑائی۔ کینزو کی تیز سماعت تک اس کے الفاظ پہنچ چکے تھے۔ کپ کے ہونٹوں سے لگنے سے پہلے اس کے ہونٹ پھیل کر سمٹے تھے۔ وہ خاموشی سے کافی پیتا ساتھ اسے بھی دیکھ رہا تھا۔ وہ موبائل پر نظریں ٹکائے بیٹھی میسج ٹائپ کر رہی تھی۔ کپ خالی

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

کر کے اس نے نور کے نزدیک سے ہوتے اسے بیڈ کے سائیڈ ٹیبل پر رکھا۔اس کے اس طرح پاس سے گزرنے پر نور جلد بازی میں پیچھے ہوئی۔وہ جان بھوج کر اسے تنگ کر رہا تھا۔نور نے گھور کر اسے دیکھا۔وہ ڈھٹائی سے ویسے ہی واپس پلٹا۔

"میں چلتا ہوں۔"

"مجھے تم سے بات کرنی ہے۔"

وہ اپنا کوٹ سیٹ کرتا اٹھا ہی تھا کہ نور کی آواز نے اسے ایک بار پھر بیٹھنے پر مجبور کر دیا۔

"بولو؟"

وہ سوالیہ نظریں اس پر گاڑے پوچھنے لگا۔

"وہ۔"

وہ انگلی مڑوڑتی تزبز ہوئی۔کینزو نے فرصت سے اس کے ہاتھوں کو دیکھا پھر نظریں اٹھا کر اسے۔

"میرے پسندیدہ لکھاری کا ایک نیا ناول آیا ہے۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"اچھا پھر؟"

کینزو نے ہونٹ پھیلا کر پوچھا۔اس بات کو بتاتے ہوئے نور ایسا ردِ عمل کیوں دکھا رہی تھی۔

"پھر کیا مجھے وہ چاہیے۔"

وہ ذرا سا لہجہ تیز کرتی منہ بنا کر بولی۔

"اوکے میں لادوں گا مجھے نام بتا دینا۔"

وہ نرم سے لہجے میں مسکراہٹ چھپا کر بولا۔

"پاکستان سے یہاں لاؤ گے؟"

"ویسے یہاں بھی آسکتا ہے لیکن اگر تم کہو تو تمہیں پاکستان لے چلتا ہوں۔"

"نہیں پاکستان نہیں جانا۔"

وہ جھٹ بولی۔

"پھر یہاں منگوادوں گا۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہ بھی فورن بولا۔

"نہیں مجھے فلحال پاکستان نہیں جانا کہیں اور جانا ہے۔"

بات کے آخر میں وہ ادھر ادھر دیکھنے لگی جیسے کسی کشمکش میں ہو۔

کینزو نے غور سے اسے دیکھا۔

"کہاں جانا ہے؟"

وہ اپنے اندر کی خوشی چھپاتا بولا۔نور اس کے ساتھ اپنی فرمائش پر کہیں جانا چاہتی ہے یہ کینزو کے لئے کسی قیمتی تحفے سے کم نہیں تھا۔

"وہ۔۔مجھے۔۔اسی جگہ مطلب آئی لینڈ پر جانا ہے۔"

وہ اٹک اٹک کر کہتی سر جھکا گئی۔چہرے پر خوشگوار حیرت کے ساتھ اس کے دماغ میں کئی سوچیں بھی آئی تھیں۔

"تم میرے ساتھ آئی لینڈ پر جانا چاہتی ہو؟جہاں تک مجھے یاد ہے آخری بار تم اتنا ڈر گئی تھی کہ تم نے کہا تھا تم دوبارہ وہاں نہیں جاؤ گی؟"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

وہ حیرت ظاہر کرتا سوال کرنے لگا۔

"ہاں تو اب ڈر ختم ہو گیا اور ویسے بھی ہم بس کچھ دن کے لئے جائیں گے۔"

"پر وہاں جا کر کرنا کیا ہے؟"

وہ نا سمجھی سے پوچھنے لگا۔

"بس ہم کچھ دنوں کے لئے جائیں گے میں ناول بھی پڑھ لوں گی اور ٹائم بھی سپینڈ ہو جائے گا۔"

وہ نور کی بات پر حیرت سے اسے دیکھنے لگا مگر مزید حیرت اسے نور کو دیکھ کر ہوئی۔ وہ منہ جھکائے معمولی سا بلش کر رہی تھی۔ کینزو کو شدید حیرت ہوئی لیکن کچھ ہی لمحوں بعد اس کی حیرت خوشی میں تبدیل ہو گئی۔ وہ انتہا کا خوش ہوا تھا۔ نور اس کے ساتھ وقت بتانا چاہتی تھی یہ اس کے لئے ایک حیرت انگیز بات تھی اور نور کے چہرے پر ایسے رنگ دیکھ اسے یقین نہیں آرہا تھا کہ یہ حقیقت ہے۔

"کب جانا ہے؟"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

وہ اسے دیکھتا جیسے کسی ٹرانس میں پوچھنے لگا۔

"جب مرضی۔"

وہ سر جھکائے ہی دھیمی سی آواز میں بولی۔

"اوکے ہم کل ہی نکلیں گے۔"

اس سے اپنی خوشی چھپائے نا چھپی۔نور مسکرا دی۔وہ مسکراتا ہوا کمرے سے نکلا تھا۔سیڑیاں اترتے بھی اس کے چہرے پر مسکراہٹ تھی۔لاؤنج میں بیٹھے تینوں نفوس نے اسے حیرت سے ان کے پاس سے گزرتے اور پھر گھر کی دہلیز پار کرتے دیکھا تھا***

اس بار حاشر اور خولہ انہیں بوٹ پر چھوڑنے آئے تھے۔کہیں نا کہیں وہاں موجود سب لوگوں کو جیری کی بھی شدت سے یاد آئی تھی۔سفر شروع ہوا۔نور بوٹ کے اوپر کھڑی دور تک پھیلے سمندر کو دیکھ رہی تھی اور قریب ہی موجود کینزو اسے۔

"یہ بہت پیارا ہے۔"

وہ چہک کر بولی۔نظر ساتھ کھڑے کینزو پر گئی۔وہ یک ٹک اسے ہی دیکھ رہا تھا۔نور اس

کے دیکھنے پر پزل ہو گئی۔

"ویسے مجھے ایک خیال آرہا ہے۔"

وہ گلا کھنکھارتا سامنے پھیلے سمندر کو دیکھنے لگا۔

"کون سا خیال؟"

"کہیں ایسا تو نہیں تم آئی لینڈ پر جا کر مجھ سے اپنی محبت کا اظہار کرنے والی ہو؟"

وہ بات کے آخر میں ہونٹ سیکڑ کر اسے دیکھنے لگا۔

"میں تم سے کوئی محبت نہیں کرتی۔"

نور نے ایک ادا سے کہتے جیسے جتایا۔

"پر مجھے تو ایسا نہیں لگتا۔"

اس نے نور کا رخ اپنی جانب کیا۔ نور اس کے چھونے پر گھبرا گئی۔ اس کے گال سرخ ہو گئے تھے۔

"مجھے تو ان آنکھوں میں اپنے لئے محبت نظر آتی ہے۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

کینزو نے نور کی آنکھوں میں جھاکا۔نور گھبرا کر نظریں پھیر گئی تھی۔

"کہہ دو یہ جھوٹ ہے۔"

وہ نور کے چہرے کے قریب اپنا چہرہ لایا۔

"نور اس کا ہاتھ ہٹاتی گھبرا کر دور ہوئی اور دیکھتے ہی دیکھتے وہ وہاں سے غائب ہو چکی تھی۔ کینزو جیبوں میں ہاتھ ڈالے کھڑا دلکشی سے مسکرا رہا تھا۔شام کے سائے پھیلنے لگا۔دھیرے دھیرے رات نے اپنا بسیرا کرلیا۔کینزو نیچے آیا تو نور اپنے موبائل میں گیم کھیل رہی تھی۔وہ اس کے قریب ہی لیٹ گیا۔وہ کافی دیر نور کو دیکھتا رہا مگر نور مسلسل موبائل میں لگی تھی۔

"تمہیں یہ موبائل اس لئے نہیں لے کر دیا کے تم ہر وقت اس میں لگی رہو۔"

کینزو نے اس کے ہاتھ سے موبائل کھینچا۔

"واپس دو۔"

نور نے ہاتھ بڑھا کر موبائل پکڑنا چاہا مگر کینزو نے اسے دور کر دیا۔

"جب میں پاس ہوں تو موبائل تم سے دور رہنا چاہیے۔"

وہ سختی سے بولا۔ نور نے جھپٹا مار کر اس کے ہاتھ سے موبائل چھینا۔

"تم دور ہوتے ہی کب ہو۔"

وہ ناک چڑا کر کہتی دوبارہ موبائل میں لگ گئی۔

"تو تم چاہتی ہو میں تم سے دور ہو جاؤ؟"

وہ کہنی کے بل لیٹ کر اسے دیکھنے لگا۔

"میں نے ایسا کب کہا۔"

نور نے سر جھٹکا۔ ہاتھ موبائل پر چل رہے تھے۔

کینزو چند لمحے اسے دیکھتا رہا۔ اس کا بس نہیں چل رہا تھا نور کا موبائل لے کر سمندر میں پھینک دے۔

"تم موبائل رکھو گی یا نہیں؟"

اس نے آخری بار پوچھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"نہیں۔"

وہ مختصر بولی۔

"ویسے مجھے یاد آیا میں تو یہاں نیچے ہوں تو اوپر بوٹ کون چلا رہا ہو گا۔"

وہ یک دم سیدھا ہوا۔ نور نے چونک کر اسے دیکھا۔

"کیا مطلب؟"

"مطلب یہ کے اگر ابھی میں نے اوپر جا کر بوٹ کا رخ نہیں دیکھا تو ہو سکتا ہے ہم سمندر میں بھٹک جائیں۔"

"ت۔۔ تو تم جاؤ۔"

وہ فورن سے پہلے موبائل سائیڈ پر کیا۔

"میں تو نہیں جاؤں گا۔"

وہ سر کے نیچے دونوں ہاتھ رکھتا لیٹ گیا۔

"کیوں؟"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

نور نے پریشانی سے پوچھا۔

"جب تک تم اپنا موبائل رکھ کر میرے ساتھ نہیں آتی تب تک میں اوپر نہیں جاؤں گا۔"

وہ اطمینان سے بولا۔ نور نے فورن سے پہلے اپنا موبائل دور پھینکا اور اس کے ساتھ اوپر جانے کے لئے کھڑی ہو گئی۔ کینزو اپنی مسکراہٹ چھپاتا اس کو لے کر اوپر آ گیا۔ اوپر آ کر نور مبہوت سی آسمان کو دیکھنے لگی۔ دور تک دیکھنے پر صرف سمندر کی لہریں اور ان لہروں پر ٹمٹماتے تارے نظر آ رہے تھے۔ ایسا لگ رہا تھا سمندر اور آسمان ایک ہیں۔ وہ نظارہ بے انتہا خوبصورت اور دل کو چھو لینے والا تھا۔ نور نے ساتھ کھڑے کینزو کے بازو کو پکڑ لیا۔ کینزو نے گردن گھما کر اسے دیکھا۔ نور کا چہرہ خوشی سے دمک رہا تھا۔ اوپر ٹھنڈی اور تیز ہوا چل رہی تھی۔ نور کے کیچر میں جھکڑے بال اڑ کر کبھی اس کے منہ پر آنے لگتے تو کبھی پیچھے کی سمت اڑنے لگتے۔ نا جانے کتنے ہی لمحے وہ خوبصورت نظارہ دیکھتی رہی اور کینزو اسے۔ کینزو کی نظروں کا احساس ہوتے ہی نور نے اسے دیکھا اور فورن سے پہلے نظریں جھکا لی۔ کینزو نے مدہم مسکراہٹ کے ساتھ اس کی گردن میں ہاتھ ڈال کر اس کا سر اپنے سینے

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

پر رکھا اور اسے اپنی آغوش میں لے گیا۔ نور نے بھی اپنے بازو اس کے گرد باندھ دیے تھے۔ وہ ایک مکمّل نظارہ تھا***

نور کسمسا کر اٹھی۔ بوٹ آج پھر کنارے پر کھڑی تھی۔ نور بوٹ سے باہر نکلی۔ وہی خوبصورت منظر۔ وہی دلکش سمندر کی لہریں اور وہی زندگی کا ساتھی۔ نور نے ایک بھرپور اور لمبی انگڑائی لی۔ وہ چل کر گھر کے بلکل سامنے آکر کھڑی ہو گئی۔ نور سمندر کی خوبصورتی کو نہار رہی تھی۔

"گڈ مارننگ۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

پیچھے سے آئی کینزو کی آواز پر وہ پلٹی۔ وہ جیبوں میں ہاتھ ڈالے کھڑا مسکرا کر اسے دیکھ رہا تھا۔ وہ آج کل کچھ زیادہ ہی مسکرانے لگا تھا۔

"مارننگ۔"

نور نے کھل کر کہا اور واپس سے سمندر کو دیکھنے لگی۔ لہریں اٹھی کنارے پر آتی اور پھر پلٹ جاتی۔

"سارا دن سمندر دیکھنے کا ارادہ ہے کیا؟"

نور کے کافی دیر تک وہاں سے نا ہلنے پر کینزو نے آئی برو ابکا کر پوچھا۔

"تو کیا تمہیں دیکھوں؟"

نور نے رخ موڑتے سوال کے بدلے سوال کیا۔

"ہاں ویسے بھی کوئی حرج نہیں ہے تم دیکھ سکتی ہو مجھے۔"

وہ کندھے اچکا کر بولا۔

"ساری زندگی تمہیں ہی تو دیکھنا ہے ابھی فلحال سمندر دیکھنے دو۔"

نور واپس سے سمندر کی خوبصورتی میں کھو گئی۔ وہ نہیں جانتی تھی وہ اس کے ساتھ کی باتیں کر کے اسے کس قدر خوشی پہنچانے کا باعث بنتی تھی۔ کینزو کے لئے اس سے زیادہ خوبصورت دن کی شروعات کیا ہو سکتی تھی۔ سارا دن نور نے لائبریری میں کتابوں کے بیچ گزارا۔ پورے دن میں اس کا کینزو سے ایک دو بار ہی سامنا ہوا تھا۔ کینزو بس خود پر ضبط کئے بیٹھا تھا۔ اسے افسوس ہو رہا تھا کہ کاش نور کے ساتھ یہاں آنے سے پہلے وہ اس گھر میں

رکھی ساری کتابیں پانی میں بہا دیتا۔ آخر نور کتابوں سے دل بھرتی لائبریری سے باہر نکلی۔ کینزو کچن میں تھا۔ وہ کچن کے دروازے میں آ کر کھڑی ہو گئی۔ وہ کٹنگ بورڈ پر ہاتھ چلا رہا تھا۔ نور نے ایک گہری سانس لی اور یک ٹک اسے دیکھنے لگی۔ اس کے پیشانی پر بکھرے بال اسے اس وقت بہت دلکش بنا رہے تھے۔ کینزو نے اس کی موجودگی کا احساس کرتے گردن موڑ کر دیکھا۔ نور لمحے سے پہلے سیدھی ہوئی تھی۔

"کیا بات کچھ زیادہ ہی پیار الگ رہا ہوں؟"

وہ ہونٹ سیکڑ کر بولا۔

"نہیں تو میں تو بس تمہارے ہاتھ کی صفائی دیکھ رہی تھی۔"

نور کا اشارہ اس کے کام کی اور تھا۔ وہ چلتی ہوئی اس کے نزدیک آئی۔

"میں کچھ مدد کرواؤں؟"

نور نے سرسری سا پوچھا۔

"ہاں۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"کون سی؟"

"تم بس مجھے یہاں کھڑی ہو کر دیکھتی رہو۔"

نور نے گھور کر اسے دیکھا۔

"اتنا آسان کام تو دیا ہے۔"

وہ معصومیت سے بولا۔ وہ نور کے ساتھ پھر سے جینے لگا تھا۔ اس کا لہجہ بدلنے لگا تھا۔ اس کے اندر دفن انسان اب باہر نکل رہا تھا۔ نور خاموشی سے اسے دیکھنے لگی۔ اس نے پہلے کبھی کینزو کے یہ انداز دیکھے تھے۔ وہ کتنا مکمل لگتا تھا یوں بات کرتے ہوئے۔ اسے دیکھ کر کوئی کہہ ہی نہیں سکتا تھا یہ انسان کسی کے لئے درندہ بھی بن چکا ہے۔

"ماشاءاللہ بول دو کہیں نظر نا لگ جائے۔"

کینزو کی آواز پر وہ ہوش کی دنیا میں واپس آئی۔ نور پزل ہوتی ادھر ادھر دیکھنے لگی۔ کینزو کن اکھیوں سے اسے دیکھ رہا تھا۔

"کھانا کمرے میں ہی لے آنا۔"

جب کچھ نا سوجھا تو وہ تیزی سے کہتی کچن سے جانے لگی۔

"تم مدد نہیں کرواؤ گی؟"

اس نے صدمے سے پوچھا۔

"نہیں۔"

وہ مختصر کہتی کچن سے نکل گئی۔ کینزو چند لمحے خالی دروازے کو دیکھتا رہا پھر سر جھٹک کر مسکراتا ہوا دوبارہ سے کٹنگ بوڈ پر ہاتھ چلانے لگا۔ نور کمرے میں بنی کھڑکی کے سامنے کھڑی یک ٹک سمندر کو دیکھ رہی تھی۔ پچھلی بار یہ سمندر کتنا پیرا ہوا تھا مگر اس بار باہر گہرا سکوت چھایا ہوا تھا۔ نور کی ویران آنکھیں سمندر سے ہوتی سامنے چاند پر ٹک گئی۔ ایسا لگ رہا تھا ان آنکھوں میں بہت کچھ چھپا ہے۔ ایسے جیسے وہ ڈسٹرب ہو۔ وہ اس کے نزدیک آیا اور اسے اپنے حصار میں لے گیا۔ نور نے چونک کر گردن موڑی۔ کینزو نے اس کے کندھے پر اپنی ٹھوڑی رکھ دی۔ نور نے اپنے پیٹ پر بندھے اس کے بازو پر اپنا ہاتھ رکھا۔

"کیا ہوا تم سوئی نہیں؟"

وہ سرگوشی بھرے لہجے میں بولا۔ نور عموماً اس وقت تک سو چکی ہوتی تھی۔

"نہیں بس سونے ہی لگی تھی۔"

وہ زبردستی مسکرا کر بولی۔ کینزو نے اس کا رخ اپنی طرف کیا۔ وہ اس کی آنکھوں میں دیکھ رہا تھا۔ اس کے یوں دیکھنے پر نور نا چاہتے ہوئے بھی نظریں چرا گئی۔

"تم ٹھیک ہو؟"

وہ تھوڑا فکر مند ہوا۔

"میں ٹھیک ہوں۔"

آنکھیں اس کا ساتھ نہیں دے رہی تھیں۔ کینزو جانچتی نظروں سے اسے دیکھنے لگا۔

"تم فکر مت کرو اس بار سمندر میں طوفان نہیں آئے گا اس مہینے سمندر میں طوفان بہت کم آتے ہیں۔"

کینزو نے اپنی سوچ کے بابت اسے سمجھایا۔

"تم ساتھ ہو تو مجھے کس چیز کا ڈر۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہ دھیرے سے کہتی مسکرائی۔ آنکھوں میں جیسے کچھ چمکا ہو۔ کینزو بے یقین سا اسے دیکھ رہا تھا اور اگلے ہی پل وہ اسے سینے سے لگا گیا۔ نور کی آنکھیں نم تھیں۔ اس نے اس کے سینے سے لگے ہی اپنی آنکھوں میں آیا پانی صاف کیا۔ کینزو اسے خود میں بھینچے خود کو سکون پہنچا رہا تھا۔

"مجھے نیند آ رہی ہے۔"

نور نے اس کے سینے سے لگے ہی سر اٹھا کر اسے دیکھا۔ کینزو نے اس کی پیشانی پر اپنا لمس چھوڑتے اسے آزاد کر دیا۔ نور سونے کی غرض سے بستر کی جانب بڑھ گئی۔ کینزو گہری نظروں سے اسے بستر پر لیٹتا دیکھ رہا تھا۔ اک پل اس نے نظریں موڑ کر کھڑکی کے پار سمندر کو دیکھا اور اگلے ہی پل چلتا ہوا آ کر نور کے مقابل لیٹ گیا۔ نور نے اس کے سینے پر سر رکھ گئی۔ کینزو نے اس کے گرد بازو باندھ کر اسے اپنے حصار میں قید کر لیا۔ کمرے میں نیم اندھیرا تھا۔ کھڑکی سے آتی چاند کی روشنی میں کمرے کا منظر تھوڑا بہت دکھائی دے رہا تھا۔ بستر پر لیٹے دونوں نفوسوں میں سے ایک کی آنکھیں کھلی تھیں اور دوسرا گہری

نیند میں تھا***

رات کے کسی پہر کینزو کے کانوں میں عجیب سا شور پڑا جیسے کوئی چیز پانی کو چیرتی ہوئی آگے بڑھ رہی ہو۔وہ ذرا سا کسمسایا۔آواز قریب سے قریب تر ہوتی جا رہی تھی۔اس نے جھٹ آنکھیں کھولی۔وہ اتنا بے خبر کیسے سو سکتا تھا۔نور کروٹ کے بل لیٹی تھی۔کینزو نے اک نظر اسے دیکھا اور اگلے ہی پل تیزی سے بیڈ سے اتر کر کھڑکی کے پاس آیا۔اس نے کھڑکی کی اوٹ میں ہو کر باہر کا منظر دیکھا۔سمندر پر ایک ساتھ کئی بوٹز تیزی سے ان کی اور بڑھ رہی تھی۔کینزو کو لمحہ نہیں لگا یہ جاننے میں کہ وہ کون لوگ ہیں۔بوٹز پر موجود پولیس کارندوں کے ہاتھ میں بڑی بڑی لائیٹس تھیں جو لمحہ لمحہ چاروں اور گھوم رہی تھیں۔تیز روشنی کے کھڑکی پر پڑتے ہی وہ فورن سائیڈ پر ہوا۔اس نے روشنی کے گزرتے ہی کھڑکی جھٹ بند کر دی۔وہ پریشان سا واپس بیڈ کے پاس آیا۔اسے سمجھ نہیں آ رہی تھی وہ کیا کرے۔اس کے پاس اپنے بچاؤ کے لئے کوئی اسلحہ بھی موجود نہیں تھا۔وہ یہاں تھا یہ بات ان کے سوا کسی کو نہیں پتا تھی پھر رات ک اس پہر یہ سب کیسے اور کیا ہو رہا تھا۔وہ پیشانی

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

مسلتا تیز تیز چکر کاٹنے لگا۔بوٹ کے انجن بند ہو گئے۔یک دم جیسے جان لیوا سناٹا چھا گیا ہو۔کینزو کی نظر نور پر پڑی۔وہ آنکھیں پھاڑے ڈر کے مارے اسے دیکھ رہی تھی۔وہ تیزی سے اس کی اور لپکا۔

"میری بات سنو نور۔"

کینزو اس کے سامنے بیٹھ گیا۔دھیرے دھیرے قدموں کی آواز نزدیک آنے لگی۔

"نور ڈرنا مت ہمت رکھنا میرے ہوتے ہوئے تمہیں کچھ نہیں ہو سکتا۔"

وہ لفظوں کو تیز تیز ادا کر رہا تھا۔نور خوف زدہ آنکھوں سے اسے دیکھ رہی تھی۔

"تم گھر سے باہر مت نکلنا کسی بھی صورت او کے؟"

نور تک ٹک اسے دیکھ رہی تھی۔

"نور تم میری بات سمجھ رہی ہو؟"

کینزو نے اسے کندھوں سے پکڑ کر ہلایا۔نور نے تھوک نگلتے سر کو جنبش دی۔

"گڈ۔"

وہ اٹھا اس کی پیشانی پر بوسہ دیا اور تیزی سے دروازے کی جانب بڑھا۔ قدموں کی آوازیں تھم گئی تھیں۔ وہ رکا۔ مڑ کر نور کو دیکھا۔ وہ ویسے ہی بیٹھی تھی۔ وہ ہمت بھری مسکان پاس کرتا دروازے کے پاس گھم ہو گیا۔ اس کے جاتے ہی نور کی آنکھیں چھلک پڑی تھیں۔ وہ احتیاط سے گھر کی چھت پر آیا۔ اس نے فرار کے لئے راہیں تلاش کرنی چاہی۔ نظریں آس پاس گھومی اور وہ ٹھٹھک گیا۔ گھر کو ہی نہیں پورے آئی لینڈ کو چاروں طرف سے گھیرا گیا تھا۔ وہ کندھے ڈھیلے چھوڑ گیا مگر نہیں اسے عقل اور ہمت سے کام لینا تھا۔ وہ پھرتی سے واپس نیچے آیا۔ کمرے میں قدم رکھتے ہی اسے دھچکا لگا تھا۔ نور وہاں نہیں تھی۔ وہ اسے ابھی تو وہیں چھوڑ کر گیا تھا۔ اب سہی معنوں میں کینزو کی روح فنا ہوئی تھی۔ وہ بنا وقت گنوائے باہر ڈورا۔ گھر کا مین دروازہ کھلا تھا۔ اس نے قدم باہر رکھا۔ پھر دوسرا قدم اور دیکھتے ہی دیکھتے وہ پورا کا پورا باہر نکل آیا۔ اس کے باہر نکلتے ہی آنکھوں کو چندیا دینے والی روشنیاں اس کی جانب اٹھی۔ بے شمار لائٹیں اسے آنکھوں پر ہاتھ رکھنے پر مجبور کر گئی تھیں۔ چند لمحوں بعد روشنیاں مدہم پڑی۔ کینزو نے سامنے دیکھنے کی کوشش کی مگر اس کی

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

آنکھوں چندیا گئی تھیں۔اسے سامنے کا منظر سہی سے دکھائی نہیں دے رہا تھا صرف ایک سفید گولہ سا تھا۔قدموں میں حرکت ہوئی۔ارد گرد کھڑی سینکڑوں کی تعداد میں موجود پولیس کے ہاتھ میں رائفلز تھیں۔کوئی اس کے قریب آیا۔رائیفل کی نالی اس کے سر سے ٹچ ہوئی۔وہ وہی تھم گیا۔کسی نے اس کے دائیں گھٹنے پر پیچھے سے وار کیا تھا۔وہ لڑکھڑا کر گھٹنا زمین پر ٹکا گیا۔پھر دوسرے گھٹنے پر بھی ویسے ہی وار ہوا۔وہ گھٹنوں کے بل زمین پر گرا تھا۔وہ بس پلک جھپک جھپک کر نور کو ڈھونڈنے کی کوشش کر رہا تھا مگر آنکھوں کے آگے بنا وہ سفید گولہ ابھی بھی ویسے ہی تھا۔کینزو نے کئی بار پلک جھپک کر دیکھنے کی کوشش کی۔آخر مشقت رنگ لائی۔آنکھوں کے آگے وہ سفید گولہ ہٹا۔پہلی نظر سامنے گئی۔سامنے کھڑے وجود کو دیکھ وہ ٹھٹھکا۔وہ عزیز تھا۔کینزو کے چہرے پر حیرت در آئی اور دیکھتے ہی دیکھتے حیرت کی جگہ غصّے نے لے لی۔اس سے پہلے وہ نور کو ڈھونڈنے کے لئے نظریں گھماتا کسی نے اس کے سر پر رائیفل سے وار کیا۔یک دم سب کچھ گھوم کر رہ گیا۔وہ کراہ اٹھا۔اس نے سر جھٹک جھٹک کر خود کو بیہوش ہونے سے روکنے کی

کوشش کی۔وہ کامیاب رہا۔بے چین نظریں چاروں اور گھومی مگر نور کہیں دکھائی نہیں دی۔نظریں واپس عزیز پر ٹک گئی۔کینزو کو لگا اس نے کچھ غلط دیکھا ہے۔اس نے سر جھٹک کر خود کو یقین دلانا چاہا مگر وہ حقیقت تھی۔نور عزیز کے پیچھے سے نکل کر اب اس کے مقابل کھڑی تھی۔

"نور۔"

وہ سرگوشی میں کہتا کھڑا ہونے لگا مگر اس بار وار ٹانگ پر ہوا تھا۔وہ لڑکھڑا کر گرا۔اس کی نظریں سامنے کی جانب گئیں۔نور بے تاثر چہرہ لئے اسے دیکھ رہی تھی۔کینزو نے پلک جھپک کر بے یقینی سے اس کے چہرے کو دیکھا۔نور کا چہرہ سپاٹ تھا۔کسی نے اس کے دونوں ہاتھوں کو پیچھے کی جانب موڑتے انہیں ہتھکڑی میں قید کیا تھا۔وہ صدماتی کیفیت میں سامنے کھڑی نور کو دیکھ رہا تھا۔اس کی نیلی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں۔نور سے اک لمحہ نظر ہٹ کر ساتھ کھڑے عزیز پر گئی۔اس کے لبوں پر فتح بھری مسکراہٹ تھی۔دو آدمیوں نے اسے بازوؤں سے پکڑ کر کھڑا کیا۔وہ ٹرانس کی کیفیت میں کھڑا ہوا۔نظریں

نور پر تھیں۔ نور نظریں چرا گئی۔ کینزو ابراہیم پورا کا پورا زمین میں دھنس چکا تھا۔ اسے یقین نہیں آرہا تھا۔ سب جیسے خواب سا تھا۔ وہ اسے گھسیٹ کر بوٹ پر لے جا رہے تھے۔ کینزو ان کے ساتھ کھنچتا چلا جا رہا تھا۔ وہ چہرہ موڑ موڑ کر پیچھے کھڑی نور کو دیکھ رہا تھا۔ اس کی نیلی آنکھوں میں کرب کے آثار تھے۔ اسے بوٹ پر بیٹھایا گیا۔ بوٹ پر بیٹھتے ہی ایک بار پھر اس کے سر پر وار کیا گیا تھا۔ وہ منہ کے بل بوٹ پر گرا۔ نور وہیں کھڑی ہل گئی تھی۔ وہ بوٹ پر بیہوش پڑا تھا۔ ہتھکڑی میں جھکڑے ہاتھوں کا رخ آسمان کی اور تھا۔ نور العین حیدر نے ایک بار پھر کینزو ابراہیم کو دھوکہ دے دیا تھا۔ پولیس کے کارندے واپسی کے سفر کے لئے روانہ ہونے لگے۔ بوٹ لمحہ لمحہ دور جا رہی تھی۔ شور پل پل گھٹتا جا رہا تھا۔ بوٹ کے نظروں سے اوجھل ہوتے ہی نور کی آنکھیں چھلک پڑی۔ عزیز جیبوں میں ہاتھ ڈالے کھڑا نظروں سے اوجھل ہوتی بوٹ کو دیکھ رہا تھا۔ نور کی سسکی اس کے کانوں سے ٹکرائی۔ عزیز نے چونک کر پیچھے دیکھا۔ وہ زمین پر گھٹنوں کے بل گری سسک سسک کر رو رہی تھی۔ عزیز بنا کسی تاثر کے اسے دیکھ رہا تھا۔ وہ منہ پر ہاتھ رکھے اپنی

چیخوں کا گلا گھونٹ رہی تھی۔ کہانی یوں پلٹ جائے گی کسی کے گھمان میں نہیں تھا۔ نور کا جسم زلزلوں کی زد میں تھا۔ کینزو کی بے یقین آنکھیں بار بار اس پر اپنا اثر چھوڑ رہی تھیں۔ وہ دل پر ہاتھ رکھ کر تڑپ تڑپ کر رو رہی تھی۔ آخر اس نے ایسا کیوں کیا تھا؟ کیا اسے کینزو ابراہیم سے محبت نہیں ہوئی تھی؟ کیا اسے اس پر یقین نہیں آیا تھا؟ ایسی کیا وجہ بنی تھی جو ایک بار پھر اسے کینزو کو دھوکہ دینے پر مجبور کر گئی تھی؟ عزیز نے پاس کھڑے آفیسر کو اشارہ کیا۔ آفیسر اشارہ سمجھتا سر ہلا کر سمندر پر کھڑی بوٹ کی اور بڑھ گیا۔ انہیں واپس جانا تھا اک نئی کہانی بننے ***

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

دروازہ کھلا وہ شان بے نیازی سے اندر داخل ہوا پیچھے ہی ایک دوسرا آفیسر بھی تھا۔ عزیز نے کرسی سمبھالی۔ وہ سر جھکائے بیٹھا تھا۔ سر کے بال خون جمنے کی وجہ سے آپس میں چپک چکے تھے۔ اس کا چہرہ اور گردن جھکی ہوئی تھی۔ وہ نیم بیہوشی میں تھا۔ ایسا لگ رہا تھا وہ ایک جگہ جم چکا ہے مگر سانس لیتے ہی اس کے وجود میں جو حرکت ہوتی وہی اس کے ہوش میں ہونے کی گواہ تھی۔ عزیز کرسی سے ٹیک لگائے ایک ہاتھ ٹھوڑی تلے سجائے بیٹھا بہت غور

سے اسے دیکھ رہا تھا یا شاید لطف لے رہا تھا۔اس نے آفیسر کو اشارہ کیا۔آفیسر نے اسے بالوں سے پکڑے اس کا جھکا چہرہ اٹھایا۔عزیز نے ٹیبل پر پڑا پانی کا گلاس اٹھا کر اس کے منہ پر دے مارا۔وہ جیسے یک دم ہوش میں آیا۔منہ کھولے گہرا سانس لیتے اس نے خود کو ڈھیلا چھوڑ دیا۔آفیسر نے اس کے بال چھوڑ دیے۔اس کی گردن پھر سے جھک گئی مگر اس بار وہ مکمل ہوش میں تھا۔عزیز نے آفیسر کو کمرے سے باہر بھیج دیا۔اب کمرے میں وہ تھا اور کینزو۔دونوں کے درمیان ایک چھوٹے سائز کا ٹیبل پڑا تھا۔

"کیسے ہو بڑے بھائی؟"

عزیز نے سلسلہ کلام جوڑتے آئی برو ابکایا۔دوسری جانب سے کوئی جواب نہیں آیا۔

"یہی سوچ رہے ہو گے یہ سب کیسے اور کیا ہو گیا۔"

وہ کرسی سے ٹیک چھوڑ گیا۔

"دل تو تھا کہ تم سے سیدھا پاکستان میں ملاقات کروں مگر پھر سوچا اک بار ملاقات کر کے تمہارے بے چین دل کو راحت میسر کر دوں۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

انداز پراسرار تھا۔اس کے وجود میں کوئی جنبش نہیں ہوئی۔

"میں سمجھ سکتا ہوں جو تم محسوس کر رہے ہو مجھے بھی بہت افسوس ہے نور نے تمہیں پھر سے دھوکہ دے دیا چچ چچ چچ۔"

عزیز نے تاسف سے کہتے سر دائیں بائیں مارا۔

"مگر ایک حقیقت بتاؤں۔"

اس کی آنکھوں میں چمک در آئی۔

"نور نے تمہیں دھوکہ نہیں دیا تمہارا سودا کیا ہے۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ہونٹوں پر بڑی زہریلی مسکراہٹ تھی۔اس بار اس کے وجود میں حرکت پیدا ہوئی۔اس کی جھکی گردن اٹھی۔نظریں سامنے بیٹھے عزیز پر گئیں۔اس کے چہرے پر جگہ جگہ خون کے دھبے لگے تھے۔دائیں کنپٹی کے قریب خون کی ایک لمبی لکیر جم چکی تھی۔اس کی آنکھوں میں نا سمجھی تھی۔عزیز کی مسکراہٹ گہری ہو گئی۔

"نور العین حیدر نے کینزو ابراہیم کا سودا کیا ہے۔"

کمرے میں اس کی طنزیہ ہنسی گونج گئی۔ کینزو کی نیلی آنکھوں میں کچھ ابھرا تھا۔

"تم جانتے ہو اس نے کس کے ساتھ تمہارا سودا کیا ہے؟"

عزیز نے دونوں ہاتھوں کو سامنے ٹیبل پر رکھا۔ وہ تھوڑا آگے جھکا۔ کینزو خاموش رہا مگر اس کی آنکھوں میں بے چینی در آئی تھی۔

"اپنے بھائی رجب کے ساتھ۔"

نیلی آنکھیں حیرت سے پھیل گئی۔ کالی آنکھوں میں چنگاریاں تھیں۔ کمرے میں چند لمحے خاموشی چھا گئی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"یس مائی ڈیئر برادر نور نے رجب کے بدلے تمہیں مجھے دیا ہے۔"

کینزو نے کچھ کہنے کی کوشش کی مگر لفظوں نے ساتھ نہیں دیا۔

"تم سوچ رہے ہو گے وہ تو مر چکا ہے پھر یہ سب کیسے۔"

لہجہ پر اسرار تھا۔

"تمہیں کیا لگتا ہے عزیز ابراہیم بیوقوف ہے۔"

وہ قہقہہ لگا کر ہنسا۔

"عزیز ابراہیم ہمیشہ پلان بی اپنے ساتھ رکھتا ہے۔"

اس نے رک کر بڑے تحمل سے اسے دیکھا۔ کینزو کی نظریں سامنے ٹیبل پر تھیں۔

"چلو شروع سے بتاتا ہوں۔"

وہ گلہ کھنکھار تھوڑا سیدھا ہوا۔

"یہ سب تب سے پلان ہو رہا تھا جب سے تم پاکستان آئے تھے تمہارا نور کے ارد گرد گھومنا اس کے لئے گفٹس بھیجنا اس کی حفاظت کرنا۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہ ہر لفظ ٹھہر ٹھہر کر ادا کر رہا تھا۔

"شک تو مجھے تھا ہی لیکن ساتھ یہ سوچ بھی کہ اگر اب کچھ نہیں کیا اور تم ہاتھ سے نکل گئے تو، پھر میں نے پلان بنایا اور ساتھ پلان بی بھی مگر فرق صرف اتنا تھا کہ میں نے پہلے پلان بی کو ترتیب دیا پھر پلان اے کو۔"

وہ شیطانیت سے بولا۔

کینزو کی نظریں پھر سے اس کے چہرے پر گڑ چکی تھیں۔

"رجب عرف ربیع کا کبھی ایکسیڈنٹ ہوا ہی نہیں نا ہی وہ مرا۔"

کینزو نے نا سمجھی سے سر کو ہلکا سا جھٹکا۔

"یہ سب میرے پلان کا حصہ تھا۔"

اس وقت وہ کسی شیطان سے کم نہیں لگ رہا تھا۔ کینزو جبڑے بینچ گیا۔

"ہاں بس نور کو اس بات کا نہیں پتا تھا کہ اس کا اک لوتا بھائی مرا نہیں بلکہ زندہ ہے۔"

وہ ایک بار پھر کرسی سے پُشت ٹکا گیا۔ کینزو کو جھٹکے پر جھٹکا مل رہا تھا۔

"میں نے ربیع کو اسی دن کے لئے اپنے پاس سمبھال کر رکھا تھا تاکہ کبھی اگر نور اپنے فیصلے سے مکر جائے تو میں اس کے بھائی کو ہتھیار بنا کر استعمال کر سکوں اور میں نے وہ کیا۔"

وہ شاطرانہ مسکرایا۔

"میں نے ربیع کو اٹھوایا اور ایک لاوارث لاش کو اس کی شناخت دے کر اسے دنیا کی نظروں

میں مار دیا۔"

کتنا شیطان صفت انسان تھا وہ کینزو کو آج اندازہ ہوا تھا۔

"نور نے تم میں اور اپنے بھائی میں سے اپنے بھائی کو چنا۔"

وہ کرب سے آنکھیں مینچ گیا۔

"وہ اپنے بھائی کو پانے کے لئے کسی بھی حد تک جا سکتی تھی اور وہ حد یہ ہے۔"

عزیز بات کے آخر میں کندھے اچکا گیا۔

"اس نے تمہارے خلاف گواہی دی کہ تم اسے زبردستی اپنے ساتھ بینکاک لائے اب تم سوچ رہے ہو گے کہ وہ گھر سے نکلی کب۔"

نیلی آنکھوں میں سرخی گھلنے لگی تھی۔

"پاکستان میں اس کے منہ بولے ماں باپ اور اس کی دوست ملیحہ کابیان میں پہلے ہی لے چکا تھا پیچھے نور کا بیان باقی تھا اور وہ کام موبائل نے کر دیا۔"

کینزو کے دماغ کی رگیں تن گئی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"اس نے موبائل کے زریعے یہ پیغام مجھ تک پہنچایا اور میں نے بینکاک پولیس تک اور بس یہی نہیں اس نے تمہارے پرانے گھر کے اس تہہ خانے کا پتا بھی مجھے دیا جس میں تم اپنے کرائم سرانجام دیتے تھے۔"

کینزو نے سر جھٹکا۔اس کے لبوں پر مسکراہٹ آئی پھر وہ لب بینچ گیا۔

"میں وہ پتا بینکاک پولیس کو دیا اور یوں تم گناہگار ثابت ہوگئے اب کل نور تمہارے خلاف بیان ریکارڈ کروائے گی اور اس کے بعد بینکاک پولیس اسے واپس بھیج دے گی مگر۔"

وہ رکا۔ کینزو نے مٹھیاں بینچ لی۔اگلی بات وہ جانتا تھا۔

"تم سے خلاء لینے کے بعد۔"

نیلی آنکھوں میں طوفان برپا ہو گیا۔اس نے کھاجانے والی نظروں سے عزیز کو گھورا تھا۔

"وہ کل تمہارے خلاف اپنا بیان ریکارڈ کروا کر خلاء کے پیپر پر سائن کرنے کے بعد پاکستان چلی جائے گی نور کا قصّہ تمہاری زندگی سے مکمل طور پر ختم ہو جائے گا۔"

وہ خود کو ڈھیلا چھوڑ گیا۔ آنکھوں کی سرخی زائل ہونے لگی۔ تنی ہوئی رگیں ماس کے پیچھے

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

کہیں غائب ہو گئی۔

"دشمن کی نظر میں آؤ تو پہلے آنکھیں اندھی کرو پھر زبان خاموش۔"

وہ کرسی چھوڑ گیا۔

"آخری ملاقات پاکستان میں ہو گی۔"

وہ کوٹ کا کھلا بٹن بند کرتا بولا۔اس نے آخری کیوں کہا تھا کینز وجانتا تھا۔عزیز ایک بار پھر فتح بھری مسکراہٹ اس کی اور اچھالتا کمرے سے نکل گیا۔

اس کا اٹھا سر پھر سے جھک گیا۔آنکھ کے کونے سے ایک آنسو نکل کر خون کی لکیر کو پار کرتا اس کی گردن پر بہہ گیا۔اتنا بڑا دھوکہ دیا گیا تھا اسے۔ایک بار پھر وہ سالوں پیچھے کہیں اپنے بچپن میں چلا گیا تھا۔وہی نفرت،وہی ناقدری اور وہی لاوارث پن۔اس نے سختی سے آنکھیں مینچ لی۔نور کا چہرہ اس کی باتیں اس کے دماغ پر ہتھوڑے برسا رہی تھیں۔وہ دانتوں کو سختی سے آپس میں جوڑے ہوئے تھا۔اس کے اندر کا انسان پھر سے مرنے لگا تھا۔کینز وابراہیم پھر سے مارٹن ہنٹر بننے لگا تھا۔اگر اس بار وہ بچ جاتا تو شاید محبت اور عشق

بھی اس کی آگ کو ٹھنڈا نا کر پاتے۔

وہ ایک گہرا سانس لیتا گردن پیچھے گرا گیا۔اب اس کا چہرہ چھت کی اور تھا اور اس کی آنکھوں میں نور کا عکس۔

مجھے شوق تھا تیرے ساتھ کا، جو نا مل سکا چلو خیر ہے۔

میری زندگی بھی گزر گئی، تو بھی جا چکا چلو خیر ہے۔

یہ جو بے بسی ہے چار سُو، اور الجھے الجھے سے طور ہیں، تجھے سب خبر ہے مگر تو کیوں؟ نا سمجھ سکا چلو خیر ہے۔

کبھی تم کو ضد تھی کے میں ملوں، کبھی میں بضد تھا کہ تو ملے۔

یونہی دھیرے دھیرے ختم ہوا، یہ بھی سلسلا چلو خیر ہے ***

نور فون رکھ کر پلٹی ہی تھی کے فون دوبارہ بجنے لگا۔اس نے غصے سے پیر کر فون اٹھا کر کان سے لگایا۔

"مس نور اگر آپ کو اپنے بھائی اور کینزو میں سے کسی ایک کو چننا پڑے تو آپ کیسے چنے

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

گی؟"

نور کے کسی ردِ عمل سے پہلے ہی عزیز کی بھرپور اطمینان میں ڈوبی آواز اسے ساکت کر گئی۔

"کیا مطلب ہے اس بات کا؟"

اس کے لہجے میں خوف در آیا تھا۔ دل زور زور سے دھڑکنے لگا تھا۔

"مطلب یہ کہ مس نور آپ کا بھائی رجب حیدر زندہ ہے اور میری قید میں ہے۔"

عزیز کے الفاظ اسے صدمے میں مبتلا کر گئے تھے۔ فون اس کے ہاتھ سے چھوٹتے چھوٹتے بچا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"ی۔۔یہ کیا۔۔ بک۔۔ بکواس ہے۔"

زبان کے ساتھ اس کے ہاتھ میں لرزش کر رہے تھے۔

"کتنی خوبصورت بکواس ہے نا مس نور۔"

لہجہ مزاقیہ تھا۔

"میرا بھائی۔"

وہ کچھ کہتے کہتے رکی۔

"آپ کا بھائی میرے پاس ہے زندہ سلامت اگر آپ کو وہ چاہیے تو وہی کرنا پڑے گا جو میں کہوں گا۔"

"کیا ثبوت ہے؟"

وہ پوری کوشش کر رہی تھی خود کو سمبھالنے کی۔

"ثبوت ہے۔"

کہتے ساتھ ہی اس نے موبائل کان سے ہٹا کر سپیکر پر ڈال دیا۔

"عینی آپی۔"

نور منجمند ہو گئی۔ وہ ربیع کی آواز تھی۔ خوف میں مبتلا۔ ڈری سہمی سی۔ کتنے عرصے بعد اس نے یہ نام سنا تھا۔ وہ بے اختیار منہ پر ہاتھ رکھ گئی۔

"تو مس نور کیا فیصلہ ہے آپ کا؟"

عزیز دوبارہ سے موبائل سپیکر سے ہٹا کر کان سے لگا گیا۔ نور گہرے گہرے سانس لے رہی

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

تھی۔اسے کچھ سوجھ نہیں رہا تھا۔اسے تو یقین ہی نہیں آرہا تھا یہ حقیقت ہے۔ربیع زندہ ہے۔

"زیادہ وقت نہیں ہے آپ کے پاس اگر آپ نے میری بات نہیں مانی تو اس بار رجب حیدر سچ میں مرے گا اور اس کا آخری دیدار بھی آپ کریں گی۔"

وہ دھمکی بھرے لہجے میں بولا۔اس کے ہر انداز میں نرماہٹ گھلی ہوتی تھی۔وہ بہت چالاک تھا۔نور نے مڑ کر پیچھے سیڑیوں کی جانب دیکھا۔

"ک۔۔کیا کرنا ہے۔۔م۔۔مجھے؟"

عزیز کے لب پھیل گئے۔اگلے چند منٹوں تک وہ بنا کچھ بولے موبائل کان سے لگائے کھڑی رہی۔یا تو سامنے والے نے اسے بولنے کا موقع نہیں دیا تھا یا پھر اس کے پاس کہنے کو کچھ بچا ہی نہیں تھا۔نور نے ربیع اور کینزو میں سے ربیع کو چنا تھا۔وہ ایک بار پھر اسے دھوکہ دینے کے لئے تیار تھی مگر اس بار اس نے کینزو کو محبت کے جھال میں پھنسایا تھا یا شاید نہیں محبت کرنے کے بعد پھسایا تھا۔نور نے اسے کینزو کی ہر ایکٹیویٹی بتائی تھی۔وہ کہاں

جاتا ہے، کب جاتا ہے، کیا کرتا ہے، ہر بات عزیز تک پہنچ رہی تھی۔ نور نے موبائل بھی اسی لئے لیا تھا۔ اس نے پہلے کینزو کا بھروسہ جیتا تھا۔ علی کا نمبر ان دنوں عزیز استعمال کر رہا تھا۔ وہ نور سے علی بن کر بات کرتا تھا تاکہ کسی کو شک نہ ہو۔ عزیز نے ربیع کے بدلے کینزو کو مانگا تھا اور نور کا کام تھا کینزو کو سب سے الگ کر کے کسی جگہ تنہا لے جانے کا اور وہ اسے آئی لینڈ پر لے گئی تھی مگر نور العین حیدر نے یہ سب مجبوری کے تحت کیا تھا۔ وہ کینزو ابراہیم سے محبت کرنے لگی تھی لیکن یہ بھی سچ تھا بھائی کی محبت محبوب کی محبت پر غالب آئی تھی اور نور نے محبوب کو دھوکہ دے دیا تھا۔***

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

حاشر کا موبائل بجا۔ کال اٹینڈ کرتے ہی جو اس نے سنا وہ اس کے رونگٹے کھڑے کرنے کے لئے کافی تھا۔ یہ رات کا دوسرا پہر تھا۔ وہ تیزی سے کمرے سے نکلا۔

"شائین۔"

حاشر نے اس کے کمرے کا دروازہ بجایا۔ شائین جہانزیب کے سونے کے بعد ابھی سوئی ہی تھی کے ہڑبڑا کر اٹھی۔ اس نے پریشانی سے دروازہ کھولا۔

"کیا ہوا سب خیریت؟"

حاشر کے چہرے کی ہوائیاں اڑی دیکھ شائین نے فکر مندی سے پوچھا۔

"کینزو کو پولیس نے پکڑ لیا ہے۔"

"کیا؟"

شائین کو دھچکا لگا تھا۔

"نور نے ہمیں دھوکہ دیا اس نے عزیز کے ساتھ مل کر سب ڈرامہ رچایا تھا۔"

شائین مارے حیرت کے منہ پر ہاتھ رکھ گئی۔حاشر نے پریشانی سے پیشانی مسلی۔اسے نور سے نفرت محسوس ہو رہی تھی۔

"کینزو کہاں ہے؟"

شائین نے لرزتی آواز میں پوچھا۔

"عزیز کی قید میں۔"

حاشر کی آواز میں انجانا سا خوف تھا۔دونوں کی نظریں ملی۔کچھ بہت برا ہونے جا رہا ہو۔

"تم خولہ کو دیکھو جا کر۔"

شائین نے تھوک نگلتے کہا۔حاشر وقت گنوائے بنا ہی تیزی سے سیڑیاں چڑھتا اوپر پہنچا تھا۔خولہ کے کمرے کا دروازہ کھلا تھا۔وہ پھرتی سے اندر داخل ہوا۔لائٹ جلائی مگر خولہ کہیں دکھائی نہیں دی۔اس نے واش روم بھی چیک کیا مگر وہ بھی خالی تھا۔وہ جتنی تیزی سے اوپر گیا تھا اس سے دگنی تیزی سے نیچے پہنچا۔

"خولہ کمرے میں نہیں ہے۔"

شائین بے اختیار دیوار دے ٹیک لگا گئی تھی۔کینزو پولیس کی قید میں تھا اور خولہ گمشدہ تھی***

وہ پاسپورٹ ہاتھ میں پکڑے کھڑی تھی۔اک لائن تھی جو لمحہ لمحہ گھٹتی جا رہی تھی۔آخر اس کی باری آئی۔لڑکی نے اس سے اس کا پاسپورٹ مانگا۔نور نے چونک کر اسے دیکھا۔

"میم یور پاسپورٹ۔"

لڑکی نے کاؤنٹر بجایا۔نور نے لرزتے ہاتھوں سے پاسپورٹ کاؤنٹر پر رکھا۔لڑکی نے ایک

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

نظر اسے دیکھا پھر پاسپورٹ اٹھالیا۔وہ ایئر پورٹ پر گھم سم سی بیٹھی تھی۔جہاز کی پرواز میں ابھی دس منٹ باقی تھے۔اس نے اپنے سارے ڈاکمنٹس کلیئر کروالئے تھے۔اس وقت عزیز اس کے ساتھ موجود تھا۔وہ اسے اپنے وعدے کے مطابق سہی سلامت ایئر پورٹ چھوڑنے آیا تھا۔

"ہمارا ساتھ یہیں تک تھا مس نور آپ نے میری بہت مدد کی۔"

وہ اس کے سامنے کھڑا مسکراتا ہوا بولا۔نور کو اس کی مسکراہٹ طنزیہ لگی۔

"آپ اس کے ساتھ کیا کریں گے؟"

عزیز کی مسکراہٹ سمٹی۔نور کی آنکھیں یک ٹک اس پر ٹکی تھیں۔

"یہ آپ کا مسلہ نہیں ہے اور نا ہی آپ کا اس سے کوئی لینا دینا ہے آج سے آپ کے راستے الگ ہوتے ہیں مس نور۔"

بظاہر وہ مسکرا کر بولا تھا مگر اس کے لہجے میں ہلکی سختی تھی۔

"میرا لینا دینا ہے وہ میرا شوہر ہے۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

وہ دبے دبے غصے سے بولی۔

"شوہر۔"

وہ سر جھٹک کر ہنسا۔

"اس کی بھی زمیدار آپ ہی ہیں آپ کو کہا بھی تھا اسے خلاء کے پیپر دے کر جائیے گا مگر آپ نہیں مانی۔"

عزیز نے کندھے اچکا دیے۔

"خیر اب میں نے بہت مشکل سے بینکاک پولیس کو قابو کیا ہے کہ وہ آپ کو بنا خلاء کے جانے دے رہے ہیں ورنہ جو کیس آپ نے اپنے شوہر پر کروایا ہے اس میں سب سے بڑا اور مجبور ہتھیار تو طلاق ہی تھا۔"

عزیز نے لفظ لفظ پر زور دیا۔ نور قہر برساتی نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی۔ اس کی نظروں کی تپش اسے خود پر محسوس ہوئی۔

"امید ہے دوبارہ آپ سے ملاقات نہیں ہوگی اب جائیے آپ کا بھائی وہاں آپ کا انتظار کر رہا

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

ہو گا۔"

اس نے ہاتھ ہلا کر طنزیہ کہا۔ نور ضبط کرتی ایک آخری نظر اس پر ڈالتی اندر چلی گئی۔ عزیز جیبوں میں ہاتھ ڈالے کھڑا اسے جاتے ہوئے دیکھ رہا تھا۔ اس کے چہرے پر بڑی شاطرانہ مسکراہٹ تھی۔ جہاز میں بیٹھے اس کے دل پر بہت بوجھ تھا۔ وہ اس شہر اس ملک کو چھوڑ کر جا رہی تھی جہاں اس سے عشق کرنے والا دیوانہ رہتا تھا۔ نور نے کھڑکی سے باہر جھانکا۔ بینکاک لمحہ لمحہ پیچھے چھوٹتا جا رہا تھا اور وہیں کہیں اس آبادی میں اس وقت وہ شخص بھی موجود تھا۔ نور نے سختی سے آنکھیں بند کر کے سیٹ سے ٹیک لگا لی۔ اس کی روح تڑپ رہی تھی مگر وہ بے بس تھی۔ ایئر پورٹ پر لینڈ کرتے ہی وہ مرے مرے قدم اٹھاتی باہر نکل رہی تھی۔ اسے لگ رہا تھا اس کے جسم سے جان نکلتی جا رہی تھی۔ وہ خود کو بمشکل سمبھالے آگے بڑھ رہی تھی۔ باہر نکلتے ہی اس کی ویران آنکھیں سامنے کی جانب اٹھی۔ وہاں ربیع کھڑا تھا آفیسر اذان کے ہمراہ۔ نور کے جسم سے جان نکل گئی۔ وہ وہی زمین پر ڈھہ گئی۔

"عینی آپی۔"

ربیع فورن اس کی اور لپکا۔

وہ نور کے نزدیک گھٹنوں کے بل گرنے کے انداز میں بیٹھ گیا۔

"ربیع۔"

نور نے اس کے چہرے کو چھو کر اس کے ہونے کا یقین کرنا چاہا۔ وہ دیوانہ وار اسے پکارتی اس کے چہرے کو چھو رہی تھی۔ ربیع بچوں کی طرح روتا اس کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لے گیا۔

"تم ٹھیک ہو؟"

نور کی آواز سرگوشی میں نکلی تھی۔ جواب میں ربیع نے زور زور سے سر ہلا دیا۔ وہ دونوں ایک دوسرے کے گلے لگے زارو قطار رو رہے تھے۔ آس پاس موجود سب لوگ انہیں اس طرح روتا دیکھ آبدیدہ ہو گئے تھے۔***

آج اسے واپس آئے تین دن ہو چکے تھے۔ سلمہ اور علی مسلسل اس سے ملنے آتے۔ نور جیسے

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

کسی اور ہی دنیا میں کھو گئی تھی۔وہ جب سے واپس آئی تھی ہمیشہ کھوئی کھوئی رہتی۔کسی کے پکارنے پر وہ چونک جاتی۔کوئی بات کرتا تو بات کے دوران کسی اور ہی دنیا میں گھم ہو جاتی۔ربیع ان دنوں گھر سے بلکل باہر نہیں نکل رہا تھا۔

"نور بیٹا تم ٹھیک ہو جب سے آئی ہو بہت ڈسٹرب لگ رہی ہو۔"

علی نے غور سے اس کے چہرے کو دیکھتے پوچھا

"جی بابا میں ٹھیک ہوں۔"

وہ زبردستی مسکرائی مگر آنکھیں بھر آگئی۔نور نے نظریں چرالی۔

"جو ہوا وہ بہت برا تھا مگر بہتر ہے کہ ہم اسے بھولنے کی کوشش کر کے آگے بڑھے ابھی بہت زندگی باقی ہے۔"

علی نے نور کے سر پر ہاتھ رکھ کر سمجھانے والے انداز میں کہا۔وہ کہہ بھی نا پائی اس کے بنا زندگی کیسے گزارے گی۔اس کے بنا کیسے آگے بڑھے گی۔

"ظالم لوگوں کی آخرت ایسی ہی ہوتی ہے۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

وہ آنکھیں مینچ گئی۔ سلمہ کی بات نے اس کی روح کو تڑپا دیا تھا۔ وہ لوگ چلے گئے مگر نور وہی جمی رہی۔

"عینی آپی۔"

ربیع اس کے نزدیک آ کر بیٹھا۔ اس نے نور کو پکارتے ہوئے اسے ہلایا۔ نور نے چونک کر اس کی اور دیکھا۔

"آپ ٹھیک نہیں ہیں نا؟ کیا ہوا ہے آپ کو؟"

وہ فکر مند سا پوچھنے لگا۔

"میں ٹھیک ہوں۔"

وہ ذرا سیدھی ہو کر بیٹھی۔ ربیع نے اس کے کندھے سے سر ٹکا لیا۔ نور نے گہرا سانس لیتے آنکھیں بند کر کے کھولی۔

"آپی وہ آدمی کون تھا۔"

"کون؟"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہ ٹھٹھکی۔

"وہی آدمی جو آپ کو یہاں سے لے کر گیا تھا۔"

نور کو لگا فضا میں آکسیجن یک لخت ختم ہو گئی ہے۔ آنسوؤں کا ایک پھندا گلے میں اٹک گیا۔ نور کو لگا اس کا سانس رک رہا ہے

"کوئی نہیں۔"

ایسا لگا تھا جیسے اس نے بہت ہمت جمع کر کے یہ دو لفظ کہیں ہو۔

"وہی وجہ ہے نا آپ کی اس حالت کی؟"

ربیع نے اس کے کندھے سے سر اٹھا کر جانچتی نظروں سے اسے دیکھا۔ نور کا ضبط ٹوٹ گیا۔ وہ منہ پر ہاتھ رکھے سسک پڑی۔ ربیع بوکھلا گیا تھا۔ نور نے سسک سسک کر ربیع کو گزرے لمحے کی ہر روداد سنا دی۔ ربیع گنگ بیٹھا اسے دیکھ رہا تھا۔ نور کا چہرہ رونے کی شدت سے سرخ پڑ چکا تھا۔

"آپ اس سے محبت کرتی ہیں؟"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

نور کے رونے میں تیزی آ گئی۔

"آپ نے غلط کیا۔"

وہ رک کر اسے دیکھنے لگی۔ سرخ آنکھوں میں آنسوؤں کے ساتھ نا سمجھی بھی جگہ بنا گئی۔

"آپ کو اس کے ساتھ ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا کیوں چنا آپ نے مجھے؟"

"تم میرے بھائی ہو ربیع۔"

وہ صدمے سے بولی۔ آواز بہت دھیمی تھی۔

"اور وہ آپ کا شوہر آپ کی محبت تھا۔"

نور گنگ رہ گئی۔ کیا کہہ رہا تھا وہ۔

"آپی ربیع تو ویسے بھی مر چکا تھا آپ کی نظر میں سب کی نظر میں اسے مرنے ہی رہنے دیتی میرے مرنے کا دکھ تو آپ پہلے ہی جھیل چکی تھی نا پھر دوسرا درد کیوں پالا۔"

وہ سنجیدگی سے کہہ رہا تھا۔

"کیا کہہ رہے ہو ربیع۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

نور کے آنسو خشک ہو گئے۔ وہ ہکا بکا اسے دیکھنے لگی۔

"سہی کہہ رہا ہوں آپی ایک بار بات تو کرتی ان سے مل کر حل نکالتے آپ دونوں آپ نے دھوکہ دے کر سہی نہیں کیا۔"

نور لاجواب ہو گئی۔ وہ اسے بچانے کے لئے آگ کا سمندر پار کر کے آئی تھی اور وہ اس کے سامنے بیٹھ کر یہ سب کہہ رہا تھا۔

"آپی میں جانتا ہوں اس وقت جو آپ نے کیا وہ مجبوری میں کیا لیکن یہ بھی تو دیکھیں آپ کیا گنوا چکی ہے۔"

ربیع نے نرمی سے کہتے اس کے ہاتھوں کو تھاما۔

"میں خود کو قصوروار سمجھ رہا ہوں میں تو ویسے بھی مر چکا تھا آپ خوش تھیں ان کے ساتھ پر میرے واپس آنے سے آپ کی یہ حالت مجھ سے نہیں دیکھی جا رہی۔"

وہ رنجیدگی سے بولا۔

نور خاموشی سے اسے دیکھتی رہی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"آپ نے ایک مخلص انسان کھو دیا آپی۔"

نور سانس روک گئی۔ کینزو کا چہرہ اس کی نظروں کے سامنے گھوم گیا۔اس کا مسکرانا، حق جتانا، محبت کا اظہار کرنا، اس کی حفاظت کرنا، اس پر غصہ دکھانا۔ نور کو سب ایک ایک کر کے یاد آنے لگا اور آخر میں اس کی وہ دو بے یقینی میں ڈوبی آنکھیں۔ایک بار پہلے بھی ان دو آنکھوں نے اس کی نیند تباہ کی تھی اور اب بھی وہ دو آنکھیں اس کی روح کو بے چین کرتی تھیں مگر فرق بس اتنا تھا کہ پہلے ان دو آنکھوں میں غصّہ تھا اور اب یقینی۔ نور کی بے وفائی پر اس کے دھوکے پر۔

"آپی آپ دعا کریں بس جو بھی ہو بہتر ہو اور سمبھالیں خود کو۔"

نور کے چہرے پر کرب کے آثار دیکھ ربیع نے بات بدلنی چاہی۔وہ پھر سے اس کے کندھے پر سر رکھ گیا تھا۔نور پتھرائی آنکھوں سے ایک جگہ منجمند ہو چکی تھی۔کچھ دنوں سے نور کی طبیعت بلکل خراب رہنے لگی تھی۔اس دن سلمہ گھر آئی تو نور کی تلاش میں اس کے کمرے میں گئی مگر وہاں کا منظر دیکھ وہ ڈر گئیں۔نور بیڈ پر بیہوش پڑی تھی۔ سلمہ نے

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

فورن علی کو فون کر کے بلایا۔ربیع کے ساتھ مل کر وہ دونوں نور کو لے کر ہوسپٹل گئے تھے۔نور کے کچھ ٹیسٹ ہوئے اور وہ لوگ واپس آ گئے۔لیڈی ڈاکٹر نے انہیں کل آ کر رپورٹس لے جانے کا کہا تھا ساتھ ہی اس نے نور کا نمبر بھی لے لیا تھا۔بیہوشی کی وجہ اس نے سٹریس بتائی تھی***

آج وہ بینکاک سے پاکستان ڈیپوٹ ہوا تھا۔عزیز صبح کی فلائٹ سے ہی پاکستان پہنچ چکا تھا۔وہ واپس آ کر سارے انتظامات دیکھ رہا تھا۔پولیس کی بھاری نفری میں وہ ایئر پورٹ سے پولیس سٹیشن کی اور بڑھ رہا تھا۔شام کے سائے اپنے پر پھیلا چکے تھے۔پولیس کی ایک گاڑی آگے تھی پیچھے وہ وین جس میں وہ بیٹھا تھا۔اس کے پیچھے دو گاڑیاں انہیں فالو کر رہی تھیں۔پولیس سٹیشن سے دس منٹ کی دوری پر اچانک ٹائر برسٹ ہونے کی آواز فضا میں گونج گئی اس کے ساتھ ہی آگے پیچھے بریکیں لگنے کی آواز ماحول میں کسی چیخ کی طرح تھیں۔گاڑیاں رکی۔پولیس کے کارندے نیچے اترے۔ٹائر وین کا پنکچر ہوا تھا۔پولیس احتیاط سے وین کے چاروں اور پھیل گئی۔ایک آدمی وین کا ٹائر بدلنے لگا۔ابھی ٹائر وین سے

جدا ہوا ہی تھا کہ فضا میں گولی کی آواز گونج گئی۔سارے آفیسرز چوکنے ہو گئے۔گاڑیاں خالی ہو گئی۔سب نیچے اتر کر اپنی پوزیشنز سمبھال چکے تھے۔آس پاس گھنی جھاڑیاں تھیں۔اک وہی تھا جو وین میں کسی سٹیچو کی طرح سر جھکائے جما بیٹھا تھا۔گولی چلنے کے ٹھیک پانچ منٹ بعد کانچ کی بوتلیں گاڑی کی اور اچھلیں۔کانچ کی بوتل زمین پر لگتے ہی ریزہ ریزہ ہو کر بکھر گئی۔اندر سے تیز دھواں نکلنے لگا جو دیکھتے ہی دیکھتے فضا میں پھیل گیا۔سبھی آفیسرز فورن گاڑیوں کی اور بڑھے مگر گیس اپنا کام کر چکی تھی۔گنز ان کے ہاتھوں سے چھوٹ گئیں۔کچھ گاڑی کے پاس گر چکے تھے کچھ گر رہے تھے۔ایک منٹ کے اندر سبھی آفیسرز روڈ پر گرے ہوش کی دنیا سے بیگانہ ہو چکے تھے۔گیس کا اثر صرف دس منٹ تک رہنے والا تھا۔جھاڑیوں سے حاشر تیزی سے نکلا اس کے ساتھ کچھ اور لوگ بھی تھے۔سب کے چہرے پر ماسک لگے تھے۔اس نے پھرتی سے وین کا دروازہ کھولا۔تنے کندھے ڈھلک گئی۔وہ خاموشی سے بیٹھا تھا۔

"مارٹن۔"

یہ نام اگر لوٹا تھا تو بہت کچھ برا ہونے والا تھا۔حاشر کی پکار پر اس نے دھیرے سے سر اٹھایا۔اس کی آنکھیں لال انگارا تھیں۔دونوں کی نظریں ملی۔مارٹن کی نظریں حاشر کی آنکھیں جھلسا گئیں۔اس نے نظروں کو گھما کر مارٹن کے چہرے کو دیکھا۔اس کی دائیں آنکھ پر نیل پڑا تھا۔ٹھوڑی پر چوٹ کا نشان تھا اور سر پر ڈھیلی ڈھالی پٹی کی ہوئی تھی۔وہ اٹھا۔وہی شیر کی چال لوٹ آئی تھی۔وین سے نیچے اترتے ہی اس نے سر پر بندھی پٹی کھینچ کر اتار دی۔اسی لمحے وہاں ایک گاڑی آکر رکی یہ وہی گاڑی دی جو مہینوں پہلے اس رات اندھا دھند ان روڈوں پر گھوم رہی تھی۔تب اس میں بیٹھے لوگ تین تھے مگر اب وہ دو ہو چکے تھے اور ان میں موجود انسان پہلے سے بھی زیادہ خطرناک۔گاڑی زن سے آگے بڑھ گئی۔

"کیا بکواس ہے یہ۔"

عزیز تک مارٹن کے فرار ہونے کی خبر پہنچتے ہی وہ غصے سے ڈھاڑا تھا۔آفیسر خاموشی سے سر جھکا گئے۔عزیز نے ایک گہری سانس لی۔

"میں جانتا ہوں وہ کہاں گیا ہو گا۔"

اب پہلے کی مانند اس کا چہرہ کافی پر سکون تھا***

نور نے پانی کا بھرا گلاس بیڈ کی سائیڈ ٹیبل پر رکھا۔اس کا ارادہ میڈیسن لینے کا بلکل نہیں تھا مگر ربیع نے سختی سے اسے تاکید کی تھی کہ وہ میڈیسن لئے بنا نا سوئے۔بوجھل ہاتھوں سے اس نے دوائیوں کا پتا اٹھایا۔ابھی وہ گولی نکالنے ہی والی تھی کہ اس کا موبائل بجا۔نور نے گولی کو بیڈ پر رکھتے موبائل اٹھایا۔ان نون نمبر تھا۔اس نے نا سمجھی سے کال اٹینڈ کر کے موبائل کان سے لگایا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"اسلام و علیکم۔"

نیم مردہ آواز میں کہتی وہ جواب کا انتظار کرنے لگی۔

"وعلیکم السلام آپ مس نورالعین حیدر بات کر رہی ہیں؟میں ڈاکٹر بات کر رہی ہوں۔"

لیڈی ڈاکٹر نے شائستگی بھری آواز میں کہا۔

"جی ڈاکٹر۔"

نور نے آواز میں ذرا جان پیدا کی۔

"آپ اپنی رپورٹس لینے نہیں آئی؟"

"جی وہ میرا وقت نہیں لگا میں کل آ کر لے جاؤں گی۔"

نور نے پیشانی پر ہاتھ پھیرتے کہا۔ رپورٹس تو وہ بلکل فراموش کر چکی تھی۔

"چلیں کوئی بات نہیں آپ جب بھی آئیں میں نے تو بس آپ کو ایک خوشخبری دینے کے لئے فون کیا تھا۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ڈاکٹر نے مسکرا کر کہا۔

"خوشخبری؟"

نور نے تھوک نگل کر موبائل کان سے ہٹا کر اسے دیکھا۔ اس کا دل زور زور سے دھڑکنے لگا تھا۔

"جی خوشخبری آپ ماں بننے والی ہے۔"

موبائل نور کے ہاتھ سے گرتے گرتے بچا۔ اسے لگا اس نے کچھ غلط سنا ہے۔ تصدیق کے

لئے اس نے دوبارہ پوچھا۔

"م۔۔ماں بننے۔۔وا۔۔والی؟"

اس کے الفاظ اس کا ساتھ چھوڑ رہے تھے۔

"جی دوسرا مہینہ ہے۔بہت۔بہت مبارک ہو آپ کو۔"

موبائل اس کے ہاتھ سے چھوٹ کر اس کے کندھے سے ٹکراتے ہوئے زمین پر نوک کے بل گرا تھا۔موبائل کی نوک زمین پر لگتے ہی وہ ایک دو بار بلنک کرتا پاور اوف ہو گیا۔نور وہیں منجمند ہو چکی تھی۔یہ کیا ہو گیا تھا وہ ماں بننے والی تھی اس کے بچے کی جسے وہ کبھی دوبارہ دیکھ تک نہیں سکتی تھی۔یہ کیا کر دیا تھا اس نے۔جس کا بچہ اس کے اندر پلنے لگا تھا وہ اسے دھوکہ دے آئی تھی۔اس سے اپنا وجود سمبھالا نا گیا۔وہ بیڈ سے لگتی زمین پر بیٹھ چکی تھی۔ایسے لگ رہا تھا اس کی آنکھیں پتھرا گئی ہوں۔بیٹھے بیٹھے ہی اس کا ہاتھ اپنے پیٹ پر گیا۔مجھے ایک موقع دو نور۔گزرے لمحوں کی باز گشت اسے اپنے کانوں میں سنائی دی۔اگر تم گئی تو ممکن ہے اس بار کینزو کا وجود ہی مٹ جائے۔وہ اس کا وجود مٹا کر ایک نئے وجود

کو جنم دینے والی تھی۔ وہ پچھتا اٹھی تھی۔ کتنی بڑی غلطی کر آئی تھی۔ کل وہ اس بچے کے اس دنیا میں آنے کے بعد اسے کیا جواب دیتی کہ اس کا باپ کہاں ہے۔ کیا اس کا بچہ بھی اس کے باپ کی طرح یتیمی میں پلے گا۔ وہاں بیٹھے بیٹھے ہی اس کا دماغ بہت دور نکل گیا تھا۔ آخر ضبط ٹوٹا۔ وہ سسک کر گھٹنوں میں سر دے گئی۔ پورے کمرے میں اس کی بے بسی بھری سسکیاں گونج رہی تھیں۔ وہ چلانا چاہتی تھی مگر وہ چلا نہیں سکتی تھی۔ یہ خاموشی کے آنسو بھی بڑے ظالم ہوتے ہیں بجائے بوجھ کم کرنے کے بڑھا جاتے ہیں۔ زمین پر بیٹھا اس کا وجود اس وقت زلزلوں کی زد میں تھا۔ اس کا پورا جسم تھر تھر کانپ رہا تھا اس سے بھی برا حال تو دل کا تھا۔ ایسا لگ رہا تھا آج اس کا دل پھٹ جائے گا اور دل پھٹنے کی آواز آج سب سنے گے۔ وہ روتی گئی نا جانے کتنا وقت گزر گیا اس کے آنسو نہ تھمے پھر دھیرے دھیرے وجود کی لرزش کم ہوئی۔ سسکیوں کی آواز گھٹی۔ آنسوؤں نے وقفہ لینے کا ارادہ کیا اور تھم گئے۔ نور کا سر ابھی بھی گھٹنوں میں تھا۔ ابھی بھی وہ وقفے وقفے سے سسکی بھرتی۔ آخر بیٹھے بیٹھے اس کی کمر میں درد کا گولہ سا اٹھا۔ گردن درد کرنے لگی۔ اس نے کمر اور گردن کو

آرام دینے کے لئے سر اٹھایا ہی تھا کہ وہ ٹھٹکی پھر تیزی سے اپنی دھند ھلائی آنکھیں صاف کی۔ منظر واضح ہوا۔ نور اچھل کر اپنی جگہ سے کھڑی ہوئی تھی۔ اس کی آنکھوں کی پتلیاں پھیل گئیں۔ چہرے پر حیرت و بے یقینی رقص کرنے لگی۔ اس کے کمرے کے دروازے کا ایک پٹ کھلا تھا اور ایک بند۔ وہ بند دروازے کی دیوار کے ساتھ ٹیک لگائے کھڑا تھا۔ جیبوں میں دونوں ہاتھ قید کئے اس کی نظریں سامنے فرش پر جمی تھیں۔ اس کے وجود میں کوئی جنبش تھی تھی۔ وہ ایک ہی پوزیشن میں کھڑا تھا۔ وہ اندر کب آیا تھا اور کب سے وہاں کھڑا تھا نور کو نہیں معلوم۔ اسے تو کسی کے اندر آنے کی بھنک تک نہیں لگی۔ نور کو اپنی آنکھوں پر یقین نہیں آیا۔ وہ یک ٹک بنا پلک جھپکائے اسے دیکھنے لگی۔ کمرے میں جیسے کچھ لمحوں کے لئے جان لیوا خاموشی کا راج ہو گیا تھا۔ نور کا سکتا ٹوٹا مگر سامنے کھڑے وجود میں حرکت نا ہوئی۔ نور کا دل کیا وہ دوڑ کر اس کے سینے سے جا لگے۔ اس نے پہلا قدم اٹھایا جیسے کسی چیز نے اسے روکا ہو۔ دوسرا قدم اٹھتے ہی وہ وہیں تھم گئی۔ اس کے وجود میں حرکت ہوئی تھی۔ پہلے اس نے ٹیک چھوڑی پھر جھکے سر سے ہی نظریں اٹھا کر نور کو دیکھا

تھا۔ نور کو لگا جیسے اس کا وجود آگ کی لپیٹ میں آ گیا ہو۔ مارٹن کی نظروں کی تپش اسے جھلسا گئی تھی۔ وہ وہیں جم کر اسے دیکھنے لگی۔ اس نے جیبوں کی قید سے دونوں ہاتھوں کو آزاد کیا۔ پہلا قدم، دوسرا قدم، تیسرا قدم، وہ نور کی اور بڑھنے لگا۔ نور نے بے اختیار ہی قدم پیچھے کی جانب اٹھائے۔ اسے مارٹن سے خوف سا محسوس ہوا تھا۔ جگہ ختم ہوئی نور دیوار سے لگ گئی۔ وہ بلکل اس کے سامنے آ کر رکا۔ نور کا سر دیوار سے لگ گیا۔ وہ خوفزدہ آنکھوں سے اسے دیکھ رہی تھی۔ اس کی نیلی آنکھیں جیسے چاند کو لگا گرہن ہو گئی تھیں۔ بے حد لال۔ نور کی آنکھیں اس سے ملی اور وہ آنکھیں مینچ گئی۔ اسے وہ کہیں سے بھی کینزو نہیں لگا تھا وہ مارٹن تھا، مارٹن ہنٹر۔ کینزو کو تو وہ بینکاک میں ہی مار آئی تھی۔

"کیوں نور؟"

نور نے جھٹ آنکھیں کھولی۔ اس کی آواز میں بے بسی اور درد تھا۔ نور نے اس کی آنکھوں میں جھانکا۔ اس کی آنکھوں کی سرخی زائل ہونے لگی تھی۔ اندر کچھ تیرتا سا دکھائی دیا شاید سمندر میں لہرا اٹھی تھی۔

"کیوں کیا تم نے ایسا؟"

اس کا لہجہ ٹوٹا بکھرا سا تھا۔نور کو اس کے ٹکرے اپنے دل میں گھستے ہوئے محسوس ہوئے۔اس سے بولا نا گیا۔آنکھیں ڈبڈبا گئیں۔وہ سوالیہ نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا مگر نور میں جواب دینے کی ہمت نہیں تھی۔

"تمہیں مجھ پہ ترس نہیں آتا؟"

وہ ایک بار پھر سختی سے آنکھیں میچ گئی۔نور کا دل جیسے کسی نے مٹھی میں جکڑ لیا ہو۔وہ آنکھوں میں درد سموئے اسے دیکھ رہا تھا۔نور نے آنکھیں کھولی۔کالی آنکھیں نیلی آنکھوں سے ملی۔نور کا دل کٹ گیا۔اس نے سامنے کھڑے شخص کی آنکھوں میں اتنا درد پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا۔

وہ بولنا چاہتی تھی مگر اس سے بولا نہیں جا رہا تھا۔نور کی آنکھوں سے آنسو ٹپ ٹپ بہنے لگے۔مارٹن کا چہرہ دھندلا گیا۔

"جواب دو ڈیمڈ۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

دیوار پر ہاتھ مارتے وہ یک دم ڈھاڑا۔ نور نے سہم کر چہرے کا رخ موڑ لیا۔ وہ تیز تیز سانس لیتا اسے دیکھ رہا تھا۔ آنکھوں کی سرخی پھر سے بڑھنے لگی تھی۔ نور کا جسم تھر تھر کانپنے لگا۔

"تم نے میری محبت کو دو کوڑی کا کر دیا بتاؤ کیا انجام ہونا چاہیے تمہارا؟"

غصے سے اس کی آواز لرز گئی۔ نور رخ موڑے کھڑی آنسو بہا رہی تھی۔

"نور میری بات کا جواب دو ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔"

وہ ضبط سے کہتا اس کا چہرہ پکڑ کر اپنی جانب کر گیا۔ نور کی پلکیں لرز رہی تھیں۔ وہ اسے نہیں دیکھ رہی تھی اس سے نہیں دیکھا جا رہا تھا۔

"میری طرف دیکھو۔"

مارٹن نے دونوں ہاتھوں میں اس کا چہرہ تھام کر اپنے سامنے کیا۔ نور نے بہت ہمت جمع کر کے نظریں اس کی نظروں سے ملائی تھیں اور مارٹن ہنٹر وہیں جم گیا تھا۔

وہ کیسے اسے رونے دے رہا تھا؟ وہ کیسے اسے رلا رہا تھا؟ وہ کیسے اسے خود سے خوف محسوس کروا رہا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"م۔۔میں۔"

وہ کچھ بولنے کی ہمت کرنے لگی۔اس کی آواز پر مارٹن ہوش کی دنیا میں واپس آیا۔ پھر سے اس کی رگیں تن گئی۔ کچھ وقت کا طلسم تھا جو ٹوٹ چکا تھا۔

"میرے پاس کوئی اور راستہ نہیں تھا۔"

وہ ہمت کر کے کہتی پھر سے رو پڑی۔

"راستہ نہیں تھا نور؟"

جیسے اسے نور کی بات سے صدمہ لگا ہو۔

"تم پہلا قدم اٹھاؤ گے دوسرا اٹھانے کے قابل نہیں رہو گے، میرے ساتھ میرا شوہر کھڑا ہے، یہ سب تم نے ہی کہا تھا نہاں؟"

اس بار اس کے انداز میں غصّہ نہیں تھا۔وہ ہذیاتی انداز میں اس سے پوچھ رہا تھا۔ نور کے رونے میں تیزی آگئی۔

"تم مجھ سے بات بھی تو کر سکتی تھی تم مجھے بتا بھی تو سکتی تھی ہم مل کر حل نکالتے میں

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

تمہارے بھائی کو واپس لاتا بھلے ہی میری جان چلی جاتی مگر۔"

وہ رکا۔ نور ویسے ہی سسکتی اسے دیکھ رہی تھی۔

"مجھے کیوں نہیں چنا نور؟"

اس کا انداز چھوٹے بچے جیسا تھا۔

"قصور تمہارا نہیں ہے۔"

وہ تلخی سے مسکراتا پیچھے ہٹا۔ کتنی خوبصورت مسکراہٹ تھی اس کی مگر نور نے اس کی مسکراہٹ کو نظر لگادی تھی۔

"کینزو تو ہے ہی منحوس۔"

وہ ہنسا۔ نور کے وجود کی لرزش تھمی۔ وہ رک کر اسے دیکھنے لگی۔

"جسے اس کے باپ نے نہیں چنا، جسے اس کی ماں نے نہیں چنا، جسے اس کے بھائی نے نہیں چنا اسے اس کی بیوی کیوں چنے گی۔"

پورے کمرے میں اس کی آواز گونج گئی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"تمہاری غلطی نہیں ہے۔"

وہ سر دائیں بائیں مارتا بڑبڑایا۔

"کینزو تو ہے ہی منحوس۔"

اس نے منہ پر ہاتھ پھیرا جیسے خود پر قابو پانے کی ناکام کوشش کر رہا ہو۔

نور کے رکے آنسو چل پڑے۔ کمرے میں چند لمحے اس کی ہچکیاں گونجتی رہی۔

"سب نے مجھ سے نفرت جتائی مگر تم نے۔"

اس کی آواز میں خزاؤں سی خشکی در آئی تھی۔

"مجھ سے محبت کا کھیل رچا کر بہت غلط کیا۔"

کینزو کا سیدھا ہاتھ اٹھتا اس کی شرٹ تک گیا۔ نور کی نظریں اس کے ہاتھ پر تھیں۔ شرٹ سرکی۔ اگلے ہی لمحے اس کے ہاتھ میں ایک کالے رنگ کی گن تھی۔ نور آنکھیں پھاڑے اس گن کو دیکھ رہی تھی۔

"تم نے محبت میں دھوکہ دیا۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اس نے گن لوڈ کی۔ نور ششدر رہ گئی۔

وہ قدم قدم اٹھاتا پھر سے اس کے قریب آنے لگا۔ نور کی بے یقین نظریں اس کے ہاتھ میں پکڑی گن پر تھیں۔ کیا وہ اسے مارنے والا تھا؟

"کیا سزا منتخب کروں؟"

اس نے گن کا رخ نور کی جانب کیا۔ نور کو جیسے یک دم ہوش آیا ہو۔ وہ کیا کرنے جا رہا تھا۔ وہ اسے مارنے جا رہا تھا۔ اس کی جان لینے جا رہا تھا۔ وہ ایسا کیسے کر سکتا تھا وہ تو محبت کرتا تھا نور سے وہ اسے کیسے مار سکتا تھا؟

"تم نے میری محبت کا مذاق بنایا۔"

وہ ڈھاڑا۔

"نہیں۔"

نور نے سر دائیں بائیں مارا۔

"ہاں تم نے مجھ سے محبت کا کھیل رچایا میری محبت کا استعمال کر کے مجھے دھوکہ دیا تمہیں

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

مجھ سے کبھی محبت تھی ہی نہیں۔"

"نہیں ایسا نہیں ہے۔"

نور نے اس کی بات کی تردید کی۔

"میں نے تم سے محبت کی ہے۔"

اس کی آواز سرگوشی میں نکلی تھی۔

"جھوٹ پھر سے جھوٹ اب تو سچ بول دو نور اب تو سچ بول دو۔"

وہ غصے اور رنجیدگی کی ملی جلی کیفیت میں بولا۔

"یہ سچ ہے میں نے تم سے محبت کی ہے یقین کرو میرا۔"

وہ چلا اٹھی۔

"کیسے یقین کر لوں تمہارا دھوکے پر دھوکہ کھانے کے بعد؟"

جواب میں وہ اس سے بھی اونچی آواز میں چلایا تھا۔

نور لاجواب ہو گئی۔ وہ سرخ آنکھوں سے اسے گھور رہا تھا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"تم مجھے نہیں مار سکتے۔"

نور کے حلق سے مری مری آواز نکلی۔

"میں اب سب کچھ کر سکتا ہوں۔"

اس نے اب پر زور دیا تھا۔

"تم مجھ سے محبت کرتے ہو تم مجھے کیسے مار سکتے ہو؟"

"یہی تو بات ہے کہ میں تم سے محبت کرتا ہوں اسی لئے آج یہ نوبت آئی ورنہ پہلے دھوکے پر ہی میں تمہیں مار چکا ہوتا۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"اب بھی تو مار ہی رہے ہو۔"

کیا یہ شکوہ تھا جو اس کے منہ سے نکلا تھا۔

"تم نے مجبور کیا ہے۔"

گن پر گرفت سخت ہوئی مگر ہاتھ میں ہلکی کپکپاہٹ تھی۔

"میں مجبور تھی۔"

اس نے وضاحت دی۔

"اور میں اپنی دو کوڑی کی محبت کے ہاتھوں بے بس ہوں۔"

نور آنکھیں میچ گئی۔ وہ اس کی محبت کو دو کوڑی کا کہہ گیا تھا۔ شاید وہ اپنی جگہ سہی تھا۔

"تم میرے بنا نہیں جی سکتے۔"

شاید اس نے جتایا تھا۔

"میں پہلے بھی لاوارث تھا اب بھی وہی ہوں میں پہلے بھی مر رہا تھا اب بھی مر رہا ہوں کوئی فرق نہیں پڑتا۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

نور کندھے ڈھیلے چھوڑ سر جھکا گئی۔ الفاظ ختم ہو گئے تھے پر نہیں وہ اکیلی نہیں تھی۔ اگر وہ اکیلی ہوتی تو خوشی خوشی اس کے ہاتھوں مر جاتی مگر اس کے اندر ایک اور احساس بھی تھا وہ اسے کیسے مرنے دے سکتی تھی۔

"تم ہمیں نہیں مار سکتے۔"

اس بار اس کی آواز میں انجانا سا خوف تھا۔ نور نے سر اٹھا کر اسے دیکھا مگر اس کا چہرہ

دروازے کی اور تھا۔ نور کو بہت سارے قدموں کی آوازیں سنائی دی۔ جیسے بہت سارے لوگ ایک ساتھ چل رہے ہوں۔ وہ چونک گئی۔ کینزو کے ہاتھ میں پکڑی گن کا رخ اب بھی نور کی جانب تھا۔ آواز لمحہ بہ لمحہ قریب ہوتے جا رہے تھے۔ یک دم گھر کا دروازہ کھلنے کی آواز آئی۔ نور نے سہم کر دروازے کی جانب دیکھا۔ قدموں کی آواز تھم چکی تھی مگر ساتھ ہی ایک جانی پہچانی آواز دونوں کو سماعت سے ٹکرائی۔

"مجھے پتا ہے تم اندر ہو عزت سے سامنے آجاؤ ورنہ انجام بہت برا ہو گا۔"

آواز آفیسر عزیز کی تھی۔ کینزو سر جھٹک کر ہنسا۔ نور کی جانب تنا ہاتھ ڈھلک کر کمر سے جا لگا۔ اب وہ نور کی جانب دیکھ رہا تھا۔

"آگیا تمہارا ساتھی۔"

وہ طنزیہ بولا۔ ہونٹوں پر مسکراہٹ تھی۔ وہ جانے کے لئے مڑا۔ نور کے وجود میں حرکت ہوئی۔ اس نے کینزو کا گن والا ہاتھ پکڑ لیا۔ وہ ٹھٹھک کر رکا۔ اس نے نور کی اور دیکھا۔

"ت۔۔ تم باہر نہیں جاؤ گے۔"

"بہت ہوا تماشا آج یہ کھیل ختم ہو گا یا جیت یا ہار۔"

وہ پختگی سے بولا۔

"وہ تمہیں مار دے گا۔"

نور کی آواز میں خوف تھا۔وہ سہمی سی دوسرے ہاتھ سے بھی اس کا بازو پکڑ گئی۔

"تم بھی تو وہاں مرنے کے لئے چھوڑ کر آئی تھی تو کیا فرق پڑتا ہے۔"

وہ ہونٹ سیکڑ کر پوچھنے لگا۔

"نہیں تم باہر نہیں جاؤ گے۔"

وہ روتے ہوئے سر دائیں بائیں ہلانے لگی۔

"ہاتھ چھوڑو نور۔"

وہ ضبط کے آخری مراحلوں پر تھا۔

"نہیں وہ مار دے گا تمہیں۔"

وہ بہت دھیمی آواز میں بول رہی تھی جیسے اسے ڈر ہو آواز عزیز تک نہ پہنچ جائے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"تو مارنے دو یہی تو چاہتی تھی تم۔"

ایسے جیسے اس کے گلے میں گلٹی ابھری ہو۔

"نہیں میں محبت کرتی ہوں تم سے۔"

نور کا سر مسلسل دائیں بائیں ہل رہا تھا۔وہ تلخی سے ہنس دیا۔آج اگر وہ اپنا گلا کاٹ کر بھی اپنی محبت ثابت کرتی تو شاید کینزو ابراہیم کو یقین نہیں آتا وہ درد کی ایسی انتہا پر تھا۔

اس نے جھٹکے سے اپنا ہاتھ چھڑایا۔اک آخری نظر اس پر ڈالی۔اس نظر میں کیا کچھ نہیں تھا۔وہ دروازے کی جانب بڑھا مگر پھر یک دم رکا۔اس نے گردن موڑی۔نور اسے ہی دیکھ رہی تھی۔

"یار کو ملے گی آج لاش یار کی۔"

لبوں پر ہلکی مسکراہٹ ابھر کر معدوم ہوئی اور ساتھ ہی وہ کمرے سے نکل گیا۔نور العین کو وہیں زلزلوں کی زد میں چھوڑتا کمرے سے باہر نکل گیا۔ہاتھ چھوٹ چکا تھا شاید ساتھ بھی۔پیچھے ہی نور کے وجود میں بھی ہل چل ہوئی تھی۔کینزو نے کمرے سے باہر قدم

رکھا۔ لاؤنج میں داخل ہوتے ہی اس کی پہلی نظر عزیز پر پڑی تھی۔ وہ دونوں ہاتھ جیبوں میں ڈالے بڑے اطمینان سے کھڑا تھا۔ دونوں کی نظریں ملی۔ ایک کی نظروں میں طنز تھا تو دوسرے کی غصّہ۔ عزیز سے نظریں گھما کر اس نے دائیں جانب دیکھا۔ وہاں حاشر کے ساتھ ربیع کھڑا تھا۔ حاشر کے ہاتھ میں پکڑی گن ربیع کی کمر کے ساتھ لگی تھی۔ شاید جب سے وہ یہاں آئے تھے ربیع تب سے ہی حاشر کی گرفت میں تھا تبھی اتنی چیخوں پکار کے بعد بھی وہ نور کے کمرے میں نہیں آیا تھا۔

"گھر کو چاروں طرف سے گھیرا جا چکا ہے فرار کا کوئی راستہ نہیں ہے۔"

"بھاگنا چاہتا بھی کون ہے۔"

لاپرواہی سے کہتا وہ عزیز کے سامنے ہی صوفے پر بیٹھ گیا۔

"بھاگنا تو تمہاری فطرت ہے۔"

عزیز آنکھوں میں طنز لئے بولا۔ کینزو کی رگیں تن گئیں۔ نور جلد بازی میں لاؤنج میں پہنچی تھی۔ وہاں کا منظر دیکھ وہ ٹھٹھک گئی۔ وہاں اس وقت پانچ لوگ موجود تھے۔ حاشر اور ربیع

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ایک طرف کھڑے تھے۔ کینزو صوفے پر بیٹھا تھا۔اس کے سامنے پڑے صوفے کے پیچھے عزیز کھڑا تھا اور عزیز سے تھوڑا ہٹ کر آفیسر اذان موجود تھا۔ نور قدم قدم لیتی صوفے پر قریب آ کر رکی۔اسی صوفے پر کینزو بیٹھا تھا۔وہ اس کی موجودگی بھانپ چکا تھا مگر اس نے سر موڑ کر اسے نہیں دیکھا۔

"عینی آپی۔"

ربیع نے اس کی طرف بڑھنا چاہا مگر نور نے اسے ہاتھ کے اشارے سے وہیں روک دیا۔

عزیز نے چبھتی نظر نور پر ڈالی۔

"آئیے مس نور آپ کے بنا تو یہ تماشا ادھورا ہے۔"

عزیز نے لفظوں پر زور دیا۔ نور نے ایک نفرت بھری نظر اس پر ڈالی اور منہ پھیر گئی۔

"ویسے ماننا پڑے گا آپ نے تو مجھے بھی ڈبل کراس کر دیا ویل پلیئڈ۔"

وہ تعیدی انداز میں ہونٹ سیکڑ گیا۔ نور اس کی بات سمجھ گئی تھی۔ وہ سپاٹ چہرہ بنا گئی۔

"دھوکے بازو میں رہ رہ کر دھوکے باز بن گئے۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

وہ گنگنایا پھر ہنس دیا۔

"کھلاڑی تو آپ بھی پتے کی نکلی کھیل تو آپ بھی اچھا گئی مگر افسوس آپ کا کھیل ناکام ہو گیا چچ چچ چچ۔"

عزیز سر دائیں بائیں جھٹکتا تاسف سے بولا۔ پہلی بار صوفے پر بیٹھے کینزو کی آنکھوں میں ہلکی نا سمجھی نے پناہ لی تھی۔

"وہاں اپنے شوہر کو پکڑوایا پھر واپس آنے سے پہلے۔"

عزیز نے حاشر کی اور انگلی کا اشارہ کیا۔

"اسے فون کر کے اطلاع بھی دے دی تا کہ آپ کے شوہر کے پاکستان پہنچنے سے پہلے یہ کوئی ترغیب لگا کر آپ کے شوہر کو بچا لیں۔"

وہ لفظوں پر زور دے کر بولا تھا۔ نور کے پاس جواب نہیں تھا۔ کینزو نے حیرت سے گردن موڑ کر ساتھ کھڑی نور کو دیکھا۔ وہ سر جھکائے کھڑی تھی۔ اس نے جھکے سر سے ہی نظر گھما کر کینزو کو دیکھا۔ نور کی آنکھیں ڈبڈبا گئیں۔ صوفے پر بیٹھے شخص کے دل کو کچھ ہوا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"بہت ہو گیا یہ کھیل۔"

عزیز کی آواز پر دونوں نے گردن گھما کر اسے دیکھا۔ عزیز نے اشارے سے آفیسر اذان کو اپنے پاس بلایا۔

"یس سر۔"

وہ اشارہ سمجھتا پاس آ کر مؤدب سا بولا۔

"سبھی آفیسرز کو اطلاع دے دو کے مارٹن ہنٹر یہاں نہیں ہے۔"

عزیز نے دو معنی لہجے میں کہا۔ وہاں کھڑے دو لوگوں کا دل بری طرح دھڑکا تھا۔ حاشر اور نور نے کسی خوف کے تحت کینزو کو دیکھا تھا۔ وہ چہرے سے بہت پر سکون لگ رہا تھا۔

"سبھی آفیسرز کو واپس لے جاؤ اور ہاں جانے سے پہلے اسے اندر بھیجنا مت بھولنا۔"

بات مکمل کرتے ہی عزیز نے معنی خیزی سے حاشر اور نور کو دیکھا۔ دونوں ہی اس کی نظروں کا مفہوم سمجھ نہیں پائے۔ آفیسر اذان نے اس کی بات پر نا سمجھی سے سامنے بیٹھے کینزو کو دیکھا پھر سر ہلا کر سلیوٹ کرتا گھر سے باہر نکل گیا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اویس کے جاتے ہی عزیز نے جیکٹ سرکا کر پینٹ میں اڑسی گن نکال کر دائیں ہاتھ میں پکڑی۔ گن صوفے کے پیچھے گھم چکی تھی۔

چند لمحیں بعد ہی قدموں کی چاپ سنائی۔ گھر میں داخل ہوئے وجود کو دیکھ وہاں کھڑے تین لوگ بری طرح چونکے تھے۔ کینزو بے اختیار اپنی جگہ سے کھڑا ہوا تھا۔ حاشر صدماتی کیفیت میں عزیز کے دائیں جانب آ کر کھڑے وجود کو دیکھ رہا تھا۔ نور نے حیرت سے منہ پر ہاتھ رکھ لیا۔ وہ دونوں ایک جیسے دکھتے تھے۔ دونوں کی رنگ نقوش آپس میں بہت میل کھاتے تھے۔ انہیں دیکھتے ہی لگتا تھا کہ ان کا آپس میں خون کا رشتہ ہے۔ خولہ انجان نظروں سے کینزو کو دیکھ رہی تھی۔ ساتھ کھڑے عزیز کے جبڑے بینچے جا چکے تھے۔

"خولہ۔"

کینزو نے ایک قدم آگے بڑھایا ہی تھا کہ خولہ کی سرد آواز نے اسے وہی روک دیا۔

"وہیں رک جاؤ۔"

اس کا لہجہ اس کی آواز سب کچھ بدلہ بدلہ سا تھا۔ ایسا لگا چند لمحوں کے لئے کینزو کے پیروں کو

زمین نے جھکڑ لیا ہو۔اس کا دل خولہ کی سرد آواز پر ہول سا گیا تھا۔اتنے سال اس نے اسے عزیز سے چھپا کر رکھا تھا۔اسے اندازہ تک نہیں تھا کہ کبھی وہ اسے ایسے دیکھے گا۔

"خولہ میری بات سنو۔"

لڑکھڑاتی آواز کے ساتھ اس نے ہمت کرتے ایک قدم اٹھایا ہی تھا کہ وہ ٹھٹھک کر رکا۔

وہاں کھڑے ہر انسان کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئی تھیں ان کے مقابل عزیز کے چہرے پر اطمینان بھری مسکراہٹ آگئی تھی۔خولہ کے ہاتھ میں پکڑی گن کا رخ کینزو کی جانب تھا۔یہ وہی گن تھی جو کچھ لمحے پہلے عزیز کے ہاتھ میں تھی۔اس گن کے آگے ایک چھوٹے سائز کا سائیلنسر لگا ہوا تھا۔کینزو کو اپنی آنکھوں پر یقین نہیں آیا۔خولہ کی آنکھوں میں خزاؤں سی خشکی تھی۔حاشر بے یقینی سے خولہ کو دیکھ رہا تھا۔ربیع پر تنی گن ڈھیلی پڑ چکی تھی۔

"خولہ تم۔۔اپ۔۔اپنے بھائی پر گ۔۔گن۔"

آواز لڑکھڑائی۔دل کے دھڑکنے کی رفتار میں کمی آئی۔

"تم میرے بھائی نہیں ہو جھوٹے مکار میرے ماں باپ کے قاتل۔"

در و دیوار کو چیرتی خولہ کی آواز اسے زندہ در گرو کر گئی تھی۔ خولہ کا دوسرا ہاتھ بھی گن پر گرفت جما چکا تھا۔ کینزو کو لگا وہ گر جائے گا۔اس کا وجود یک دم بہت بھاری ہو گیا تھا۔ ہمت کرتے وہ آگے بڑھنے ہی لگا تھا کہ فضا میں ہلکی سی آواز پیدا ہوئی اس کے ساتھ ہی کینزو کے بڑھتے وجود کو جھٹکا سا لگا تھا۔ایسے جیسے کسی چیز نے اسے پیچھے کی جانب دھکیلا کو۔ سمجھ ہی نہیں آیا تھا ہوا کیا ہے۔ کینزو کا چہرہ سرخ پڑنے لگا۔اس نے ہاتھ اپنے پیٹ کی دائیں جانب رکھا۔ جیسے وہاں کوئی گاڑھی چیز بہہ رہی ہو۔اس نے ہاتھ اٹھا کر چہرے کے سامنے کیا۔اس کا ہاتھ کپکپا رہا تھا۔ کینزو کا پورا ہاتھ خون سے تر تھا۔گولی پیٹ کی دائیں جانب گوشت میں لگی تھی۔ہاتھ سے نظریں ہٹا کر اس کی نظریں سامنے خولہ پر گئیں۔اس کے ہاتھوں میں پکڑی گن کپکپا رہی تھی۔ چہرے پر غم و خوف کے آثار تھے۔ عزیز نے اس کے ہاتھوں سے گن لے لی۔اس کے چہرے پر وہی اطمینان تھا۔ خولہ نے سہم کر پیچھے کی جانب قدم اٹھایا ہی تھا کہ عزیز نے سختی سے اس کا ہاتھ تھام لیا۔ خولہ وہی تھم گئی۔ کینزو پیٹ پر ہاتھ رکھتا قدم اٹھاتا پیچھے رکھے صوفے تک پہنچا اور تبھی وہ لڑکھڑا کر گرا تھا۔ نور

ہوش میں آتی زور سے چلائی تھی۔ وہ دوڑ کر کینزو کے قریب پہنچی۔ حاشر گن سائیڈ پر پھینکتا اس کی جانب بڑھنے ہی لگا تھا کہ عزیز نے گن کا رخ اس کی جانب موڑ دیا۔ حاشر کے وجود کو بریک لگ گئی۔ خولہ نے خوفزدہ نظروں سے حاشر کی جانب دیکھا تھا۔ وہ حاشر کی نظروں کی تاب نا لاتی نظریں چرا گئی تھی۔ نور کینزو کے قریب بیٹھی کپکپا رہی تھی۔ اس کے پیٹ سے خون نکل کر زمین پر پھیل رہا تھا۔ اچانک نور کے وجود میں حرکت ہوئی۔ وہ دوڑ کر کمرے میں گئی۔ بیڈ پر پڑی چادر کو تیزی سے اتارتی وہ واپس کینزو تک پہنچی۔ نور نے کانپتے ہاتھوں سے چادر کینزو کے پیٹ پر رکھی تھی۔ وہ اپنی طرف سے کوشش کرتی اس کا خون روکنا چاہ رہی تھی۔ نور نے آنسوؤں سے تر چہرہ اٹھا کر خوفزدہ نظروں سے کینزو کو دیکھا۔ وہ صوفے کے ساتھ ٹیک لگائے نڈھال سا بیٹھا خولہ کو دیکھ رہا تھا۔ اس کے چہرے پر چھایا رنج دیکھ نور کا دل کانپ گیا تھا۔ خولہ نا چاہتے ہوئے بھی نظریں چرا گئی تھی۔ اتنے سے وقفے میں وہ دوسری بار ہارا تھا۔ اسے اپنوں نے ہرایا تھا۔ آج اس کا غرور، اس کا رعب، اس کا دبدبا، اس کی ہمت طاقت سب کچھ خاک میں مل گیا تھا۔ اب تو شاید وہ خود بھی خاک میں ملنے

والا تھا۔نیلی آنکھیں لبالب آنسوؤں سے بھر گئی۔اب بس سمندر نے باڑ توڑ کر باہر نکلنا تھا۔ کینزو کے چہرے پر کرب کے آثار تھے۔ جسے اس نے چلنا سکھایا تھا وہ آج اسے ہی گرا گئی تھی۔ جس کی بھوک مٹانے کے لئے اس نے روڈ پر بیٹھ کر بھیک تک مانگی تھی وہ آج اسے ہی لہولہان کر گئی تھی۔

نور اس کے قریب بیٹھی منہ پر ہاتھ رکھے اپنی چیخوں کا گلا گھونٹنے کی ناکام کوشش کر رہی تھی۔اسے درد کی ٹھیسیں اٹھ رہی تھیں مگر روحانی درد جسمانی درد پر فوقیت لے گیا تھا۔گولی کا درد جان لیوا تھا۔اس کا چہرہ ضبط سے سرخ پڑ چکا تھا۔ماحول میں بسی اس خاموشی کو عزیز کی آواز نے توڑا۔

"تمہیں کیا لگا تھا تم میری بہن کو مجھ سے چھین لو گے۔"

کینزو نے دھندھلائی نظریں خولہ سے ہٹا کر عزیز پر گاڑ دی۔

"ماننا پڑے گا بہت شاطر دماغ پایا ہے چھوٹی سی عمر سے ہی بہت چالاک تھے تم۔"

عزیز کا اشارہ خولہ کو لے کر بھاگنے کی اور تھا۔

"تم نے ہماری ماں کو مارا تمہاری وجہ سے میں یتیموں کی طرح پلا۔"

"میں نے نہیں مارا ماما کو۔"

کینزو کی آواز پھس پھس کر نکلی تھی۔ عزیز نے قہر برساتی نظروں سے اسے گھورا۔

"تم نے مارا ہے تم ماما کو مار کر خولہ کو وہاں سے لے کر بھاگ گئے تم نے میری ماں کو زندہ جلا دیا تمہیں ذرا خوف نہیں آیا تھا اس وقت۔"

وہ پھٹ پڑا۔ خولہ کا وجود کپکپا رہا تھا۔

"وہ ایک حادثہ تھا۔"

اس کے لفظوں نے عزیز کو چند لمحوں کے لئے ساکت کر دیا۔

"کیا حادثہ؟ تمہیں لگتا ہے تم جھوٹی کہانی گڑو گے اور میں ماں لوں گا اپنی آنکھوں سے سب کچھ دیکھنے کے باوجود بھی۔"

وہ ڈھاڑا۔

"تم نے جو دیکھا وہ سچ نہیں تھا۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

بات کے آخر میں وہ ہلکا سا کھانسا۔پیٹ میں درد کی لہر اٹھی اور کھانستے ہی وہ سسک پڑا۔نور نے بے چین ہو کر اس کے بازو کو تھاما تھا۔آنسو مسلسل اس کی آنکھوں سے بہہ رہے تھے۔

"جھوٹ مت بولو حرامی انسان تم نے مارا میری ماں کو میری بہن کو لے کر بھاگ گئے اور جب ان سب سے بھی دل نہیں بھرا تو میرے باپ کو بھی مار دیا۔"

کینزو آنکھیں مینچ گیا۔ناجانے اور کتنے الزامات لگنے تھے اس پر۔

"میں نے نہیں مارا کسی کو۔"

کمزور سی آواز میں وضاحت دی۔

"تم جیسا وحشی انسان کچھ بھی کر سکتا ہے میں تمہاری بات کا یقین کیسے کروں؟"

عزیز غصے سے پاگل ہو رہا تھا۔لمحہ بہ لمحہ وہ اپنا آپا کھوتا جا رہا تھا۔

"میرے پاس ثبوت نہیں ہے اگر ہوتے بھی تب بھی تم میری بات پر یقین نہیں کرتے میں اس دن پاکستان خولہ کو لینے آیا تھا بابا کو مارنے نہیں بابا کی موت ایک حادثہ تھی۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

عزیز پہلے چونکا پھر ہنس پڑا۔

"بابا کی موت بھی ایک حادثہ تھی۔"

وہ ہنسا پھر لب بینچ گیا۔

"تم شروع سے ہی مجھ سے جلتے تھے نفرت کرتے تھے اسی لئے تم نے مجھ سے میری ہر چیز چھین لی۔"

کینزو نے صدماتی کیفیت میں عزیز کو دیکھا۔دائیں گال سے باڑ ٹوٹی اور ایک موٹے آنسو کا قطرہ گال پر بہہ گیا۔یہ کیسا الزام تھا نفرت اور وہ؟اس نے تو اپنوں سے صرف محبت کرنا سیکھا تھا پھر یہ اتنا بڑا الزام کہاں سے آ گیا تھا؟

"میں نے کسی سے کبھی نفرت نہیں کی نفرت تو تم لوگوں نے کی تھی مجھ سے ماما نے تمہیں صرف مجھ سے نفرت کرنا سکھائی تھی صرف نفرت۔"

خون لمحہ بہ لمحہ بہتا جا رہا تھا۔آواز ہر لفظ کے ساتھ دھیمی پڑتی جا رہی تھی۔

"ہاں کیونکہ تم اسی کے قابل تھے۔"

وہ بولا نہیں پھنکارا تھا۔

کینزو کے لب مسکراہٹ میں ڈھلے ساتھ ہی بائیں آنکھ کی باڑ ٹوٹی اور آنسو گال پر بہہ گیا۔وہ اعتراف کر رہا تھا کہ نفرت اس نے کی تھی۔

"تم نے بچپن سے مجھ سے ہر چیز چھینی دادی کا پیار تک صرف تمہیں ملا میری بہن اس دنیا میں آنے سے پہلے تمہاری وجہ سے مر گئی تمہاری منحوسیت کا سایہ اس پر پڑا۔"

کینزو کے دل پر وار ہوا تھا۔خولہ نے ناسمجھی سے عزیز کو دیکھا۔اس کا چہرہ غصے سے لعل پڑ چکا تھا۔

"تم جلتے تھے مجھ سے اسی لئے ماما تمہیں پسند نہیں کرتی تھیں وہ ہمیشہ مجھے کہتی تھیں تم مجھ سے جلتے ہو۔"

وہ غصے میں ہر بات اگل رہا تھا ہر وہ بات جو شاید کینزو کے علم میں بھی نہیں تھی۔

"میرے بارے میں کیا؟ اگر میری بہن مری تھی تو اس میں میرا کیا قصور تھا سب نے میری منحوسیت کا سایہ دیکھا پر ماما کے پیروں میں پہنی اس ہیل پر کسی کا دھیان نہیں گیا

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

جس کی وجہ سے وہ سیڑیوں سے گری تھیں۔"

وہ کرب سے بولا۔

"اپنے منہ سے انہیں ماما مت کہو وہ صرف میری ماں تھی۔"

عزیز نے سختی سے کہتے اپنے سینے پر انگلی رکھی۔دونوں کسی چھوٹے بچے کی طرح بحث کر رہے تھے۔

"اگر ماں تمہاری تھی باپ تو میرا تھا نا۔"

چند لمحے خاموشی چھا گئی۔وہ سر جھکائے بیٹھا تھا۔پیٹ پر رکھی چادر خون سے تر ہو چکی تھی۔نور اس کے پاس ہی بیٹھی تھی۔اس کا سر بھی جھکا ہوا تھا مگر آنسو روانی سے جاری تھے۔

"پیدا ہوتے ہی میری ماں مر گئی میرا باپ مجھ سے دور ہو گیا دوسری ماما نے کبھی مجھے پیار نہیں دیا اسی لئے دادی ہمیشہ میرے ساتھ رہتی تھیں لیکن اس کا مطلب یہ نہیں تھا کہ وہ تم سے پیار نہیں کرتی تھی۔"

بات کے آخر میں اس نے جیسے وضاحت دی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"ماما مجھے تمہارے پاس آنے نہیں دیتی تھیں میں ترستا تھا تمہارے ساتھ کھیلنے کے لئے۔"

ایک ساتھ دو آنسو گال پر لڑھک گئے۔ عزیز کی آنکھوں میں چھائی نفرت میں رتی برابر بھی کمی نہیں آئی تھی۔

"تم میرے بھائی تھے اور مجھے میرے بھائی سے بہت محبت تھی۔"

اس نے سر اٹھا کر عزیز کو دیکھا۔ آنکھوں میں بے بسی سی چھائی تھی۔ عزیز کے چہرے پر وہی سختی رقم تھی۔

"اور کتنے جھوٹ بولو گے تمہیں کیا لگتا ہے میں اتنی آسانی سے تمہاری ان چکڑی چپڑی باتوں میں آجاؤں گا۔"

عزیز نے نخوت سے کہتے دونوں ہاتھ کمر پر رکھے۔ اس لمحے ایسا لگا جیسے وہ کسی اصطرابیت میں ہو۔

"مرتا ہوا انسان کبھی جھوٹ نہیں بولتا۔"

عزیز نے چونک کر اسے دیکھا۔ آٹھ منٹ کی ان باتوں میں پہلی بار عزیز کے دل میں کوئی

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

عجیب سا احساس جاگا تھا۔

"میں نے ماما کو نہیں مارا وہ ایک حادثہ تھا میں خولہ کے پاس گیا تھا وہ رو رہی تھی میں نے اسے اپنے ہاتھوں میں اٹھایا۔"

کینزو نے دونوں ہاتھ اپنے سامنے پھیلائے۔ خولہ بنا پلک جھپکائے اسے دیکھ رہی تھی۔ حاشر تب سے اب تک اپنی جگہ سے ایک انچ تک نہیں ہلا تھا۔

"میں نے پہلی بار اپنی بہن کو چھوا تھا اسے محسوس کیا تھا۔"

کینزو کی آواز میں عجیب سی محبت تھی۔

"پر اسی وقت ماما وہاں آ گئی۔"

اس کے لہجے میں یک دم خوف در آیا جیسے وہ شام پھر سے دوہرائی جانے لگی ہو۔ وہاں موجود سبھی لوگ بہت غور سے اسے دیکھ اور سن رہے تھے۔

"ماما نے مجھے بہت مارا میں نے کہا بھی ماما خولہ رو رہی تھی اسی لئے میں اس کے پاس آیا مگر ماما نے میری بات نہیں سنی انہوں نے مجھے بہت مارا پھر وہ مجھے گھسیٹ کر نیچے تہہ

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

خانے میں لے جانے لگی۔"

اس کی آنکھوں کی پتلیاں جیسے پھیل کر بڑی ہو گئی تھیں۔

"میں بہت ڈر گیا تھا میں رونے لگا میں نے ان سے معافی مانگی ماما نہیں آج کے بعد خولہ کے پاس نہیں جاؤں گا مجھے معاف کر دیں۔"

وہ چھوٹے بچے کی طرح گڑگڑانے لگا۔ کسی خوفزدہ بچے کی طرح۔ وہاں کھڑے لوگ جیسے چند لمحوں کے لئے اپنی سانس روک چکے تھی صرف اس کی بات سننے کے لئے۔

"اسی دوران خولہ پھر سے رونے لگی میں نے ماما سے کہا ماما چھوڑ دیں خولہ رو رہی ہے مگر ماما نے میری بات نہیں سنی وہ مجھے لے جا رہی تھیں تہہ خانے میں بند کرنے کے لئے وہاں بہت اندھیرا ہوتا تھا چوہے ہوتے تھے وہ مجھے ساری رات کاٹتے تھے۔"

کینزو نے غائب دماغی سے اپنے بازوؤں پر ہاتھ پھیرے۔

"میں بہت ڈر گیا تھا میں نے خود کو چھوڑانے کے لئے ماما کو دھکا دیا تھا اور ماما سیڑیوں سے نیچے گر گئی۔"

اس کی آنکھوں میں جیسے اس شام کا منظر کسی فلم کی طرح چلنے لگا تھا اور سب اس کی آنکھوں میں وہ فلم دیکھ رہے تھے۔

"وہ ایک حادثہ تھا۔"

اس کی آواز دھیمی پڑ گئی۔ وہاں موجود کسی بھی انسان کو اپنی سماعت پر یقین نہیں آیا تھا۔

"تم نے یہ بھی نہیں دیکھا کہ ماما زندہ ہیں یا مر گئی بس ان پر پیٹرول ڈال کر انہیں جلا دیا؟"

وہ مزید کچھ کہنے ہی والا تھا کہ عزیز کی ششدر آواز نے اسے خاموش کر دیا تھا۔

"میں بہت ڈر گیا تھا۔"

یہ ایک کمزور سی وضاحت تھی۔

"اگر ماما اس وقت زندہ ہوتی تو؟"

وہ اتنی زور سے ڈھاڑا ساتھ کھڑی خولہ دہل گئی۔ کینزو کے پاس اس سوال کا جواب نہیں تھا۔

"تم نے انہیں مارا ہے۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"نہیں۔"

وہ کسی طور قبول کرنے کے لئے تیار نہیں تھا۔

"وہ ایک حادثہ تھا۔"

اس کے پاس ثبوت اور جواب کے طور پر یہی اک بات تھی۔

"تم نے ماما کو مارا تم نے۔"

گن کا رخ ایک بار پھر سے اس ادھ مرے انسان کی جانب ہو چکا تھا۔

"میں ڈر گیا تھا۔"

اس کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔

"اگر میں اس وقت کسی کو بتاتا تو کیا کوئی میری بات کا یقین کرتا؟"

عزیز ٹھٹھک کر اسے دیکھنے لگا۔

"کوئی بھی نہیں کرتا یقین سب مجھے مجرم ٹھہراتے میں اس گھر میں یتیموں کی طرح پلا جانوروں جیسا سلوک ہوتا تھا میرے ساتھ تمہیں کبھی وہ نظر نہیں آیا بس اک نفرت کا بیج بویا

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اور اسے ہی ساری زندگی بوتے کاٹتے آئے۔"

آواز دھیمی تر دھیمی ہوتی جا رہی تھی۔ کینزو نے گلے میں لٹکتا لاکٹ ایک جھٹکے سے اتارا۔ اس کے ہاتھ جیسے مردہ ہو رہے تھے۔ اس نے لاکٹ سے بلیڈ نکال کر الگ کیا اور لاکٹ کو عزیز کی اور اچھالا۔ اس میں اتنی جان بھی نہیں تھی کہ وہ لاکٹ کو سہی سے اچھال پاتا۔ لاکٹ اچھلتا صوفے پر جا کر گر گیا۔

"تم اسے پہچانتے ہو؟"

اس نے نیم مردہ آواز میں پوچھا۔ عزیز نے نا سمجھی سے گردن کو ہلکا سا جھٹکا دیا۔ اس نے لاکٹ کو آنکھیں چھوٹی کر کے غور سے دیکھا مگر اس سے پہچان نہیں ہوئی۔

"یہ وہی لاکٹ ہے جس کی وجہ سے نفرت تمہارے اندر جڑ پکڑ چکی تھی۔"

عزیز نے آنکھیں واں کی۔

"تمہیں نفرت تو یاد رہی پر جس کی وجہ سے نفرت ہوئی تھی وہ چیز ہی بھول گئے۔"

وہ جیسے مسکرایا تھا۔ عزیز اپنی جگہ منجمند ہو چکا تھا۔ سارے الفاظ سارے احساسات جیسے

مفلوج ہو کر رہ گئے تھے۔

"تم نے ہمیشہ مجھ سے نفرت کی کیونکہ تمہیں نفرت سکھائی گئی اگر ماما تمہیں محبت سکھاتی تو آج شاید حالات کچھ اور ہوتے۔"

عزیز کے پاس جیسے الفاظ ختم ہو چکے تھے۔ عزیز نے جھک کر اس لاکٹ کو اٹھایا۔ اس نے دماغ پر زور دے کر یاد کرنے کی کوشش کی۔ چند لمحوں کی مشقت کے بعد اس کے دماغ میں کچھ کلک ہوا تھا۔ اسے وہ شام یاد آئی۔ دھندلایا سا منظر لیکن آواز واضح تھی۔ اسے اس کی ماں نے بتایا تھا یہ لاکٹ اس کا چچا اس کے لئے لایا تھا لیکن کینزو نے اس سے لے لیا۔ اس وقت وہ غم و غصہ وہ نفرت جو اس کے دل میں سمائی تھی عزیز کو یاد آئی۔

"میری موت تمہاری نفرت کی تسکین ہے تو مار دو مجھے لیکن ایک بات یاد رکھنا مجھے مار کر بھی تم اس نفرت سے کبھی رہا نہیں ہو سکتے یہ ایک بوجھ کی طرح ہے جسے اتارنا ضروری ہے ورنہ یہ تاعمر تمہیں جھکائے رکھے گی۔"

وہ پیٹ پر ہاتھ رکھتا مزید ڈھہہ سا گیا۔

"میرے مرنے کے بعد اس نفرت کو ختم کر دینا میں نہیں چاہتا میرے مرنے کے بعد بھی میں تمہاری یادوں میں ایسے ہی رہوں۔"

وہ مسکرایا۔ درد کی شدت سے آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔ اس نے خولہ کو دیکھا۔ آنکھوں میں جیسے رنج سما گیا ہو۔ اس کی نظروں سے نظریں ملتے ہی خولہ نے منہ پر ہاتھ رکھ کر اپنی سسکیوں کو روکنا چاہا۔ خولہ سے نظر ہٹتی حاشر پر گئی۔ وہ بت بنا کھڑا اسے دیکھ رہا تھا۔ کندھے ڈھلکے تھے۔ کینزو نے گردن گھمائی۔

"نور۔"

نور نے جھٹکے سے سر اٹھا کر اسے دیکھا۔ وہ اپنا ہاتھ اس کی اور بڑھا رہا تھا۔ نور نے تیزی سے اس کا ہاتھ اپنے کپکپاتے ہاتھوں میں تھام لیا۔ کینزو نے ہلنے کی کوشش کی۔ نور کھسک کر اس کے نزدیک ہوئی۔ کینزو نے گہرے سانس لیتے اس کے چہرے کی اور دیکھا۔ نور کے آنسو مسلسل اس کا چہرہ بھگو رہے تھے۔

"نورم۔۔میں۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اس نے بولنے کی کوشش کی مگر درد کی شدت سے بولا نہیں گیا۔ نور نے زور زور سے سر ہلایا جیسے کہہ رہی ہو میں سن رہی ہوں۔ کینزو کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔ درد اس کی آنکھوں میں عیاں تھا۔

"نور۔۔م۔۔میں۔"

نور نے سر اس کے قریب کیا تاکہ وہ باآسانی اس کی آواز سن سکے۔

"میں مرنا نہیں چاہتا۔"

آواز بہت دھیمی تھی جو صرف نور کے کانوں تک ہی پہنچ پائی۔

"م۔۔مجھ میں اتنی۔۔ہم۔۔ہمت نہیں ہے کہ میں مرنے کے بعد کا عذاب جھیل پاؤں۔"

نور کا دل تڑپ گیا۔

"نور تم اللہ کی نیک بندی ہونا اس سے کہو مجھے معاف کردے میں اس دنیا کا درد تو سہہ گیا لیکن اس جہاں کا درد نہیں سہہ پاؤں گا۔"

اس کا ہر لفظ نور کے دل پر خنجر چلا رہا تھا۔ اس کے لہجے میں بسا خوف نور سے چھپا نہیں رہا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"نور مجھ میں اتنی ہمت نہیں ہے۔۔م۔۔میں کیسے۔"

الفاظ ٹوٹ رہے تھے۔

"نور مجھے تو معافی کی مہلت بھی نہیں ملی۔"

جیسے اس کے لب واں ہوئے تھے۔نور نے اس کے ہاتھ کو سختی سے پکڑا ہوا تھا۔

اس نے گردن گھما کر عزیز کو دیکھا۔گن کا رخ ابھی بھی کینزو کی جانب تھا۔نور نے دیکھا عزیز کے گن والے ہاتھ میں جنبش ہوئی ہے۔اس نے گن دوبارہ لوڈ کی تھی۔نور کی آنکھیں واں ہوئی۔وہ اسے گولی مارنے والا تھا۔وہ اس کی جان لینے والا تھا۔عزیز کی آنکھیں سرخ انگارا تھیں لیکن ان آنکھوں میں عجیب سی اضطرابیت بھی نمایا تھی۔

نور کا دل لمحہ بہ لمحہ حلق کو آرہا تھا۔ٹریگر پر رکھی انگلی پر دباؤ بڑھا اسی لمحے اک آواز پیدا ہوئی۔گولی چلی اور سب کچھ یک دم خاموش ہو گیا۔وہاں موجود ہر انسان اپنی اپنی جگہ منجمد ہو چکا تھا۔مارٹن ہنٹر کا قصہ ختم ہو چکا تھا***

گاڑی قبرستان کے سامنے آکر رکی۔بلو کلر کا تھری پیس پہنے ایک آدمی گاڑی سے باہر نکلا اس

کے ہاتھ میں گلاب کے پھول تھے۔وہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتا قبرستان کے اندر داخل ہوا۔بلو گوگل میں قید اس کی آنکھوں میں قبرستان جیسی خاموشی تھی۔وہ جگہ بناتا چلتا ہوا ایک قبر کے سامنے آکر رکا۔وہ قبر کچی تھی۔اس نے ہاتھوں میں پکڑے پھولوں کو جھک کر قبر پر رکھا اور دونوں ہاتھ پھیلا کر دعا کرنے لگا۔اس کے لب ہل رہے تھے۔بیس منٹ مسلسل ہلنے کے بعد اس کے لب خاموش ہو گئے۔اس نے جیسے ہاتھ اٹھائے تھے ویسے ہی نیچے گرا دیے۔کچی قبر کے سرہانے ایک تختی کھدی تھی۔اس کی نظر تختی پر گئی۔اس نے ایک گہری سانس لی۔ تختی پر تاریخ پیدائش نہیں لکھی تھی۔وہاں انتقال کی تاریخ رقم تھی اس کے نیچے ہی ایک نام لکھا ہوا تھا۔اس نام کے آگے پیچھے اور کوئی نام نہیں تھا۔ایسا لگتا تھا وہ کسی لاوارث انسان کی قبر تھی جس کا کوئی اتا پتا نہیں تھا۔وہ جانے کی نیت سے پلٹا ہی تھا کہ کسی خیال کے تحت رک گیا۔اس نے ایک نظر پھر سے تختی کو دیکھا۔اگلے ہی لمحے وہ گھوم کر قبر کے سرہانے پہنچا۔اس نے کچی زمین سے وہ تختی با آسانی نکال لی۔ تختی کو سینے سے لگائے وہ قبرستان کی حدود سے نکلتا چلا گیا۔قبرستان جیسے پھر سے ویران ہو گیا تھا۔ایک

گھنٹے بعد وہی گاڑی آ کر قبرستان کے سامنے رکی۔ وہی آدمی نیچے اترا۔ اس کے ہاتھ میں وہی تختی تھی مگر اب اس میں بہت سے بدلاؤ تھے۔

قبر کے سرہانے رک کر اس نے تختی کو سینے سے الگ کیا۔

وہ ٹخنوں کے بل بیٹھ کر کچی زمین کو ہاتھ سے کھودنے لگا۔ زمین کھودنے کے بعد اس نے تختی کو زمین میں گاڑ دیا اور واپس سے کھڑا ہو گیا۔ اب وہ دوبارہ چلتا ہوا آ کر واپس اسی جگہ کھڑا ہو گیا تھا جہاں وہ قبرستان میں داخل ہو کر کھڑا تھا۔ اس نے تختی پر نظریں جمائی۔ تختی پر سوائے تاریخ پیدائش کے ہر چیز لکھی تھی۔

"نام محمد جہانزیب ولد آدم، تاریخ وفات آٹھ مارچ بروز ہفتہ۔"

آنکھوں میں نمی سی تیرنے لگی۔ وہ لاوارث نہیں تھا۔ وہ محمد ﷺ کا امتی تھا آدم کی اولاد تھا پھر وہ لاوارث کیسے ہو سکتا تھا۔ اس کے باپ کا نام کیا تھا وہ نہیں جانتا تھا لیکن وہ اولادِ آدم تو تھا۔ اس نے تختی پر لکھے لفظ دوہرائے۔ نام محمد جہانزیب ولد آدم۔ آنکھ سے اشک نکل کر گال پر بہہ گیا۔ اس نے آنکھیں صاف کرنے کی غرض سے گوگل ہٹائے۔ آنکھیں واضح

ہوئی۔نیلی آنکھوں میں لہریں بے قابو ہونے کی فراق میں تھیں۔اس نے آنکھیں صاف کی مگر کمبخت پھر سے چھلک پڑی۔اس نے ہونٹ بینچ لئے۔بہت ضبط کرتے وہ واپسی کے لئے پلٹا۔ہر قدم من من کا ہو گیا تھا۔گاڑی کے قریب پہنچ کر اس نے ایک گہری سانس لی اور سر اٹھا کر آسمان کو دیکھا۔نیلے شفاف آسمان میں کہیں کہیں سفید بدل بھی گشت کر رہے تھے۔نیلا آسمان آنکھوں میں عکس چھوڑنے کی بجائے خود ان آنکھوں میں اپنی پہنچا چھپا کر کہیں گھم ہو گیا تھا۔اس کی آنکھیں جیسے آسمان کو دیکھ کر کچھ کہہ رہی ہوں۔وہ گوگل واپس پہنتا گاڑی میں بیٹھ گیا۔گاڑی قبرستان کے راستے سے نکل کر بینکاک کے روڈوں پر دوڑ رہی تھی۔اس انسان کی نیلی آنکھوں میں جیسے کوئی فلم چل رہی تھی

گاڑی گیٹ کے باہر رکی۔اس نے ہارن دیا۔چند لمحے بعد ہی کسی نے دروازہ کھولا۔گاڑی گھر کے پورچ میں جا کر رکی۔دروازہ کھولنے والا گاڑی کے قریب آیا۔وہ گاڑی سے نیچے اترا۔دونوں کی نظریں ملی۔جسے دونوں مسکرائے ہوں۔دونوں آگے پیچھے چلتے ہوئے گھر میں داخل ہوئے۔ابھی انہوں نے لاؤنج میں قدم رکھے ہی تھے کہ ایک کم عمر بچہ دوڑتا ہوا

ان کے پاس آیا۔اس کے پیچھے ایک چار سالہ بچی بھی تھی۔ کینزو نے جھک کر جہانزیب کو اٹھایا۔نایاب حاشر کی گود میں چڑھ گئی۔

"بابا اس نے میرے ساتھ کھیلنے سے منع کر دیا میں اس سے بات نہیں کروں گی۔"

نایاب نے اپنے ننے ہاتھوں سے جہانزیب کی طرف اشارہ کرتے توتلی زبان میں کینزو کو شکایت لگائی۔ کینزو نے سوالیہ نظروں سے جہانزیب کو دیکھا جیسے پوچھ رہا ہو وجہ؟

"چاچو یہ کھیلتے ہوئے چیٹنگ کرتی ہے ہارنے کے بعد بھی ہار نہیں مانتی۔"

جہانزیب نے وضاحت دی ساتھ ہی نایاب کو تیز گھوری سے نوازا۔

"آپ چیٹنگ کیوں کرتی ہیں نایاب؟"

کینزو نے سنجیدگی سے سوال کیا۔حاشر خاموشی سے دونوں بچوں کے منہ دیکھ رہا تھا۔

"بابا چیٹنگ کہاں کرتی ہوں میں تو دوسرا موقع لیتی ہوں ہمیں ایک بار ہارنے پر دوسرا موقع ملنا چاہیے یہ مجھ سے بڑا ہے پر اسے اتنا نہیں پتا۔"

نایاب نے بات کے آخر میں منہ بنا کر سر کو ہلکا سا جھٹکا۔ کینزو چند لمحوں کے کے ساکت رہ

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

گیا تھا۔وہ چار سال کی بچی تھی اور کیسی بات کر گئی تھی۔

ماضی کی کتاب میں جیسے کسی صفحے نے پلٹا کھایا ہو۔

"آپ کو یہ بات کس نے کہی کے دوسرا موقع ملنا چاہیے؟"

اس دوران پہلی بار حاشر بولا تھا۔

"خولہ چاچی کہتی ہیں اور ماما بھی پر اسے سمجھ ہی نہیں آتی۔"

نایاب نے معصومیت سے کہتے پھر سے جہانزیب کو چڑایا۔جہانزیب نے اس کی بات کے جواب میں منہ پھلا کر کینزو کو دیکھا جیسے کہہ رہا ہو میرے حق میں بولو۔

"دیکھو نایاب ہار نے پر دوسرا موقع ملنا چاہیے پر یہ بھی تو دیکھیں کیا موقع صرف آپ کو ہی ملنا چاہیے دوسروں کو نہیں؟"

نایاب نے ناسمجھی سے کینزو کو دیکھا۔

"اگر آپ دوسرے موقعے کا حق رکھتی ہیں تو جہانزیب بھی رکھتا ہے ایسے تو یہ بے ایمانی ہوئی نہ۔"

کینزو نے سمجھانے والے انداز میں کہا۔نایاب نے خاموشی سے سر ہلا دیا۔

ابھی ان میں مزید بات ہوتی کہ نور کچن سے نکل کر سیدھا ان کے پاس آئی۔

"میں نے کھانا بنا لیا ہے جلدی سے ہاتھ منہ دھو کر آجاؤ اور انہیں چھوڑو ان کی تو شکایتیں ہی ختم نہیں ہوتی۔"

نور نوں اسٹاپ بولتی واپس کچن میں چلی گئی اسے ٹیبل پر کھانا لگانا تھا۔

"آپ دونوں کو میری بات سمجھ آگئی؟"

نور کے جاتے ہی کینزو نے دونوں کو مخاطب کیا۔دونوں نے ہی سر ہلا دیا۔

"گڈ اب جاؤ جا کر ہاتھ منہ دھو کر آؤ پھر کھانا کھاتے ہیں۔"

کینزو نے انہیں پچکارتے کہا ساتھ ہی جہانزیب کو نیچے اتارا۔حاشر نے بھی نایاب کو نیچے اتار دیا تھا۔دونوں دائیں بائیں بھاگ گئے۔ڈائننگ ٹیبل پر اس وقت آٹھ لوگ موجود تھے۔بچے ایک طرف بیٹھے آپس میں لڑتے جھگڑتے کھانا کھا رہے تھے۔کینزو سربراہی کرسی پر بیٹھا تھا۔اس کے ساتھ والی کرسی پر نور بیٹھی تھی۔نور کے ساتھ شائین کی کرسی

تھی۔دوسری طرف خولہ کے ساتھ والی کرسی پر عزیز بیٹھا تھا اور عزیز کے ساتھ والی کرسی پر حاشر بیٹھا کھانا کھا رہا تھا۔عزیز کھانے کے ساتھ خولہ سے بھی کسی نا کسی بات پر تبصرہ کرتا۔کینزو ایک نوالا منہ میں ڈالتا اور دوسری نظر عزیز کو دیکھتا۔وہ اس سے بے نیاز کھانا کھاتا خولہ سے باتوں میں مصروف تھا۔حاشر منہ بنا کر انہیں دیکھتا ساتھ ہی مرے مرے ہاتھوں سے کھانا کھاتا۔عزیز کی موجودگی میں وہ اپنی بیوی کے ساتھ بیٹھ کر کھانا بھی کھا پاتا تھا۔

"بھائی آپ اتنی دیر بعد آئے ہیں کچھ دن تو رہیں میرے پاس۔"

عزیز کی واپس جانے کی کسی بات پر خولہ نے منہ پھلا کر کہا۔بچے کھانا کھا چکے تھے۔نور نے انہیں کمرے میں بھیج دیا۔

"ابھی دو تین دن یہی ہوں کون سا واپس جا رہا ہوں۔"

عزیز نے سر جھٹکا۔

"کیا فائدہ آپ کے یہاں ہونے کا آپ کون سا گھر میں رہتے ہیں۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

خولہ منہ میں بڑبڑائی۔

"ہاں ہر بار ہوٹل میں رہتے ہو ہمارے لئے نا سہی خولہ کے لئے ہی یہاں رہ لیا کرو۔"

کینزو نے کہتے رک کر اسے دیکھا۔اس کے ساتھ ہی نور اور شائین نے بھی عزیز کو دیکھا تھا۔

"یہ میرا گھر نہیں ہے اور نا ہی مجھے دوسروں کے گھر میں رہنے کا شوق ہے زیادہ فری ہونے ک ضرورت نہیں۔"

عزیز نے بات کے آخر میں سر جھٹکا۔ کینزو کے لب جیسے مسکراہٹ میں ڈھلے تھے۔

"خولہ کا گھر تو ہے خولہ تمہاری بہن ہے اس حساب سے یہ گھر تمہارا بھی ہوا۔"

کینزو نے گلا کھنکھار کر کہتے پانی کا گلاس اٹھایا۔

خولہ نے بھی عزیز کو دیکھا۔

"میں تمہیں خود سے بات کرنے کی اجازت نہیں دیتا۔"

وہ سپاٹ سا بولا۔

"اجازت مانگی کس نے؟"

کینزو نے آئی برو ابکائے۔

عزیز نے خونخوار نظر اس پر ڈالی جواب میں وہ کندھے اچکا کر مسکرا گیا۔

"میں نے تمہیں صرف تمہارے بچے کے لئے زندہ چھوڑا شرافت سے رہو ورنہ پیشہ میرا ابھی بھی وہی ہے۔"

عزیز نے دانت کچکا کر کہا۔

کینزو نے سیرنڈر کرنے والے انداز میں ہاتھ اٹھائے پھر ہاتھ گرا کر کھانا کھانے لگا۔شائین اور نور کھانا کھانے کے ساتھ اپنی مسکراہٹ بھی چھپا رہی تھیں۔نایاب دوڑتے ہوئے وہاں آئی۔

"پولیس چاچو۔"

نایاب نے عزیز کی شرٹ کو پیچھے سے کھینچا۔عزیز نے گھوم کر اسے دیکھا۔

"پولیس چاچو جہانزیب مجھے تنگ کر رہا ہے آپ پلیز اسے پکڑ کر اپنے ساتھ لے جائیں۔"

نایاب نے اسے دیکھتے ہی معصومیت سے منہ پھلا کر کہا۔عزیز نے پہلے حیرت سے آنکھیں

پھیلائی پھر مسکرا کر کرسی گھما کر اس کا رخ نایاب کی اور کر گیا۔

"میں پولیس نہیں ہوں اور نا ہی میں بچوں کو پکڑتا ہوں۔"

عزیز نے اس کے پھولے گال کھینچے۔ کینزو مسکراتی نظروں سے انہیں دیکھ رہا تھا۔

"پر خولہ چاچی تو کہتی ہیں آپ برے لوگوں کو پکڑتے ہیں جہانزیب بھی برا ہے آپ اسے بھی پکڑ لیں۔"

نایاب نے منہ بسورا۔ شائیں نے مسکرا کر آنکھیں پھیلائی۔ وہ اس کے معصوم بچے پر کیسا الزام لگا رہی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"میں کبھی کبھی برے لوگوں کو چھوڑ بھی دیتا ہوں۔"

عزیز نے کینزو پر نظر ڈالتے باظاہر مسکرا کر کہا تھا۔

"اب میں چلتا ہوں۔"

وہ نایاب کا گال تھپتھپاتا اپنی جگہ سے کھڑا ہو گیا۔ خولہ اور حاشر سے ملتے شائیں اور نور کو دور سے ہی اللہ حافظ کہتے وہ باہر کی جانب بڑھا۔ کینزو بھی اسی لمحے اپنی کرسی چھوڑ اس کے پیچھے

لپکا تھا۔ پیچھے بیٹھے سبھی لوگوں نے اسے عجلت میں عزیز کے پیچھے جاتے دیکھا تھا۔ نایاب منہ پھلا کر اب نور کے پاس آ گئی تھی۔ عزیز نے گیٹ کے باہر قدم رکھا ہی تھا کہ کینزو کی آواز پر تھما۔

"جب تم واپس پاکستان جاؤ گے تو میں تمہیں ایئر پورٹ پر چھوڑ سکتا ہوں۔"

اس نے سادہ سے انداز میں پیشکش کی۔ عزیز پلٹا۔ انداز میں رعب تھا۔

"مجھے کسی کے احسان کی ضرورت نہیں ہے سمجھے بڑے بھائی۔"

وہ لفظوں پر زور دیتا طنزیہ بولا۔ کینزو نے اس کے لہجے کا برا نہیں منایا تھا۔

"پر میں نے احسان کرنے کا تو نہیں کہا بڑا بھائی ہونے کے ناتے یہ میرا فرض ہے کہ میں اپنے چھوٹے بھائی کے چھوٹے چھوٹے کام کروں۔"

وہ ٹھہر ٹھہر کر کہتا جیبوں میں ہاتھ ڈالے عزیز کو دیکھنے لگا۔ آنکھوں میں سوال تھا۔ عزیز اپنی جگہ چھوڑتا اس کے قریب آیا۔ وہ اس کے بے حد قریب آ کر رکا تھا۔ دونوں کا قد ایک سا تھا۔ عزیز کا چہرہ بلکل اس کے چہرے کے سامنے تھا۔ دونوں کی آنکھیں ایک دوسرے میں

گڑی تھیں۔

"میں تمہیں ابھی بھی اپنی ماں کا قاتل مانتا ہوں بھولو مت۔"

عزیز پھنکارا۔

"تم بھولنے ہی کب دیتے ہو۔"

گلے میں گلٹی سی ابھری۔

"بغیر تی پھر بھی نہیں چھوڑتے۔"

وہ دانت چبا کر بولا۔

"کیا کروں اپنے بھائی پر جو گیا ہوں۔"

جواب بڑے اطمینان سے آیا تھا۔

"دل تو کر رہا ہے تمہیں زمین میں گاڑ دوں پر خیر۔"

وہ اک ادا سے کہتا کالر جھاڑتا پیچھے ہٹا۔ کینزو مسکرا کر اسے دیکھ رہا تھا۔

عزیز گاڑی میں بیٹھتا دروازہ زور سے بند کر گیا۔ گاڑی زن سے آگے بڑھی۔ عزیز نے بیک

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ویو مرر سے اسے دیکھا۔وہ اب بھی دروازے کے پاس جیبوں میں ہاتھ ڈالے کھڑا گاڑی کو دیکھ مسکرا رہا تھا۔

"حرامی سالہ۔"

عزیز سر جھٹک کر بڑبڑایا تھا۔ کینزو حسرت بھری نظروں سے دور جاتی گاڑی کو دیکھ رہا تھا۔ گاڑی نظروں سے اوجھل ہو گئی مگر وہ وہاں سے نہیں ہلا۔نیلی آنکھوں میں کئی برس پہلے کا منظر اپنی چھاپ چھوڑنے لگا تھا اور وہ وہیں کھڑے کھڑے ایک بار پھر اسی رات میں واپس لوٹ آیا تھا جس رات نے اس کی زندگی بدل دی تھی***

گولی سیدھا آکر کینزو کے دائیں کندھے میں لگی تھی۔دوسری گولی چلی مگر وہ گولی نور کے بہت قریب سے گزرتی آگے بڑھ گئی تھی۔عزیز کے ہاتھ کو کسی نے جھٹکا دیا تھا۔عزیز ٹھٹکا پھر سر گھما کر ساتھ کھڑی خولہ کو دیکھا۔وہ سہمی ہوئی نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی۔حاشر کے قدموں میں حرکت پیدا ہوئی اور وہ دوڑ کر کینزو تک پہنچا۔اس نے کینزو کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر اس کا خون روکنے کی کوشش کی تھی۔نور پر جیسے سکتہ طاری ہو گیا

تھا۔وہ ایک جگہ جم چکی تھی۔ کینزو کا جسم دھیرے دھیرے بے جان سا ہونے لگا تھا۔اس کی آنکھیں بند کھل رہی تھیں۔

"آپ۔۔ آپ بھائی کو۔۔نہ۔۔ نہیں مار سکتے۔"

خولہ دو قدم پیچھے لے گئی۔ عزیز صدماتی کیفیت میں کھڑا اسے دیکھ رہا تھا۔

"وہ ہمارا بھائی ہے آپ نے مجھے بس اپنی طرف کی بات بتائی مگر بھائی کے ساتھ ہوا ظلم۔"

وہ قدم پیچھے لے رہی تھی۔ عزیز کی آنکھوں میں لمحہ بہ لمحہ حیرت بڑھتی جا رہی تھی۔ خولہ اس سے خوفزدہ ہو رہی تھی۔

"میں اتنے سال یتیم خانے میں رہی مجھے پتا ہے یتیمی کیسی ہوتی ہے وہ مجھے وہاں سے لے کر آئے انہوں نے مجھے پیار دیا اور میں نے میں نے کیا کیا۔"

وہ منہ پر ہاتھ رکھ گئی۔

"میں نے یہ کیا کر دیا۔"

خولہ نے ہزیاتی انداز میں کہتے کینزو کو دیکھا۔وہ زمین پر گرا گہرے گہرے سانس لے رہا

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

تھا۔وہ لمحہ بہ لمحہ موت کے قریب سے قریب تر ہوتا جارہا تھا۔خولہ عزیز کی سائیڈ سے نکل کر دوڑتی ہوئی کینزو کے پاس آئی۔

"بھائی۔"

اس نے تڑپ کر کینزو کا دوسرا ہاتھ تھام لیا۔

"مجھے معاف کردیں۔"

خولہ نے اس کا خون میں لت پرہاتھ اپنی پیشانی سے ٹکادیا۔کینزو نے بمشکل بند ہوتی آنکھیں کھولی۔اس کی آنکھوں میں آنسو تھے۔وہ پل پل تڑپ رہا تھا۔ربیع ایک طرف گھبرایا کھڑا سمجھنے سے قاصر تھا آخر وہ کیا کرے۔عزیز کسی ہارے ہوئے جواری کی طرح کھڑا خولہ کو دیکھ رہا تھا۔گن پر اس کی گرفت ڈھیلی پڑتی جارہی تھی۔ممکن تھا گن اس کے ہاتھ سے چھوٹ کر زمین پر گرجاتی۔

"تم جانور ہو۔"

نور کی آواز نے عزیز کا دھیان خولہ سے ہٹا کر اپنی جانب کھینچا۔

"تم انسان نہیں جانور ہو۔"

وہ آپے سے باہر ہوتی چلائی۔

"تم میں دل نہیں ہے؟ تم چاہتے ہو جیسے تم بنا ماں کے پلے جیسے خولہ بنا ماں باپ کے پلی جیسے میرے بچے کا باپ بنا اپنوں کے بنا پلا ویسے ہی میرا بچہ بھی لاوارثوں کی طرح پلے۔"

نور کے الفاظ چند لمحوں کے لئے سب کو ساکت کر گئے تھے۔ وہ آپے سے باہر ہوتی چلا رہی تھی۔

"تم میرے بچے کو یتیم کرنا چاہتے ہو۔"

کینزو کے کان کھڑے ہو گئے۔ درد میں ڈوبی اس کی آنکھوں میں حیرت اور بے یقینی گھل گئی تھی۔ اس نے سر اٹھا کر نور کو دیکھنے کی کوشش کی مگر ناکام رہا۔ عزیز کے ہاتھ سے گن چھوٹ کر زمین پر جا گری۔ وہ گنگ کھڑا رہ گیا تھا۔

"تم تو نفرت کے قابل بھی نہیں تمہیں تو مار دینا چاہیے۔"

نور کے ہاتھ پر دباؤ پڑا۔ اس نے چونک کر کینزو کی اور دیکھا۔ وہ اسے کچھ کہنا چاہتا تھا۔ نور

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

نے اس کی آنکھوں میں چھپا سوال دیکھا۔وہ زور زور سے سر ہلانے لگی۔ کینزو کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئی۔اسی لمحے اسے موت سے خوف محسوس ہوا تھا اور اس نے جینے کی خواہش کی تھی۔اس کے لبوں میں کپکپاہٹ پیدا ہوئی تھی۔اس کے لب ہلے تھے۔

"یا اللہ۔"

اس نے ایک گہرا سانس لیا تھا۔دل سے شدت سے توبہ کی دعا نکلی تھی۔اگلے ہی لمحے حاشر نے اسے اٹھانے کی کوشش کی تھی۔نور نے ربیع کو آواز دی۔وہ دونوں اس کے نیم بے جان وجود کو اٹھا کر گھر سے باہر لے جا رہے تھے۔نور بھی ان کے پیچھے بھاگی تھی۔خولہ نے پاس سے گزرتے ایک نظر عزیز کو دیکھا اور گھر سے نکل گئی۔اس کی نظر میں نرمی کہیں بھی نہیں تھی۔اب اس خالی گھر میں صرف عزیز تنہا رہ گیا تھا۔اس کے ارد گرد بے شمار واقعات گھومنے لگے تھے۔اس کی نظر سامنے صوفے پر گئی۔صوفے پر خون لگا تھا۔نظر ذرا نیچے سرکی۔زمین پر بھی خون دائرے کی شکل میں پھیلا ہوا تھا۔وہ خون اسی کا تو تھا جسے آج اس نے بہایا تھا۔وہ وہاں بلکل اکیلا تھا مگر اب یہ تنہائی اس کے اندر داخل ہو چکی تھی۔پہلے

اسے صرف کینزو کو مارنا تھا۔ جب اس نے علی کا فون ٹریک کیا اور نور اور علی کی گفتگو سنی اور اسے پتا چلا خولہ زندہ ہے تب اسے صرف کینزو کو مارنا نہیں تھا۔ خولہ کو اس سے چھین کر اسے مارنا تھا۔ اس نے خولہ کو وہ بتایا جو اس کے علم میں تھا۔ نا سمجھی میں خولہ نے اس کی ہر بات پر یقین کیا۔ سب سے بڑا ثبوت تو اس کے لئے عزیز کا چہرہ تھا جو بہت حد تک اس سے میل کھاتا تھا۔ خولہ اس کی بات پر یقین تو کر گئی تھی مگر کینزو کی طرف کی کہانی سننا باقی تھی۔ عزیز کے لئے خولہ کی آنکھوں میں آئی نفرت۔ عزیز کو لگا اس کی نفرت خولہ کی نفرت کے آگے گھٹنے ٹیک چکی ہے۔ اسے احساس ہوا تھا اپنوں کی نظروں میں اپنے لئے نفرت دیکھنا کس قدر اذیت ناک تھا۔ وہ اس لمحے پچھتاوے میں گھرا تھا۔ کینزو کے لئے بسی سالوں پرانی نفرت کو وہ اک ہی لمحے میں کیسے اپنے دل سے نکال سکتا تھا۔ کشمکش تھی۔ اضطرابیت تھی۔ بہت کچھ تھا جو اسے بیچ میں کھڑا کر گیا تھا۔ وہ بے بسی محسوس کر رہا تھا شدید بے بسی۔ اس نے منہ پر ہاتھ پھیر کر خود کو کمپوز کرنا چاہا مگر دل بری طرح بے چین ہو چکا تھا۔ وہ اعتراف نہیں کر رہا تھا کہ وہ غلط تھا۔ وہ کینزو کے لئے اپنی نفرت کو رائیگاں جاتے

ہوئے بھی دیکھ رہا تھا۔ کہیں نہ کہیں اس کے دل میں یہ بات اسے بے چین کرنے لگی تھی کہ جو نفرت اس نے کینزو سے کی تھی وہ تو اس کا حقدار تھا ہی نہیں۔ عزیز ابراہیم اسے ختم کرتے کرتے اپنے اندر بسی نفرت کو ختم کر چکا تھا جس کی وجہ دونوں کی چھوٹی بہن خولہ ابراہیم بنی تھی کیونکہ وہ دونوں کی ہی جان تھی اور دونوں ہی اس کے بنا نہیں رہ سکتے تھے۔

کینزو کو زندگی ملی تھی۔ اسے ابھی جینا تھا۔ اس رات تہہ خانے میں خوف سے جو نجتے مانگی گئی وہ دعا جو اس وقت رد کر دی گئی تھی اس کے بدلے آج اللہ نے اسے زندگی دی تھی۔ اللہ نے اس معصوم خوفزدہ بچے کے دل سے اپنے لئے وہ نا شکوہ نکال دیا تھا جس کی وجہ سے وہ اتنے سال اس سے دور رہ کر بھی کہیں نا کہیں اس کے قریب ہی تھا۔ کینزو ابراہیم کو نواز دیا گیا تھا۔ اللہ نے اس کے اب کے گناہوں کو نہیں دیکھا تھا اس نے تو اس کے اس معصوم بچپن کو یاد رکھا ہوا تھا۔ ہر اس رات کو جس رات وہ اس سے باتیں کئے بنا نہیں سوتا تھا۔ ہر اس دن کو جس دن وہ اس کی کتاب کو دل میں اتارنے کے لئے مدرسے جایا کرتا تھا۔ اللہ کو تو وہ راتیں بھی یاد تھی جو تہہ خانے میں گزری تھیں۔ اس نے تو اس کی ہر اذیت کا نعم

البدل سمبھال کر رکھا تھا جو اسے اک نئی زندگی کے طور پر عطاء کر دیا گیا تھا۔ خولہ نے عزیز کے ساتھ رہنے سے منع کر دیا تھا۔ وہ پہلے کی طرح کینزو کے ساتھ ہی رہنا چاہتی تھی۔ کینزو کے لئے یہ احساس کسی نعمت سے کم نہیں تھا کہ وہ باپ بننے والا تھا۔ وقت گزرنے لگا۔ خولہ اور حاشر کی شادی ہو گئی۔ نور کے ہاں ایک ننی بیٹی ہوئی۔ کینزو کے لئے وہ بہت نایاب تھی اسی لئے اس نے اس کا نام نایاب رکھ دیا۔ عزیز نے کبھی کینزو سے کوئی رشتہ نہیں جتایا مگر پھر بھی وہ ان کے ساتھ ملتا جلتا تھا۔ وہ سب واپس بینکاک شفٹ ہو گئے تھے علی اور سلمہ پاکستان میں ہی رہ رہے تھے۔ نور کی ان سے روز بات ہوتی تھی۔ عزیز خولہ سے ملنے کے لئے ہر دوسرے تیسرے ہفتے بینکاک آتا رہتا تھا۔ وہ گھنٹوں اس کے ساتھ گزارتا مگر وہ کبھی بھی ان کے گھر میں رات نہیں رکا۔ اس نے اپنا رعب نہیں چھوڑا تھا۔ کینزو کو بھی اس سے کوئی مسلا نہیں تھا۔ دونوں کا ایک ہی خون تھا اور کینزو جانتا تھا عزیز کو جو ہو چکا اس کا احساس ہے مگر اس کا خون اسے جھکنے نہیں دیتا تھا۔ وہ ہر بار اسے سناتا مگر کینزو کو اب اس کی کسی بات کا برا نہیں لگتا تھا۔ وہ خوش تھا۔ وہ جانتا تھا عزیز کبھی

اعتراف نہیں کرے گا کہ اس نے اس سے نفرت کرنا چھوڑ دی ہے مگر کینزو جان گیا تھا عزیز ابراہیم اس کے لئے اپنے دل سے سخت جذبات نکال چکا ہے۔اب بس اسے اس دن کا انتظار تھا جس دن عزیز اور اس کے درمیان نفرت سے ہٹ کر جو دوری تھی وہ ختم ہو اور وہ اس کے گلے لگ سکے۔اک یہی حسرت باقی رہ گئی تھی کینزو کے دل میں مگر اسے اپنے اللہ پر یقین تھا کہ ایک دن یہ حسرت بھی پوری ہو جائے گی۔نور نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔کینزو نے چونک کر پیچھے دیکھا۔نور کو دیکھ وہ مسکرا دیا۔

"اور کتنی دیر یہیں کھڑے رہنے کا ارادہ ہے؟"

نور اس کے مقابل آ کر کھڑی ہو گئی۔کینزو نے اسے کندھے سے تھام کر اپنے ساتھ لگایا۔

"میری زندگی میں آنے کے لئے شکریہ رنگریز میرے۔"

نور نے آنکھیں پھیلا کر اسے دیکھا۔وہ ہر روز دن میں کئی بار اسے یہ الفاظ کہتا تھا۔نور کے پاس جواب میں کہنے کے لئے کچھ نہیں ہوتا تھا وہ بس مسکرا کر رہ جاتی تھی۔دونوں ایک دوسرے کو دیکھتے مسکرائے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"چلیں اب اندر؟"

نور کی بات پر وہ سر ہلاتا پلٹا۔ دونوں ساتھ ہی اندر داخل ہوئے تھے۔

ختم شد!!!

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

مزید بہترین ناول/افسانے/آرٹیکل/مختصر کہانیاں اور معیاری شاعری پڑھنے کے لئے

نیچے دیئے گئے لنک پر کلک کریں۔

شکریہ!

www.novelsclubb.com

ہماری ایپ ڈاؤنلوڈ کریں اور رسائی حاصل کریں بے شمار مزے دار ناولوں تک

Download our app

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842